علمائے دیوبند کی آپسی خانہ جنگیوں اور تفرقے بازیوں پر ایک تاریخی دستاویز

قہر خداوندی بر فرقہ دیوبندی

المعروف بہ

دیوبندیوں کی باہمی جنگ و جدل

مؤلف

مناظر اہلِ سُنّت حضرت علامہ مولانا

مُفتی محمد اختر رضا خان مصباحی مجددی

دار العلوم مخدومیہ اوشیورہ برج، جوگیشوری (ویسٹ) ممبئی (انڈیا)

المتوطن: رضا نگر، چھپیا بازار، پوسٹ سمرا چندرولی ضلع مہراج گنج، یو۔پی (انڈیا)

علمائے دیوبند کی آپسی خانہ جنگیوں اور تفرقے بازیوں پر ایک تاریخی دستاویز

قہرِ خداوندی برفرقۂ دیوبندی

المعروف بہ

"دیوبندیوں کی باہمی جنگ وجدل"

حصہ اول

مناظر اہل سنت حضرت علامہ ومولانا

مفتی محمد اختر رضا خان مصباحی مجددی مہراج گنجوی

دارالعلوم مخدومیہ اوشیورہ برج، جوگیشوری (ویسٹ) ممبئی، انڈیا

نام کتاب	:	قہر خداوندی بر فرقہ دیوبندی (المعروف بہ) "دیوبندیوں کی باہمی جنگ وجدل"
مؤلف	:	مناظر اہل سنت حضرت علامہ ومولانا مفتی محمد اختر رضا خان مصباحی مجددی مہراج گنجوی
معاونین	:	مجاہد سنیت حضرت مولانا احمد رضا قادری رضوی سلطانپوری فاضل جلیل حضرت مولانا تیمور احمد قادری رضوی
کمپوزنگ	:	حضرت مولانا عتیق الرحمان صاحب قادری
سیٹنگ وکمپوزنگ	:	محمد ارشاد احمد مصباحی۔ 9833844851
تقسیم کار	:	غوث الوریٰ اکیڈمی، الجامعۃ الرضویہ بیل بازار کلیان
سن اشاعت	:	شعبان المعظم ۱۴۳۷ھ مطابق مئی ۲۰۱۶ء
ناشر	:	مجدد الف ثانی دار الاشاعت جوگیشوری، ممبئی
رابطہ	:	دار العلوم مخدومیہ اوشیورہ برج جوگیشوری، ممبئی

022-26788628. موبائل:9773497935

9833844851 / 9506263729

فہرست حصہ اول

شرف انتساب

میں اپنی اس حقیر کاوش کو ان تمام ذوات قدسیہ کے نام منسوب کرتے ہوئے فخر وطمانیت محسوس کرتا ہوں جنھوں نے ہر زمانے میں احقاق حق اور ابطال باطل کا عظیم فریضہ انجام دے کر باطل کو ذلیل وخوار کیا اور حق کے چہرے کو روشن ومنور کیا۔ بالخصوص

ثانی اثنین فی الغار، افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق، امیر المؤمنین

حضور سیدنا **ابوبکر صدیق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سلطان الواصلین الیٰ رب العالمین امام الطائفہ حضور سیدنا **بایزید بسطامی** رضی اللہ عنہ

سلطان الاولیاء شہنشاہ بغداد قطب ربانی محبوب سبحانی حضور سیدنا سرکار

غوث الاعظم **عبدالقادر** جیلانی رضی اللہ عنہ

عطائے رسول خواجۂ خواجگان فخر ہندوستان حضور سیدنا خواجہ

معین الدین چشتی حسن سنجری اجمیری رضی اللہ عنہ

امام الاولیاء حضور سیدنا **خواجہ بھاء الدین نقشبند** رضی اللہ عنہ

سید السالکین حضور سیدنا **خواجہ محمد باقی باللہ** رضی اللہ عنہ

زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین حضور سیدنا مجدد الف ثانی **شیخ احمد سرھندی** رضی اللہ عنہ

امام المتکلمین سلطان المناظرین مجاہد آزادی حضرت علامہ **فضل حق** خیرآبادی رضی اللہ عنہ

آیۃ من آیات اللہ معجزۃ من معجزات المصطفیٰ مجدد اعظم امام اہل سنت حضور سیدنا

امام احمد رضا خان محدث بریلوی رضی اللہ عنہ

عارف باللہ شیخ المشائخ حضرت علامہ ومولانا **احمد رضا** خان رضوی نقشبندی دامت برکاتہم القدسیہ زیب سجادہ خانقاہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کمال پور شریف بنارس

مناظرِ اہلِ سنت............ایک نظر میں

از: فاضل نوجوان صاحب اسلوب و بیان حضرت علامہ ومولانا

سید محمد اکرام الحق قادری مصباحی عفی عنہ

صدرالمدرسین دارالعلوم محبوبِ سبحانی کرلا ویسٹ ممبئی ۷۰

یہ ایک نا قابلِ انکار حقیقت ہے کہ جب بھی باطل و ناپاک قوّتوں نے حق و صداقت کے خلاف جرأت و جسارت کے ساتھ سر اٹھانے کی ناپاک کوشش کی اللہ رب العزت کی نصرت اور تائید وحمایت سے اہلِ حق میدان میں اترے اور تصنیف و تالیف و تقریر و خطابت کے ذریعہ پرچمِ حق کو بلند کرکے اہلِ باطل کو کیفرِ کردار تک پہونچایا۔

انہیں مردانِ حق میں مناظرِ اہلِ سنت، قاطعِ نجدیت و وہابیت استاذ الاساتذہ حضرت علامہ ومولانا و مفتی محمد اختر رضا خان مصباحی مجددی رفعت معالیہ و بورکت ایامہ و لیالیہ بن حضرت علامہ ومولانا محمد حنیف خان صاحب قبلہ چترویدی حفظہ اللہ تعالیٰ کی روشن ذاتِ پاک بھی ہے۔ حضرت کی صحبتِ بافیض سے راقم الحروف عفی عنہ نے بہت کچھ علمی استفادہ کیا ہے۔ ازہرِ ہند جامعہ اشرفیہ مبارکپور کی روحانی و عرفانی فضاؤں میں بھی اور دارالعلوم مخدومیہ جوگیشوری جیسی علمی دانش گاہ میں بھی۔ اللہ رب العزت نے آپ کو گوناگوں خوبیوں اور اعلیٰ اوصاف و کمالات سے آراستہ فرمایا ہے۔ یہ میری خوش بختی ہے کہ حضرت مفتی صاحب قبلہ کا مختصر

تعارف پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

ولادت با سعادت: حضرت مفتی صاحب قبلہ **مد ظلہ العالی** کی ولادتِ باسعادت ۲۹/اپریل ۱۹۷۹ء بروز اتوار بمقام چھپیا پوسٹ سمرا چندرولی ضلع مہراج گنج یوپی انڈیا میں ہوئی۔ آپ کے والدِ بزرگوار عالمِ باعمل حضرت علامہ و مولانا محمد حنیف خان صاحب قبلہ **حفظہ اللہ تعالیٰ** نے آپ کا اسمِ گرامی ''اختر رضا'' منتخب فرمایا۔

تعلیمی اسفار: زمانۂ طفولیت ہی سے مشیتِ ایزدی نے حضرت کو بڑا ذہین، ذکی اور ہوشیار بنایا تھا، جب آپ کا شعور کچھ بالیدہ ہوا تو آپ کے والدِ گرامی نے آپ کا داخلہ علاقہ ہی کے ایک ادارہ دارالعلوم گلشنِ رضا میں کرایا جہاں آپ نے ماہرینِ علم وفن کے زیرِ تربیت رہ کر دینیات، اعدادیہ اور اولیٰ کی تعلیم بڑی محنت ولگن اور خوب صورتی کے ساتھ مکمل فرمائی۔

یہ اس زمانہ کی بات ہے جب کہ **الجامعة الاشرفیه** کے انوار و تجلیات کا سورج افقِ ہند پر پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا اور اس کے فیوض و برکات کی برکھا پورے عالمِ اسلام پر ابرِ بارندہ کی طرح برس رہی تھی اور زمانہ اس چمنستانِ حضور حافظِ ملت سے اکتسابِ فیض کر رہا تھا (یہ سلسلۂ فیض رسانی **بحمد اللہ تعالیٰ** آج بھی بطریقۂ احسن جاری ہے) اس لئے آپ کے والدِ گرامی حضرت علامہ و مولانا محمد حنیف خان صاحب قبلہ **حفظہ اللہ تعالیٰ** مزید زیورِ علم سے آراستہ کرنے اور لبادۂ علم سے زینت بخشنے کے لئے آپ کو ۱۹۹۳ء میں جامعہ اشرفیہ مبارک پور لے گئے اور جماعتِ ثانیہ میں داخل کرا دیا جہاں آپ مسلسل چھ برس تک نابغۂ روزگار ہستیوں اور آسمانِ علم و

فن کے درخشندہ ستاروں کی بارگاہِ بافیض میں رہ کر اپنی علمی تشنگی بجھاتے رہے۔

یکم رجمادی الاخریٰ ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۲؍دسمبر ۱۹۹۹ء بروزِ اتوار بموقعِ عرسِ حافظِ ملت اجلۂ علمائے کرام، اساتذۂ کرام اور مشائخ ذوی الاحترام کی موجودگی میں آپ کے سر پر تاجِ فضیلت سجایا گیا اور قدرت نے جسے یومِ پیدائش ہی سے اختر رضا بنایا تھا زمانہ نے ثابت کیا کہ واقعی وہ ''اختر رضا'' ہے۔

تعلیمی لیاقت: منشی، مولوی، عالم، کامل، فاضلِ ادب، فاضلِ دینیات، فاضلِ طب از عربی و فارسی بورڈ اتر پردیش انڈیا۔ اعدادیہ اور اولیٰ از دارالعلوم گلشنِ رضا سمرا چندرولی ضلع مہراج گنج یوپی ۔ثالثہ تا فضیلت از ازہرِ ہند الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ یوپی انڈیا۔

تدریسی سفر: فراغت کے بعد سے اب تک حضرت مفتی صاحب قبلہ نے مختلف علمی دانش گاہوں میں اپنی استعداد و لیاقت کا لوہا منوایا اور علم و ادب کے گوہر لٹائے ہیں، آپ نے اپنے علم وکمال اور روحانی عطا ونوال سے بہتوں کے دامن کو مالا مال کیا ہے۔ دورانِ درس آپ کی گفتگو علمیت و تحقیق کا آئینہ دار ہوتی اور اپنے موضوع کے جملہ گوشوں کو محیط ہوتی ہے۔ اسی لئے آپ جہاں بھی رہے نہایت کامیاب مدرس کی حیثیت سے تشنگانِ علوم وفنون کو اپنے چشمۂ صافی سے سیراب کرتے رہے۔ آپ کے اب تک کے تدریسی سفر کا مختصر خاکہ کچھ اس طرح ہے۔

فراغت کے بعد یعنی ۲۰۰۰ء سے ۲۰۰۵ء تک مسلسل چھ برس تک پورے انہماک

وتوجہ اور شوق ولگن کے ساتھ دار العلوم مظہر العلوم گرسہائے گنج ضلع قنوج یو پی میں درس و افادہ سے طالبانِ علوم نبویہ کو مستفیض کرتے رہے، یہاں فارسی کی پہلی سے بخاری شریف تک کی کتابیں آپ کے زیرِ تدریس رہیں۔

اس کے بعد خیر الاذکیاء محقق بے نظیر شیخ الجامعہ حضرت علامہ محمد احمد مصباحی **حفظہ اللہ تبارک وتعالیٰ** کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے ۲۰۰۶ء میں اپنے مادرِ علمی جامعہ اشرفیہ مبارکپور تشریف لے گئے اور کامل دو سال تک معین المدرسین کی حیثیت سے جماعتِ ثانیہ سے سادسہ تک کی کتابوں کا درس بڑی عمدگی کے ساتھ دیا، ان دنوں راقم الحروف جماعتِ سادسہ کا طالبِ علم تھا، لہذا اسے بھی حضورِ والا سے حدیث کی مشہور کتاب "**مشکوٰۃ المصابیح**"، پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی، **فالحمد للہ علیٰ ذٰلک**۔

بعدہٗ ۲۰۰۸ء میں دار العلوم گلشنِ برکات اینڈیا تھوک ضلع بلرام پور میں آپ کی تقرری عمل میں آئی اور آپ مسلسل ایک سال تک اس گلستانِ علم وفضل کو اپنے خونِ جگر سے سیراب کرتے اور طرح طرح کے گل بوٹے کھلاتے رہے۔ یہاں اعدادیہ سے سادسہ تک کی کتابوں کا بڑے شاندار طریقہ پر درس دیتے رہے اور اپنی سعیِ پیہم، جہدِ مسلسل حسنِ عمل اور جذبۂ خیر وصلاح سے اسے ایک ہی سال میں رشکِ باغ و بہار بنا دیا۔

اب ۲۰۰۹ء سے تاحال عروس البلاد ممبئی کی ایک علمی دانش گاہ دار العلوم مخدومیہ اوشیورہ برج جوگیشوری میں بحیثیت صدر مفتی دونوں ہاتھوں سے علم وفضل کے گوہر لٹا رہے ہیں، اعدادیہ سے فضیلت تک کی کتابیں آپ کے درس میں رہتی ہیں اور آپ کے

وجودِ مسعود کی برکتوں سے یہ ادارہ روزانہ عظمت و رفعت کے آفاق فتح کر رہا اور طلبۂ علومِ اسلامیہ کے درخشندہ مستقبل اور روشن امیدوں کے سورج نکال رہا ہے۔

شرفِ بیعت و اجازت و خلافت : آپ کو سلسلۂ نقشبندیہ کے ایک عظیم بزرگ عارف باللہ، شیخ المشائخ، عمدۃ الاصفیا، زبدۃ الاتقیا حضرت علامہ و مولانا احمد رضا خان صاحب قبلہ کمال پوری بنارسی **حفظہ اللہ تعالیٰ و رعاہ** زیبِ سجادہ خانقاہِ عالیہ خیریہ نقشبندیہ مجددیہ کمال پور شریف بنارس سے شرفِ بیعت و اجازت حاصل ہے۔ آپ حق گوئی و بے باکی، توکل وقناعت، علم وعمل، سیرت و کردار اور دیگر اوصاف و کمالات میں اپنے پیر کی کامل تصویر نظر آتے ہیں۔

اندازِ تدریس : چوں کہ میں نے حضرت مفتی صاحب قبلہ سے شرفِ تلمذ حاصل کیا ہے اور اپنی درسگاہ کے دیگر طلبہ کو حضرت کی مدح سرائی میں رطب اللسان بھی دیکھا ہے۔ اس لئے تجربات ومشاہدات کی روشنی میں حضرت کے اندازِ تدریس کے بارے میں میری راے یہ ہے کہ آپ سبق کو آسان اور دل چسپ بنانے کا فن اچھی طرح جانتے ہیں۔ طلبہ کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لئے الفاظ کا انتخاب بھرپور اور متوازن طریقے پر کرتے ہیں۔ مشکل اور پیچیدہ مسائل کو کمزور طلبہ کے ذہنوں میں اتارنے کا ہنر خوب رکھتے ہیں۔ مثالوں کے ذریعہ گھنٹوں کی پیچیدہ بحثوں کو چند منٹوں میں طلبہ کے ذہنوں کے ایسا قریب کر دیتے ہیں کہ وہ حیران رہ جاتے ہیں۔ غرض یہ کہ اللہ رب العزت نے آپ کو تدریس وتعلیم میں افہام وتفہیم کا ملکۂ تامہ عطا فرمایا ہے۔

اوصاف و مشاغل: علم کے ساتھ عمل کا پیکر وہی لوگ بنتے ہیں جن پر اللہ رب العزت کا خاص کرم ہوتا ہے۔ حضرت مفتی صاحب قبلہ **بفضلہ تعالیٰ** بڑے باعمل، صوم وصلوۃ کے پابند، حدودِ شرعیہ کی سختی کے ساتھ حفاظت فرمانے والے عالمِ بے ریا ہیں۔ خود بھی اعمالِ صالحہ وافعالِ حسنہ انجام دیتے اور اپنے طلبہ کو بھی ان کی ترغیب وتشویق دلاتے رہتے ہیں۔ آپ جہاں ایک طرف خوش خلق، حلیم و بردبار، منکسر المزاج، متبعِ سنت، اور طلبہ و متعلقین کے ساتھ مشفقانہ برتاؤ کرنے والے ایک اچھے انسان ہیں۔ وہیں دوسری طرف ایک عظیم الشان مفتی، ایک عمدہ خطیب، متصلب فی الدین، استقامت علیٰ الحق اور **الحب للہ و البغض للہ** کا عکسِ جمیل ہیں۔ علمی استعداد وصلاحیت اور مناظرانہ شان ایسی کہ جب بھی کسی بدبخت وسیاہ باطن نے آپ کے سامنے معتقداتِ اہلِ سنت یا معمولاتِ اہلِ جنت کے خلاف اپنی زبانِ ناپاک کھولنے کی جسارت کی تو آپ نے تنِ تنہا اسے دنداں شکن جواب دیکر پرچمِ حق کو ایسا بلند کیا کہ یا تو اس بد مذہب کو اس کے سامنے سرخمیدہ ہونا پڑا یا اپنے سلوف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نہایت ڈھٹائی کے ساتھ راہِ فرار اختیار کرنا پڑا۔ حضرت مفتی صاحب قبلہ انہیں گوناگوں خصوصیات و کمالات کے ساتھ پورے خلوص وللّٰہیت کے ساتھ درس وتدریس، وعظ ونصیحت، تقریر و خطابت، تصنیف وتالیف، فتویٰ نویسی اور بحث ومناظرہ کے ذریعہ خدمتِ دینِ متین میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ **اللھم زد فزد۔**

میدانِ مناظرہ: سبھی اہلِ علم جانتے ہیں کہ میدانِ مناظرہ کتنی دشوار گزار وادی ہے۔ اس وادی میں وہی قدم رکھ سکتا ہے جو اس کے آداب وشرائط، خدوخال، اور نشیب

وفراز سے پوری طرح واقفیت رکھتا ہو۔ ویسے تو فی زمانہ ”مناظر“ کے نام سے شہرت حاصل کر لینا اور بزعمِ خویش ”مناظرِ اعظم، مناظرِ اہلِ سنت و فاتحِ عالم،، بن جانا بڑا آسان ہے لیکن جن کو اللہ رب العزت نے عقلِ سلیم و فہمِ مستقیم سے نوازا ہے وہی جانتے ہیں کہ اس وادیٔ پرخار اور بحرِ پرامواج میں وہی اتر سکتا ہے جو بیک وقت مختلف علوم وفنون کا جامع ہو، یہاں صرف جرأت و جسارت، شعلہ بیانی اور طلاقتِ لسانی سے کام نہیں چلتا بلکہ مروجہ تمام علومِ عقلیہ ونقلیہ پر گہری نگاہ رکھنا اوران پر کامل دسترس اور دست گاہ تام ہونا ایک کامل مناظر کے لئے نہایت ضروری ہے۔ مناظرہ کا موضوع اگرچہ خاص ومتعین ہوتا ہے مگر دورانِ مناظرہ کیسے کیسے سوالات آتے ہیں اور مدمقابل کن کن اسلحوں سے لیس ہو کر کیسے کیسے ہتھکنڈے اپناتا ہے اور مکر و فریب کا کیسا کیسا جال بچھاتا ہے، اسے تو ایک کامیاب مناظر ہی جان سکتا ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ حقیقی مناظر تو وہی ہے جو جامع علوم ہونے کے ساتھ خوش بیان، حاضر جواب، جری و بے باک اور حریف کے ہتھکنڈوں سے واقف ہو۔

اس تناظر میں اگر آپ حضرت مفتی صاحب قبلہ کے حالاتِ زندگی پر نگاہ ڈالیں تو آپ کو فیصلہ کرتے دیر نہ لگے گی بلکہ پورے اذعان و یقین کے ساتھ آپ کہیں گے کہ حضرت مفتی صاحب قبلہ واقعی ایک ماہر مناظر ہیں جنہوں نے میدانِ مناظرہ میں حریفوں کو دھول چٹا کر اپنے فن کا لوہا منوایا ہے۔ حضرت نے مختلف موضوعات پر ملک کے طول وعرض میں بد مذہبوں سے اب تک چھ مناظرے کئے، جن میں حق وصداقت کا علم بلند فرمایا اور باطل کو ایسے دنداں شکن جوابات دیئے کہ مدِّ مقابل ہکّا بکّا رہ گئے اور ان سے آپ کے قاہر اعتراضات کے جوابات نہ بن پڑے۔ ذیل میں آپ کے

مناظروں کی مختصر روداد پیش کی جارہی، پڑھیں اور محظوظ ہوں۔

پہلا مناظرہ : ۱۹۹۶ء میں پہلا مناظرہ آپ نے اس وقت کیا جب آپ جامعہ اشرفیہ مبارکپور میں جماعتِ خامسہ کے طالبِ علم تھے۔ ہوا یوں کہ آپ کے علاقہ پرتاول چوک ضلع مہراج گنج کے چوراہے کی مسجد میں دیوبندیوں نے بہت بڑا اجتماع کیا، جس میں اپنے سلوف کی روش پر چلتے ہوئے انہوں نے عقائد و معمولاتِ اہلِ سنت کو ہدفِ تنقید بنایا اور بھولے بھالے سنی مسلمانوں کو دامِ تزویر میں پھنسانے کی ناپاک کوشش کی۔ اس وقت حضرت گھر پر ہی موجود تھے، اطلاع ملتے ہی بلا تاخیر ان کے اجتماع میں حاضر ہوئے اور ان کے سامنے با حوالہ طواغیتِ اربعہ (اکابرِ دیوبند) کے کفریات شمار کرائے اور چمنستانِ حافظِ ملت سے خوشہ چینی کرنے والا رضا کا یہ شیر کافی دیر تک انہیں للکارتا اور مناظرے کا چیلنج کرتا رہا لیکن ان کا کوئی بھی مولوی سامنے آنے کی ہمت نہ کرسکا اور بار بار عار دلانے کے بعد آخر کار ایک مولوی سامنے آیا مگر وہ بھی پانچ منٹ سے زیادہ نہ ٹک سکا۔ حالات کا رخ بدلتا دیکھ کر اولیاء اللہ سے استعانت و استمداد کو شرک و ناجائز اور بدعت و حرام کہنے والوں نے "**یا پولیس المدد**" کہتے ہوئے ان سے استعانت کی اور اپنی ذلت کو چھپانے کے لیے سر پر پیر رکھ کر بھاگے۔ حضرت کے اس جرأت مندانہ اقدام سے ان کا اجتماع بری طرح ناکام ہوا اور ان کے گمراہ کن منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے۔

دوسرا مناظرہ : دوسرا مناظرہ ۲۷؍رمضان المبارک ۱۹۹۹ء میں فرقۂ غیر مقلدین کے مشہور و بدنامِ زمانہ مولوی غیاث الدین سے ہوا۔ تقریباً دو گھنٹے تک آپ

نے اس سے گفتگو کی ۔اور براہینِ قاطعہ و دلائلِ ساطعہ کے وہ انبار لگائے کہ حریف مجسمۂ حیرت بن گیا ۔ جب حضرت کے سوالات کا اس سے کوئی جواب نہ بن پڑا تو بجائے حق قبول کرنے کے یہ کہہ کر راہِ فرار اختیار کی کہ ’’میں کوئی مناظر نہیں ہوں‘‘، آپ اپنا نمبر دیجئے! میں اپنے کسی مناظر سے بات کراؤنگا،، لیکن بات کرانے کی نوبت آج تک نہ آئی ۔

تیسرا مناظرہ : گلشن نگر جوگیشوری کے غیر مقلدین نے کافی آتنک مچا رکھا تھا اور جا بجا محفلیں منعقد کر کے اہلِ سنت کے معمولات و معتقدات کا رد کرنے کی ناپاک کوشش کرتے رہتے تھے ۔ ماہِ رمضان المبارک ۲۰۱۴ء میں ان کو مناظرے کی سوجھی اور سنیوں کو مناظرہ کا چیلنج تک دے ڈالا ۔ بیدار مغز سنیوں نے ان کے چیلنج کو قبول کیا اور بحیثیت مناظر حضرت مفتی صاحب کا حسنِ انتخاب عمل میں آیا۔ جیسے ہی غیر مقلدین کو حضرت کے آمد کی اطلاع ملی ان کے قدموں تلے زمین کھسک گئی ۔شیرِ رضا کو دیکھ کر خوف و دہشت کے سبب بھیگی بلی بن گئے اور ٹال مٹول کر کے کسی طرح مناظرے سے اپنی جان بچائی ۔سنیوں نے انہیں کھینچ کر میدانِ مناظرہ میں لانے کی بہت کوشش کی حتی کہ ان کے ساتھ چار پانچ میٹنگیں بھی کیں کہ یہ لوگ کسی طرح تیار ہو جائیں لیکن ان پر ایسا لرزہ طاری ہوا کہ حضرت کے سامنے آنے کی ہمت تک نہیں جٹا سکے ۔آخری میٹنگ میں حضرت نے للکارتے ہوئے ان کے سامنے مناظرے کی چار صورتیں رکھیں اور کہا کہ تم جس صورت میں بھی چاہو ہم مناظرہ کر لئے حاضر ہیں (۱) مجمعِ عام میں مناظرہ کرو (۲) بند کمرے میں مخصوص افراد کی موجودگی میں مناظرہ ہو (۳) مناظرہ فریقین کی طرف سے پانچ پانچ افراد کی موجودگی میں ہو (۴) مناظرہ کی جگہ افہام و تفہیم

بصورتِ بحث ومباحثہ ہو جائے۔لیکن ان کانگراں مولوی کسی بھی طرح راضی نہ ہوا اور یہ کہہ کر کہ'' مناظرہ کی تاریخ ہم بتائیں گے'' جان چھڑا کر بھاگا۔مگر افسوس کہ تاریخ بتانے کی نوبت آج تک نہ آسکی۔

چوتھا مناظرہ : ۲۰۱۵ء میں اُگّی آلُور کرناٹک میں عید میلا دالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پر بہار موقع پر جماعتِ اہلِ حدیث نے سنیوں کے خلاف خوب بکواسیں شروع کیں اور جشنِ عید میلا دالنبی کو بدعت وحرام قرار دینے کی ناپاک سعی کی، بدعت کا بخار اس قدر بڑھا کہ اہلِ سنت و جماعت کو مناظرہ کا چیلنج تک دے ڈالا اور شرائطِ مناظرہ طے کرنے کے لئے ازخود ۱۸؍اپریل ۲۰۱۵ء کی تاریخ مقرر کردی۔وہاں کے خوش عقیدہ مسلمانوں نے حضرت مفتی صاحب قبلہ کو بحیثیت مناظر مدعو کیا۔وقتِ مقررہ پر حضرت دیگر علمائے کرام کی معیت میں تشریف لے گئے۔صنادید اہلِ نجد بھی اپنے لاؤ ولشکر کے ساتھ آگئے۔تقریباً ساڑھے تین گھنٹے گفتگو ہوئی جس میں انہوں نے رضا کے اس جیالے کی علمی جولانیت اور میدانِ مناظرہ میں اس کی شہسواری دیکھ کر مناظرے سے پہلو تہی اختیار کرنے لگے۔لیکن جب انہیں یقین ہو گیا کہ علمائے اہلِ سنت بغیر مناظرہ ٹلنے والے نہیں تو علمائے اہلِ حدیث کرناٹک کے صدر مولوی جلال الدین سلفی نے تحریری طور پر معافی مانگی اور مناظرے سے اپنی عاجزی کا اعتراف کیا۔

پانچواں مناظرہ : گورے گاؤں میں رہنے والا سلیم مظاہری نامی دیوبندی عالم بزورِ تقریر وخطابت اکثر سنیوں کو پریشان کرتا رہتا تھا، اپنی ملمع سازی اور لچھے دار گفتگو کے ذریعہ لوگوں کو ورغلانے اور جادۂ حق سے ہٹانے کی کوشش میں لگا رہتا تھا، مئی

۲۰۱۵ء میں وہاں کے سنیوں نے حضرت مفتی صاحب قبلہ مدظلہ العالی کو اطلاع دی، حضرت فوراً تشریف لے گئے اور اسے مناظرہ کا چیلنج دیا جسے اس نے قبول کرلیا اور پھر ''ندائے یا رسول اللہ'' کے جواز پر مناظرہ طے ہوا۔ دو دن تک مناظرہ ہوا، ان دو دنوں میں آپ نے دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ کے لہلہاتے باغ پیش کر کے اس کی جہالت کا ایسا پردہ چاک فرمایا کہ اس کا ناطقہ بند ہوگیا۔ آپ کے دنداں شکن جوابات اور قاہر اعتراضات نے اس کی بدمذہبیت کا پرچم سرنگوں اور اس کا قلعہ زمیں بوس کر دیا۔ بالآخر اسے اہل سنت کی حقانیت کے سامنے سر جھکانا ہی پڑا، اور اس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑا کہ بلاشبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حرفِ ندا کے ساتھ پکارنا جائز ہے اور واقعی اس مسئلہ میں علمائے دیوبند سے خطا ہوئی۔

چھٹا مناظرہ: پاکستان کے بدنامِ زمانہ دیوبندی گروپ مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی نے ایک ویڈیو کلپ کے ذریعہ امام اہل سنت حضور سیدی سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں نہایت بھونڈی اور گندی زبان استعمال کرتے ہوئے پوری دنیا کے علمائے حق کو امام موصوف کی لاجواب تصنیف '' حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین'' پر مناظرے کا چیلنج دیا۔ اس دریدہ دہن مردود نے اپنی ویڈیو میں ایسی سب وشتم، گالی گلوج، شیطنت وخباثت اور حماقت و دنائت کا مظاہرہ کیا ہے جو انھیں اپنے سلوف سے وراثت میں ملی ہے۔ اس کے چیلنج کا یہ ویڈیو کلپ کئی مہینوں تک یوٹیوپ (Youtube) پر گردش کرتا رہا لیکن افسوس! اس ویڈیو کلپ کو کسی سنی عالم نے قابلِ اعتنا نہ سمجھا جس سے ان بدمذہبوں کے حوصلے بڑھ گئے اور وہ مزید بکواسیں کرنے لگے۔

حضرت مفتی صاحب قبلہ کو جب اس کی شرارت وخباثت اوراس کے چیلنجِ مناظرہ سے آگاہ کیا گیا تو آپ نے فوراًاس کے چیلنج کو قبول کیا اور جوابِ چیلنج کا ایک آڈیو کلپ یوٹیوپ پر اپ لوڈ کر دیا۔اس طرح مناظرے کا سلسلہ شروع ہوا، یہ سارے آڈیو اور ویڈیو یوٹیوپ پر موجود ہیں، جنہیں دیکھنے کے بعد یقیناً ناظرین کی زبانوں پر حضرت مفتی صاحب قبلہ کے لئے صد آفریں صد آفریں کے کلمات تحسین جاری ہوں گے ۔حضرت مفتی صاحب قبلہ نے اپنے آڈیوز میں مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی کی رذیل حرکتوں ،فراڈ بازیوں، کذب بیانیوں ، افترا پردازیوں اور دسیسہ کاریوں کا پردہ چاہ کر کے مذہبِ دیوبندیت پر ایسے ایراداتِ قاہرہ قائم فرمائے کہ اگر اس ابلیسی جماعت کے تمام نمائندے سر جوڑ کر بیٹھ جائیں تب بھی صبحِ قیامت تک ان کا جواب نہیں دے سکیں گے۔حضرت مفتی صاحب قبلہ نے مذہبِ دیوبندیت کی دھجیاں اڑاتے ہوئے اس کی غلاظت ونجاست کو آشکارا کر کے اس ابوایوب اینڈ کمپنی کو پوری دنیا میں ایسا ذلیل ورسوا کیا کہ وہ نیٹ پر بھی آپ کے سامنے آنے کی جسارت وجرأت نہ کر سکا۔یوٹیوب پر مناظرہ سننے کے لئے یہ ٹائپ کریں۔ MUFTI AKHTAR RAZA MISBAHI

SUPERB REPLY TO ABU AYYUB QADRI DEOBANDI AND COMPANY

غرض کہ حضرت مفتی صاحب قبلہ کے اندر پروردگارِ عالم نے فنِ مناظرہ کے پختہ جوہر پیدا فرمائے ہیں اورآپ میں وہ ساری خصوصیات جمع فرمائی ہیں جو ایک حقیقی مناظر کے لئے ضروری ہیں ۔آپ پر امام اہل سنت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت اور امام المناظرین حضور شیر بیشۂ اہلِ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ایسا فیضان کرم ہے کہ میدان مناظرہ میں کبھی باطل سے گھبراتے نہیں، بلکہ شیرِ ببر بن کر گرجتے ہیں اور احقاقِ حق و

ابطالِ باطل فرماتے ہوئے مدمقابل کا ایسا علمی تعاقب فرماتے ہیں کہ وہ دم دبا کر میدان سے بھاگتا ہوا نظر آتا ہے۔**فالحمد لله علیٰ ذٰلک**

میدانِ تصنیف و تالیف :حضرت مفتی صاحب قبلہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک صحت منداور توانا فکر ونظر کا مالک بنایا ہے،اس لئے میدانِ تصنیف وتالیف میں بھی آپ نے اپنے رشحاتِ قلم کے جلوے بکھیرنے شروع کردیئے ہیں۔حضرت کی تصنیفِ لطیف ''**قہرِ خداوندی برفرقۂ دیوبندی**'' اگرچہ آپ کی اولین تصنیف ہے لیکن اپنی خصوصیات کے لحاظ سے درجنوں کتابوں پر بھاری ہے۔

اس کتاب کی وجہِ تالیف یہ ہے کہ پاکستان کے ایک نہایت بدزبان دیوبندی مولوی ابوایوب **خذله الله تعالیٰ** نے ''**دست و گریباں**'' نامی ایک کتاب لکھی،جس میں بڑی چالاکی اور مکروفریب کے ساتھ اہلِ سنت کے چند غیر معتبر مصنفین کی مختلف آراء اور حضرات صوفیائے کرام کی بظاہر متعارض و متناقض عبارتوں کو جمع کر کے یہ ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی کہ '' **مسلمانوں کو کافر و فاسق کہنا اور انہیں دائرۂ اسلام سے خارج کرنا سنیوں کا پسندیدہ مشغلہ ہے،یہ لوگ اس مشغلہ کے ایسے دلدادہ ہوئے کہ ایک دوسرے پر ہی کفر وفسق کے فتوے لگانے لگے**''۔

چوں کہ اس کتاب میں اہلِ سنت پر فتوے بازیوں اور تضاد بیانیوں کا سراسر جھوٹا الزام لگا کر درپردہ یہ ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی گئی ہے کہ'' **اہلِ سنت کے فتووں کی کوئی حیثیت نہیں،ان کا تو کام ہی فتوے بازی کرنا ہے،اگر انہوں نے دیوبندیوں پر کفر والحاد اور گستاخیِ رسالت کے فتوے لگائے تو بھلا تعجب کا کیا مقام؟ یہ تو اپنوں کو بھی نہیں بخشتے**،، یہ کتاب چوں کہ بھولے بھالے سنی مسلمانوں کے لئے زہرِ ہلاہل تھی،

اس لئے معاملہ کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے حضرت مفتی صاحب قبلہ کمر بستہ ہوئے اور اس جاہل ابوایوب دیوبندی کو آئینہ دکھاتے ہوئے اس پر ایسی کاری ضرب لگائی کہ جس کے درد سے وہ اور اس کی پوری جماعت ہمیشہ کراہتی رہے گی۔(''قہر خداوندی بر فرقۂ دیوبندی'' چار حصوں پر مشتمل ہے، جس کے ابتدائی دو حصے تو آپ کے ہاتھوں میں ہیں اور باقی دو حصے انشاء اللہ جلد ہی زیور طبع سے آراستہ ہو کر آپ کو باصرہ نوازی سے شرفیاب کریں گے۔)

آپ نے کثیر مطالعہ اور شب و روز کی جانکاہ محنت کے بعد بغیر کسی ہیرا پھیری کے دیوبندیوں کی معتبر کتابوں سے ''ان کی باہم گتھم گتھی، جدل وجدال اور بحث ومباحثہ،، کو بڑی خوش اسلوبی و خوب صورتی کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ آپ نے ان کی درجنوں کتب سے حوالہ جات وعبارات کو نقل کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ دیوبندی فرقہ نہ صرف یہ کہ شدید ترین اختلافات و خانہ جنگی کا شکار ہے بلکہ یہ لوگ اکھاڑے کے میدان میں پہلوانوں کے مانند ایک دوسرے کو پچھاڑنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے آپ پر روشن ہوگا کہ ایک دیوبندی کوئی کتاب لکھتا ہے تو دوسرا دیوبندی اسے اپنی جوتوں کی نوک پر رکھ کر آگ کے شعلوں کے حوالے کرنے کی بات کرتا ہے، ایک صاحب کسی کتاب کو عینِ اسلام مانتے ہیں تو دوسرے حضرت اسی کو قرآن وحدیث کے خلاف گردانتے ہیں، ایک جنابِ والا کسی جماعت کو حق کا علم بردار کہتے ہیں تو دوسرے محترم اسے کسی طرح قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے، غرض یہ کہ حضرت مفتی صاحب قبلہ نے اس کتاب کی تصنیف کے ذریعہ انہیں کی جوتیاں انہیں کے سروں پر برسائی ہیں۔ حضرت مفتی صاحب قبلہ نے اس میں ایسا زوردار معارضہ قائم

فرمایا ہے جسے پڑھنے کے بعد صاحبِ ''دست و گریباں'' کی ساری ہنسی نکل جائیگی ، زبان گنگ ہوجائیگی اور پھر دیوبندیوں کی ناقص عقلیں خود ہی فیصلہ کریں گی کہ ذلت و رسوائی کس کا مقدر ہے۔آپ نے اس شاہ کار کے ذریعہ دیوبندی محقق کی ناپاک آرزو کو خاک میں ملا دیا،ہمیں پورا یقین ہے کہ یہ کتاب مرحلۂ طباعت سے گزرنے کے بعد گلستانِ دیوبندیت میں زیز وزبر پیدا کر کے نجدی قلعوں میں ایسا زلزلہ برپا کرے گی جس سے پوری دیوبندیت اتھل پتھل ہو جائے گی۔اور تاریخ دیوبندیت کے لئے یہ ایک سیاہ ترین باب بن جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

بس آخری بات کہہ کر رخصت ہوتا ہوں کہ اس ماہتابِ علم و فضل کی یہ جھلکیاں اس وقت کی ہیں جب کہ تصنیف ومناظرہ کے آسمان پر اس کے ظہور کی ابتدا ہے،جس قمر کی مرحلۂ ہلال میں ضیا پاشیوں اور تابانیوں کا یہ عالم ہو تو مہِ کامل ہونے کے بعد اس کے جلووں کا کیا عالم ہوگا! اللہ تعالیٰ حضرت کے علم و فضل میں ترقیاں عطا فرمائے اور دینِ متین کی خدماتِ گراں مایہ کی مزید توفیق عطا فرمائے! آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و علیٰ آلہ و صحبہ أجمعین

سید محمد اکرام الحق قادری مصباحی

۱۶/ جمادی الآخرہ ۱۴۳۷ھ

مطابق ۲۶/ مئی ۲۰۱۶ء بروز دوشنبہ

تقدیم

ماہر علوم عقلیہ ونقلیہ وارث علوم نبویہ حضرت علامہ مفتی
سید شاکر حسین صاحب قبلہ سیفی مصباحی

(خادم الافتاء والتدریس دار العلوم محبوبِ سبحانی، کرلا (ویسٹ) ممبئی۔۷۰)

اہل حق سے بے جا بحث اور کٹ حجّتی کفار کا طریقہ ہے، اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ''وما ضربوہ لک الاّجدلاً، بل ھم قوم خصمون'' ٥ انہوں نے تم سے یہ نہ کہی مگر ناحق جھگڑے کو بلکہ وہ ہیں جھگڑالو لوگ (کنز الایمان) اس کے شانِ نزول کے بارے میں مختصر یہ ہے کہ حضور ﷺ نے جب قریش کے سامنے یہ آیت ''انّکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جھنّم'' پڑھی جس کا معنیٰ یہ ہے (اے مشرکین) تم اور جو چیز اللہ کے سوا تم پوجتے ہو جہنم کا ایندھن ہے۔ یہ سن کر مشرکین کو بہت غصہ آیا اور ابن زبعری نے سوال و جواب کے بعد کہا کہ آپ کے نزدیک عیسیٰ بن مریم نبی ہیں اور آپ ان کی والدہ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ نصاریٰ ان دونوں کو پوجتے ہیں، حضرت عزیر اور فرشتے بھی پوجے جاتے ہیں یعنی یہود وغیرہ ان کو پوجتے ہیں، اگر یہ حضرات جہنم میں ہوں تو ہم راضی ہوں کہ ہم اور ہمارے معبود بھی ان کے ساتھ ہوں۔ اس پر کفّار خوب ہنسے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ''انّ الّذین سبقت لھم منا الحسنیٰ اولٰئک عنھا مبعدون'' الاٰیة اور '' لمّا ضرب

ابن مریم " الاٰیۃ نازل فرمائی جس میں آ گئے" وما ضربوہ لک الاّجدلاً، بل ھم قوم خصمون " بھی ہے۔ بلاشبہ ابن زبعری اور کفار کی یہ کٹ حجتی اور بے جا بحث تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے "وما تعبدون من دون" فرمایا تھا۔ عربی اصول کی روشنی میں "ما" اگرچہ عام ہے مگر وہ غیر ذوی العقول کے لئے آتا ہے، اس کا دائرۂ وسعت غیر ذوی العقول تک محدود ہے۔ ابن زبعری و کفار اہل لسان تھے۔ یقینی طور پر جانتے تھے کہ حضرت عیسٰی وغیرہ سرے سے یہاں (لفظِ ما میں) داخل ہی نہیں ہیں مگر اس کے باوجود ان کا حضور ﷺ سے مذکورہ قسم کی گفتگو کرنا ناحق جدل و بے جا خصومت تھا۔

اس قسم کی کٹ حجتی اور بے جا مخالفت فرقۂ خوارج میں دیکھی گئی۔ جب حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان مصالحت کی پیش رفت میں دونوں جانب سے دو حکم مقرر کرنے کا معاملہ طے ہوا تو حضرت علی کرّم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم کی جماعت سے کچھ لوگ مسئلہ تحکیم کی مخالفت کرتے ہوئے علٰیحدہ ہو گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ" کا نعرہ بلند کرتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج کیا۔ مُصِر ہوئے کہ علی اپنے کفر کا اقرار کر کے توبہ کریں اور اس بات پر اجماع کر لیا کہ جو ان کے مُعتَقَد کا اعتقاد نہ رکھے وہ کافر ہے۔ اس کا خون، مال اور اہل، مباح ہیں فتح الباری میں ہے: " خرجوا شیئا بعد شیئی الیٰ ان اجتمعوا بالمدائن ، فراسلھم فی الرجوع فاصرّوا علی الامتناع حتّٰی یشھد علی نفسہ بالکفر لرضاہ بالتحکیم ویتوب ، ثمّ راسلھم ایضاً فاراد وا قتل رَسولہ، ثمّ اجتمعوا علیٰ انّ من لا یعتقد مُعتَقَدھم یکفر ویباح دمہ ومالہ واھلہ (ج ۱۲، ص ۳۵۲)

حضرت علی نے ان کی فہمائش کے لئے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا انہوں نے اچھی طرح انہیں سمجھایا کہ آپسی تنازعات میں کسی کو حکم بنانا قرآن کے خلاف نہیں ہے۔ میاں بیوی کے درمیان تنازع ہو جائے تو مسئلے کے حل کے لئے دونوں طرف حکم بنانے کا ذکر خود قرآن میں واضح الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔ وہ آٹھ دس ہزار کے لگ بھگ تھے۔ ان میں سے بعض نے رجوع کیا اور بعض اپنے اڑیل رویّے پر قائم رہے۔ یہاں تک کہ حضرت علی نے مقامِ نہروان میں ان کے ساتھ جنگ کی۔ ان میں سے سوائے چند افراد کے جن کی تعداد دس سے کم تھی، کوئی نہ بچا اور حضرت علی کی فوج سے صرف دس افراد کے آس پاس شہید ہوئے۔ فتح الباری شرح بخاری میں ہے ”فاوقع بھم بالنھروان ولم ینج منھم الاّ دون العشرة ولا قتل ممّن معه الاّ نحو العشرة“ (ج ۱۲، ص ۳۵۶) حاشیۂ بخاری شریف میں ہے: ”وکانوا ثمانية آلافٍ و قیل اکثر من عشرة آلافٍ“ (جلد ثانی، صفحہ ۱۰۲۴)

میں نے فتاویٰ رضویہ میں پڑھا ہے کہ جب مقامِ نہروان میں خوارج قتل کئے گئے تو لوگوں نے کہا کہ حمد، اللہ کو جس نے ان کی نجاستوں سے زمین کو پاک کیا۔ امیر المومنین (مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم) نے فرمایا یہ منقطع نہیں ہوئے ابھی ان میں کے ماؤں کے پیٹوں میں ہیں باپوں کی پیٹھوں میں ہیں ”کلما قطع قرن نشأ قرن“ جب ان میں کی ایک سنگت کاٹ دی جائے گی دوسری سر اٹھائے گی ”حتی یخرج آخرھم مع الدجال“ یہاں تک ان کا پچھلا گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا۔ (ج ۱۱، ص ۳۸، ۳۷) یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حدیثِ رسول ﷺ کے پیشِ نظر فرمائی تھی۔ حدیث شریف میں ہے ”یخرج ناس من المشرق یقرأون القرآن لا

يجاوز تراقيهم كلما قطع قرن نشأ قرن حتى يكون آخرهم مع المسيح الدجال"(تابناک موتی ترجمہ الدررالسنیہ فی الردعلی الوہابیہ،ص۱۳۳)

حدیثِ رسول ﷺ کے مطابق یہ لوگ ہر دور میں نئے نئے نام سے ظاہر ہوتے رہے۔یہاں تک کہ بارہویں صدی کے آخر میں ابن عبدالوہاب نجدی اس فرقے کا سرغنہ ہوااوراس کی پیروی کرنے والی جماعت 'وہابیہ' کے نام سے جانی پہچانی گئی۔ان کا طریقۂ استدلال اور اندازفکر بالکل خوارج ہی کی طرح تھا ان کاعقیدہ بھی خوارج کے مثل یہ تھا کہ وہی مسلمان ہیں،جوان کے اعتقاد کی مخالفت کرے وہ مشرک ہے۔اس بدعقیدگی کی وجہ سے اہلِ سنّت اوران کے علماء کے قتل کو مباح جانا۔علّامہ شامی نے عنوان باندھا"مطلب فی اتباع عبدالوھّاب الخوارج فی زماننا"اس کے تحت دوسری سطر کے اخیر پر فرماتے ہیں"كما وقع فى زماننا فى اتباع عبدالوهاب الذين خرجوا من نجدٍ فتغلبوا على الحرمين وكانوا ينتحلون مذهب الحنابلة لكنهم اعتقدوا انّهم هم المسلمون وانّ من خالف اعتقادهم مشركون اباحوا بذالک قتل اهل السنة وقتل علمائهم حتّٰى كسر الله تعالىٰ شوكتهم" (ج۱۲،ص۲۶۲)۔اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں"ان کا بانیِ مذہب شیخ نجدی علیہ ماعلیہ ڈنکے کی چوٹ پر کہتا تھا کہ(۶۰۰)چھ سو برس سے جتنے علماء گذرے سب کافر تھے۔كما ذكره المحدّث العلاّمة الفقيه الفهّامة شيخ الاسلام زينة المسجد الحرام سيدى احمد بن زين ابن دحلان المكّى قدّس سرّه الملكى فى درر السّنيّة (الامن والعلیٰ،ص ۴۷).

ہندوستاں میں ابن عبدالوہاب نجدی کے مذہب کی ترجمانی سب سے پہلے

اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان لکھ کر کی۔ سنّی مسلمانوں کو مشرک قرار دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑا۔ جس کی بنیاد خارجیوں والا بے بنیاد و غلط استدلال تھا یعنی انبیاء و اولیاء سے متعلق اہلسنت کے قدیم عقائد و معمولات کو بتوں کے بارے میں نازل ہونے والی آیتوں کے حوالے سے ردّ کرنا اور مسلمانوں کو مشرک قرار دینا۔ بخاری شریف میں ہے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی رائے خوارج کے بارے میں یوں ہے: ''**وکان ابن عمر یراھم شِرار خلق الله وقال انّھم انطلقوا الیٰ اٰیاتٍ نزلت فی الکفّار فجعلوھا علی المومنین**'' حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما انہیں بہت شریر مخلوق سمجھتے تھے اور فرمایا کہ انہوں نے ان آیات کو لے کر جو کفار کے بارے میں نازل ہوئی تھیں مومنین پر فِٹ کردیا۔ (بخاری شریف ج ۲، ص ۱۰۲۴) اسی کجروی اور گمراہی کی وجہ سے یہ فرقئہ وہابیہ نہ صرف اہلسنت سے برسرِ پیکار رہا بلکہ آپس میں ان کی خانہ جنگیاں بھی عروج پر رہیں۔

خشتِ اول چوں نہد معمار کج
تا ثریّا می رود دیوار کج

حضرت علامہ و مولانا مفتی اختر رضا صاحب مصباحی مدّ ظلہ العالی اہلِ سنت والجماعت کے ایک مؤقّر و معتبر اور ذمّہ دار عالمِ دین ہیں، برسوں سے تدریس و افتاء کی خدمات بحسن و خوبی انجام دے رہے ہیں وسیع المطالعہ ہیں اور ساتھ ہی ساتھ میدانِ مناظرہ کے بھی مجرّب شہسوار ہیں اسی لئے وہابیوں، دیوبندیوں کے بیرونی و اندرونی معاملات پر وسیع معلومات اور گہری نظر رکھتے ہیں۔ آپ نے علمائے دیوبند کی آپسی خانہ جنگیوں اور تفرقے بازیوں پر مشتمل ایک تاریخی و معلوماتی جامع دستاویز بنام ''قہرِ

خداوندی برفرقۂ دیوبندی المعروف بہ دیوبندیوں کی باہمی جنگ وجدل'' پیش فرمائی ہے تاکہ لوگ علمائے دیوبند کا اصلی چہرہ پڑھ لیں اوران کے شر سے اپنے آپ کو محفوظ رکھیں۔

بہت سے علماء کثرتِ مشاغل وقلت فرصت کی وجہ سے وہابیوں، دیوبندیوں کے بارے میں اہم معلومات سے لاعلم رہ جاتے ہیں اور ہر جگہ، ہر کتاب دستیاب بھی نہیں ہو پاتی، اور دیوبندیوں کی شرانگیزیاں جاری رہتی ہیں۔لہٰذا ایک ایسی کتاب کی ضرورت تھی جو مختصر سے وقت میں دیوبندیوں سے متعلق حوالے کے ساتھ کثیر معلومات فراہم کرے اور ہر خاص وعام سنّی جس کے ذریعے فتنہ پرور دیوبندیوں کو منہ توڑ جواب دے سکے۔علامہ مفتی اختر رضا صاحب مصباحی مجدّدی مدّ ظلہ السامی نے بڑی عرق ریزی کے ساتھ یہ کارنامہ انجام دیا، یہ کتاب علماء، طلباء اور عوام سب کے لئے یکساں طور پر مفید ہے۔جس کے پاس اور جس کے مطالعہ میں یہ کتاب ہوگی وہ الجھنے والے دیوبندی کی ضرور ناک میں دم کردے گا۔لہٰذا اس کتاب کو عام کیا جانا چاہیے اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کے علم میں مزید برکتیں عطا فرمائے اور مذہب اہلسنت کا اعلیٰ خادم بنائے۔اٰمین بجاہِ سیّد المرسلین صلّی اللہ علیہ واٰلہ و صحبہ اجمعین .

سید شاکر حسین سیفی مصباحی

(خادم الافتاء والتدریس دارالعلوم محبوبِ سبحانی، کرلا (ویسٹ) ممبئی۔۷۰)

۹/رجب المرجب/۱۴۳۷ھ ۱۷/اپریل/۲۰۱۶ء بروز اتوار

تاثرات

از: ماہر علوم اسلامیہ خلیفۂ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ ومولانا ومفتی

محمد رئیس اختر القادری

صدر مفتی امام احمد رضا دار الافتاء والقضاء میرا روڈ تھانہ مہاراشٹرا

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

اما بعد!

اَللّٰهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو برس پہلے اپنی امت میں جس عظیم فتنہ کی نشاندہی فرمائی تھی اور اسلام کا سب خطرناک بڑا فتنہ قرار دیا تھا وہ بارہویں صدی ہجری میں ابن عبدالوہاب نجدی کی صورت میں ظاہر ہوا۔اس بات پر اسلام کے سارے مؤرخین ،محدثین اور تمامی مفکرین متحد ہیں کہ بلا شبہ یہ وہی فتنہ ہے جس نے سارے عالم اسلام کو متاثر کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے پورے عرب وعجم خصوصاً ہندو پاک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ جس کی پشت پناہی یہود ونصاریٰ بلا خوف وخطر کر رہے تھے اور دامے، درمے، قدمے، سخنے دست تعاون دراز کرتے رہے تھے۔بے دریغ دولتوں کے انبار قدموں پر نثار کر دیا گیا تھا۔ہتھیار سے لے کر افراد تک مہیا کرا دیئے گئے تھے۔جس کے شواہد اظہر من الشّمس وابین من الامس ہیں۔بے شمار تاریخ کے اوراق اس پر گواہ ہیں۔عیاں را چہ بیاں

چوں کہ یہ فتنہ کوئی جز وقتی فتنہ نہیں تھا بلکہ انگریزوں کی چودہ سو سالہ کدو کاوش،اندرونی و بیرونی ریشہ دوانیاں ، جہد مسلسل ، پے در پے تجربات کا مضبوط و مربوط ملغوبہ اور منظّم

پلاننگ کا ماحصل تھا، اس لئے اس محاذ پر اسے غیر معمولی شہرت وتقویت پہونچی۔ گھر گھر، ڈگر ڈگر، نگر نگر، پیغام رسانی کا اہتمام کیا گیا۔ اسلام کے اندرونی و بیرونی دونوں محاذوں پر جنگ و جدال کا بازار گرم کیا گیا۔ آپسی اعتماد و اتفاق پاش پاش ہو گیا۔ دنیائے اسلام کی کوئی بستی یا گھر ایسا نہ بچا جہاں اس کے منحوس سایے نہ پڑے ہوں۔ بقول احقر راقم

اک مرض لا دوا ہے یہ مرض وہابیت
ناسور بن کے قوم میں آتا ہے وہابی

ان بد باطن یہودی نژاد سعودی بدذات خبثاء نے اسلامی خدمات کے نام پر قرآن و حدیث، تفسیر وفقہ حتیٰ کہ تاریخ سازی میں تصنیف وتالیف غرض ہر شعبہ جات میں ایسی گھس پیٹھ کی کہ عوام تو عوام درمیانی طبقہ کے خواص پر بھی حق وباطل، صحیح وغلط، درست ونادرست کا امتیاز کرنا مشکل ہو گیا۔ اور یوسوس فی صدور الناس من الجنة و الناس کا منظر آنکھوں دیکھا محسوس ہونے لگا۔

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

وہ خارجیت زدہ یرقانی فتنہ تھا جس نے سب سے پہلے حضرت سیدنا مولائے کائنات مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم پر کفر وشرک کا حکم لگایا تھا اور ذوالفقار حیدری کے ہاتھوں فنا فی النار ہوا تھا۔ اسی کا پس خوردہ جیفہ خوار عرب کا قزاق خونخوار ابن عبدالوہاب نجدی ملعون بارہویں صدی ہجری میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے رحمت سے محروم خطۂ نامسعود ''نجد'' سے اٹھا اور تمام عالم اسلام خصوصاً حرمین شریفین کے علماء ومشائخ اور عوام اہل سنت پر کفر وشرک کے گولے برسائے، ان کی جان ومال وعزت وآبرو کو سرعام نیلام کیا اور قتل وغارت گری کا وہ بازار گرم کیا کہ **الحفیظ و الامان**۔

پھر تیرہویں صدی ہجری میں دہلی کے ایک مشہور ومعروف خانوادۂ ولی اللہی کا ایک

ناخلف جس کی نااہلی، غباوت ذہنی، دریدہ ذہنی پورے خاندان میں مشہور تھی۔ جس کی مذہبی آوارگی سے پورا خانوادہ بدظن ہو چکا تھا۔ جس کی خباثت باطنی سے سارے معاصرین چیں بہ جبیں تھے۔ بقول علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری:

''حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے فخر خاندان ونادر روزگار نے اپنے گھر سے اپنے بھتیجے مولوی اسماعیل کے ہاتھوں فتنۂ وہابیت کا ظہور دیکھا تو بقول مصنف ''فریاد المسلمین'' فرمادیا تھا کہ میری طرف سے کہو اس لڑکے نامراد کو کہ جو کتاب بمبئی سے آتی ہے، میں نے بھی اس کو دیکھا ہے، اس کے عقائد صحیح نہیں بلکہ بے ادبی و بے نصیبی سے بھرے ہوتے ہیں۔ میں آج کل بیمار ہوں اگر صحت ہوگئی تو میں اس کی تردید لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ تم ابھی نوجوان بچے ہو، ناحق شوروشرابہ برپا نہ کرو''۔

اسی ناخلف کے دوسرے چچا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بقول اشرف علی تھانوی، فرمایا تھا: ''بابا ہم تو سمجھتے تھے کہ اسماعیل عالم ہوگیا مگر وہ تو ایک حدیث کے معنی بھی نہیں جانتا۔'' (باطل فرقے برطانیہ کے سایے میں جلد دوم)

یہی سبب تھا کہ اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے سب سے پہلے گھر سے ہی حق کے علمبرداروں نے مثلاً شاہ مخصوص اللہ وشاہ موسیٰ پسران شاہ رفیع الدین محدث دہلوی بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے ''معید الایمان'' اور ''الحجۃ العمل فی ابطال الحیل'' لکھ کر خانوادۂ محدثین دہلوی کے پاک نفوس قدسیہ سے اس تن ناپاک کو جدا کردیا۔ اوراس کے عقائد باطلہ کا سر قلم کردیا۔ لیکن چوں کہ اس کو خانوادے کا ایک فرد ہونے کا شرف عوام وخواص کی نظر میں تھا پھر انگریز حکومت کی تائید وتوثیق اور بھرپور اعانت نے کثیر لوگوں کو لیت ولعل میں مبتلا کردیا۔ انگریزوں کے اشارۂ ابرو پر لیلی نجد کا گرویدہ ہو چکا تھا۔ بیک قلم سارے عالم کے مسلمانوں کو ابوجہل سے بڑا مشرک اور کافر گردان دیا۔ چودہ

سوسالہ تاریخ میں کوئی فرد نہ بچ سکا جو اس کے قلم کی نوک سے گھائل نہ ہوا ہو بلکہ کفر و شرک کی ایسی آندھی چلائی کہ خود اس کے پیروکار بھی اس کے اس حکم سے عہدہ برآنہ ہو سکے۔

اس کے متبعین آگے چل کر دو دھڑوں میں منقسم ہو گئے۔ایک نے تقلید کا جامہ پہن کر سادہ لوح مسلمانوں میں گھس پیٹھ کی اور کافی تعداد میں مسلمانوں کو گمراہ کیا جس کا مرکز دیوبند،سہارنپور اور ندوہ رہا۔جہاں سے گاہے بگاہے ان عقائد پر شب خون مارا جانے لگا جو چودہ سوسالہ امت مسلمہ کے درمیان متفق علیہ تھے۔جس کی قیادت مولوی قاسم نانوتوی،مولوی رشید احمد گنگوہی،مولوی خلیل احمد انبیٹھوی،مولوی اشرف علی تھانوی،قاری طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند،علی میاں ندوی،مولوی منظور نعمانی،مولوی زکریا سہارنپوری، مولوی صدیق باندوی،مولوی عبدالشکور کاکوری خارجی،ابوالاعلیٰ مودودی کرتے رہے۔

ان خارجیوں کا دوسرا طبقہ جس نے بالکلیہ تقلید کا جامہ اتار پھینکا تھا اور لامذہبیت اختیار کی ، خود کو کبھی محمدی، موحدین، سلفی، اہل حدیث (غیر مقلدین)، اہل قرآن چکڑالوی،قادیانی کہتے رہے۔اور گرگٹ کی طرح موقع دیکھ کر رنگ بدلتے رہے۔جس کی قیادت میاں نذیر حسین دہلوی، مولوی محمد حسین بٹالوی، مولوی وحیدالزماں خان حیدرآبادی،مولوی ثناءاللہ امرتسری،غلام احمد قادیانی،غلام احمد پرویز نیچری کرتے رہے۔

اگر چہ ان کے درمیان اعمال میں کچھ بہت فرق ہے مگر عقائد میں سب ایک ہیں۔مثل خلیرے،ممیرے، پھوپھیرے بھائیوں کے،ان میں ہر ایک کی اصل ام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی ہے۔جس کا وہ برملا اعتراف بھی کرتے ہیں۔

بھلا ہو ہمارے علمائے اکابرین کا کہ جنھوں نے اپنی تمام تر جد و جہد اور انتھک محنتوں سے حق و باطل، سچ وجھوٹ کے درمیان خط امتیاز کھینچ دیا اور امت مرحومہ کو بروقت اس عظیم سانحہ سے خبر دار کیا۔جن میں چند کے نام تا قیام قیامت شمس و قمر کی طرح چمکتے

دمکتے رہیں گے۔ حضرت سیف اللہ المسلول علامہ فضل رسول بدایونی، مجاہد حریت علامہ فضل حق خیر آبادی، علامہ عبدالقادر بدایونی، حضرت شاہ امداد اللہ مہاجر مکی، حضرت سید شاہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی، حضرت مولانا غلام دستگیر قصوری، اور اس کاروان عشق ومحبت کے خاتم مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی علیہم رحمۃ الرحمان تھے۔ جنھوں نے اسلام وسنیت کی لاج رکھ لی اور چودہویں صدی کے افق پر مجدد اعظم بن کر چمکے جن کے علمی فیضان سے پوری دنیائے سنیت سرسبز وشاداب ہے۔ اور عشق ومحبت کا نغمۂ سرمدی کانوں میں رس گھولتا رہتا ہے۔

ڈال دی قلب میں عظمت مصطفیٰ سیدی اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام

موجودہ دور میں وہابی، دیوبندی، ندوی، تبلیغی، جماعت اسلامی مودودی، قادیانی، اہل قرآن (چکڑالوی)، نیچری، اہل حدیث (غیر مقلدین)، غرض اہل سنت والجماعت کے مدمقابل جتنی جماعتیں نکلیں سب میں اسی ایک معشوق لیلی نجد کی جلوہ سامانیاں نظر آتی ہیں۔ جو کفر وشرک، بدعت وضلالت اور گمراہیت کے دلدل میں دھنستی جاتی ہیں۔ اور امت کی بھولی بھیڑوں پر خونخوار بھیڑیوں کی طرح چوطرفہ حملہ آور ہوتی رہتی ہیں۔

زیر نظر کتاب اسی معرکہ آرائی کا ایک نتیجہ ہے جس کی سرکوبی کے لئے ہماری جماعت کے ایک باصلاحیت عالم دین مناظر اہل سنت پاسدار مسلک اعلیٰ حضرت علامہ ومولانا اختر رضا مصباحی مدرس ومفتی دارالعلوم مخدومیہ جوگیشوری ممبئی نے ذوالفقار حیدری نما قلم کی تلوار اور کلک رضا سا سیف خونخوار لے کر میدان تصنیف وتالیف میں کودے ہیں۔ اور آنِ واحد میں خارجیت زدہ وہابی مولویوں کو میدانِ کارزار میں خاک چٹادی ہے۔ انھوں نے ان خبثاء کی کٹ حجتیوں، دجل وفریب کاریوں اور دسیسہ کاریوں کا پردہ فاش کردیا ہے اور یہ ثابت کردیا ہے کہ ''دروغ را حافظہ نباشد''

قرآن وحدیث کو منشاء خدا اور سول جل وعلیٰ وصلی اللہ علیہ وسلم کے برخلاف اپنی حسب منشاء استعمال سے تضاد بیانی دروغ بے فروغ کی فراوانی اور خواہشات نفسانی سے بھرپور بدمستیوں نے ان کے اس نامہذب دھرم کو چوں چوں کا مربہ بنادیا ہے۔ اور ساتھ ہی اس پرانھیں ”لایفلح ابدا“ کا نغمۂ جانفزا بھی سنادیا ہے۔

دعا ہے کہ مولیٰ عزوجل ان کی اس کاوش کو درجۂ قبولیت عطا فرمائے اور عامۃ المسلمین کی ہدایت کا ذریعہ بنادے اور بھولے بھالے بھٹکے ہوؤں کو صراط مستقیم پر گامزن فرمائے۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

آمین بجاہ سیدالمرسلین و علیٰ آلہ وصحبہ و حزبہ وابنہ الغوث الاعظم الجیلانی البغدادی اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین.

حررہ

المفتقر الی اللہ الغنی القوی

محمد رئیس اختر القادری

البارہ بنکوی عفی عنہ

خادم الافتاء امام احمد رضا دارالافتاء والقضاء میراروڈ تھانہ مہاراشٹرا

۴؍اپریل ۲۰۱۶ء مطابق ۲۵؍جمادی الاخریٰ ۱۴۳۷ھ

تقریظ جلیل

جامع معقولات ومنقولات حضرت علامہ مفتی عبدالحکیم نوری مصباحی

علامہ فضل حق اکیڈمی سدھارتھ نگر یوپی (انڈیا)

چودھویں صدی ہجری میں باطل کی سرزنش آسان نہ تھی۔ اس لئے کہ باطل مکرو فریب سے آراستہ ہوکر اپنی تمام تر توانائیوں کو بروئے کار لاتا رہا۔ مرزا غلام احمد قادیانی ایمان واسلام کا مدعی ہونے کے ساتھ عیسائیت کی تردید میں مصروف رہا۔ ہزاروں افراد اس کی خدمات کے معترف رہے۔ کافی دنوں بعد نہایت چابکدستی سے اسلامی عقائد کو نشانہ بنایا تو اس کے معتقدین شانہ بشانہ رہے۔

اسی طرح حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی کے چند ناخلف مریدین جو اپنے کوسنی، حنفی، چشتی، صابری کہلوانے کے ساتھ تدریس وافتا اور تصنیف وتالیف کا شغل رکھتے تھے۔ اللہ ورسول کی شان میں گستاخیوں کے باوجود صوم وصلوٰۃ کے پابند اور افراد سازی میں مصروف تھے۔ لہٰذا ان کے خلاف آواز حق بلند کرنا آسان نہ تھا۔

مجدد اسلام امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے پانچ کتابیں تصنیف فرما کر ملت اسلامیہ کو فتنۂ قادیان سے آگاہ فرمایا۔ ”الجراز الدیانی علی مرتد القادیانی، قھر الدیان علی مرتد بقادیان، السوء والعقاب علی مسیح الکذاب، المبین ختم النبیین، جزاء اللہ عدوہ بابئہ ختم النبوۃ“ ۔انھیں پانچ کتابوں کی کرشمہ سازی رہی کہ دنیائے

اسلام، قادیانت کی کریہہ صورت پر تھوتھو کرتی رہی۔

رہے وہ افراد جو سنیت کا لبادہ اوڑھے ہوئے تھے، امام احمد رضا ان سے استفسار کے لئے رجسٹریاں ارسال کرتے رہے۔ جب ہر طرف سے خاموشی طاری رہی تو شرعی ذمہ داری کو بروئے کار لاتے ہوئے تکفیر فرمائی۔ مگر آپ نے تکفیر میں جو احتیاط برتا، اس کی مثال کم ہی ملتی ہے۔

قاسم نانوتوی کی کتاب ''تحذیر الناس'' کی اشاعت کے تیس سال بعد، خلیل احمد انبیٹھوی کی کتاب ''براہین قاطعہ'' جس پر رشید احمد گنگوہی نے تقریظ تحریر کی تھی، اس کی اشاعت کے سولہ سال بعد، اشرف علی تھانوی کی کتاب ''حفظ الایمان'' کی اشاعت کے ایک سال بعد کفر کا فتویٰ صادر کرنا کمالِ احتیاط کی دلیل ہے۔ پھر بھی اسے عالم آشکارانہ کیا بلکہ علمائے حرمین شریفین، جن میں حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، یعنی چاروں مذاہبِ فقہ کے عظیم المرتبت مفتیان کرام تھے، ان کی بارگاہوں میں پیش کیا۔

حرمین طیبین کے عظیم المرتبت علمائے کرام نے تصدیقات و تقریظات رقم فرمایا اور قادیانی کے ساتھ ان چاروں کو کافر و مرتد قرار دیا اور فرمایا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

امام احمد رضا نے ۳۵ ر علمائے حرمین طیبین کی تصدیقات و تقریظات کو یکجا فرما کر ۱۳۲۴ھ میں ''حسام الحرمین'' کو شائع کر دیا۔ غیر منقسم ہندوستان کے علماء و مشائخ سے تصدیقات لے کر شیر بیشۂ اہل سنت علامہ حشمت علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے ''الصوارم الہندیہ'' شائع کر دیا۔

چوں کہ حرمین طیبین کے ۳۵ ر علمائے کرام اگر چہ حرمین طیبین میں قیام پذیر تھے مگر

مختلف ممالک کے باشندے تھے۔ وہ اپنے ممالک کے بھی نمائندے تھے۔ گویا کہ قادیانی ودیوبندی گستاخوں کے کفروارتداد پر پوری دنیا کے مؤقر علماء کا اجماع واتفاق ہوگیا۔ یہی وجہ ہے کہ ''حسام الحرمین'' اور ''الصوارم الہندیہ'' کے اثرات سے گلابی وہابی یعنی دیوبندی منھ دکھانے کے قابل نہ رہے۔ اگر وہ کفری عبارتوں سے توبہ کر لیتے یا ان کے بہی خواہ کفر کے دلدل سے نکلنے کے لئے اپنے کافر ومرتد آقاؤں سے علٰحدگی کا اعلان کر دیتے تو اختلاف وانتشار کا جنازہ نکل جاتا مگر ان کے بہی خواہ کچھ دنوں تک خاموش رہے پھر بے غیرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چیلنج مناظرہ کرتے اور شکست کھا کر اپنی جماعت کے لئے رسوائیوں کا سامان مہیا کرتے۔ کچھ دنوں تک یہ سلسلہ چلتا رہا۔ پھر قرطاس وقلم کا سہارا لیا تو علمائے حق نے ان کی حیثیت عرفی کو یاد دلا کر احرامِ خاموشی باندھنے پر مجبور کر دیا تھا۔

تقریباً تیس ۳۰ رسال قبل علامہ ارشدالقادری نے ''زلزلہ'' نامی کتاب لکھ کر ایوانِ دیوبندیت میں زلزلہ برپا کر دیا تھا جس سے ہندوستانی دیوبندی اب تک کراہ رہے ہیں۔ مگر پاکستان کے ابوایوب وصفدر گروپ اپنی ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں۔ انھیں ان کے گھر تک پہونچانے کے لئے نوجوان محقق ومناظر علامہ مفتی اختر رضا خان مصباحی مجددی نے کلکِ رضا سے ایسی برق باری کی ہے کہ پوری دیوبندیت ''قہرِ خداوندی'' سے بلکتی رہے گی۔ بلا شبہ مناظر اہل سنت نے دیوبندیوں کو ایک ایسے کٹگھرے میں کھڑا کر دیا ہے جس کٹگھرے کو خود دیوبندیوں نے اپنے ہاتھوں سے تعمیر کیا تھا۔

''قہرِ خداوندی برفرقۂ دیوبندی'' کے پہلے حصہ میں دیوبندیوں کی مستند کتابوں کے ذریعہ ان کی خانہ جنگی کو اس اچھوتے انداز میں پیش کر دیا ہے کہ بعض علمائے دیوبند ابنِ عبدالوہاب کے زبردست حامی ہیں، جب کہ دیوبندی علماء کا دوسرا گروپ ابن عبدالوہاب

اور اس کے حامیوں کو شیطان کی امت قرار دیتا ہے۔ یوں ہی بعض اکابر دیوبند نے اسماعیل دہلوی کی کتاب ''تقویۃ الایمان'' کو پڑھنا، عمل کرنا، رکھنا عینِ ایمان قرار دیا ہے۔ جب کہ اکثر علمائے دیوبند ''تقویۃ الایمان'' کے مندرجات کے باعث کافر و مشرک قرار پاتے ہیں۔

مزے کی بات یہ ہے کہ اسماعیل دہلوی کی دو کتابیں ''تقویۃ الایمان'' و ''صراط مستقیم'' آپس میں دست و گریباں ہیں۔ اگر دونوں کتابوں کا تقابلی جائزہ لیا جائے تو دہلوی صاحب بدعتی، مشرک اور کافر و ملحد نظر آتے ہیں۔ یوں ہی دیوبند کے شیخ الحدیث و حکیم الامت ایک دوسرے کی نظر میں کافر و مشرک ہیں۔

دوسرا حصہ پڑھنے کے بعد فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ تبلیغی دیوبندی اور غیر تبلیغی دیوبندی میں بڑا کافر و مشرک کون ہے؟ اس لئے کہ تبلیغی دیوبندی، علمائے دیوبند کی نظر میں جاہل، کافر، مشرک، انگریزوں کے ایجنٹ، شیعی عقائد کے حامی، قادیانی کے پیروکار ہیں۔ جب کی تبلیغیوں کی نظر میں علمائے دیوبند ''کرائے کے ٹٹو''، ''ملحد و بددین'' ہیں۔ پوری کتاب پڑھنے کے بعد فیصلہ کرنا آسان ہے کہ دیوبندی علماء آپسی جنگ و جدال میں مصروف اور ایک دوسرے کو کافر و مشرک قرار دینے میں مسرور ہیں۔

کتاب کے مندرجات، حوالہ جات اور نتائج کو دیکھنے کے بعد یہ اندازہ لگتا ہے کہ مناظر اہل سنت مفتی اختر رضا خان مصباحی مجددی کثیر المطالعہ ہونے کے ساتھ حفظ وضبط کا ملکۂ تامہ رکھتے ہیں۔ اگر یہی کارنامہ کسی یونیورسٹی میں انجام دیتے تو انھیں پی.ایچ.ڈی کی ڈگری سے نوازا جاتا۔

دعا ہے کہ رب کائنات مناظر اہل سنت کو آفات و بلیات سے محفوظ رکھے اور مزید تحقیقی خدمات پیش کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے، آمین آمین یارب العالمین۔

تقریظ جمیل

بقیۃ السلف عمدۃ الخلف نبیرۂ حضور صدر الشریعہ وخلیفۂ تاج الشریعہ

حضرت علامہ **مفتی محمود اختر** صاحب قبلہ قادری

قاضی القضاۃ صوبۂ مہاراشٹرا

دین متین ،مسلک حق اور فرقۂ ناجیہ کے خلاف عہد رسالت کے بعد ہی سے نت نئے فتنے پیدا ہوتے رہے اور باطل فرقے جنم لیتے رہے۔دین حق کو مٹانے اور اسلام کی شمع بجھانے کے لئے طرح طرح کی سازشیں کرتے رہے لیکن نہ جانے کتنے فرق باطلہ اپنی ناپاک کوششوں میں ناکام ہوکر صفحۂ ہستی سے نیست و نابود ہو گئے اور بہت سے اب بھی اپنے مذموم منصوبوں کی تکمیل میں لگے ہوئے ہیں کہ کسی طرح مسلک حق کی جڑیں کھوکھلی کی جائیں اور اس کی بنیاد کو کمزور و غیر مستحکم کیا جائے۔لیکن مسلک حق اپنی حقانیت کی بنا پر آج بھی زندہ وتابندہ ہے اور صبح قیامت تک زندہ وباقی رہے گا۔

اسلام وسنیت کے خلاف اب تک جتنے فتنوں نے سر اٹھایا ان تمام فتنوں میں سب سے خطرناک فتنہ وہابیوں ،نجدیوں، دیوبندیوں کا فتنہ ہے۔جس فتنے کی خبر ہمارے غیب داں نبی حضور اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی دے دی تھی اور اس عظیم فتنہ سے اہل ایمان اہل حق کو آگاہ فرما دیا تھا۔جیسا کہ بخاری شریف کی روایت ہے کہ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک شام اور ملک یمن کے لئے دعائے برکت فرمائی تو بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ

ہمارے نجد کے لئے بھی دعا فرمادیں۔لیکن تین مرتبہ درخواست کرنے کے باوجود ﷺ سرکاردوعالم ﷺ نے نجد کے لئے دعائے برکت نہیں فرمائی بلکہ ارشاد فرمایا ''هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ '' وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں شیطانی گروہ پیدا ہوگا۔اس فرمان عالیشان کے مطابق بارہ سو سال کے بعد نجد سے محمد بن عبدالوہاب نجدی کا گروہ ظاہر ہوا جس نے حرمین طیبین کے باشندوں اور دیگر مسلمانوں پر مظالم کے پہاڑ توڑے۔اس کے بارے میں علامہ شامی علیہ الرحمۃ والرضوان اپنی کتاب ''ردالمحتار'' کے باب البغ ۃ میں فرماتے ہیں:

''کما وقع فی زماننا فی اتباع عبدالوهاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون الی الحنابلة لکنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون وان من خالف اعتقادهم مشرکون واستباحوا بذلک قتل اهل السنة وقتل علمائهم''

جیسے ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے ماننے والوں کا واقعہ ہوا کہ یہ لوگ نجد سے نکلے اور مکہ معظّمہ و مدینہ طیبہ پر غلبہ وتسلط کرلیا۔اپنے کو حنبلی مذہب سے منسوب کرتے ہیں لیکن ان کا عقیدہ یہ ہے کہ صرف ہم ہی مسلمان ہیں اور جو ہمارے عقیدے کے خلاف ہے وہ مشرک ہے۔اس لئے انہوں نے اہل سنت والجماعت کے قتل کو جائز سمجھا اور ان کے علماء کو قتل کیا۔

لہٰذا نجدیوں نے پورے عرب خصوصاً حرمین شریفین میں بڑے شدید فتنے پھیلائے ،علمائے کرام کو قتل کیا،صحابۂ کرام، ائمہ وعلماء وشہداء کے مزارات کھود ڈالے۔ آثار مبارکہ منہدم کرڈالے۔روضۂ انور کا نام معاذ اللہ ''صنم اکبر'' (بڑا بت) رکھا اور

طرح طرح کے مظالم ڈھائے۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتاب ''کتاب التوحید'' کا خلاصہ اردو زبان میں اسماعیل دہلوی نے ''تقویۃ الایمان'' کے نام سے پیش کیا اور ہندوستان میں وہابیت کی بنیاد رکھی۔ ان وہابیہ کا ایک بہت بڑا عقیدہ یہ ہے کہ جوان کے مذہب پر نہ ہو وہ کافر و مشرک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بات بات پر بلاوجہ مسلمانوں پر شرک وکفر کا حکم لگایا کرتے ہیں اور اپنے سوا تمام دنیا کو مشرک بناتے ہیں۔ اس گروہ کا ایک مشہور عقیدہ یہ ہے کہ ''اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے'' (معاذ اللہ رب العالمین)۔ اس لئے یہ لوگ جھوٹ بولنے میں ذرہ برابر بھی جھجھکتے اور شرماتے نہیں بلکہ بڑی دیدہ دلیری کے ساتھ اہل سنت وجماعت پر افترا پردازی اور بے بنیاد الزامات لگاتے رہتے ہیں۔

سنی صحیح العقیدہ مسلمان محبوبان بارگاہ کے مزارات پر حاضری دیتا ہے تو الزام لگاتے ہیں کہ یہ لوگ قبر کی پوجا کرتے ہیں۔ کھڑے ہو کر باادب، دست بستہ صلاۃ و سلام پیش کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ لوگ (معاذ اللہ) ''رسول اللہ کی عبادت کرتے ہیں''، یارسول اللہ ﷺ یاغوث یاغریب نواز رضی اللہ عنہما پکارا تو کہتے ہیں کہ یہ انبیاء و اولیاء کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ (معاذ اللہ)۔ اکابر علمائے اہلسنت خصوصاً امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدست اسرارھم پر طرح طرح کے جھوٹے الزامات لگائے۔ ان کی طرف بے بنیاد اور جھوٹی باتیں منسوب کیں۔ سب سے زیادہ سب وشتم کا نشانہ حضور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی ذات گرامی کو بنایا۔ کبھی انہیں قادیانی قرار دیا تو کبھی رافضی۔ جب کہ ان دونوں فرقوں کے خلاف اعلیٰ حضرت کی کئی کتابیں منصۂ شہود پر جلوہ فرما ہیں۔ کبھی انہیں انگریزوں کا ایجنٹ قرار دیا تو کبھی کافر بنانے کی

مشین کہا۔ کہیں یہ شوشہ چھوڑ دیا کہ مولانا احمد رضا خان اور اشرفعلی تھانوی دارالعلوم دیوبند میں ایک ہی استاذ کے پاس پڑھتے تھے۔ استاذ اشرفعلی کو زیادہ مانتے تھے اس لئے جلن وحسد کی وجہ سے مولانا احمد رضا نے اشرفعلی تھانوی پر کفر کا فتویٰ لگا دیا جب کہ اعلیٰ حضرت نے دارالعلوم دیوبند تو کجا دیوبند کی کبھی شکل بھی نہیں دیکھی۔ مگران وہابیوں کو حقیقت وواقعیت سے کیا واسطہ؟ ان کا تو سب سے بڑا سرمایہ دروغ گوئی اور کذب بیانی ہے۔

اب ان دیوبندیوں اور وہابیوں نے اپنے کفروارتداد پر پردہ ڈالنے اوران کے اکابر پران کفریہ عبارتوں کی وجہ سے علمائے اہل سنت نے کفروارتداد کا جوفتویٰ صادر فرمایا ہے، اسے کالعدم قرار دینے کے لئے یہ کہنے اور لکھنے لگے کہ بریلوی علماء کی عادت ہی کسی کو کافر کہہ دینا ہے۔ یہ لوگ بلاوجہ دیوبندی مولویوں کو کافر مرتد کہتے ہیں۔ یہ لوگ تو آپس میں بھی ایک دوسرے پر فتویٰ لگاتے رہتے ہیں اور دلیل کے طور پر علمائے اہل سنت کی عبارتوں کو کتر بیونت کر کے پیش کرتے ہیں یا جن لوگوں کا اہل سنت کے نزدیک کوئی اعتبار نہیں یا جن کی کوئی علمی یا مسلکی حیثیت نہیں، ان کی جاہلانہ باتوں کو بتا کر بغلیں بجاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بریلویوں میں بڑا آپسی اختلاف ہے۔ ایک دوسرے کے خلاف فتویٰ بازی کرتے رہتے ہیں اور ہم اہل حق ہیں، ایک ہی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ ہمارے اندر کوئی اختلاف نہیں۔ ہمارا آپس میں ایک دوسرے پر کوئی فتویٰ اور کوئی الزام نہیں۔ یہ ہمارے اہل حق ہونے کی دلیل ہے۔ آج کل بڑی شدومد کے ساتھ ان کا یہی پروپیگنڈہ ہے اور اسے عام کرنے کے لئے ہر طرح کا ہتھکنڈا استعمال کیا جارہا ہے۔

وہابیوں دیوبندیوں کے اس جھوٹے دعوے اور غلط پروپیگنڈے سے پردہ اٹھانے اوران کی آپسی رسہ کشی اورایک دوسرے کےخلاف فتویٰ بازی سے مکمل آگاہی کے لئے زیرنظر کتاب ''قہرخداوندی برفتنۂ دیوبندی'' کا مطالعہ کریں۔جب بالکل غیر جانبدار اورخالی الذہن ہوکراس کتاب کا آپ مطالعہ کریں گےتو آپ پر یہ آشکارا ہو جائے گا کہ ان دیوبندیوں میں کیسا شدید آپسی اختلاف وانتشار ہےاورکس طرح ایک دوسرے کوشیطانی امت،کافرومشرک،بے دین،بےادب،گستاخ،جانوروں سے بد تر،یہودیوں سے بدتر،پادریوں کےمقلد،قرآن کے گستاخ،باغی،بدعتی،کاہل،جاہل، گستاخ،گنہگار،دغاباز،وغیرہ وغیرہ بناتے رہتے ہیں۔تفصیل اورحوالہ کے لئے کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ کریں۔دیوبندی علماء اپنے ہی امام الوہابیہ کےفتوے سے کس طرح کافرومشرک قرار پاتے ہیں اس کی ایک مثال اسی کتاب سے ملاحظہ ہو۔

دیوبندیوں کےامام اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

''شرک کے معنی یہ ہے کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اوراپنے بندوں پرنشان بندگی ٹھہرائے ہیں وہ چیزیں اورکسی کے واسطے کرنی،جیسے سجدہ کرنا اور اس کے نام جانورکرنا اوراس کی منت ماننی اورمشکل کے وقت پکارنا اور ہرجگہ حاضرو ناظر سمجھنا اورتصرف وقدرت کی ثابت کرنی،سوان باتوں سے مشرک ہوجاتا ہے۔گوکہ پھراس کواللہ تعالیٰ سے چھوٹا سمجھےاوراسی کامخلوق اوراسی کا بندہ۔اوراس بات میں اولیاء انبیاء میں اورجن وشیطان میں اوربھوت وپری میں کچھ فرق نہیں۔یعنی جس کسی سے کوئی یہ معاملہ کرے گا وہ مشرک ہوجائے گا''۔(تقویۃ الایمان)

مزیدلکھا کہ

”ہر جگہ حاضر و ناظر رہنا.........یہ اللہ ہی کی شان ہے اور کسی کی یہ شان نہیں“
(مذکورہ صفحہ ۲۲)

معلوم ہوا کہ امام الوہابیہ کے نزدیک اللہ عزوجل کے سوا کسی کو بھی حاضر و ناظر ماننا شرک ہے۔ اب تقویۃ الایمان کی مذکورہ بالا عبارت کو سامنے رکھ کر آپ آنے والے دیوبندیوں کے عقیدے کے بارے میں خود ہی فیصلہ کیجئے کہ ۶۱۶/ دیوبندی علماء اسماعیل دہلوی کے مطابق مشرک ٹھہرے کہ نہیں۔

ہمارے آقا رحمۃ للعالمین ﷺ کے بارے میں وہابیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ان کو حاضر و ناظر ماننا شرک ہے۔ لیکن دیوبندیوں کے مطابق شیطان ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔

چنانچہ عبدالرؤف خان دیوبندی نے لکھا:

”ملک الموت اور شیطان مردود کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نص قطعی سے ثابت ہے اور محفل میلاد میں جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا تشریف لانا نص قطعی سے ثابت نہیں“۔ (براۃ الابرار عن مکائد الاشرار ص ۵۷/ بحوالہ کلمۂ حق)

یعنی دیوبندیوں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا کسی نص قطعی سے ثابت نہیں بلکہ شرک ہے۔ لیکن دیوبندیوں کے ۶۱۶/ علماء کے مطابق شیطان کا حاضر و ناظر ہونا نص قطعی سے ثابت ہے۔ (لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم)

یاد رہے اس کتاب ”براۃ الابرار عن مکائد الاشرار“ پر ۶۱۶/ دیوبندی وہابی علماء کے دستخط و تصدیقات موجود ہیں۔ اب تقویۃ الایمان اور براۃ الابرار کی ان عبارات کو آمنے سامنے رکھیں، ۶۱۶/ دیوبندی علماء شیطان لعین کو حاضر و ناظر مان رہے ہیں۔

لیکن دوسری طرف امام الوہابیہ کے نزدیک شیطان کو حاضر وناظر ماننا بھی شرک ہے۔
لہٰذا اسماعیل دہلوی کے فتوے کے مطابق ۶۱۶ر دیوبندی علماء شیطان لعین کو حاضر وناظر مان کر کافر ومشرک ٹھہرے۔

مزے کی بات یہ ہے کہ امام الوہابیہ نے اپنی مذکورہ بالا تحریر میں جسے پوری قوت کے ساتھ شرک بتایا اسی کو دیوبندی علماء نے پوری قوت کے ساتھ نص قطعی سے ثابت مانا۔ کیا قرآن مقدس کی عظمتوں کو اپنے خودساختہ خانہ زاد اصولوں پر پامال کرنے کی اس سے بدترین مثال کہیں مل سکتی ہے؟

اس طرح کے نظائر آپ کو اس کتاب میں جگہ جگہ ملیں گے جن سے وہابیوں کی حقیقت واضح ہوتی ہے اوران کی توحید پرستی کی قلعی کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ اس کتاب کے مؤلف حضرت علامہ مفتی اختر رضا خان صاحب مصباحی زید مجدہ، بڑے ذی استعداد، متحرک و فعال اور مسلک وملت کا درد رکھنے والے، مناظرانہ صلاحیت کے مالک عالم دین ہیں۔ وہ مسلک اعلیٰ حضرت کے مبلغ ہونے کی حیثیت سے اپنی تحریر و تقریر کے ذریعہ عروس البلاد ممبئی اوراس کے اطراف واکناف میں مسلک حق کی بھرپور خدمات انجام دے رہے ہیں اور دیوبندیوں وہابیوں خصوصاً غیرمقلدین کا علمی رداور ان کے بے جا اعتراضات اورلغوالزامات کے جوابات کی مہارت رکھتے ہیں۔

آج کل فیس بک واٹس ایپ وغیرہ جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعہ بدمذہبوں اور بد عقیدوں نے مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف بڑے پیمانے پر محاذ کھول رکھا ہے اورحقائق سے ناآشنا لوگوں کو مسلک حق سے بدگمان اور متنفر کرنے کی کوشش میں دن رات لگے ہوئے ہیں جن کے سدباب اورمنھ توڑ جواب کے لئے فاضل مصنف فیس بک اور واٹس

ایپ کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے بھولے بھالے سنی مسلمانوں کے ایمان وعقیدے کی حفاظت کا سامان فراہم کررہے ہیں۔

اس کتاب میں دیوبندیوں وہابیوں کے اختلاف وانتشار، آپسی فتویٰ بازی کی ایسی نظیریں پیش کی گئی ہیں کہ آپ پڑھ کر دم بخود رہ جائیں گے۔ پھر تبلیغی جماعت کی گمراہی وبے دینی پر دیوبندی علماء کے فتوے اور اصلاح وتبلیغ کے نام پر سیدھے سادے مسلمانوں کو اپنے مکروفریب کے جال میں پھانسنے والی اس جماعت کا اصل چہرہ کیسا ہے؟ اسے جاننے کے لئے اس کتاب کے دوسرے حصہ کا مطالعہ کریں۔ اس جماعت کی مکروہ صورت اور اس کی مکاری وچالبازی کا پردہ اس طرح چاک کیا ہے کہ اس جماعت کی عیاری ومکاری اور دسیسہ کاری بالکل عیاں ہوگئی ہے۔ فاضل مصنف نے وہابیوں دیوبندیوں اور تبلیغیوں کے خلاف اس طرح مواد اور دلائل وشواہد اور نظائر پیش کردیئے ہیں کہ ہر انصاف پسند قاری کو ان کی رسول دشمنی، گمرہی وبے دینی اور دجل وفریب کا یقین ہوجائے گا۔

رب قدیر اپنے حبیب ﷺ کے صدقے میں اس کتاب کو مقبول انام فرمائے۔ اس کے ذریعہ لوگوں کی اصلاح کرے۔ فاضل مؤلف کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔ ان کی تحریر وتقریر، زبان وبیان کو مؤثر بنائے اور دارین میں بہترین جزا عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین سیدالمرسلین علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

محمود اختر القادری عفی عنہ

خادم الافتاء رضوی امجدی دارالافتاء ممبئی۔۳

۴؍رجب المرجب ۱۴۳۷ مطابق ۱۲؍اپریل ۲۰۱۶ء بروز منگل

بسم الله الرحمن الرحیم.

الصلوة والسلام علیک یا رسول الله

اِهْدِ نَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ .صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنعَمْتَ عَلَیْهِمْ.غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآ لِّیْنَ . [اے اللہ] ہم کوسیدھا راستہ چلا۔راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا۔نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔(القرآن)۔امابعد!

آج کل علمائے دیوبندوہابیہ نے اپنی گستاخانہ عبارات سے توجہ ہٹانے کیلئے ایک نیا طریقہ ''**چور مچائے شور**''کواپنا رکھا ہے۔چنانچہ دیوبندی حضرات نے اپنے علماء واکابرین کی گستاخانہ عبارات کا دفاع کرنے اور انہیں بے غبار ثابت کرنے میں پوری طرح ناکام ہونے کے بعد ہم سنیوں پر ہی اعتراضات کرکے چوروں کی طرح شور مچانا شروع کردیا تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ وہابی دیوبندی فرقہ گستاخ نہیں بلکہ گستاخ تو اہل سنت والجماعت(حنفی بریلوی) ہیں۔معاذ اللہ عزوجل۔

ہماری نظروں سے وہابیوں دیوبندیوں کے چند ایسے مضامین اور کتب گزری ہیں جن میں انہوں نے بعض غیر معتبر کتابوں اور غیر معتبر مصنفین کی عبارات یا عوام الناس کی سمجھ سے بالاتر چند علماء وصوفیاء کی عبارات کو لے کر نہایت ہی چالاکی ومکاری کے ساتھ اہل سنت والجماعت حنفی [بریلوی] مسلک پر آپس میں فتوے بازیوں اور تضاد بیانیوں کے بہتان والزامات لگائے ہیں۔وہابیوں دیوبندیوں کی ان بے وقوفیوں کے

منہ توڑ، مسکت و مدلل جوابات علمائے اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کی طرف سے پہلے ہی دیئے جا چکے ہیں، اور مزید کام جاری ہے۔ الحمدللہ عزوجل۔

محترم قارئین کرام! آج ہم بھی آپ کے سامنے علمائے دیوبند کے چند حوالے پیش کرتے ہیں لیکن الحمدللہ عزوجل! ہم نے دیوبندیوں کی طرح ہیرا پھیری، چالاکی و مکاری سے کام نہیں لیا۔ بلکہ پوری ایمانداری کے ساتھ دیوبندیوں کی کتابوں کے حوالے پیش کر کے آپ کی خدمت میں دیوبندی علماء کی آپس میں خانہ جنگی، اختلافات، تضادات اور بغاوتوں وغیرہا کو پیش کر رہے ہیں، اس میں آپ دیکھیں گے کہ خود دیوبندی علماء کس طرح آپس میں گتھم گتھا و دست و گریبان ہیں۔ بلکہ ''ایک [دیوبندی] کی جوتی اور دوسرے [دیوبندی] کا سر'' والی مثال ان پر صادق آتی ہے۔

ان حوالہ جات سے روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ دیوبندی فرقہ شدید ترین خانہ جنگی کا شکار ہے۔ جس میں دیوبندی علماء آپس ہی میں نہ صرف دست و گریباں ہیں بلکہ گتھم گتھا ہیں، اور اکھاڑے کی کشتی کی طرح دیوبندی علماء ایک دوسرے کو پچھاڑنے میں زور آزما ہیں۔ ایک دیوبندی اگر کتاب لکھتا ہے تو دوسرا اس کی کتاب کو جوتوں کی نوک پر، آگ کے شعلوں میں اور حمام کی نالیوں میں جھونکتا نظر آتا ہے، ایک کی بات مانیں تو دوسرا دیوبندی اس کو قرآن وحدیث اور اجماع امت کے خلاف قرار دیتا نظر آتا ہے۔ ایک دیوبندی کسی کتاب کو عین اسلام قرار دیتا ہے تو دوسرا دیوبندی اس ''عین اسلام'' سے راضی ہی نہیں ہوتا الغرض دیوبندیوں کے آپس میں اختلافات وتضادات اور فتوی بازیوں کا ایسا 'سونامی' ہے کہ جس نے ''دیوبندی مذہب'' کو غرق کر دیا ہے۔

آگے بڑھنے سے قبل یہ بات ذہن نشین رہے کہ اس کتاب میں سارے اختلافات وتضادات وہابی دیوبندی اصول وانداز کو سامنے رکھ کر بطور الزامی جواب پیش کئے گئے ہیں۔لہٰذا اس تحریر کو اہل سنت کے خلاف پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اس تحریر کے مطالعہ کے دوران ہوسکتا ہے کہ آپ کو ایک سے زیادہ مقام پر تکرار مباحث کا احساس ہو،لیکن اہل علم جانتے ہیں کہ جب مشترک مسائل پر گفتگو کی جاتی ہے تو ایسا ہو جانا ایک فطری امر ہے۔

اس کتاب کی تیاری میں مجاہد سنیت حضرت علامہ ومولانا احمد رضا صاحب قادری رضوی حفظہ اللہ اور فاضل جلیل حضرت علامہ ومولانا تیمور رانا رضوی حفظہ اللہ کا خصوصی تعاون رہا ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا وآخرت میں انہیں کامیابیاں وکامرانیاں عطا فرمائے اور ہم سب کے لئے اس کو نجات کا سبب بنائے۔(آمین)

اور ہم ممنون ومشکور ہیں اُن حضرات کے بھی جنھوں نے اپنی بھرپور مصروفیتوں کے باوجود اپنے وقیع تاثرات وقیمتی تقریظات اور مخلصانہ رہنمائی ومفید آرا سے نوازا اور اس کتاب کی تزئین وترتیب و پروف ریڈنگ میں کلیدی کردار ادا کر کے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔اور خاص کر اپنے ان کرم فرماؤں کا بھی تہِ دل سے شکر گزار ہوں جن کے بھرپور مالی تعاون سے یہ کتاب منظر عام پر آسکی۔بالخصوص بشیر بھائی گورے گاؤں جنھوں نے شروع سے ہر قدم پر ہمارا ساتھ دیا اور بھرپور تعاون کیا۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ان تمام حضرات کے علم وعمل وعمر میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے اور انھیں جملہ آفات وبلیات سے محفوظ رکھے اور دارین کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم۔

علماء اہل سنت والجماعت سے التجاء

علماء اہل سنت و الجماعت حنفی (بریلوی) کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر اس کتاب میں ہم سے بتقاضہ بشریت کسی بھی قسم کی کوئی غلطی ہوگئی ہو تو ہماری اصلاح لازمی فرمائیں تاکہ واضح توبہ کرتے ہوئے آئندہ اس کی اصلاح کر لی جائے۔ تاہم ہم دوٹوک یہ اعلان بھی کرتے ہیں کہ ہم اپنے اکابرین کی تحقیق ہی کو صحیح، درست و حق سمجھتے ہیں، جو کچھ ہم نے صحیح سمجھا تحریر کر دیا ہے۔ اگر اس تحریر کا کوئی جزء اکابر کی تحقیق کے خلاف ہوا تو اس کو ہماری ذاتی غلطی تصور کیا جائے۔ ہماری کم علمی کا نتیجہ سمجھا جائے اس کی ذمہ داری اہل سنت پر ہرگز عائد نہیں کی جاسکتی۔

بلکہ بتقاضہ بشریت اگر کوئی غلط بات ومسئلہ یا استدلال ''دین اسلام و مسلک اہلسنت اور علماء دین'' کے خلاف سرزد ہو گیا ہو تو ہم اپنی ان تمام چھوٹی بڑی غلطیوں سے بارگاہ خداوندی میں توبہ واستغفار کرتے ہوئے رجوع کرتے ہیں، اللہ عزوجل نبی پاک ﷺ کے صدقے ہماری تمام چھوٹی بڑی غلطیوں کو معاف فرمائے!

اس مضمون میں وہابیوں دیوبندیوں کی کتب کے حوالہ جات بہت احتیاط کے ساتھ نقل کیے گے ہیں لیکن بعض مقامات پر طوالت کے خوف سے مفہوم و خلاصہ بھی بیان کیا گیا، لہٰذا اگر کسی کو مکمل حوالہ دیکھنا ہو تو خود بھی اصل کتب کا مطالعہ کر سکتا ہے۔

محمد اختر رضا خان مصباحی مجددی

خادم التدریس والافتاء دار العلوم مخدومیہ اوشیورہ برج جوگیشوری

۱۱؍رجب المرجب ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۹؍اپریل ۲۰۱۶ء بروز منگل

دیوبندیوں کے نام نہاد مناظر محمد ابوایوب صاحب کی کتاب ''دست وگریبان'' پر دیوبندی الیاس گھمن صاحب کی تقریظ موجود ہے جس میں گھمن صاحب فرماتے ہیں کہ:

''گمراہی کا پہلا زینہ اور اول سبب آپس کا وہ مذموم اختلاف ہے جو محض عدم تحقیق، خواہشاتِ نفسانی اور ذاتی اغراض ومقاصد پر مبنی ہو۔ چنانچہ حدیث مبارک میں ہے''ما ضل قوم بعد هدى كانو ا عليه الا اوتو الجدل ''جامع الترمذی :سورۃ الزخرف.'' کہ کوئی قوم ہدایت پانے کے بعد اس وقت تک گمراہ نہیں ہوتی جب تک اس میں جھگڑا نہیں شروع ہو جاتا۔

اہل بدعت [الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے والا حساب ہے، دیوبندی ہم سنیوں کو بدعتی کہتے ہیں حالانکہ اصل میں ہم سنی نہیں بلکہ خود دیوبندی ہی بدعتی ہیں۔از ناقل] کا بھی آج یہی وطیرہ ہے۔قرآن وسنت کے نور سے محروم، خودرائی کے نشے میں مست اور بدعات و رسومات کے دلدل میں پھنسے یہ حضرات کچھ ایسی ہی کشمکش میں سرگرداں ہیں، بعض اہل بدعت ایک عمل کو درست قرار دیتے ہیں تو دوسرے اسی کو غلط کہہ رہے ہیں۔ایک مبتدع ایک بات کو عین حق کہہ رہا ہے تو دوسرا اس عین باطل سے تعبیر کرتا نظر آتا ہے، کوئی جائز کہتا ہے تو کوئی ''گستاخی'' گردانتا ہے، ایک کے فتویٰ سے دوسرا فاسق اور کسی کے فتویٰ سے کوئی دائرہ اسلام سے خارج قرار پاتا ہے۔باہمی دست وگریبان کا یہ عالم ہے......الامان والحفیظ۔(دست وگریبان جلد۱ص ۸)

﴿دیوبندی اختلافات اور گھمن صاحب﴾

قارئین کرام! دیوبندی الیاس گھمن صاحب کی تقریظ کے مذکورہ بالا الفاظ کو خوب ذہن نشین کر لیجیے کیونکہ آنے والے صفحات میں ان ہی کو پیش نظر رکھتے ہوئے دیوبندی مذہب کی اندرونی خانہ جنگی، بلکہ اختلافات کی ایٹمی جنگ کا نظارہ پیش کیا جائے گا۔اور آپ دیکھیں گے کہ گھمن صاحب جن اصولوں کے تحت ہم سنیوں کو گمراہ ثابت کرنے نکلے تھے خود انہی اصولوں اور فتوؤں سے دیوبندیت کا بیڑا غرق ہو چکا ہے۔

یقین نہ آئے تو اک بار پوچھ کر دیکھو
جو ہنس رہا ہے وہ زخموں سے چور نکلے گا

دیوبندی علماء اپنی کتابوں میں ہم سنیوں کے بعض سیاسی یا فروعی مسائل کو بھی مذموم اختلافات میں شمار کرتے ہوئے اس انداز میں پیش کرتے ہیں جیسا کہ ان اختلافات کی وجہ سے ہی دین تباہ ہو رہا ہے، یا ان اختلافات کی وجہ سے اہلسنت و الجماعت حنفی [بریلوی] آپس میں ایک دوسرے کے سر کاٹ رہے ہیں۔

قارئین کرام! آپ حیران ہوں گے کہ دیوبند ''دست وگریبان'' میں چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی مذموم اختلافات وتضادات ظاہر کر کے اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کے خلاف پیش کیا گیا مثلاً گنبد خضرا کی نسبت سے سبز رنگ کا مسئلہ، گائے کے گوشت کا

مسئلہ، چمگاڈر کا مسئلہ، حقے کا مسئلہ، پان کا مسئلہ جیسے متعدد معمولی باتوں کو بھی مذموم اختلافات ظاہر کیا گیا۔

حالانکہ جن ادنیٰ قسم کے سیاسی یا فروعی اختلافات کو دیوبندی حضرات عوام الناس کے سامنے مذموم، محض عدم تحقیق، خواہشاتِ نفسانی، ذاتی اغراض و مقاصد پر مبنی اختلافات یا تضاد بیانیاں بتلاتے پھرتے ہیں یہی سب کچھ خود دیوبندیوں کی کتابوں میں ملتا ہے بلکہ اِن سے کئی گناہ بڑے اور شدید قسم کے اختلافات و تضادات خود وہابی دیوبندی مسلک میں پائے جاتے ہیں۔

لیکن جب دیوبندیوں کے گھر کا معاملہ آئے تو اپنے ان تمام ''مذموم اختلافات جو محض عدم تحقیق، خواہشاتِ نفسانی اور ذاتی اغراض و مقاصد پر مبنی ہیں'' کو چھپاتے ہیں اور یہی مذکورہ بالا حدیث بھول جاتے ہیں۔

آخر دیوبندیوں کو وہاں نبی پاک ﷺ کا یہ فرمان کیوں یاد نہیں آتا کہ:

''ما ضل قوم بعد ھدی کانو ا علیه الا اوتو الجدل '' کہ قوم کوئی ہدایت پانے کے بعد اس وقت تک گمراہ نہیں ہوتی جب تک اس میں جھگڑا نہیں شروع ہو جاتا''

لیکن مسئلہ یہ ہے کہ دیوبندی حضرات کی گھٹی میں شامل ہے کہ دوسروں کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو پہاڑ بنا کر پیش کرتے ہیں۔ جی ہم خود نہیں کہتے بلکہ یہ بات خود دیوبند مفتی اعظم کہتے ہیں، ملاحظہ کیجیے:

دیوبندی مفتی اعظم محمد شفیع کا اقرار

رائی کو پہاڑ بنانا دیوبندیوں کا کام

......دیوبندیوں کے مفتی اعظم نے اپنے وہابی علماء کے بارے میں خود فرمایا ہے:

ہمارے ہاں ’’چھوٹا سا نقطہ اختلاف ہو تو اس کو بڑھا کر پہاڑ بنا دیا جاتا ہے ......چھوٹے سے چھوٹا مسئلہ معرکہ جدال بنا ہوا ہے جس کے پیچھے غیبت، جھوٹ، ایذائے مسلم، افتراء و بہتان اور تمسخر و استہزاء جیسے متفق علیہ کبیرہ گناہوں کی بھی پرواہ نہیں کی جاتی۔ دین کے نام پر خدا کے گھروں میں جدال و قتال اور لڑائیاں ہیں‘‘ (وحدت امت ۴۰)۔

دیوبندی مفتی اعظم کے اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ علماء دیوبند چھوٹے سے نقطہ اختلاف کو بڑھا کر پہاڑ بنا دینے میں کمال مہارت رکھتے ہیں، بلکہ اس عمل میں ان کا ثانی کوئی نہیں ہے۔ اب ہم اتنا ہی کہیں گے کہ

آپ ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

دیوبندی امام کا دیوبندیوں کی کتابوں میں مغالطہ

۞...... دیوبندی امام سرفراز صفدر صاحب اپنے ایک دیوبندی بزرگ [قاضی شمس الدین صاحب] کے بارے میں صاف اقرار کرتے ہیں کہ

''شوقِ اعتراض اور جذبہ تردید میں آکر محترم [دیوبندی علامہ] نے اُسے کیا سے کیا بنا ڈالا۔ جس سے ہر سطحی ذہن والا اور کم فہم آدمی ضرور مغالطے کا شکار ہوسکتا ہے کہ بات چونکہ ایک مدرس اور بڑے بزرگ کی ہے لہذا کتاب ''سماع الموتیٰ'' میں علمی اور تحقیقی طور پر ضرور خامی اور غلطی ہوگی'' (الشہاب المبین صفحہ ۱۳)

قارئین کرام! جب دیوبندی حضرات کا آپسی اختلافات میں یہ حال ہے کہ ایسی ہیرا پھیری کرتے ہیں کہ جس سے عوام مغالطے کا شکار ہوجاتی ہے تو اب خود اندازہ کیجیے کہ جب یہ فریبی دیوبندی حضرات ہم اہل حق اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کے خلاف لکھنے بیٹھتے ہوں گے تو دجل وفریب، افتراپردازی، ہیرا پھیری اور مغالطے بازی کے کیا کیا گل کھلاتے ہوں گے؟ طوالت کا خوف نہ ہوتا تو ہم یہاں ایسے درجنوں دیوبندی حوالے پیش کر دیتے۔

بہر حال کیا یہ ثبوت کم ہے کہ خود دیوبندی علماء کا اقرار ہے کہ ان کے اپنے دیوبندی علماء اپنے مخالفین کی عبارات میں ہیرا پھیری سے کام لیتے ہیں اور مخالفین کی باتوں کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ عام لوگ مغالطے کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اسی طریقے پر عمل کرتے ہوئے دیوبندی علماء آج کل اہل سنت والجماعت حنفی بریلوی مسلک پر اعتراضات کر کے عوام الناس کو دھوکا دیتے ہیں۔

مسلمہ احکام کو مختلف فیہ بنانا دیوبندیوں کا چسکا

دیوبندیوں کے مفتی محمد عبد المجید دین پوری نائب رئیس دار الافتاء، جامعۃ العلوم الاسلامیہ لکھتے ہیں:

''زمانے کی جدت نے فکری تجدید کا گھمبیر مسئلہ کھڑا کر دیا ہے، تجدد پسندی نے کئی مسلمہ احکام کو مختلف فیہ بنانے کا چسکا ہمارے کئی روایت پسند علماء کرام کو بھی عطا کر دیا ہے''۔ (ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کی حرمت پر مفصل و مدلل فتوی صفحہ 13۔ ناشر جامعہ دار العلوم یاسین القرآن کراچی)

قارئین کرام غور کریں دیوبندی مفتی صاحب نے یہاں بالکل واضح الفاظ میں اس بات کا اقرار کیا کہ ہمارے دیوبندی علماء کو اختلافات کا چسکا پڑا ہوا ہے، ''احکام کو مختلف فیہ بنانے کا چسکا'' کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ دیوبندی ان مسائل کو بھی مختلف فیہ بنانے پر تُلے ہوئے ہیں جن میں اختلاف کی گنجائش نہیں۔ اب ہم اس پر کیا تبصرہ کریں؟ ہاں اتنا ضرور کہتے ہیں کہ علماء دیوبند کو دوسروں پر اعتراض کرنے کی بجائے کم از کم خود اپنے گریبان میں ضرور جھانک لینا چاہیے۔

دیوبندی علماء کا اپنے مخالفین کے خلاف اندازِ کلام

دیوبندی مفتی اعظم مولوی شفیع صاحب فرماتے ہیں:

''آج افسوس یہ ہے کہ ہم اسوۂ انبیاء سے اتنی دور جا پڑے ہے کہ ہمارے کلام و تحریر میں ان کی کسی بات کا رنگ نہ رہا۔ آج کل کے مبلغ و مصلح کا کمال یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ

مخالف پر طرح طرح کے الزام لگا کر اس کو رسوا کرے اور فقرے ایسے چست کرے کہ سننے والا دل کو پکڑ کر رہ جائے۔ اسی کا نام آج کی زبان میں زبان دانی اور اردو ادب ہے

۔انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

...... آج ہمارے علماء اور مصلحین و مبلغین ...... کیسے روا ہو سکتا ہے کہ جس سے ان کا کسی رائے میں اختلاف ہو جائے تو اس کی پگڑی اچھالیں اور ٹانگ کھینچنے کی فکر میں لگ جائیں اور استہزاو تمسخر کے ساتھ اس پر فقرے چست کریں! اور پھر دل میں خوش ہوں کہ ہم نے دین کی بڑی خدمت انجام دی ہے، اور لوگوں سے اس کے متوقع رہیں کہ ہماری خدمات کو سراہیں اور قبول کریں...... کاش ہم مل کر سوچیں اور دوسروں کی اصلاح سے پہلے اپنی اصلاح کی فکر کریں، ...... باطنی گناہ ہمارے جبے اور عمامے کے ساتھ جمع ہو سکتے ہیں اس لئے ان کی پرواہ نہیں ہوتی اور یہی وہ چیزیں ہیں جو دراصل سارے تفرقوں کی بنیاد ہیں۔ (وحدتِ امت صفحہ ۳۱۔۳۲)

دیوبندی مفتی صاحب کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ:

- ''دیوبندی علماء کے کلام و تحریر میں ''اسوۂ انبیاء'' کا رنگ نہ رہا۔
- دیوبندی کے نزدیک ''مبلغ و مصلح کا کمال یہ ہے کہ مخالف پر طرح طرح کے الزام لگا کر اس کو رسوا کرے۔
- استہزاو تمسخر پر مشتمل فقرے چست کرنا ہی علماء دیوبند کے نزدیک زبان دانی اور اردو ادب ہے۔
- علماء دیوبند کی کسی رائے سے کسی کو اختلاف ہو جائے تو اس کی پگڑیاں اچھالنے اور ٹانگ کھینچنے کی فکر میں لگ جاتے ہیں۔

☸ علماءِ دیوبند ایسی باتوں کو ''دین کی بڑی خدمت'' سمجھتے ہیں۔ اور لوگوں سے اس کے متوقع رہتے ہیں کہ ہماری خدمات کو سراہیں اور قبول کریں۔

دیوبندی مذہبی اختلافات کا سہارا لے کر بدنام کرتے ہیں

دیوبندی گھسن پارٹی کیلئے عرض ہے کہ دیوبندی المعارف میں اپنے دیوبندی مولانا عبیداللہ سندھی کے بارے میں لکھا ہے کہ

''صحیح بات یہ ہے کہ ارباب دار العلوم نے مذہبی اختلاف کا سہارا لے کر مولانا سندھی [دیوبندی] کو دار العلوم دیوبند سے الگ کر دیا''

(المعارف لاہور جولائی۔ستمبر 1996 ص ۷۱)

☸ مذکورہ عبارت کے ان الفاظ ''مذہبی اختلاف کا سہارا لے کر'' نے معاملہ واضح کر دیا کہ اصل میں کوئی مذہبی اختلاف نہ تھا بلکہ ارباب دار العلوم دیوبند نے اپنے مذموم اور ذاتی اغراض و مقاصد کی بنا پر ان کو نکالا، لہذا سوچئے کہ جب دیوبندی حضرات اپنے علماء کے ساتھ یہ سلوک کر سکتے ہیں تو پھر اپنے مخالفین کے خلاف کس حد تک جا سکتے ہیں۔

وہ ہماری تحریر پڑھ کر پہلو بدل کے بولے
کوئی قلم چھینے اس سے یہ تو برباد کر چلا ہے

سنیوں کو بدنام کرنا دیوبندی علماء کا مقصد

دیوبندی حضرات کا مقصد محض سنیوں کو بدنام کرنا ہوتا ہے اس لئے وہ ایسے حربے استعمال کرتے ہیں لیکن دیوبندی حضرات ایسا کیوں کرتے ہیں؟ اس کا جواب بھی دیوبندیوں کے معتبر بزرگ ووکیل محمد امین صفدر اوکاڑوی کی زبانی ملاحظہ کیجئے۔وہ کہتے ہیں کہ

''دیوبندی بریلوی اختلاف حقیقۃً اختلاف نہیں ہے بلکہ مخالفت ہے...... مخالفت میں صرف ایک دوسرے کو بدنام کرنا مقصود ہوتا ہے'' (خطبات صفدر)

۞ دیوبندی وکیل ومناظر نے بذات خود تسلیم کیا کہ سنیوں سے ہم دیوبندیوں کا حقیقتا اختلاف نہیں بلکہ مخالفت ہے،اور چونکہ یہ مخالفت ہے تو دیوبندیوں کے نزدیک مخالفت میں صرف ایک دوسرے کو بدنام کرنا ہی مقصود ہوتا ہے اس لئے دیوبندی حضرات بہتان بازی، دھوکا دہی اور فریب کاری سے کام لیتے ہوئے ہم سنیوں کو خواہ مخواہ بدنام کرتے ہیں۔

دیوبندیوں کے اپنے مخالفین کو زیر کرنے کے جھوٹے طریقے

دیوبندیوں کے مفتی اعظم اپنے ہم مذہبوں سے خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ.

ہم [وہابی]

''اپنے حریف کا استہزاء، تمسخر اور اس کو زیر کرنے کے لئے

جھوٹے ، سچے ، جائز و ناجائز حربے استعمال کرنا اختیار کر لیا

جس کے نتیجہ میں جنگ وجدال کا بازار تو گرم ہو گیا''

(وحدت امت ص ۱۹، ۲۰)

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ

دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

۞ چونکہ علماء دیوبند کے ہاں مخالفت میں مقصد صرف دوسرے کو بدنام کرنا ہی ہوتا ہے اس لئے دیوبندی حضرات ہم سنیوں کو بدنام کرنے کیلئے مختلف حربے استعمال کر رہے ہیں ۔اور اسی مقصد پر عمل کرتے ہوئے دیوبندی الیاس گھمن ، ابو ایوب دیوبندی، مفتی حماد دیوبندی اور درجنوں دیوبندی علماء سر جوڑ کر بیٹھ گئے ہیں اور اہلسنت والجماعت (حنفی بریلوی) کے خلاف اپنی تقریروں، تحریروں یہاں تک کہ الیکٹرونک میڈیا پر بقول دیوبندی مفتی ''جھوٹے ، سچے ، جائز و ناجائز حربوں'' کو استعمال کرنے میں سرگرم نظر آتے ہیں۔

بہرحال اللہ عزوجل ہمیں فریقِ مخالف کے بارے میں گفتگو کرنے میں دیوبندیوں کے اس مذموم وگھٹیا طریقے سے محفوظ فرمائے۔(آمین)

باقی جن مسائل اور جن باتوں کو علماء دیوبند مذموم اختلافات و تضاد بیانیاں قرار دیکر اسے گمراہی قرار دے چکے تو ہم ''یہاں انہیں دیوبندی نام نہاد محققین و مناظرین کے انداز اور اصول وضوابط کے مطابق اُسی طرح بلکہ اس سے بھی شدید قسم کے اختلافات کے حوالہ جات کو پیش کر کے ایک ایسا آئینہ ان کے سامنے رکھ رہے ہیں جس میں ان حضرات کو اپنا بدنما و مسخ شدہ چہرہ صاف صاف نظر آ جائے

گا اور شاید انھیں اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھنے کا موقع میسر آجائے۔

انہیں کے مطلب کی کہہ رہا ہوں
زبان میری ہے بات ان کی

اب ہم دیوبندیوں کی خانہ جنگیوں، تفرقہ بازیوں، تضاد بیانوں کا جائزہ لیتے ہیں اور ہم بتائیں گے کہ دوسروں کے خلاف زبان درازی کرنے والے علماء دیوبند کے اپنے دیوبندی وہابی مذہب کا حال کس قدر بدتر و بدنما ہو چکا ہے۔

دیوبندی علماء کی آپسی خانہ جنگی

......حوالہ نمبر 1......

دیوبندیوں کی مصدقہ کتاب ''فتح المبین'' کے 104 علماء کے مطابق سارے دیوبندی وہابی ''شیطانی امت'' ہیں۔

علماء دیوبند کے مناظر و ترجمان محمد امین صفدر اوکاڑوی لکھتے ہیں کہ

''حضرت مولانا منصور علی خان نے الفتح المبین، علماء اور مفتیان کرام کے سامنے پیش کی، وقت کے ایک سو چار (104) مفتی صاحبان نے اس کتاب کی توثیق و تصدیق فرمائی ...... علمائے حرمین شریف نے احناف کی کتاب الفتح المبین کی تائید و تصدیق فرمائی'' (تجلیات صفدر جلد پنجم ۴۲۲)۔

وہابی شیطانی امت ہے

دیوبندیوں کی اسی مصدقہ کتاب میں 104 علماء نے نبی پاک ﷺ کی حدیث لکھ کر وہابی فرقے کو شیطانی امت قرار دیا۔

چنانچہ لکھتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

”هناک الزلازل و الفتن و بها يطلع قرن الشيطان“ یعنی ملک نجد میں زلزلے اور فتنے اٹھیں گے اور اُس سے نکلے گی **امت شیطان کی**، سو موافق اس خبر مخبر صادق کے **گروہ وهابیه** جو پیرو محمد بن عبدالوہاب کے ہیں“

(فتح المبین ص ۴۲۱)۔

پتہ چلا کہ نبی پاک ﷺ نے جس ”شیطانی گروہ“ کی خبر دی تھی وہ گروہ دیوبندیوں کی مصدقہ کتاب کے 104 علماء بلکہ علمائے حرمین شریفین کے مطابق وہ ”گروہ وہابیہ“ ہے اور دیوبندیوں کا صاف اقرار ہے کہ ہم وہابی [یعنی شیطانی امت] ہی ہیں۔

دیوبندیوں کا اقرار کہ وہ پکے وہابی ہیں

[1] دیوبندی تبلیغی جماعت کے سربراہ دیوبندی مولوی منظور نعمانی لکھتے ہیں کہ

”اور ہم خود اپنے بارہ میں صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں“

(سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی ص ۱۹۰)۔

[2] دیوبندی تبلیغی جماعت کے فضائل اعمال، فضائل صدقات وغیرہ کے مصنف

مولوی زکریا نے کہا ہے کہ

''میں خود تم سب سے بڑا وہابی ہوں''

(سوانح مولانا محمد یوسف ص ۱۹۲)

[3] دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی صاحب اپنی مسجد کے بارے میں لکھتے ہیں:

''بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں یہاں فاتحہ نیاز کیلئے کچھ مت لایا کرو''

(اشرف السوانح ۱/ ۴۸)

یعنی فتح المبین کے مطابق یہاں شیطان کے امتی رہتے ہیں۔

[4] دیوبندی اشرفعلی تھانوی صاحب کہتے ہیں:

''اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو سب کی تنخواہ کردوں۔ **پھر دیکھو خود ہی سب وہابی بن جائیں**'' (الافاضات الیومیہ۔حصہ ۲/ ۷۵)

[5] اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں کہ ''ایک صاحبِ بصیرت و تجربہ کار کہا کرتے تھے کہ ان دیوبندیوں وہابیوں کو اپنی قوت معلوم نہیں۔(الافاضات الیومیہ جلد ۵ ص ۲۴۹)۔

اس تفصیلی گفتگو سے پتہ چلا کہ نبی پاک ﷺ نے جس شیطانی گروہ [شیطانی امت] کے بارے میں پیشین گوئی فرمائی تھی، دیوبندیوں کی مصدقہ کتاب ''فتح المبین'' کے مطابق اس گروہ کا نام عرف عام میں آجکل فرقہ ''وہابیہ'' ہے اور دیوبندیوں کے بڑے بڑے علماء واکابرین نے بڑے فخر کے ساتھ اور قسمیں اٹھا اٹھا کر کہا کہ ہمارا تعلق اسی شیطانی امت یعنی ''گروہ وہابیہ'' ہی سے ہے۔

<u>فتح المبین کی عبارت کی روشنی میں دیوبندی علماء کے اقوال کا مطلب یہ نکلا کہ</u>

۞ دیوبندی تبلیغی جماعت کے سربراہ دیوبندی مولوی منظور نعمانی لکھتے ہیں کہ "اور ہم خود اپنے بارے میں صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی یعنی فتح المبین کے مطابق شیطانی امتی ہیں۔

۞ دیوبندی تبلیغی جماعت کے فضائل اعمال، فضائل صدقات وغیرہ کے مصنف مولوی زکریا نے کہا ہے کہ "میں خود تم سب سے بڑا وہابی یعنی فتح المبین کے مطابق شیطانی امتی ہوں۔

۞ **دیو**بندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی صاحب اپنی مسجد کے بارے میں لکھتے ہیں "**بھائی یہاں وہابی یعنی فتح المبین کے مطابق شیطانی امتی رہتے ہیں**"۔

تو معلوم ہوا کہ دیوبند کے تمام مدارس کے اساتذہ وطلبہ مذکورہ حوالے سے شیطان کے امتی ہیں تو ان کے مدارس شیطانوں کے اڈے ٹھہرے۔

۞ **دیو**بندی اشرفعلی تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ "اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو سب کی تنخواہ کردوں۔ **پھر دیکھو خود ہی سب وہابی یعنی شیطانی امتی بن جائیں۔**

۞ اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں کہ "ایک صاحبِ بصیرت و تجربہ کہا کرتے تھے کہ ان **<u>دیوبندیوں وہابیوں</u> یعنی شیطانی امت کو اپنی قوت معلوم نہیں۔**

یہی دیوبندی نہیں بلکہ دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی نے شیطانی امت کے بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی کو اچھا جانا، منظور نعمانی اور دیگر بڑے بڑے علماء دیوبند بلکہ خود دارالعلوم دیوبند نے اب اپنی جدید تحقیق کے مطابق محمد بن عبدالوہاب نجدی کو اپنا پیشوا

تسلیم کرلیا ہے۔تفصیل کے لئے خود دیوبندی منظور نعمانی کی کتاب ''شیخ محمد بن عبد الوہاب اور ہندوستان کے علماء حق'' کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔تو ثابت ہوا کہ مذکورہ بالا جملہ دیوبندی علماء ''شیخ نجد'' کو اپنا مقتدیٰ و پیشواء ماننے والے اور ان کی اندھی عقیدت سے سرشار دیوبندی حضرات اپنی مصدقہ کتاب ''فتح المبین'' کے حوالے سے شیطانی امت قرار پائے،اسی لئے یہ کہنا بالکل حق ہے کہ

پیدا ہوئے وہابی تو ابلیس نے کہا
لو آج ہم بھی صاحب اولاد ہو گئے

وہابی دیوبندی حضرات ''قرن الشیطان'' [شیطانی امت] ہیں۔اسی لئے یہ لوگ اللہ تبارک وتعالیٰ،انبیاء اکرام علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور امت محمدیہ کے خلاف بے ادبیاں،گستاخیاں کرتے ہیں۔دیوبندیوں کو دیکھئے کہ شیطان کی امت بنے بیٹھے ہیں۔معاذ اللہ عزوجل۔لیکن الحمد للہ عزوجل ہم سنیوں کو اپنے نبی پاک ﷺ کے امتی ہونے پر فخر ہے۔

......حوالہ نمبر 2......

دیوبندیوں کے نزدیک اکابرین دیوبند بے ادب ہیں

علماء دیوبند کے امام اشرفعلی تھانوی کی کتاب میں وہابی کا معنی یوں بیان کیا گیا کہ

''وہابی کا معنیٰ ہیں بے ادب باایمان'' (الافاضات الیومیہ ۲/ ۲۰۷)۔

معلوم ہوا کہ ان دیوبندیوں کے نزدیک وہابی کا معنی ''بے ادب'' ہے۔اب بے

ادب باایمان ہوتا ہے کہ نہیں؟ خود علمائے دیوبند کی کتابوں سے ملاحظہ کیجیے۔

اب بےادب کے بارے میں دیوبندیوں کا فتویٰ ملاحظہ کیجیے۔

۞ ...... خود علماء دیوبند کے حکیم اشرفعلی تھانوی ہی کہتے ہیں کہ

''ادب بڑی چیز ہے اور **بے ادبی** نہایت ہی بُری چیز ہے۔ بےادب ہمیشہ محروم رہتا ہے اسی کو فرماتے ہیں۔

زخدا جوئیم توفیق ادب بےادب محروم گشت از فضل رب''

ترجمہ: ہم اللہ تعالیٰ سے ادب کی توفیق کی دعاء کرتے ہیں۔ کیونکہ **بے ادب** حق تعالیٰ کی مہربانی سے محروم رہتا ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت جلد ۵ ص ۲۶۸)

۞ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی نے بھی لکھا۔

''بےادب محروم گشت از فضل رب''

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان الفصل الخامس فی ردالاشراک فی العادات ص ۵۴)

۞ علماء دیوبند کے حکیم اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں کہ

''گستاخ اور **بے ادب** کبھی مقصود تک راہ نہیں پا سکتا کبھی صورت تک مسخ ہو جاتی ہے ......اور یہ سب بے ادبی اور گستاخیوں کے ثمرات ہیں''

(ملفوظات حکیم الامت جلد ۵ ص ۲۶۸)

تھانوی جی کی اس عبارت سے ثابت ہو گیا کہ بےادب کبھی منزل مقصود تک نہیں

پہونچتا بلکہ اس کی صورتیں تک مسخ ہوجاتی ہیں۔تو اب دیوبندی حضرات خود بتائیں کہ وہ باایمان ہیں یا بےایمان؟ کیا ایمان والا بھی منزل مقصود تک نہیں پہونچ سکتا؟

اب دیوبندی کس کس کو بےادب یعنی ''وہابی'' مانتے ہیں وہ بھی ملاحظہ کیجئے۔

❁ دیوبندی اکابرین وعلماء کی معتبر ومستند ترین کتاب ''المہند'' میں لکھا ہے کہ ''اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے تو یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے بلکہ یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے'' (المہند صفحہ ۳۲)

یعنی اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی [بےادب، گستاخ] کہتا ہے...... [تو] یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے۔تو دیوبندیوں کے مطابق سب سنی حنفی حضرات وہابی یعنی ''بے ادب'' ٹھہرے۔

اب ہم وہابیوں دیوبندیوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم سنی حنفی ہو کہ نہیں؟ یقیناً تمام دیوبندیوں کا یہی دعویٰ ہے کہ ہم دیوبندی سنی حنفی ہیں، اشرفعلی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی، خلیل احمد انبیٹھوی اور اسی طرح سرفراز صفدر، امین اکاڑوی، حق نواز جھنگوی، ڈاکٹر خالد محمود، ایوب قادری، مفتی حماد، مفتی نجیب، گھمن وغیرھم سب کا یہی دعویٰ رہا ہے کہ ہم دیوبندی ہی سنی حنفی ہیں۔تو یہ سب دیوبندی حضرات اس تعریف اور اپنے سنی حنفی دعوے کے مطابق وہابی یعنی بےادب ہیں۔اور بےادبوں کے بارے میں خود علماء دیوبند اقرار کرچکے کہ

❁ بےادب وہابی دیوبندی کبھی مقصود تک راہ نہیں پاسکتے،

❁ ان وہابیوں دیوبندیوں کی صورتیں بھی کبھی مسخ ہوجاتی ہیں،

❁ وہابی دیوبندی حق تعالیٰ کی مہربانی سے بھی محروم رہتے ہیں۔

❁ اور یہ سب [ان وہابیوں دیوبندیوں کی] بےادبی اور گستاخیوں کے ثمرات ہیں۔

؎ لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

......وہابیوں دیوبندیوں کی خردماغی......

تھانوی صاحب نے خود لکھا کہ بے ادب حق تعالیٰ کی مہربانی سے محروم رہتا ہے ۔اب دوسری عبارت کے مطابق اگر بے ادب بھی ہے اور باایمان بھی ہے تو پھر حق تعالیٰ کی مہربانی سے محروم نہ ہوا کیونکہ حق تعالیٰ کی سب سے بڑی مہربانی یہ ہے کہ وہ ایمان جیسی نعمت عظمہ عطا فرمادے۔اور اس کے برعکس جو باادب ہے وہ اگر بے ایمان ہو کر حق تعالیٰ کی مہربانی سے محروم ہو گیا تو یہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے فضل وعدل پر بڑا بہتان ہے، یہ تھانوی صاحب کی اپنی غلط فہمی اور اپنے بیانات کا تضاد ہے۔

کیا تھانوی صاحب کے نزدیک حق تعالیٰ کی مہربانی اسی کو کہتے ہیں کہ وہ باادب کو نعمت ایمان سے محروم کر دے اور بے ادب کو صاحب ایمان کر دے؟ کیا (معاذ اللہ) عبداللہ بن ابی صاحب ایمان ہوا؟ ذوالخویصرہ صاحب ایمان ہوا؟ ولید بن مغیرہ صاحب ایمان ہوا؟

جب بے ادب حق تعالیٰ کی مہربانی سے محروم ٹھہرا تو یقیناً عذاب جہنم کا مستحق ہوا تو مطلب یہ ہوا ”وہابی کے معنی ہیں بے ادب یعنی حق تعالیٰ کی مہربانی سے محروم باایمان“

کیا دنیا کا کوئی فلاسفر اس عبارت کو انہی الفاظ کی موجودگی میں بے غبار ثابت کر سکتا ہے کہ حق تعالیٰ کی مہربانی سے محروم بھی ہو اور باایمان بھی ہو؟ اس گورکھ دھندے کو تھانوی صاحب کے نیاز مند ہی حل کر کے دکھا دیں۔ لیکن یہ بھی یاد رہے کہ تھانوی کی اس عبارت کی دیوبندی حافظ محمد صابر صفدر کی کتاب ''بے ادب بے نصیب'' سخت تردید کرتی ہے۔ جس میں بے ادبوں کو واضح طور پر گستاخ و مستحق عذاب بتایا گیا ہے۔

اسی کتاب کی ایک عبارت ہے کہ

''اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو باادب بننے کی توفیق عطا فرمائے بے ادبی کے گناہ سے حفاظت فرمائے، کیونکہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے ''**من لم یو قر کبیرنا فلیس منا**'' (مشکوۃ) کہ جو شخص ہمارے بڑوں کی بے ادبی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔ (بے ادب بے نصیب: ص ۵۵)

اب خود فیصلہ کیجیے کہ تھانوی کی مخالفت نہ صرف دیگر دیوبندی علماء، بلکہ خود تھانوی کے اپنے متعدد اقوال اور سب سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے بھی خلاف ہے۔ تو علمائے دیوبند خود سوچیں کہ یہ مذموم اختلاف نہیں؟

دیوبندی امام اشرفعلی تھانوی نے ''بے ادب'' کو ''باایمان'' قرار دیا

''بے ادب باایمان'' (الافاضات الیومیہ ۲/ ۲۰۷)۔

جبکہ دیوبندیوں ہی کے حافظ محمد صابر صفدر نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے ''بے ادب بے نصیب'' (مکتبہ الحسن لاہور)۔ اس کتاب کے ٹائیٹل پیج پر ہی یہ لکھا ہے کہ

''شعائر اسلام کی بے ادبی کی سزا پر انتہائی عبرت ناک
سینکڑوں واقعات جنہیں پڑھ کر آپ بھی یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں

گے کہ واقعی سچ ہے بے ادب بے نصیب''

قارئین کرام! لطف کی بات یہ ہے کہ دیوبندیوں کے جن الیاس گھمن صاحب نے ''دست وگریبان'' پر بڑے دھڑلے سے تقریظ لکھی ہے انہی گھمن صاحب کی تقریظ اس کتاب ''بے ادب بے نصیب'' کے صفحہ 43 پر بھی موجود ہے۔

تو اب ہم دیوبندیوں بالخصوص الیاس گھمن سے کہتے ہیں کہ جب تمہارے امام تھانوی کے نزدیک ''بے ادب باایمان'' ہوتا ہے تو پھر ''بے نصیب اور سزا کا مستحق کس طرح ہوا؟ تمہارا امام تھانوی بے ادبوں کو باایمان قرار دے رہا ہے اور جس کتاب پر تمہاری تقریظ ہے وہ بے ادبوں کو گستاخ، بے نصیب اور مستحق عذاب بتارہی ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ یہ کتاب ''بے ادب بے نصیب'' کھلا ثبوت ہے کہ بے ادب باایمان نہیں بلکہ بے ادب وگستاخ ہوتا ہے لہذا اب الیاس گھمن اور اس کتاب کے مصنف صابر صفدر اور اس کو پسند کرنے والے اور اس پر تقاریظ لکھنے والے دیوبندی سچے ہیں یا کہ تمام دیوبندیوں کے حکیم اشرفعلی تھانوی؟ کیا یہ مذموم اختلاف نہیں کہ ایک دیوبندی بے ادب کو باایمان کہہ رہا ہے جبکہ دوسرے بے ادب کو بے نصیب بلکہ کتاب کے مطابق گستاخ و مستحق عذاب قرار دے رہا ہے۔

میرے خیال میں یہ دیوبندی تضاد محض اس لئے ہے کہ جب بات وہابیہ کے گھر کی ہو تو بے ادب وہابیوں دیوبندیوں کو باایمان کہہ کر ان کی گستاخیوں پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے لیکن جب غیر دیوبندیت کا معاملہ ہو تو بے ادب کو بے نصیب کہہ کر گستاخ و مستحق سزا بتایا جاتا ہے۔

حوالہ نمبر 3

تقویۃ الایمان کے فتوے کی رو سے 616 دیوبندی علماء کافر ومشرک

دیوبندیوں کے امام اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

''شرک کے معنی یہ کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں پر نشان بندگی کے ٹھہرائے ہیں وہ چیزیں اور کسی کے واسطے کرنی جیسے سجدہ کرنا اور اس کے نام کا جانور [ذبح] کرنا اور اس کی منت ماننی اور مشکل کے وقت پکارنا اور ہر جگہ حاضر وناظر سمجھنا اور تصرف وقدرت کی ثابت کرنی سوان باتوں سے شرک ہوجاتا ہے۔ گوکہ پھر اس کو اللہ تعالیٰ سے چھوٹا سمجھے اور اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ۔ اور اس بات میں اولیاء ،انبیاء میں اور جن وشیطان میں اور بھوت وپری میں کچھ فرق نہیں یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کرے گا وہ مشرک ہوجاوے گا'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان: صفحہ ۲۱)

مزید لکھا کہ ''ہر جگہ حاضر وناظر رہنا ...... یہ اللہ ہی کی شان ہے اور کسی کی یہ شان نہیں۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان: صفحہ ۲۲)

معلوم ہوا کہ امام الوہابیہ کے نزدیک اللہ عزوجل کے سواء کسی کو بھی حاضر وناظر ماننا شرک ہے۔ اب تقویۃ الایمان کی مذکورہ بالا عبارت کو سامنے رکھ کر آپ آگے آنے والے دیوبندیوں کے عقیدے کے بارے میں خود ہی فیصلہ کیجیے کہ کیا 616 دیوبندی علماء اسماعیل دہلوی کے مطابق مشرک ٹھہرے کہ نہیں؟

ہمارے کریم آقا رحمۃ للعالمین ﷺ کے بارے میں وہابیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ان کو حاضر وناظر ماننا شرک ہے لیکن دیوبندیوں کے مطابق شیطان ہر جگہ حاضر وناظر

ہے۔ چنانچہ عبدالرؤف خان دیوبندی نے لکھا:

''ملک الموت اور شیطان مردود کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نص قطعی سے ثابت ہے اور محفل میلاد میں جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا تشریف لانا نصِ قطعی سے ثابت نہیں''۔ (براۃ الابرار عن مکائد الاشرار صفحہ ۵۷، بحوالہ کلمہ حق)

یعنی دیوبندیوں کے نزدیک حضور ﷺ کا حاضر و ناظر ہونا کسی نص سے ثابت نہیں بلکہ شرک ہے لیکن دیوبندیوں کے 616 علماء کے مطابق شیطان کا حاضر و ناظر ہونا نص قطعی سے ثابت ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ. یادر ہے کہ اس کتاب ''براۃ الابرار عن مکائد الاشرار'' پر 616 دیوبندی وہابی علماء کے دستخط و تصدیقات موجود ہیں۔ اب تقویۃ الایمان اور براۃ الابرار کی ان عبارات کو آمنے سامنے رکھیں تو 616 دیوبندی علماء ''شیطان لعین'' کو حاضر و ناظر مان رہے ہیں لیکن دوسری طرف امام الوہابیہ کے نزدیک شیطان کو حاضر و ناظر ماننا بھی شرک ہے۔ دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ ''شرک کے معنی یہ کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں...... [جیسے مشکل کے وقت پکارنا اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا] ...... اور اس بات میں اولیاء، انبیاء میں اور جن و شیطان میں اور بھوت و پری میں کچھ فرق نہیں یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کرے گا وہ مشرک ہو جاوے گا'' (تقویۃ الایمان مع)

لہٰذا اسماعیل دہلوی کے فتوے کے مطابق 616 دیوبندی علماء شیطان لعین کو حاضر و ناظر مان کر کافر و مشرک ٹھہرے۔

مزے کی بات یہ ہے کہ امام الوہابیہ نے اپنی مذکورہ بالا تحریر میں جسے پوری قوت کے ساتھ شرک بتایا ایسی بات کو دیوبندی علمائے نے پوری قوت کے ساتھ نص

قطعی (بقول وہابیہ) سے ثابت مانا۔کیا قرآن مقدس کی عظمتوں کو اپنے خود ساختہ خانہ زاد اصولوں پر پامال کرنے کی اس سے بدترین مثال کہیں مل سکتی ہے؟

......حوالہ نمبر 4......

دیوبندی جانوروں سے بھی بدتر

دیوبندی ماسٹر امین اکاڑوی کے مطابق دیوبندی اکابرین قرآن، حدیث متواترہ ،اجماع فقہاء کے منکر اور جانوروں سے بھی بدتر ہیں

دیوبندی مماتی فرقے کے مناظر مولوی خضر حیات نے اپنے ہی دیوبندی حیاتی فرقے کے رد میں اپنی کتاب ''اکابر کا باغی کون؟ 151 تا 154'' میں خوب چھترول کی ، ہم انہی کا خلاصہ پیش کر دیتے ہیں۔

❁ دیوبندیوں کے مناظر ماسٹر امین اکاڑوی ''قبر'' کی تحقیق کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ''قبر وہ گڑھا ہے جو اس زمین پر ہے''

(تسکین الاذکیاء ص ۹۸، اکابر کا باغی کون؟ ص 151)

❁ یہی دیوبندی مناظر مزید لکھتے ہیں کہ

''کوے کو بھی پتہ ہے کہ قبر زمین پر ہوتی ہے، حضرت اقدس ﷺ کا خچر علیین میں جا کر بدکا تھا یا سجین میں جا کر یا یہیں؟ اس لئے جو اس [زمینی] قبر کو قبر نہیں مانتے ان کے بارے میں یہی کہا جا سکتا ہے''اولئک کالانعام بل ھم اضل'' وہ جانوروں سے بھی گئے گزرے ہیں......قبر کے معاملے میں یہ قرآن پاک کے منکر ہیں، احادیث

متواترہ کے منکر ہیں، اجماع فقہاء کے منکر ہیں۔

(تسکین الاذکیاء ص ۹۸، اکابر کا باغی کون؟ ص 151)۔

اس دیوبندی مناظر کے مطابق قبر کا اطلاق صرف زمینی گڑھے پر ہی ہوتا ہے اور اگر کوئی شخص قبر کا دوسرا مفہوم مراد لے یعنی قبر سے مراد عالم برزخ لے تو وہ شخص اس دیوبندی مناظر کے نزدیک :

۱۔قرآن کا منکر ہے	۲۔حدیث متواترہ کا منکر ہے
۳۔اجماع کا منکر ہے	۴۔جانوروں سے بدتر ہے۔

دیوبندی امین اکاڑوی کے فتوے کی زد میں آنے والے علماء دیوبند

❁ اب لیجیے دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں کہ

''قبر سے مراد حدیث میں عالم برزخ ہے نہ کہ حفرۃ (گڑھا)۔

(مجالس الحکمۃ: ص ۴۳)۔

❁ تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ

'اشکال تو تب ہوتا جب قبر سے مراد یہ گڑھا ہوتا جس میں لاش دفن کی جاتی ہے ،حالانکہ اصطلاح شریعت میں قبر گڑھے کو کہتے ہی نہیں بلکہ عالم مثال کو کہتے ہیں ۔

(اشرف الجواب ج ۳ ص ۲۹۸)

❁ دیوبندی علامہ محمد احسن سنبھلی لکھتے ہیں کہ

''قبر سے مراد یہ گڑھا نہیں جس میں میت کو دفن کیا جاتا ہے بلکہ عالم برزخ مراد ہے'' (نظم الفرائد حاشیہ عائد صفحہ ۱۷۱)

❁ اسی طرح دیوبندیوں کے مفتی اعظم کفایت اللہ نے ''جواہر الایمان ص ۶'' میں

اورمولانا محمدادریس کاندھلوی دیوبندی نے ''رسالہ عالم برزخ صفحہ ۲۵'' میں بھی یہی کہا کہ ''قبراس ظاہری گڑھے کا نام نہیں ہے''۔(مذکورہ با حوالوں کیلئے ''اکابر کا باغی کون؟'' دیکھئے)

تواب نتیجہ یہ نکلا کہ دیوبندی مناظر ماسٹرامین اکاڑوی کے مطابق

- دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی،
- محمداحسن سنبھلی دیوبندی،
- مفتی کفایت اللہ دیوبندی،
- ادریس کاندھلوی دیوبندی، یہ سب دیوبندی زمینی گڑھے کوقبر نہ مان کراپنے ہی دیوبندی مناظر ماسٹرامین اکاڑوی کے مطابق
- قرآن پاک کے منکر ہیں،
- حدیث متواترہ کے منکر ہیں،
- اجماع فقہاء کے منکر ہیں،
- اور یہ تمام دیوبندی جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔

......حوالہ نمبر 5......

﴿دیوبندی فتوؤں سے 40 دیوبندی علماء بے دین وجاہل﴾

دیوبندی حیاتی شیخ الحدیث نے اپنی کتاب ''تقریر دلپذیر'' میں بعد وصال روح و جسم کے تعلق پر گفتگو کرتے ہوئے انٹرنیٹ کی عقلی مثال پیش کی، اسی حیاتی دیوبندی کی اس بات کو خود مماتی دیوبندی خضر حیات نے ''المسلک المنصور'' میں اس طرح بیان کیا:

[دیوبندی مصنف تقریر دلپذیر] ''فرماتے ہیں کہ......انٹرنیٹ پروگرام کے ذریعے دنیا کے فاصلے سمٹ گئے ہیں ایک آدمی پاکستان میں بیٹھا ہوا......اور انٹرنیٹ کے ذریعے دنیا کی جس لائبریری کا مطالعہ کرنا چاہے کرسکتا ہے اور جس کتاب کا جو صفحہ چاہیے حاصل کرسکتا ہے......اگر سائنسی ترقی کی وجہ سے اتنے فاصلوں کے باوجود یہ نتائج مرتب ہو سکتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی قدرت اس سے بہت وسیع ہے، اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کے ساتھ روح اور جسم کی دوری کے باوجود روح کا جسم کے ساتھ تعلق پیدا کرے اور اس تعلق کی وجہ سے جسم میں حیات اور آثارِ حیات پیدا ہو جائیں تو یہ کیوں بات سمجھ نہیں آتی'' (تقریر دلپذیر ص 9، المسلک المنصور: ص 81، 82)

تو اس تقریر دلپذیر کے دیوبندی شیخ الحدیث کے رد پر خود خضر حیات مماتی دیوبند کہتا ہے کہ

''شاباس شیخ الحدیث صاحب ......مولانا شرم کی بات ہے کہ آپ کو اپنے دعویٰ کے اثبات کیلئے قرآن وسنت پر اعتماد نہیں آیا اور انٹرنیٹ وغیرہ پر ایمان بالغیب کا مظاہرہ فرمایا'' (المسلک المنصور:ص82)

......دیوبندی امام سرفراز صفدر ایسے ہی عقلی دلائل کے رد پر کہتے ہیں کہ

''فریق مخالف کے بعض علم سے ناواقف اور عقل کے کورے مولوی یہ بھی کہا کرتے ہیں اگر ہم یہاں بیٹھے لندن، پیرس اور نیورک وغیرہ دور دراز ملکوں کی خبریں ریڈیو کے ذریعے سن سکتے ہیں، تو جناب رسول خدا ﷺ امت کی طرف سے درود وسلام براہ راست کیوں نہیں سن سکتے۔

جواب :......''ہم پہلے عرض کرچکے ہیں کہ نص کے ہوتے ہوئے قیاس کرنا بے دینوں کا کام ہے''

(آنکھوں کی ٹھنڈک ص ۱۸۹، المسلک المنصور:ص82)

سرفرا صفدر دیوبند کے اس بیان پر دیوبندی خضر حیات نے لکھا کہ ''حضرت صفدر صاحب نے کیسا الہامی جواب فرمایا، سبحان اللہ، ''علم سے ناواقف''، ''عقل کے کورے مولوی''، ''ایسی دلیل پیش کرنا بے دینوں کا کام ہے'' یہ تینوں جملے سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہیں'' (المسلک المنصور:ص82)

علمائے دیوبند کے ان حوالوں کا خلاصہ یہ نکلا کہ

[1]ایسی عقلی مثالیں دینے والے بے شرمی کا کام کرتے ہیں یعنی ان کے لئے شرم کی بات ہے۔

[**2**]ایسی مثالیں دینے والوں کا **قرآن وسنت پر اعتماد نہیں**۔

[3]انٹرنیٹ یا جدید ذرائع موبائل یا فون کی مثالیں دینے والے ان پر "**ایمان بالغیب**" رکھتے ہیں۔

[4]ایسی مثالیں دینے والے **علم سے ناواقف**" یعنی جاہل ہیں۔

[5]ایسی مثالیں دینے والے "**عقل کے کورے مولوی**" ہیں۔

[6]ایسی دلیلیں یا مثالیں پیش کرنا "**بے دینوں کا کام ہے**"۔

لیکن اس کے برعکس دیوبندی علماء کی عقلی مثالیں

دیوبندیوں کی کتاب "**خوشبو والا عقیدہ یعنی حیات النبی ﷺ**" میں ایک اشکال کا جواب دیتے ہوئے خود دیوبندی علماء نے ٹیلی فون ایکسچینج کی عقلی مثال پیش کی، چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

"بعض روایات میں آتا ہے کہ گنبد خضرا پر اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے اتنی قوتِ سماعت دے رکھی ہے کہ جہاں بھی کوئی شخص درود شریف پڑھتا ہے وہ سن لیتا ہے اور حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیتا ہے۔ بعض لوگ ایک عقلی اشکال کرتے ہیں کہ اتنے لوگ درود شریف پیش کرتے ہیں تو حضور ﷺ سب کا

جواب کیسے دیتے ہیں؟

(اس اشکال کے جواب میں دیوبندی مولوی نے جواب دیا کہ)

''اس کا جواب ہمارے حضرت مولانا نذیر اللہ خان صاحب [دیوبندی] گجرات والوں نے دیا، فرمایا کہ دیکھو......! ٹیلی فون ایکسچینج پر آپ چلے جائیں وہاں پر ایک ہی وقت میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں کالیں آ رہی ہوتی ہیں اور ہر ایک کو جواب مل رہا ہوتا ہے۔ تو اب آپ بتاؤ! کیا وہاں جواب دینے کے لئے سیکڑوں لوگ کھڑے ہوتے ہیں؟ نہیں...... بلکہ جو کمپوٹر کے پرزے ہیں اللہ نے ان میں اتنی طاقت رکھی ہے کہ ایک ہی وقت میں سن بھی رہے ہیں اور جواب بھی دے رہے ہیں، تو جب ان پروزوں میں اتنی طاقت ہے تو حضور ﷺ کی ذات اقدس کو اللہ تعالیٰ نے جو روحانی قوت عطا فرمائی اس کی تو کوئی مثال ہی نہیں ہے۔ (خوشبو والا عقیدہ: ص 84)

دیوبندیوں کی اس کتاب پر متعدد علمائے دیوبند کی تقریظات موجود ہیں

[۱]......دیوبندی خواجہ خان محمد

[۲]......سید جاوید حسین شاہ

[۳]......دیوبندی شیخ الحدیث صوفی محمد سرور

[۴]......دیوبندی شیخ الحدیث سلیم اللہ خان

[۵]......دیوبندی مفتی عبدالرحیم

[۶]......دیوبندی مولانا محمد عبید اللہ المفتی

[۷]......دیوبندی مولانا محمد اسلیم شیخو پوری

[۸]دیوبندی شیخ الحدیث عبدالمجید

[۹]......دیوبندی مولانا حکیم محمد مظہر

[۱۰]......دیوبندی مولانا فضل الرحیم

[۱۱]......دیوبندی قاری محمد حنیف جالندھری

[۱۲]......دیوبندی ڈاکٹر عبدالرازاق

[۱۳]......دیوبندی مولانا پیر عزیز الرحمٰن

[۱۴]......دیوبندی مولانا خلیفہ عبدالقیوم

[۱۵]......دیوبندی سید سولت حسین شاہ

[۱۶]......دیوبندی شیخ الحدیث منیر احمد منور

[۱۷]......دیوبندی مفتی عبدالمنان [۱۸]......دیوبندی فتی محمد انور اکاڑوی

[۱۹]......دیوبندی مفتی ذکاءاللہ

[۲۰]......دیوبندی مولانا عبدالکریم ندیم

[۲۱]......دیوبندی شیخ الحدیث فترو خان ثاقب

[۲۲]......دیوبندی شیخ الحدیث عبدالرحمٰن اشرفی

[۲۳]......دیوبندی مولانا زاہد الراشدی

[۲۴]......دیوبندی شیخ الحدیث ارشاد احمد

[۲۵]......دیوبندی مولانا محمد احمد لدھیانوی

[۲۶]......دیوبندی مفتی نعیم الدین

[۲۷]......دیوبندی مولانا عبدالقدوس قارن

[۲۸]......دیوبندی مولانا الیاس گھمن

[۲۹]......دیوبندی شیخ الحدیث مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی

[۳۰]......دیوبندی سید عدنان کاکا خیل

[۳۱]......دیوبندی مولانا قاضی ارشد الحسینی

[۳۲]......دیوبندی مفتی عبدالجبار

[۳۳]......دیوبندی شیخ الحدیث سید محمود میاں

[۳۴]......دیوبندی شیخ الحدیث مفتی محمود الحسن مسعودی

[۳۵]......دیوبندی مولانا یسین [۳۶]......دیوبندی مولانا عالم طارق

[۳۷]......دیوبندی شیخ عبدالحفیظ مکی [۳۸]......دیوبندی مولانا اللہ وسایا۔

(دیکھئے ''خوشبو والا عقیدہ'')

دیوبندی اپنے گھر کے فتوؤں کے مصداق ٹھہرے

[1]......بقول دیوبندی خضر حیات دیوبندی کے انٹرنیٹ، ٹیلی فون ایکسچینج وغیرہ کی مثال دیکر دیوبندی مولوی نے شرم کی بات کی اور ایسی بے شرمی پر دیوبندی علماء تقریظات لکھ اس بے شرمی میں شامل ہوئے۔

[2]......ایسی مثالیں دینے والے ان سب دیوبندیوں کا قرآن وسنت پر اعتماد نہیں۔

[3]......انٹرنیٹ، ٹیلی فون ایکسچینج وغیرہ کی مثالیں دینے والے یہ سارے دیوبندی علماء جدید ذرائع پر ''ایمان بالغیب'' رکھتے ہیں۔

[4]...... انٹرنیٹ، ٹیلی فون ایکسچینج وغیرہ کی مثالیں دینے والے یہ دیوبندی

(مصنف تقریر دلپذیر، اور خوشبو والا عقیدہ دونوں) ''علم سے نا واقف'' یعنی جاہل ٹھہرے اور خوشبو والے عقیدہ پر متعدد دیوبندی علمائے تقریظات لکھ کر'' جاہل یعنی علم سے ناواقف'' ٹھہرے۔

[5]......ایسی مثالیں دینے والے اور ان کی کتابوں پر تقریظات لکھنے والے سب دیوبندی ''عقل کے کورے مولوی'' ہیں۔

[6]......ایسی دلیلیں یا مثالیں پیش کرنا والے دیوبندی اور ان کی کتابوں پر تقریظات لکھنے والے سب دیوبندی علمائے بے دین ہیں، انہوں نے بے دینوں کا کام کیا ہے۔

نوٹ......: تقریر دلپذیر اور خوشبو والا عقیدہ یہ دو [2] اور باقی 38 دیوبندی کل 40 دیوبندی علمائے ہوئے جو دیوبندی فتوؤں کے مصداق ٹھہرے۔

......حوالہ نمبر 6......

دیوبندی علماء کے فتوے سے خود دیوبندی اکابر گستاخ و کافر

قرآن پاک میں ہے کہ '' فَـاَمَـاتَهُ اللهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَه قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ'' [ترجمہ] تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس پھر زندہ کردیا فرمایا تو یہاں کتنا ٹھرا عرض کی دن بھر ٹھہرا ہوں گا یا کچھ کم فرمایا نہیں بلکہ تجھے سو برس گزر گئے (پارہ 3 البقرۃ 259)

اور اس آیت کے تحت علماء دیوبند نے جو ترجمے کئے ہیں اسے ہم خود دیوبندی مولوی خضر حیات مماتی کی کتاب ''المسلک المنصور'' سے مختصراً اور آسان ترتیب کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ لیجیے دیوبندی فرقہ کی آپسی خانہ جنگی و فتوے بازیوں کا مذموم

اختلاف ملاحظہ کیجیے۔

......دیوبندیوں کے شیخ الہند نے ترجمہ کیا ''پھر مردہ رکھا اس شخص کو'' (ترجمہ دیوبندی شیخ الہند)

......عبدالماجد دریاآبادی دیوبندی نے ترجمہ کیا ''سو اللہ نے اس شخص کو سو سال تک مردہ رکھا'' (تفسیر ماجدی)

......دیوبندی احمد سعید دہلوی نے ترجمہ کیا ''اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو سو سال تک مردہ رکھا'' (کشف الرحمٰن)

......عبدالحق حقانی دیوبندی کا ترجمہ ''تب اس کو خدا نے سو برس تک مردہ پڑے رہنے دیا'' (تفسیر حقانی)

......دیوبندی مفتی شفیع کا ترجمہ ''تو اللہ نے **مردہ** رکھا اسے''

(معارف القرآن)

......دیوبندیوں کے امام سرفراز صفدر نے ترجمہ کیا:

''پھر مردہ رکھا اس شخص کو اللہ تعالیٰ نے سو برس'' (ازالۃ الریب ص ۱۸۸)

(ملخصاً بحوالہ: المسلک المنصور: خضر حیات دیوبندی)

......اسی طرح اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے لکھا:

''سو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو سو برس تک مردہ رکھا۔ الخ'' (البقرہ)

اشرفعلی تھانوی نے اس آیت کے تحت لکھا کہ

''روح المعانی میں حضرت علی و ابن عباس وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ یہ شخص حضرت عزیر علیہ السلام تھے [پھر تھانوی نے کہا] ان کو سو برس تک مردہ رکھا۔ (بیان القرآن)

اشرفعلی تھانوی ص ۸۷،۸۸)

⟡......دیوبندی عبدالقیوم کی تفسیر ''گلدستہ تفسیر''جو''پسند فرمودہ'' دیوبندی قاری محمد عثمان نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند، ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹری، مفتی عبدالستار دیوبندی کی ہے، اس میں اس کا ترجمہ ہے کہ ''پھر **مردہ** رکھا اس شخص کو اللہ نے سو برس'' (گلدستہ تفسیر)

اسی تفسیر میں اس کے تحت لکھا کہ ''وہ شخص حضرت عزیز پیغمبر تھے'' گلدستہ تفاسیر جلد اول ص ۴۱۸: زیر آیت مذکورہ)

اب لیجیے ملاحظہ کیجیے خضر حیات دیوبندی کہتے ہیں:

''اب آپ مناظر صاحب [یعنی دیوبندی حیاتی نور محمد آصف] کی لفظی شعبدہ بازی دوبارہ دیکھ لیں کہ کس طرح قرآن پاک کی نص قطعی کا انکار کر کے حضرت عزیز علیہ السلام کی موت اور سو سال تک میت رہنے کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ اس احمق نا معقول کو اتنا معلوم نہیں کہ حضرت عزیزؑ کو میت ،اشاعت التوحید [دیوبندی مماتیوں]نے اپنی طرف سے نہیں کہتے بلکہ قرآن پاک کا ترجمہ کرتے ہیں ،جس جاہل [دیوبندی]کو قرآن پاک کا ترجمہ بھی نہ آتا ہو وہ محقق ٹمن [مولوی نور محمد آصف دیوبندی] اینڈ کمیٹی [دیوبندی حیاتی] کے نزدیک شیخ الحدیث بنا پھرتا ہے۔ اب محقق ٹمن [مولوی نور محمد آصف دیوبندی] صاحب سے گزارش ہے کہ تراجم مذکورہ کو با بار پڑھیں اور توبہ کا اعلان کرکے ایمان و نکاح وغیرہ کا اہتمام فرمائیں اور بزم شیخ الہند والوں [دیوبندیوں] سے بھی گزارش ہے کہ شیخ الہند [دیوبندی امام] کے نام پر ایسی کفریات شائع کرنے سے توبہ نامہ اشتہار کی صورت میں شائع فرمائیں۔ اصل میں

بات یہ ہے کہ مناظر موصوف [دیوبندی] ماسٹر امین صاحب کا شاگرد ہے اور ماسٹر امین صاحب وہ شخصیت تھے جن کا ایمان محض اپنے ذہنی اختراع پر تھا، اب جی چاہتا ہے کہ چلو ماسٹر صاحب کا ایک صدری نکتہ آپ کو ملاحظہ کروادیں، تاکہ پتہ چل جائے کہ اس پوری [دیوبندی حیاتی] کمپنی کا اوڑھنا بچھونا ہی جہالت اور اہل اللہ کی توہین ہے۔

(المسلک المنصور ص 221،222)

اسی طرح آگے لکھتے ہیں کہ

''ماسٹر صاحب [حیاتی دیوبندی] نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں'' انبیاء کی توہین نہ کیا کرو......اب مردہ مردہ کہنے سے توہین ہوتی ہے یا نہیں (ہوتی ہے) تو جن کو اللہ نے ہمیشہ کے لئے باقی حیات دے دی، تو ان کو مردہ کہنا ان کی توہین ہے کہ نہیں؟ (ہے) اس لئے، اب انہیں [دیوبندی مماتیوں کو] کہتے ہیں کہ مردارو، ان کو مردہ نہ کہا کرو اور نبیوں کی توہین نہ کیا کرو۔خطبات صفدر جلد سوم ص ۳۱۹۔ ملخصا۔

(المسلک المنصور: ص 221: خضر حیات دیوبندی)

اب اس سے کتنے دیوبندی گستاخ ثابت ہوتے ہیں؟ پڑھئے؟

خضر حیات (مماتی دیوبندی) ان حوالوں کو لکھ کر کہتے ہیں کہ

''حضرات گرامی......!! حضرت ماسٹر اوکاڑوی صاحب کے صدری نکتہ کا خلاصہ دو باتیں ہیں،

[۱] انبیاء کیلئے لفظ مردہ کا اطلاق توہین ہے۔

[۲] انبیاء کرام کے لئے لفظ مردہ استعمال کرنے والے مردار ہیں۔

اب ذرا اوپر ذکر کردہ [دیوبندی] تراجم پر ایک دفع پھر نظر ڈالیں کہ اوکاڑوی صاحب [دیوبندی] کے فتویٰ کے مطابق انبیاء کرام علیہ السلام کی توہین کرنے والے کون کون ہیں؟ نیز لفظ مردار کا مصداق بھی دیکھ لیں۔ (لاحول ولاقوۃ الا باللہ)

محقق ٹمن [مولوی نور محمد آصف دیوبندی] صاحب......!!

آپ نے اپنی تصنیف لطیف تقریر دلپذیر کے صفحہ نمبر ۵۱ پر فرمایا ہے کہ ''توہین رسالت کفر ہے'' اب ذرا فرمائیں کہ آپ کے ماسٹر اوکاڑوی کے فتویٰ کے مطابق حضرت عزیز کو مـــردہ کہہ کر اس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام پر لفظ مـــردہ کا اطلاق کرکے مرداری اور کافر کون کون بنے ہیں؟ شاید آپ کو گنتی نہ آتی ہو اس لئے ہم آپ کے سامنے ایک لسٹ دے دیتے ہیں تاکہ آسانی رہے، حضرت سلیمان پر لفظ مردہ کا اطلاق کرنے والوں میں سے مشہور نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ صاحب جلالین علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ،

۲۔ صاحب جلالین علامہ جلاالدین محلی رحمۃ اللہ علیہ،

۳۔ [دیوبندی] استاذ التفسیر دارالعلوم دیوبند مولانا محمد نعیم

اسی طرح حضرت عزیز پر لفظ **مـــردہ** کا اطلاق کرنے والوں میں درج ذیل [دیوبندی] اکابرین بھی شامل ہیں:

۴۔ [دیوبندی] شیخ الہند حضر مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی

۵۔ [دیوبندی] حضرت مولانا عبدالماجد دریا آبادی

۶۔ [دیوبندی] حکیم الامت مولانا اشرفعلی تھانوی

۷۔ [دیوبندی] حضرت مولانا احمد سعید دہلوی

۸۔ [دیوبندی]حضرت مولانا عبدالحق حقانی

۹۔ [دیوبندی]حضرت مولانا مفتی محمد شفیع

۱۰۔ [دیوبندی]حضرت مولانا محمد سرفراز صفدر خان صاحب

اس طرح تقریبا تمام مفسرین نے ترجمہ فرمایا ہے۔......

(المسلک المنصور:ص 221،222)

جناب علمائے دیوبند اس میں مزید دیوبندی [۱۱]مفسر عبدالقیوم''،[۱۲]دیوبندی قاری محمد عثمان نائب مہتم دار العلوم دیوبند،[۱۳]ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹری،[۱۴]مفتی عبد الستار دیوبندی کو بھی شامل کرلیں جن کا حوالہ ہم نے پیش کیا۔

دیوبندی مماتی خضر حیات اپنے دیوبندیوں کو رگڑا لگاتے ہوئے مزید کہتے ہیں:

''ماسٹر امین اکاڑوی [دیوبندی حیاتی]کے اس فتویٰ کی زد سے کہ''انبیاء کرامؑ کو میت کہنا توہین ہے اور انبیاء کرامؑ کے لئے لفظ مــــردہ کا استعمال کرنے والے مردار ہیں......امت محمدیہ علی صاحبھا الصلوۃ والسلام میں سے حضرت صدیق اکبرؓ سے لے کر علماء دیوبند تک اور علماء دیوبند سے لے کر مولانا سرفراز خان صفدر تک ایک بھی محفوظ نہیں رہتا۔ماسٹر اوکاڑی [دیوبندی]کے فتویٰ سے تمام اکابرین امت مردار اور کافر ٹھہرتے ہیں،معاذ اللہ۔نقل کفر کفر نا باشد۔(المسلک المنصور:ص 223)

جناب کوئی دیوبندی ہم سنیوں کو گالیاں مت دے کیونکہ یہ جو کچھ لکھا ہے خود دیوبندی علماء کا اپنا لکھا ہوا۔

غیروں کو کیا پڑی ہے کہ رسوا کریں ہمیں
ان سازشوں میں ہاتھ کسی آشنا کا ہے

......حوالہ نمبر 7......

﴿دیوبندی اکابرین یہودیوں،مشرکوں اورخوارج سے بھی بدتر﴾

دیوبندی مماتی فرقے کے مشہور مناظر علامہ خضر حیات نے اپنی کتاب''اکابر کا باغی کون؟'' کے ص 67 پر اپنے ہی دیوبندی حیاتی فرقے والوں کی تضاد بیانیاں ثابت کرتے ہوئے چند حوالہ جات پیش کئے ہیں، ان حوالہ جات سے دیوبندی علماء یہودی،مشرک،اورخوارج سے بھی بدتر قرار پاتے ہیں۔ہم ان حوالہ جات کومختصراً اور آسان الفاظ میں پیش کرتے ہیں جس کو تفصیل دیکھنی ہو وہ''اکابر کا باغی کون؟''کا مطالعہ کرسکتا ہے۔

☆ دیوبندیوں کے مشہور ومعروف مناظر ماسٹر امین صفدر اوکاڑوی سورۃ النحل کی آیت ۲۱،۲۲''والذین یدعون من دون اللہ لایخلقون ......وما تشعرون ایان یبعثون '' اورجن کو پکارتے ہیں اللہ کے سوائے کچھ پیدانہیں کرتے اور وہ خود پیدا کیے ہوئے ہیں،مردے ہیں جن میں جان نہیں اورنہیں جانتے کب اٹھائے جائیں گے ''اس آیت کہ تحت دیوبندی مناظر فرماتے ہیں کہ

۞ ''اس آیت کا قبر کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں ہے یہ تو بتوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے،آپ اس کو قبروں پرفٹ کررہے ہیں جو یہودیوں کا کام تھا......

(فتوحات صفدر جلد۳ص ۳۵۸،اکابر کا باغی کون؟ص 67)۔

۞ یہی دیوبندی ماسٹر اکاڑوی موصوف لکھتے ہیں کہ''بتوں والی آیات انبیاء پر

چسپاں کرنے کا کام 'عبداللہ زبعری [مشرکین کے سردار] نے کیا......

(تسکین الاذکیا ء مرتبہ محمود عالم صفحہ ۷۸)

❁ یہی دیوبندی فرماتے ہیں کہ

''خوارج سے بھی بدتر یہ [دیوبندی] مماتی ہیں کہ وہ تو کافروں والی آیات مسلمانوں پر فٹ کرتے تھے، یہ بتوں والی آیات انبیاء پر چسپاں کردیتے ہیں یہ ان [سردار مشرکین] سے بھی آگے نکل گئے ہیں''

(تسکین الاذکیاء مرتبہ محمود عالم صفحہ ۷۵)

دیوبندی مناظر کے مطابق یہ آیات بتوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں تو اب جو کوئی ان آیات کو بزرگوں [انبیاء واولیاء] کی قبروں پر چسپاں کرے وہ یہودی طریقہ کار پر عمل کررہا ہے۔

لیکن تصویر کا دوسرا رخ دیکھئے کہ انہی آیات کے تحت خود دیوبندیوں کے بڑے بڑے اکابرین ومفسرین نے انبیاء کرام واولیاء عظام کو شامل کیا۔

❁ دیوبندی شبیر احمد عثمانی نے انہی آیات کی تفسیر میں لکھا کہ

''سب مردے بے جان ہیں، خواہ دواماً مثلاً بت، یا فی الحال جو بزرگ مر چکے ہیں ......مثلاً حضرت عیسیٰ، روح القدس اور ملائکہ ......(تفسیر عثمانی)

❁ دیوبندیوں کے حکیم اشرفعلی تھانوی نے بھی انہی آیات کے تحت لکھا:

''اور وہ معبودین مردے بے جان ہیں خواہ دواماً جیسے بت یا فی الحال جیسے جو مر چکے یا فی الحال جو مریں گے مثلاً فرشتے اور جن اور عیسیٰ وغیرھم۔ (بیان القرآن ج ۲ ص ۳۲۶)

✿ اسی طرح دیوبندیوں کے مفتی اعظم محمد شفیع نے معارف القرآن ج ۵ ص ۳۲۸ میں لکھا ہے۔اب دیوبندیوں کے مناظر ماسٹر امین صفدر اکاڑوی اوران کے گروہ کے نزدیک ان کے اپنے ہی دیوبندی علماء واکابرین مثلاً شبیر احمد عثمانی دیوبندی، اشرفعلی تھانوی دیوبندی، مفتی محمد شفیع دیوبندی وغیرھم ان آیات میں انبیاء واولیاء کوشامل کرکے یہودیوں، مشرکوں اورخوارج سے بھی بدتر ٹھہرے۔

دوسری طرف خود دیوبندی ماسٹر صاحب بھی محفوظ نہ رہے کیونکہ ماسٹر صاحب نے من دون اللہ سے مراد بت لیا ہے اور دیوبندیوں ہی کہ امام سرفراز صفدر صاحب لکھتے ہیں کہ ''من دون اللہ یا من دونہ وغیرہ کے عمومی الفاظ کوکس طرح ان کلمہ گومشرکین نے صرف بتوں میں بند کردیا'' (اتمام البرہان ص ۵۵۲ سرفراز صفدر)

لہذا سرفراز صفدر دیوبندی کے مطابق دیوبندی مناظر ماسٹر امین کلمہ گو مشرک قرار پائے۔ملخصاً [''اکابر کا باغی کون؟'' 67 خضر حیات دیوبندی]۔

......حوالہ نمبر 8......

......گنگوہی کے مطابق تھانوی مشرک ہیں......

✿ دیوبندیوں کے امام رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں کہ

''جو شخص رسول اللہ ﷺ کے علم غیب ہونے کا معتقد ہے سادات حنفی کے نزدیک قطعاً مشرک وکافر ہے'' (فتاویٰ رشیدیہ: ایمان اور کفر کے مسائل، ص ۲۲۸)

✿ دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی مزید کہتے ہیں کہ

''علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے۔اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں'' (فتاویٰ رشیدیہ سوم: ایمان اور کفر کے مسائل، ص ۲۲۹)۔

خاصہ کی تعریف بھی خود دیوبندیوں کی زبانی ملاحظہ کیجیے۔دیوبندیوں کے خالد محمود دیوبندی لکھتے ہیں کہ'' خاصہ وہ صفت ہے کہ جو کسی ایک فرد یا نوع میں ہی پائی جائے اور کسی میں موجود نہ ہو''۔ (مطالعہ بریلویت جلد ا ص ۳۳۵)

تو اب واضح مطلب یہ بنا کہ علم غیب خاصہ اللہ عزوجل ہی کا ہے کسی اور کا ہرگز نہیں ہوسکتا اور اس لفظ ''علم غیب'' کو کسی تاویل یعنی'' عطائی یا باذن اللہ'' دوسروں پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں۔

لیکن اس کے برعکس دیوبندی حکیم الامت تھانوی جی نے حفظ الایمان میں بچوں، پاگلوں اور جانوروں تک کے لئے علم غیب کا اقرار کیا ہے۔

❁ اشرفعلی تھانوی صاحب حفظ الایمان میں بچوں، پاگلوں اور جانوروں تک کیلئے علم غیب کا اقرار کرتے ہوئے صاف لکھتے ہیں:

''**ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کیلئے بھی حاصل ہے**'' (حفظ الایمان ص ۸۔ اشرفعلی تھانوی)۔

❁ نیز دیوبندی مرتضی حسین چاندپوری اپنی کتاب میں تھانوی کی اس عبارت کا دفاع کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''حفظ الایمان'' میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سرورعالم ﷺ کو **علم غیب با عطائے الٰہی حاصل ہے**'' (توضیح البیان علی حفظ الایمان صفحہ ۵)

❁ مرتضی حسین دیوبندی مزید کہتے ہیں کہ ''بیان بالا سے ثابت ہوا کہ سرور دو

عالم ﷺ کو جو علم غیب حاصل ہے۔ نہ اس میں گفتگو ہے۔ نہ یہاں ہوسکتی ہے''

(توضیح البیان فی حفظ الایمان ص ۱۳)

❁ پھر صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں:

''صاحب حفظ الایمان کا مدعیٰ تو یہ ہے کہ سرورِ عالم ﷺ کو **باوجود علم غیب عطائی ہونے کے** عالم الغیب کہنا جائز نہیں''

(توضیح البیان فی حفظ الایمان صفحہ ۱۳)

گنگوہی کے مطابق علم غیب خاصہ حق تعالیٰ ہے اور اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں اور جو شخص رسول اللہ ﷺ کے علم غیب ہونے کا معتقد ہے سادات حنفی کے نزدیک قطعاً مشرک و کافر ہے تو خود بتایئے کہ اشرف علی تھانوی اور مرتضیٰ حسین دربھنگی رسول کریم ﷺ کے لئے علم غیب کا اقرار کر کے کافر و مشرک ہوئے یا نہیں؟ اللہ عزوجل کا خاصہ نبی کریم ﷺ کے لئے تسلیم کر کے مشرک ٹھہرے یا نہیں؟

اب علمائے دیوبند ہی بتائیں کہ ان کے اکابرین یہ رنگ برنگی بولیاں کیوں بول رہے ہیں کہ ایک بات ایک دیوبندی کے نزدیک خاصہ حق تعالی ہے لیکن دوسرے کے نزدیک وہی بات نبی کریم ﷺ کے لئے تسلیم کی جارہی ہے۔ ملخصاً [بحوالہ کلمہ حق]

......حوالہ نمبر 9......

دیوبندی ابوایوب کے مطابق اشرفعلی تھانوی ومرتضی حسین دربھنگی پادریوں کے مقلد تھے

❁ دیوبندیوں کے نام نہاد مناظر ابوایوب صاحب لکھتے ہیں کہ

''برادران اہلسنت والجماعت! نبی پاک ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ''لتتبعن سنن من قبلکم '' (بخاری ا ص ۴۹۱) یعنی تم ضرور بالضرور پہلے لوگوں کی تقلید کروگے۔اس ارشاد گرامی کے موافق ہی ہوا کہ لوگوں نے اپنے عقائد میں یہود ونصاریٰ کی تقلید کی '' [چند اعتقادات کا ذکر کرتے ہوئے] پھر لکھتے ہیں کہ ''تو بریلوی حضرات نے اس کے مقابلے میں (یعنی عیسائی عقیدہ کے مقابلے میں ان کی اتباع کرتے ہوئے۔معاذ اللہ: از ناقل) ایک بات علم غیب نکالی۔یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو **علم غیب** عطا فرمایا ہے ''

(راہ سنت شمارہ ٦ ص ٢٦)

گویا دیوبندی مناظر ابوایوب کے نزدیک عطائی علم غیب ماننا عیسائیوں کی اتباع کرنا ہے اور عیسائیوں کے عقیدہ کو اپنانا ہے۔

ابوایوب دیوبندی نے نبی کریم ﷺ کے لئے علم غیب ماننے والوں کو پادریوں کا مقلد کہا۔جبکہ ہم حوالہ نمبر 8 میں دیوبندی امام اشرفعلی تھانوی کی کتاب ''حفظ الایمان'' اورمرتضی حسین دیوبندی کی کتاب ''توضیح البیان'' کے حوالے پیش کر چکے۔جس میں

انہوں نے خود علم غیب نبی کریم ﷺ کے لئے تسلیم کیا۔ ذرا مرتضی حسین دیوبندی کی یہ عبارت غور سے پڑھیئے، کہتے ہیں:

''حفظ الایمان'' میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سرور عالم ﷺ کو علم غیب باعطائے الٰہی حاصل ہے'' (توضیح البیان)

باقی حوالے پیچھے (حوالہ نمبر 8 کے تحت) دیکھ لیجیے کہ حفظ الایمان اور توضیح البیان میں خود دیوبندی اکابرین نے یہ تسلیم کیا ہے کہ نبی پاک ﷺ کو علم غیب ہے۔ تو اب ابو ایوب دیوبندی کے فتوے کے مطابق خود اشرفعلی تھانوی اور مرتضی حسین دربھنگی پادریوں کے مقلد ٹھہرے۔

دیوبندیوں کے مطابق ان کے پیرومرشد بھی پادریوں کے مقلد تھے

بلکہ تھانوی و مرتضی حسین ہی نہیں دیوبندیوں کے پیرومرشد (حاجی امداداللہ رحمۃ اللہ علیہ) بھی ابوایوب دیوبندی کے مطابق پادیوں کے مقلد تھے کیونکہ انہوں نے بھی حضور ﷺ کے لئے علم غیب کو تسلیم کیا۔ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء و اولیاء کو نہیں ہوتا میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت و ادراک مغیبات کا ان کو ہوتا ہے'' (یعنی انبیاء و اولیاء جس طرف نگاہ کرتے ہیں غیبوں کو جان لیتے ہیں) (امداد المشتاق: ص ۷٦، شمائم امدادیہ ج ۲ ص ۱۱۵)

تو تمام دیوبندی ایسے پیر و مرشد کے مرید تھے جو دیوبندی اصول کے مطابق

پادریوں کے مقلد تھے۔تو اب دیوبندی حضرات ہی بتائیں کہ ایسے پیرومرشد کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے پادریوں کے مقلد ہوئے یا نہیں؟

یہاں مزید اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ بعض دیوبندی وہابی حضرات کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کو غیب کی باتیں تو معلوم تھیں لیکن علم غیب نہیں تھا۔تو مختصراً اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں نبی کریم ﷺ کے حق میں غیب کی باتیں ماننے کو بھی کفر وشرک میں شامل کیا ہے۔

دیوبندی جماعت کے امام اوّل اسمٰعیل صاحب فرماتے ہیں:

’’جوکوئی یہ بات کہے کہ پیغمبر خدا یا کوئی امام یا بزرگ غیب کی بات جانتے تھے اور شریعت کے ادب سے منہ سے نہ کہتے تھے سو وہ بڑا جھوٹا ہے بلکہ غیب کی بات اللہ کے سِوا کوئی جانتا ہی نہیں۔‘‘ (تقویۃ الایمان،ص ۲۷)

’’اللہ صاحب نے پیغمبر صلعم کو فرمایا کہ لوگوں سے یوں کہہ دیویں کہ غیب کی بات سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا، نہ فرشتہ نہ آدمی نہ جن نہ کوئی چیز یعنی غیب کی بات کو جان لینا کسی کے اختیار میں نہیں۔‘‘ (تقویۃ الایمان،ص ۲۵)

علم غیب، حاضر وناظر، استمداد جیسے موضوعات پر دیوبندی علماء کی آپسی خانہ جنگی دیکھنی ہو تو علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ’’زلزلہ‘‘ و ’’زِیروزَبر‘‘ کا مطالعہ کیجیے۔آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کس طرح ایک دیوبندی ایک بات کو شرک لکھتا ہے اور دوسرا دیوبندی اپنے اکابرین کے حق میں اسی کو تسلیم کرتا ہے۔ایک دیوبندی کفر کہتا ہے تو دوسرا دیوبندی اس کو اپنے دیوبندی اکابرین کے حق میں کھلے عام مان رہا ہوتا ہے۔

بے چارے بعض دیوبندیوں نے ’’زلزلہ‘‘ کا جواب لکھنے کی ناکام کوشش بھی کی تھی

لیکن الحمدللہ! علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا زبردست تعاقب ومحاسبہ کرتے ہوئے دوبارہ دوسری کتاب ''زِیروزَبر'' لکھی جس کے بعد سے آج تک دیوبندی علماء خاموش ہیں۔قارئین کرام! ''زلزلہ'' ''زِیروزَبر'' دونوں کتابوں کا ضرور مطالعہ کریں۔

......حوالہ نمبر 10......

اسماعیل دہلوی کے فتوے سے دیوبندی شیخ الہند کافر ومشرک

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

''یعنی اللہ کو تو بڑا مالک سمجھتے ہیں اور اس سے چھوٹے اور مالک ٹھہراتے ہیں ......اور اس سے ان پر شرک ثابت ہوتا ہے......اس کا شریک کوئی نہیں ہوسکتا نہ چھوٹا نہ برابر کا'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ۲۱)

مزید لکھتے ہیں:

''غلام کے حق میں کئی مالک ہونے بہت نقصان کرتا ہے بلکہ ایک مالک زبردست چاہیے'' (تقویۃ الایمان مع ۲۲)

دہلوی صاحب کہتے ہیں:

''سو جن کو اللہ کے سوائے یہ لوگ پکارتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں سو نہ تو وہ مالک ہیں آسمان اور زمین میں ایک ذرہ بھر چیزوں کے'' (تقویۃ الایمان مع ۳۵)

دہلوی صاحب کہتے ہیں:

''پھر خواہ یوں سمجھے کہ بات ان کو اپنی ذات سے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس

عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔(تقویۃ الایمان مع ۲۲)

دہلوی صاحب کے مطابق اللہ عزوجل کے سوا کسی کو بھی ذار برابر مالک ماننا کفرو شرک ہے خواہ یوں بھی سمجھے کہ ان کو مالک اللہ عزوجل نے بنایا تب بھی شرک ہے۔

لیکن اس کے برعکس دیوبندیوں کے شیخ الہند نبی پاک ﷺ کو تمام کائنات کا مالک مان کر مشرک ٹھہرے۔ ملاحظہ کیجیے۔

❁ علمائے دیوبند کے امام حریت شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب نے اپنی کتاب ادلہ کاملہ (قدیمی کتب خانہ کراچی) میں قرآن پاک کی آیت پیش کر کے نبی پاک ﷺ کو تمام کائنات کا مالک قرار دیا۔ چنانچہ بطور ہیڈنگ لکھا:

’’حضور ﷺ تمام کائنات کے مالک ھیں‘‘

(اور پھر لکھا کہ) رہی یہ بات کہ حضور اکرم ﷺ تمام کائنات کے مالک کیسے ہیں تو اس کی تفصیل یہ ہے کہ دو مساوی درجہ کی ملکیتیں تو جمع نہیں ہوسکتیں، چنانچہ دو یا زیادہ خدا ممکن نہیں کیونکہ تعدُّدِ الٰہ کی صورت میں سب کی ملکیتیں مساوی درجہ کی ہوں گی، اور یہ بات ممکن نہیں ہے، ہاں دونوں ملکیتیں یکساں درجے کی نہ ہوں، بلکہ متفاوت درجہ کی ہوں تو پھر اجتماع ممکن ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ تمام کائنات کے مالک ہیں، اور پھر انسان بھی خاص خاص چیزوں کے مالک ہیں کیونکہ یہ دونوں ملکیتیں مساوی نہیں ہیں، **اللہ تعالیٰ مالک حقیقی ہیں، اور بندے مالکِ مجازی ہیں** اسی طرح اللہ جل شانہ کے بعد حضور اکرم ﷺ تمام چیزوں کے مالک ہیں، خواہ وہ جمادات ہوں، یا حیونات، انسان ہوں، یا غیر انسان سب حضور اکرم ﷺ کے مملوک ہیں، اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ: **اَلنَّبِیُّ اَوۡلٰی بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ**. نبی کریم ﷺ مومنوں کے، خود ان کے نفسوں سے بھی

زیادہ حق دار ہیں۔(الاحزاب آیت ٦)
یعنی مسلمانوں کی ارواح کا ان کے ابدان پر جو قبضہ اور ملکیت کا استحقاق ہے اس سے نبی کریم ﷺ کا قبضہ اور استحقاق فزوں تر ہے، اور جب مسلمان اپنے ابدان اور اپنی املاک کے مالک ہیں تو حضور اکرم ﷺ ان تمام چیزوں کے بدرجہ اولیٰ مالک ہوں گے۔ (ادلہ کاملہ صفحہ ۱۵۱۔۱۵۲)

اسی طرح لکھا:
''آپ ﷺ اصل میں بعد خدا مالک عالم ہیں، جمادات ہوں، یا حیوانات، بنی آدم ہوں یا غیر بنی آدم۔(ادلہ کاملہ صفحہ ۱۵۲)

اسی طرح لکھا:
''آپ ﷺ اصل ہی سے اللہ تعالیٰ کے بعد سب چیزوں کے مالک ہیں، آپ کا مالک ہونا کچھ ہبہ پر موقوف نہیں ہے۔(ادلہ کاملہ:۱۵۱)
اسماعیل دہلوی نے باذن الٰہی [یعنی اللہ کے دینے سے] بھی کسی کو مالک ماننے کو شرک قرار دیا، تو اب دہلوی صاحب کے مطابق دیوبندیوں کے شیخ الہند صاحب اللہ کے علاوہ کئی مالک [بندوں کو خاص خاص چیزوں کے مالک اور حضور ﷺ کو تمام کائنات کے مالک] مان کر مشرک ٹھہرے اور دہلوی کے سارے فتوے دیوبندیوں کے شیخ الہند کے گلے کا پھندہ بن گئے۔
اب دہلوی کی بات مانو تو دیوبندی شیخ الہند مشرک ٹھہرے اور اگر دیوبندی شیخ الہند کی بات مانیں تو دہلوی خواہ مخواہ مسلمانوں کو کافر و مشرک کہہ کر خود انہی فتوؤں کے حق دار ٹھہرے۔

الیاس گھمن و متعدد دیوبندی علماء اسماعیل دہلوی کے فتوؤں کی زد میں

الیاس گھمن دیوبندی اور متعدد دیوبندی علماء نے اپنے ایک دیوبندی حافظ محمد صابر صفدر کی کتاب "بے ادب بے نصیب" پر تقریظیں لکھی ہیں۔ اور اس کتاب میں دیوبندی مصنف نے حضور ﷺ کے بارے میں یہ اشعار لکھے:

خدا فرمایا محبوبا زمانے سارے تیرے نے
عرش والے فرش والے دیوانے سارے تیرے نے

☆☆☆

اذانا وچہ نمازاں وچہ دروداں وچہ سلاماں وچہ
سوہنیاں ہر طرف گونجن ترانے سارے تیرے نے

☆☆☆

میں خالق ساری دنیاں دا تو قاسم ساری دنیاں دا
کسے منگتے نوں ناں موڑیں خزانے سارے تیرے نے

(بے ادب بے نصیب" ص 69)

تو دیوبندی صابر صفدر نے ان اشعار میں سرکار دو عالم ﷺ کی شان و عظمتوں اور اختیارات و تصرفات کا اعتراف کیا کہ خدا عزوجل نے فرمایا کہ اے محبوب ﷺ سارے زمانے آپ ﷺ کے ہیں، میں (اللہ) تمام کائنات کا خلق ہوں اور آپ ﷺ تمام کائنات کے قاسم ہیں،، میرے سارے خزانے آپ ﷺ کے ہیں لہذا آپ ﷺ کی بارگاہ میں جو فریادی، منگتا آئے تو اس کو خالی ہاتھ نہ موڑنا۔ (اللہ اکبر! الحمد للہ)۔

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی کے مطابق تو حضور ﷺ کو کسی چیز کا اختیار نہیں، کسی چیز

کے مالک نہیں لیکن صابر صفدر دیوبندی کے مطابق تو اللہ نے اپنے حبیب ﷺ سے فرما دیا کہ میرے سارے خزانے تیرے ہیں کسی کو خالی ہاتھ نہ موڑنا۔

دیکھئے کس طرح وہابیت کے بدنما چہرے پر خود دیوبندیوں نے زوردار طمانچہ مارا ہے۔

اور اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر کی تائید بھی ہوگئ:

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہوں مالک کے حبیب
یعنی محبوب ، محبّ میں نہیں میرا تیرا

بہرحال اگر دیوبندیوں وہابیوں کے عین اسلام تقویۃ الایمان کو دیکھا جائے تو ایسے اشعار لکھنے والے دیوبندی علماء مشرک ٹھہرے ۔دیوبندیوں کا یہ مذموم اختلاف آخر انہیں کب نظر آئے گا؟

......حوالہ نمبر 11......

اکابرین دیوبند قرآن کے گستاخ ہیں

دیوبندیوں کے خالد محمود جن کو دیوبندی ''مفکر اسلام اور عقل کا بادشاہ'' کہتے ہیں یہی خالد محمود دیوبندی اپنی کتاب میں امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ قرآن کنز الایمان (سورۃ القلم کی آیت نمبر ۱۳ کے ترجمے) پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

۞ ''قرآن پاک گالی سے یقیناً پاک ہے......زنیم کا لفظ کتنا مناسب ہے اس

کامعنی حرامی یا حرامزادہ ہرگزنہیں،مولانا احمد رضا خان نے ایک گندہ معنی[''اصل میں خطا''] نکال کر کس گستاخی سے اسے متن قرآن کی طرف نسبت کردیا ہے''

(مطالعہ بریلویت جلد۲ص۱۳۵)

[نوٹ: یہ خالد محمود دیوبندی کی جہالت ہے ورنہ خود دیوبندیوں نے بھی یہی ترجمہ کیا۔از ناقل]۔

دیوبندیوں کے عقل کے بادشاہ خالد محمود دیوبندی کے مطابق

(1)زنیم کا معنی حرام زادہ نہیں اور جو ایسا ترجمہ کرے یا مانے وہ قرآن کو گالیوں سے پاک نہیں مانتا۔

(2)زنیم کا معنی حرامی یا حرامزادہ کرنا قرآن کی گستاخی ہے۔

(3)زنیم کا معنی حرامی یا حرامزادہ کرنا ایک گندہ معنی نکال کر اسے متن قرآن کی طرف نسبت کرنا ہے۔

اب دیوبندی علماء و اکابرین کے تراجم و تفاسیر ملاحظہ کیجیے کہ انہوں نے ''زنیم'' کا معنی ''حرام زادہ، بداصل، بدنسب'' کیا تو یہ سب دیوبندی علماء خالد محمود دیوبندی کے فتوؤں سے گستاخ قرار پاتے ہیں۔

✪ دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی نے اس آیت کا ترجمہ لکھا:

''ان (سب) کے علاوہ **حرام زادہ** (بھی) ہو۔

(تسہیل مکمل تفسیر بیان القرآن پ۲۹ القلم آیت ۱۳ص۱۱۶۳)۔

✪ دیوبندی مولوی زکریا نے تھانوی کے اسی ترجمے کو قبول کیا اور اپنی کتاب میں تھانوی کا یہی ترجمہ لکھا ''سخت مزاج ہو اس کے علاوہ **حرام زادہ ہو**''

(فضائل اعمال باب درود شریف صفحہ ٦٧٧)

دیوبندی شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد خان کا ترجمہ بھی دیکھو" اور ان سب (عیوب) کے وہ **بد اصل** بھی ہے" بداصل کے معنی حرام زادہ ہی کے ہیں۔

دیوبندی مولوی عبدالماجدی دریا آبادی نے ترجمہ کیا" اس کے علاوہ **بد نسب** بھی ہے" بدنسب اسی شخص کو کہتے ہیں جس کی اصل میں خطا ہو۔

دیوبندی مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی نے لکھا کہ "زنیم" کے معنی بعض سلف کے نزدیک **ولد الزنا اور حرام زادے** کے ہیں، جس کافر کی نسبت یہ آیتیں نازل ہوئیں، وہ ایسا ہی تھا۔

(تفسیر عثمانی سورۃ القلم)

شبیر عثمانی نے صاف لکھا کہ وہ ایسا ہی تھا یعنی **ولد الزنا اور حرام زاد**۔

خالد محمود دیوبندی کی اپنی پسندیدہ فرمودہ "گلدستہ تفسیر" میں بھی یہی لکھا ہے۔"زنیم" کے معنی بعض سلف کے نزدیک **ولد الزنا اور حرام زادے کے ہیں**، جس کافر کی نسبت یہ آیتیں نازل ہوئیں، **وہ ایسا ہی تھا**۔تفسیر عثمانی۔

(گلدستہ تفاسیر جلد ۷ سورۃ القلم پارہ ۲۹ ص ۲۹۲)۔

اسی گلدستہ تفسیر کو خود اسی ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی نے پسند فرمایا اور خدمت قرآن قرار دیا (دیکھو گلدستہ تفسیر جلد ا کلمات مبارکہ)۔تو جو اعتراض اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر کیا خود اسی میں پھنسا۔

خالد محمود دیوبندی کے قلم سے

دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی

- دیوبندی شیخ الحدیث مولوی زکریا
- دیوبندی ڈپٹی نذیراحمد خان،
- دیوبندی مولوی عبدالماجدی دریاآبادی
- دیوبندی مفسر قرآن شبیراحمد عثمانی
- دیوبندی گلدستہ تفسیر کو پسند وتصدیق کرنے والے تمام دیوبندی علماء
- بلکہ خود خالد محمود دیوبندی جس نے اسی تفسیر کو پسند کیا۔
- بعض اسلاف [جنہوں نے ''زنیم'' کا معنی حرامزادہ، والدالزنا، بداصل، بدنسب کیا] سب کے سب خالد محمود کے مذکورہ بالا فتوؤں کے حقدار ٹھہرے، سب قرآن کے گستاخ نکلے۔ سورۃ قلم کی یہ آیت ''ولید بن مغیرہ'' گستاخِ رسول کے بارے میں نازل ہوئی جس میں اس کو ''زنیم'' (یعنی والدالزنا) کہا لیکن دیوبندی خالد محمود کو اس سے اتنی محبت ہے کہ اس کو حلالی ثابت کررہا ہے۔ معاذ اللہ]

یہ مانا تیرے لب پہ نغمۂ توحید ہے لیکن
تیرے من میں بسیرا ہے ولیدوں کا، یزیدوں کا

نوٹ: یہ مضمون مختصراً ''دیوبندیوں سے لاجواب سوالات'' ص 985 سے پیش کیا گیا ہے۔ مکمل مضمون پڑھنے کے لئے اسی کتاب کی طرف رجوع کیجیے۔

دیوبندی مولوی صاحب کہتے ہیں:

”بس ہم اب آسانی سے کہہ سکتے ہیں کہ جتنی کتابوں میں یہ مسئلہ قبر پر حضور ﷺ سے دعا استغفار کا جو معتبر کتب میں لکھا جا چکا ہے وہ سب باغیوں کا لکھا ہوا ہے اور بس بلفظہ۔ ندائے حق ص ۳۱۱ طبع اول۔

(المسلک المنصور ۲۱)

مماتی دیوبندیوں نے جب یہ لکھا کہ مذکورہ مسئلہ جن کتابوں میں لکھا ہے وہ سب باغیوں کا لکھا ہوا ہے تو دیوبندی حیاتی فرقے کے امام سرفراز صفدر صاحب نے ان کو جواب دیتے ہوئے لکھا کہ

”قارئین کرام! یہ ہے جناب نیلوی صاحب کے نزدیک معتبر کتابوں کا حشر ہم نے تسکین الصدور میں استشفاع عندالقبر کے متعدد کتب فقہ ومناسک سے حوالے عرض کئے ہیں۔

مثلاً نور الایضاح، طحاوی، مجمع الانہر، کتاب الاذکار للنووی، لباب المناسک، المسلک، المتقسط، المنحۃ الوھبیۃ، شامی، فتح القدیر، وفا الوفا، عالمگیری، رسال الاوکانی، فتاوی عزیزی، زبدۃ المناسک وفتاوی رشدیہ اور تحریرات حدیث وغیرہ [کل 16 کتب بنتی ہیں۔ از ناقل] لیکن بقول نیلوی صاحب ان سب کتابوں میں باغی گھس

گئے ہیں اور اپنی باغیانہ کاروائی کرتے ہوئے ان میں یہ مسئلہ گھسیڑ آئے ہیں۔......

اب طبع جدیدہ میں لکھتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ ایسی ایسی باتیں اکابر کی کتابوں میں درج کرنے کا غیر مذہب والوں نے منصوبہ بنا رکھا ہے تا کہ آنے والی نسلیں ان اکابر کی کتابوں کو دیکھ کر گمراہ ہوں۔بلفظہ۔الکتاب المسطور ص ٦ ج ٢۔سبحان اللہ تعالیٰ۔یہ ہے شیخ المحقق النیلوی صاحب کی تحقیق انیق جو عجائب گھر میں آویزاں کرنے کے قابل ہے۔اس تحقیق اور تدفین کے بعد کسی اسلامی کتاب کی کوئی حیثیت باقی رہ جاتی ہے کہ اس پر اعتبار کیا جا سکے؟ جب مشہور معتبر مستند، درسی اور متداول کتابوں کا یہ ہے تو پھر اسلامی کتب کے ذخیرہ کا کیا حال ہوگا۔(المسلک المنصور صفحہ ۲۱،۲۲)

دیو بندیوں کے اس حوالہ سے معلوم ہوا

[۱]نورالایضاح،طحاوی	[۲]،مجمع الانہر
[۳]،کتاب الاذکار للنووی،	[۴]لباب المناسک،
[۵]المسلک ،	[٦]المتقسط ،
[۷]المنحۃ الوھبیۃ،	[۸]شامی،
[۹]فتح القدیر	[۱۰]،وفاالوفا،
[۱۱]عالمگیری،	[۱۲]رسال الاوکانی،
[۱۳]فتاوی عزیزی،	[۱۴]زبدۃ المناسک
[۱۵]فتاویٰ رشدیہ	[۱٦]تحریرات حدیث وغیرہ

بقول دیو بندی نیلوی صاحب ان سب کتابوں میں باغی گھس گئے ہیں۔

حوالہ نمبر 13

﴿اسماعیل دہلوی کے فتوے سے المہند کے علمائے کافر ہیں﴾

علمائے دیوبند کی معتبر ترین کتاب المہند میں سوال ہوا کہ ''کیا جائز ہے مسجد نبوی میں دعا کرنے والے کو یہ صورت کہ قبر شریف کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور حضرت کا واسطہ دے کر حق تعالیٰ سے دعا مانگے'' (المہند ص ۳۹) تو اس کے جواب میں علماء دیوبند کا اپنا جو موقف ہے وہ اس طرح بیان ہوا کہ

''اولیٰ یہی ہے کہ زیارت کے وقت [نبی ﷺ کے] چہرے مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیے اور یہی ہمارے نزدیک معتبر ہے اور اسی پر ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے'' (المہند ص ۴۰، ۴۱)

۞...... یعنی حضور ﷺ کی قبر (روضہ مبارک، چوکھٹ) پر حاضر ہو کر اس کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا اولیٰ ہے۔

۞...... روضہ رسول ﷺ پر دعا کرتے ہوئے بھی منہ قبر رسول ﷺ کی طرف ہونا چاہیے۔

۞...... علمائے دیوبند کا عمل اسی طریقے پر ہے۔

لیکن اس کے برعکس علمائے دیوبند کی عین اسلام تقویۃ الایمان میں ان کے امام اسماعیل دہلوی اس عقیدے کو شرک قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اور تیسری بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لیے خاص کیے ہیں ان کو عبادت کہتے ہیں جیسے سجدہ اور رکوع اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا...... اُس پر غلاف

ڈالنا اور اُس کی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دعا مانگنی اور التجاء کرنی اور دین و دنیا کی مرادیں مانگنی ...... یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کیلئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کو یا بھوت و پری کو یا کسی کی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو......اسی قسم کی باتیں کرے سو اس سے شرک ثابت ہوتا ہے۔

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۲ باب پہلا توحید و شرک کے بیان میں)

دیوبندیوں کے ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ

- ...... کسی ''پیر و پیغمبر'' کی چوکھٹ یعنی قبر پر حاضر ہو کر دعا کرنا شرک ہے تو علمائے دیوبند کی معتبر کتاب اور اس کی تصدیق و تائید کرنے والے تمام دیوبندی مشرک ٹھہرے کیونکہ انہوں نے اس عمل کو جائز کہا۔
- ...... وہ علمائے دیوبند جو روضہ رسول ﷺ پر جا کر دعا و شفاعت کے قائل ہیں وہ بھی دہلوی کے فتوے سے مشرک ٹھہرے۔

......حوالہ نمبر 14......

اسماعیل دہلوی کے فتوے سے اکابرین دیوبند مشرک ہیں

اشرفعلی تھانوی کی کتاب ''ارواح ثلاثہ'' میں رشید احمد گنگوہی کی اپنے شیخ کی خانقاہ کی تعظیم و ادب کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ

''خانقاہ میں بول و براز (پیشاب و پاخانہ) نہ کرتا تھا کہ شیخ کی جگہ ہے بلکہ باہر جنگل جاتا تھا، حتی کہ لیٹنے اور جوتے پہن کر چلنے پھرنے کی ہمت بھی نہ تھی''

(ارواح ثلاثہ ص 248)

سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند قاری طیب نے بیان کیا کہ

’’حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند کلیر شریف جاتے تھے حضرت صابر کلیریؒ کے مزار کی زیارت کرنے کے واسطے ......تو[جب سامنے]کلیر ہوتا تو جوتے اتار کر بغل میں دبا لیتے اور ننگے پیروں جاتے...... جب روضہ نظر آتا تھا تو جوتا پہن کر جانا پسند نہیں کرتے تھے ننگے پیروں جاتے تھے چونکہ ادب غالب تھا۔

(خطبات طیب: بیان’’اخلاص واصلاح‘‘صفحہ ٦٧، ٦٨)

’’معلوم ہوا کہ دیوبندی امام گنگوہی صاحب اپنے شیخ کی خانقاہ میں تعظیم وادب کی وجہ سے بول وبراز (پیشاب وپاخانہ) تک نہیں کرتے تھے۔

دارالعلوم دیوبند کے سابق مہتمم قاری طیب نے لکھا:

’’حضرت نانوتوی نے حج کیا تو بڑے بڑے اکابر ساتھ تھے مثلاً؟؟ حضرت گنگوہی، حضرت مولانا یعقوب صاحب نانوتوی اور دوسرے بڑے بڑے اکابرین اور بزرگوں کا ایک مجمع تھا......مدینہ طیبہ......حرم شریف [مدینہ شریف] کے مینار سامنے نظر پڑے تو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی ایک دم اونٹ سے اُچھل کر زمین پر گر پڑے جوتے اتار کر رکھے اونٹ کے کجاوے میں اور ننگے پیر چلنا شروع کیا۔......دیکھا دیکھی دوسرے لوگوں [جن کا ذکر اوپر ہوا دیوبندی اکابر و بزرگ۔ناقل] نے بھی اونٹوں سے اُتر کر پیدل چلنا شروع کر دیا۔تو حضرت [رشید احمد] گنگوہی نے فرمایا کہ یہ احمق کیوں نیچے اتر کر چلنے لگے۔(خطبات طیب صفحہ ٦٨۔قاری محمد طیب)

تو ان تینوں حوالوں کا نتیجہ یہ نکلا:

[1]......دیوبندی امام گنگوہی صاحب اپنے شیخ کی خانقاہ میں تعظیم وادب کی وجہ سے

بول وبراز (پیشاب وپاخانہ) نہ کرتے تھے۔

[2]......دیوبندی امام گنگوہی اپنے شیخ کی خانقاہ میں تعظیم وادب کی وجہ سے ''لیٹے'' بھی نہیں تھے۔

[3]......دیوبندی امام گنگوہی اپنے شیخ کی خانقاہ میں تعظیم وادب کی وجہ سے ''جوتے بھی نہیں پہنتے تھے''۔

[4]......اسی طرح دیوبندی امام قاسم نانوتوی (بقول دیوبندی بانی دارالعلوم دیوبند) کلیر شریف کے مزار پر جاتے تو تعظیم وادب کی وجہ سے ننگے پیروں جاتے تھے۔

[5]......دیوبندی امام قاسم نانوتوی جب حج کو گئے تو جیسے مدینہ طیبہ کے مینار دور سے نظر آئے تو جوتے اتار کر ننگے پاؤں چلنے لگے۔

[6]......قاسم نانوتوی کو دیکھ کر بڑے بڑے اکابر دیوبند نے بھی جوتے اتار دیئے اور ننگے پاؤں چلے۔

لیکن اس کے برعکس بزرگوں کی ایسی تعظیم وادب کو وہابیہ کے امام نے شرک قرار دیا چنانچہ دہلوی صاحب لکھتے ہیں:

''جوکوئی کسی پیر پیغمبر بھوت کو ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو یا دور سے قصد کر کے جاوے یا وہاں روشنی کرے، ان کی قبر پر شامیانہ کھڑا کرے، وہاں کے گردوپیش کے جنگل کا ادب کرے اس پر شرک ثابت ہے۔ (تقویۃ الایمان باب اول توحید وشرک کے بیان ص ۸)

تو اسماعیل دہلوی کے فتوے سے معلوم ہوا کہ:

......دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی اپنے شیخ کی خانقاہ کی تعظیم وادب کی وجہ سے وہاں بول وبراز (پیشاب وپاخانہ) نہ کر کے مشرک ٹھہرے۔

......دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی اپنے شیخ کی خانقاہ کی تعظیم وادب کی بناء پر

وہاں نہ لیٹ کر اسماعیل دہلوی کے فتوے سے مشرک ٹھہرے۔

۞...... دیوبندی امام گنگوہی اپنے شیخ کی خانقاہ کے ادب کی وجہ سے جوتے نہ پہن کر اسماعیل دہلوی کے فتوے سے مشرک ٹھہرے۔

۞...... قاسم نانوتوی نے دور سے قصد کر کے کلیر شریف پہونچ کر اور وہاں کی تعظیم وادب میں جوتے اتار کر ننگے پیروں مزار پر جا کر دہلوی کے مطابق شرک کیا۔

۞...... قاسم نانوتوی جب مدینہ منورہ گئے تو تعظیم وادب کی وجہ سے جوتے اتار کر ننگے پاؤں چلے تو یہ بھی اسماعیل دہلوی کے فتوے سے مشرک ٹھہرے۔

۞...... قاسم نانوتوی کے ساتھ دیگر اکابرین دیوبند و دیوبندی بزرگوں نے بھی تعظیم وادب میں جوتے اتار دیئے اور ننگے پاؤں چلے تو دہلوی کے فتوے سے یہ سب بھی مشرک ٹھہرے۔

۞...... خود گنگوہی نے جب دیکھا کہ دیوبندی بزرگوں نے جوتے اتار دیئے اور ننگے پاؤں چلنے لگے تو گنگوہی نے ان دیوبندی بزرگوں کو ''احمق'' کہا۔

تو معلوم ہوا کہ دیوبندی اکابرین اسماعیل دہلوی کے فتوے سے مشرک اور گنگوہی کے مطابق احمق ہیں۔

اب ذرا دیوبندی دست وگریبان والے دیوبندی اپنی فضول مصروفیات میں سے وقت نکال کر اپنے ان دیوبندی علمائے کے بارے میں عوام الناس کو بتائیں اور یہ کہیں کہ یہ مذموم اختلاف وتضاد کی وجہ سے گمراہ تھے اور فرقہ دیوبندی اس اعتبار سے بھی ہم دیوبندیوں کے اپنے ہی اصولوں سے گمراہ و بے دین ٹھہرا۔

کافر ہوئے جو آپ تو میرا قصور کیا
جو کچھ وہ تم نے کیا بے خطا ہوں میں

......حوالہ نمبر 15......

دیوبندیوں کا اپنے باپ دادا پر شرک کا فتویٰ

☆امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

”سواول معنی شرک وتوحید کے سمجھنے چاہیے......کوئی اپنے بیٹے کا نام عبدالنبی رکھتا ہے کوئی علی بخش کوئی حسین بخش کوئی پیر بخش کوئی مدار بخش کوئی سالار بخش کوئی غلام محی الدین کوئی غلام معین الدین......اور دعوے مسلمانی کے کیے جاتے ہیں“

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۱۹ باب پہلا توحید وشرک کے بیان میں)

اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے بھی بہشتی زیور میں ”علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی“ ناموں کو شرکیہ بتایا۔تو دہلوی وتھانوی کے اس فتوے سے معلوم ہوا کہ ایسے نام رکھنا شرک ہے اور ایسے نام رکھنے والوں کو صرف مسلمانی کا دعویٰ ہی ہے اصل وہ مسلمان نہیں بلکہ مشرک ہیں۔

دہلوی کے فتوے سے دیوبندی اکابرین کے اباؤ واجداد مشرک

علمائے دیوبند کے امام رشید احمد گنگوہی کے اباؤ واجداد مشرک تھے،ان کا سلسلہ نسب کچھ اس طرح ہے کہ

”باپ کی جانب سے خاندانی سلسلہ جس کو حضرت نے خود بیان فرمایا تھا اس طرح ہے مولنا رشید احمد بن مولانا ہدایت احمد صاحب بن قاضی <u>پیر بخش</u> بن قاضی <u>غلام حسن</u> بن قاضی غلام علی بن......(ماں کی جانب سے جو سلسلے میں جو نام ہیں ان

میں)فرید بخش، غلام محمد...... (تذکرۃ الرشید جلد اص ۱۳)

تو معلوم ہوا کہ دیو بندی امام رشید احمد گنگوہی کے سلسلۂ نسب میں اسماعیل دہلوی کے مطابق مشرکین موجود تھے۔

دہلوی کے فتوے کے برعکس مزید چند حوالے

اور علماء دیو بند کے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور اشرفعلی تھانوی نے شمائم امدادیہ ص ۱۳۶ میں لکھا کہ

''چونکہ آنحضرت ﷺ واصل بحق ہیں عباد اللہ کو عباد رسول کہہ سکتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''قل یا عبادی...... مرجع ضمیر متکلم آنحضرت ﷺ ہیں۔ مولانا اشرف علی صاحب نے فرمایا کہ قرینہ بھی انہی معنیٰ کا ہے کہ آگے فرماتا ہے لاتقنطوا من...... اگر مرجع اس کا اللہ ہوتا فرماتا من رحمتی تا کہ مناسب عبادی کی ہوتی۔ (شمائم امدادیہ ص ۱۳۶)

صحیح مسلم شریف کی حدیث میں ہے ''قام عبد رسول اللہ ﷺ'' رسول اللہ ﷺ کا غلام کھڑا ہوا۔ (صحیح مسلم ج 1 ص ۴۷)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ نے ازالۃ الخفاء میں بحوالہ الریاض النضرۃ لکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے برسر منبر خطبہ میں فرمایا میں آپ ﷺ کا بندہ اور خادم (عبدہ وخادمہ) تھا۔ (ازالۃ الخفاء: مقصد ثانی ص ۶۳)

غیر مقلدین کے قاضی شوکانی نے لکھا کہ ''جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ آقا اپنے غلام اور کنیز کو نکاح کیلئے مجبور کر سکتا ہے۔ ''ان یکرہ عبدہ و امتہ علی النکاح'' (تفسیر فتح القدیر ج ۴ ص ۲۹)

دیو بندی امام گنگوہی نے لکھا ''بندہ کا بندہ ہونے کے معنی درست ہیں۔ ملخصاً

(فتاوی رشیدیہ ص ۴۹۶)

تو اب اسماعیل دہلوی کے فتوے کے مطابق

۞...... اسماعیل دہلوی کے نزدیک جو شرک ہے یعنی عبدالرسول، عبدالنبی جیسے نام اس کو امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اور اشرفعلی تھانوی صحیح ثابت کر کے مشرک ٹھہرے۔

۞...... صحابی رضی اللہ عنہ نے جو خود کو "عبد رسول اللہ" کہا وہ بھی اسماعیل دہلوی کے فتوے سے مشرک ٹھہرے۔ معاذ اللہ عزوجل

۞...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود کو رسول اللہ ﷺ کا بندہ (عبدہ) کہہ کر اسماعیل دہلوی کے فتوے سے مشرک ٹھہرے۔ معاذ اللہ عزوجل

۞...... حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت بیان کی لیکن اس کو شرک نہیں کہا لہذا اسماعیل دہلوی کے فتوے سے وہ بھی مشرک ٹھہرے۔ معاذ اللہ عزوجل

۞...... تو غیر مقلد قاضی شوکانی بھی دہلوی کے فتوے سے مشرک ٹھہرا۔

۞...... دیوبندی امام گنگوہی تو دہلوی کے فتوے سے پکا مشرک ٹھہرا کیونکہ اس نے بندہ کا بندہ ہونے کے معنیٰ درست کہا۔

۞...... دیوبندیوں کے بڑے بڑے علماء کے ناموں میں سلسلہ نسب میں ایسے نام موجود ہیں۔ لہذا وہ سب بھی مشرک ٹھہرے۔

وہابی امام کے فتوے سے صحابہ کرام پر بھی حکم شرک ثابت

☆وہابیوں دیوبندیوں کے امام اسماعیل دہلوی کہتے ہیں کہ

''اور تیسری بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لیے خاص کیے ہیں ان کو عبادت کہتے ہیں جیسے سجدہ اور رکوع اور......اس کے کنوئیں کے پانی کو تبرک سمجھ کر پینا بدن پر ڈالنا۔آپس میں بانٹنا غائبوں کے واسطے لے جانا......یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کیلئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کو یا بھوت و پری کو یا کسی کی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو......اسی قسم کی باتیں کرے سو اس سے شرک ثابت ہوتا ہے'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۳ باب پہلا توحید و شرک کے بیان میں)

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی کے اس فتوے سے معلوم ہوا کہ اللہ کے گھر کے علاوہ کسی بھی نبی علیہ الصلوۃ والسلام و ولی کا متبرک پانی یا وہاں کے کنوئیں کے پانی کو متبرک سمجھنا، اس کو بدن پر ڈالنا، پینا،۔آپس میں بانٹنا غائبوں کے واسطے لے جانا سب کچھ شرک ہے۔

دیوبندی امام کے فتوے سے نبی پاک ﷺ اور صحابہ کرام بھی نہ بچ سکے

صحیح مسلم شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

"کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الغدا فجاء خدم المدینۃ با نیتھم فیھا الماء فما یا تون باناء الا غمس یدہ فیھا فربما جاؤا بالغداۃ الباردۃ فیغمس یدہ فیھا"

ترجمہ: جب حضور اقدس ﷺ فجر کی نماز سے فارغ ہوتے مدینہ طیبہ کے خدام اپنے برتن لاتے جن میں پانی ہوتا تو آپ ہر برتن میں اپنا دست مبارک ڈال دیتے اور سردی کے اوقات میں بھی انہیں اس برکت سے محروم نہ فرماتے" (مشکوۃ شریف ۵۱۹)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس پانی کو حضور ﷺ سے نسبت ہو جائے وہ متبرک ہو جاتا ہے۔ اور صحابہ حضور ﷺ کے مبارک ہاتھوں کا مس کیے ہوئے پانی کو متبرک سمجھے بلکہ خود حضور ﷺ نے ان پر شفقت فرما کر یہ بھی بتا دیا کہ یہ عمل شرک نہیں بلکہ جائز ہے۔

ایک دوسری حدیث میں یہ ہے:

"حضرت اسماء بنت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ کا جبہ جس کو حضور پہنتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد میں نے لے لیا، ہم اس کو بیماروں کیلئے دھویا کرتے تھے اس سے مقصد یہ ہوتا تھا کہ اس جبہ شریف کے دھوون سے بیماروں کو شفا حاصل ہو اس روایت کے مبارک الفاظ یوں

ہیں''وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبسھا افنحن نغسلھما للمرضی نستشفی بھا'' (مشکوۃ ۳۷۴)

اور اسی طرح خلاصۃ الوفاء میں ہے کہ

''وکذا الابار الی شرب او تطھر منھا والتبرک بذلک''

یعنی ان کنوؤں کی زیارت کیلئے جانا اور ان کے پانی کو تبرک بنانا مستحب ہے''

(خلاصۃ الوفاء ۶۲۳)

اسماعیل دہلوی کی تقویۃ الایمان کے مطابق

۞......اسماعیل دہلوی کے مطابق نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام علہیم الرضوان اجمعین کو شرک کی اجازت دی۔معاذ اللہ

۞......اسماعیل دہلوی کے مطابق صحابہ کرام علہیم الرضوان اجمعین نے اللہ کے گھر کے علاوہ رسول اللہ ﷺ سے منسوب پانی کو متبرک سمجھا،اس کو ساتھ لے جاتے،خود پیتے،پلاتے تو یہ سب دہلوی کے مطابق شرک میں مبتلا تھے۔معاذ اللہ عزوجل۔

۞......خلاصۃ الوفاء کے مطابق تو تمام مسلمانوں کو ایسے کنوؤں جن کی نسبت آپ ﷺ سے ہو ان پانی کو متبرک بنانا مستحب ہے تو دہلوی کے مطابق یہ بھی مشرک ٹھہرے ۔معاذ اللہ عزوجل

......حوالہ نمبر 17......

وہابی امام کے فتوے سے نبی پاک ﷺ بھی نہ بچ سکے

☆ وہابیوں دیوبندیوں کے امام اسماعیل دہلوی کہتے ہیں کہ

''اور تیسری بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لیے خاص کیے ہیں ان کو عبادت کہتے ہیں جیسے سجدہ اور رکوع اور...... اس کے گھر کی طرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا......اور اس کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا گھاس نہ اُکھاڑنا مویشی نہ چرانا یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کیلئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کو یا بھوت و پری کو یا کسی کی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو......اسی قسم کی باتیں کرے سو اس سے شرک ثابت ہوتا ہے''

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۲ باب پہلا توحید و شرک کے بیان میں)

لیکن رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ میں ھے

رسول اللہ ﷺ اپنے رب جل وعلا سے عرض کرتے ہیں:

''اللھم انی احرم مابین جبلیھا مثل ماحرم بہ ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام مکۃ اے الٰہی! میں دونوں کوہ مدینہ کے درمیان کو حرم بناتا ہوں مثل اس کے جیسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ کو حرم بنایا۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۵۱، صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۴۱) واللفظ لہ عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ حدیث کے یہ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔ (۱ صحیح مسلم باب فضائل مدینہ ۱/ ۴۴۱)

☆حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں:

"ان ابراھیم حرم مکة وانی حرمت المدینة مابین لابتیھا لایقطع عضاھھا ولایصاد صیدھا"(صحیح مسلم باب فضائل مدینہ ۱/۴۴۰)

اور اسی طرح حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

"انی احرم ما بین لا بتی المدینة ان یقطع عضا ھھا او یقتل صیدھا. میں مدینہ کے دونوں سنگستانوں کے مابین حرام کرتا ہوں اس کے خاردار درختوں کا کاٹنا اور اس میں شکار کرنا (مشکوۃ شریف صفحہ ۲۳۹) اس مطلب کی حدیثیں صحاح وسنن ومسانید وغیرہا میں بکثرت موجود ہیں۔

تو اسماعیل دہلوی کے فتوئے شرک کے مطابق

۞......اسماعیل دہلوی کے مطابق نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ کے علاوہ مدینہ منورہ کو حرم بنا کر شرک کی تعلیم دی۔معاذ اللہ عزوجل

۞......اسماعیل دہلوی کے مطابق نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ کے علاوہ مدینہ منورہ کے خاردار درختوں کو کاٹنے سے منع فرما کر شرک کی تعلیم دی۔معاذ اللہ عزوجل

۞......اسماعیل دہلوی کے مطابق نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ کے علاوہ مدینہ منورہ یعنی حرم کے اندر شکار سے منع فرما کر شرک کی تعلیم دی۔معاذ اللہ عزوجل

۞ ...... صحابہ کرام،تابعین، تبع تابعین علیھم الرضوان اجمعین سے لیکر آج تک جن جن مسلمانوں نے حضور ﷺ کے اس حکم پر عمل کیا،اسماعیل دہلوی کے فتوے سے سب مشرک ٹھہرے۔معاذ اللہ عزوجل

مسلمانو! دیکھو کہ رسول اللہ ﷺ جس بات کی تعلیم فرمارہے ہیں، جسے اسلام

قرار دے رہے ہیں، اسماعیل دہلوی اس کے صریح خلاف اپنا خود ساختہ مذہب و نظریہ لیے پھرتے ہیں۔ جو دین اسلام میں جائز ہے وہ دہلوی کے نزدیک شرک ہے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! الامان والحفیظ۔ آخر دہلوی کو اپنا نیا مذہب جو ایجاد کرنا تھا تو پھر شریعت محمدی کی مخالفت تو کرنی ہی تھی۔ دہلوی نے چھانٹ چھانٹ کر ان چیزوں کو شرک بتایا ہے جن کا ثبوت شریعت محمدیہ میں موجود ہے۔

مجھے انکارِ وصلِ غیر پر کیوں کر نہ شک گزرے
زبان کچھ اور بولے پیرہن کچھ اور کہتا ہے

......حوالہ نمبر 18......

دیوبندیوں کے فتوے سے قاسم نانوتوی کافر

دیوبندیوں کے امام قاسم نانوتوی نے لکھا ہے کہ

''پھر دروغ بھی کئی طرح ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں اور ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں'' (تصفیۃ العقائد ص ۲۲)

اب قاسم نانوتوی کی اس عبارات پر دیوبندی علمائے نے کیا فتویٰ لگایا خود عامر عثمانی فاضل دیوبند، برادرزادہ شبیر احمد عثمانی دیوبندی کے شمارے تجلی دیوبند سے ملاحظہ کیجیے، وہ لکھتے ہیں:

(جو ہمارے) ''خلاف کوئی زبان کھولتا ہے تو اسے ہم دشمن اور الزام تراش اور شریر ٹھیراتے ہیں، حالانکہ بسا اوقات زبان کھولنے والا سچی بات کہتا ہوتا ہے۔ ایسا ہی

ہم زیر بحث قضیہ میں دیکھ رہے ہیں ...... تفصیل اس اجمال کی سہ روزہ ’’دعوت‘‘ دہلی کی ۱۷ ءجنوری ۵۶ء کی اشاعت میں ملاحظہ فرمایئے، کسی نے حضرت مولانا قاسم کی چند سطریں ان کی کتاب ’’تصفیۃ العقائد‘‘ سے نقل کر کے دار الافتاء دار العلوم دیوبند کو بھجیں اور پوچھا کہ ان سطروں کے لکھنے والے کے بارے میں آنجناب کا شرعی فیصلہ کیا ہے؟

خدا جانے کونسی منحوس گھڑی تھی کہ ان عقیل وفہیم مفتیوں کے دماغ میں یہ بات آ گئی کہ ہو نہ ہو یہ عبارت مودودی کی یا اس کے کسی چیلے کی ہے۔بس پھر کیا تھا۔آؤ دیکھا نہ تاؤ۔مندرجہ ذیل فتویٰ صادر فرمایا:

فتویٰ نمبر ۱۴۱۔الجواب

’’انبیاء علیہ السلام معاصی سے معصوم ہیں ان کو مرتکب معاصی سمجھنا (العیاذ باللہ) اہل سنت والجماعۃ کا عقیدہ نہیں۔اس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات کا پڑھنا جائز بھی نہیں‘‘

فقط واللہ اعلم سید احمد علی سعید۔

نائب مفتی دار العلوم دیوبندی۔

جواب صحیح ہے،ایسے عقیدے والا کافر ہے جب تک وہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح نہ کرے اس سے قطع تعلق کریں۔

مسعود احمد عفا اللہ عنہ،مہر دار الافتاء۔دیوبند،الہند۔

(تجلی دیوبند،شمارہ نمبر ۲،اپریل ۱۹۵۶ء،جلد نمبر ۷ صفحہ ۹،۱۰)

یہی حوالہ عامر عثمانی فاضل دیوبند نے ’’مولانا حسین احمد صاحب مدنی اور بعض دیگر علماء دیوبند کے جماعت اسلامی سے اختلافاتِ عقیدہ ومسلک کی حقیقت‘‘ صفحہ

۱۰۱،۱۰۲ پر بھی تحریر کیا ہے۔

دیوبندیوں کے اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ

- ......قاسم نانوتوی نے جو عقیدہ لکھا وہ سنیوں کا عقیدہ نہیں۔
- ......قاسم نانوتوی کی تحریر خطرناک ہے۔
- ......عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات کا پڑھنا جائز بھی نہیں۔
- ......قاسم نانوتوی کافر ہے۔
- ......جب تک تجدید ایمان اور تجدید نکاح نہ کرے اس سے قطع تعلق کریں۔
- ......چونکہ اس فتوے سے قاسم نانوتوی کافر ٹھہرا اور اس کا تجدید ایمان ثابت نہیں کر سکا۔ لہذا تمام دیوبندیوں کو اس سے قطع تعلق ہو جانا چاہیے۔

......حوالہ نمبر 19......

دیوبندیوں کا شیعی عقیدہ

دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی نے حضور ﷺ کے جسم مبارکہ کا سایہ نہ ہونے کے بارے میں واضح طور پر یہ لکھا ہے:

”آپ ﷺ کی ذات پاک بھی تمام اولاد آدم علیہ السلام میں سے ہے مگر حضور ﷺ نے اپنی ذات کو اتنا پاک فرمایا کہ خالص نور ہو گئے۔ اور حق تعالیٰ نے حضور ﷺ کو نور فرمایا اور تواتر سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ کے سایہ نہ تھا اور ظاہر ہے کہ بجز نور کے

تمام جسم سایہ رکھتے ہیں" (امداد السلوک، فصل ۲۱ ص ۲۰۳)

اسی طرح تھانوی کے خلیفہ عنایت علی دیوبندی نے اپنی کتاب باغ جنت ص ۳۵۹ میں لکھا ہے:

جسم پاک ان کا سراپا نور تھا
اس لئے سائے سے بالکل دور تھا

- ......دیوبندی امام نے خود لکھا کہ "تواتر سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا"
- ......تھانوی کے خلیفہ نے بھی اقرار کیا کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا۔

دیوبندی مفتی تقی عثمانی مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی کے حالات میں اس کا قول نقل کرتا ہے:

"جو چیز دین میں تواتر سے ثابت ہو اس کا منکر کافر ہے"

(اکابر دیوبند کیا تھے، دار العلوم، ستمبر اکتوبر 2010 ص 91)۔

لیکن دیوبندیوں کے امام سرفراز صفدر نے لکھا کہ

علمائے دیوبند کے امام سرفراز صفدر نے نبی پاک ﷺ کے سایہ کے بارے میں اپنی کتاب میں لکھا:

"ان صحیح روایتوں سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کا باقاعدہ سایہ تھا، جب نصوص قطعیہ سے آپ کی بشریت ثابت ہے تو بشریت کے تمام لوازمات (جس میں ایک سایہ بھی ہے) ثابت ہے۔ اصل میں آپ کا سایہ نہ ہونے کا مسئلہ شیعہ کا ہے۔

(تنقید متین صفحہ ۹۹: سرفراز صفدر)

دیوبندیوں کی ان عبارتوں سے معلوم ہوا کہ

۞......گنگوہی اور خلیفہ تھانوی نے یہ اقرار کیا کہ حضور ﷺ کا سایہ نہیں تھا تو سرفراز صفدر دیوبندی کے مطابق دیوبندی امام گنگوہی و خلیفہ تھانوی دونوں شیعہ کے حامی ،شیعہ عقیدے والے ٹھہرے۔

۞......سرفراز صفدر کے مطابق سایہ ہونا صحیح روایات سے ثابت ہے تو گنگوہی و خلیفہ تھانوی نے صفدر صاحب کے اصول سے صحیح روایات کی مخالفت کی۔

۞......سرفراز صفدر کے مطابق سایہ ہونا لوازمات بشریت سے ہے تو گنگوہی و خلیفہ تھانوی نے سایہ نہ ہونے کا اقرار کر کے لوازمات بشریت کا انکار کیا۔

۞...... دیوبندی امام گنگوہی کے مطابق سایہ نہ ہونا تواتر سے ثابت ہے جبکہ سرفراز صفدر تواتر کا انکار کرتے ہوئے سایہ تسلیم کر رہے ہیں تو تواتر کا انکار کر کے انوار شاہ کشمیری کے مطابق سرفراز صفدر کافر ٹھہرے۔

نوٹ......: دیوبندیوں نے اب ''امدادالسلوک'' کے جدید ایڈیشنوں میں ''تواتر'' کا لفظ کاٹ کر ''مشہور'' کا لفظ لکھ دیا ہے ۔لیکن آپ امدادالسلوک کے قدیم نسخوں کو چیک کر سکتے ہیں کہ ان میں تواتر کا لفظ ہی موجود ہے۔

معراج میں انبیاء کرام علیھم السلام کا نماز پڑھنا باطل

دیوبندی حیاتی فرقے کے مولانا محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی نے اپنے ہی دیوبندی مماتی فرقے کے رد میں لکھا کہ

''اب یہ لوگ [مماتی دیوبندی] کہتے ہیں کہ وہاں [یعنی شب معراج] انبیاء علیھم السلام کے جسم مثالی آئے تھے، تو میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ جہاں ملاقات کا ذکر ہے وہاں یہی جسم وارد ہوا کرتا ہے نہ کہ جسم مثالی۔ یہ بات تو وہ لوگ بھی مانتے ہیں حضرت پاک ﷺ کا جسد اطہر اصلی تھا اور آپ ﷺ نے وہاں انبیاء علیھم السلام کو جماعت کرائی ہے۔کیا کوئی مسئلہ قرآن و حدیث میں ہے کہ مولوی صاحب تو اصل کھڑے ہیں اور پیچھے ساری فوٹو کاپیاں [یعنی مثالی اجسام] کھڑی ہیں اور جماعت ہو رہی ہے۔کیا فوٹو کاپیوں سے جماعت ہو جاتی ہے؟ یقیناً نہیں ہوتی۔ جماعت تو اصل جسم سے ہوتی ہے'' (تسکین الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء صفحہ 318)

اس سے معلوم ہوا کہ دیوبندی محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی کے مطابق اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ شب معراج بیت المقدس میں نبی پاک ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے حضرات انبیاء کرام علیھم الصلوۃ والسلام کے اجسام اصلی نہیں بلکہ مثالی (بقول اکاڑوی ''فوٹو کاپیاں'') تھے تو اجسام مثالی تسلیم کرنے کی وجہ سے ان کی نماز ہی نہیں ہوئی کیونکہ جماعت تو اصل جسم سے ہوتی ہے۔

لیکن اس کے برعکس دیوبندی علماء واکابرین نے یہ اقرار کیا کہ وہاں یعنی شب معراج شریف اجسام مثالی تھے۔

چنانچہ دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی لکھتے ہیں کہ

''اس طرح باقی آسمانوں میں جو انبیاء علیہم السلام کو دیکھا سب جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ سب سے پہلے بیت المقدس میں ملے اور آسمان میں بھی ملے اور سب اپنی اپنی قبروں میں بھی ہیں۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ انبیاء کرام تینوں جگہ موجود ہوں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ قبر میں تو اصلی جسم کے ساتھ تشریف رکھتے ہیں اور دوسرے مقامات پر ان کی روح نے ان کے جسم کی شکل اختیار کر لی ہو۔ یعنی غیر عنصری جسم جسے صوفیاء مثالی جسم کہتے ہیں روح نے اس جسم کی شکل اختیار کر لی ہو اور یہ جسم کئی بھی ہو گئے ہوں اور ایک ہی وقت میں روح کا سب کے ساتھ تعلق بھی ہو گیا ہو۔...... یہ جسم مثالی جو دونوں جگہ نظر آیا الگ الگ شکل رکھتا تھا۔ (تذکرۃ الحبیب تسہیل نشر الطیب ۸۴،۸۵) دیوبندی شیخ الحدیث سرفراز صفدر نے بھی تھانوی کا یہ حوالہ لکھا اور کہا کہ ''ان کی واضح عبارت سے بھی معلوم ہوا کہ نہ صرف یہ کہ صورت مثالہ کا ثبوت ہے بلکہ اس میں تعدد بھی ممکن ہے۔ (اتمام البرہان ص ۴۶۸ بحوالہ اکابر کا باغی کون؟)

اسی طرح دیوبندیوں کے شیخ الحدیث علامہ ادریس کاندھلوی نے بھی لکھا کہ

''یعنی صحیح بات صرف یہی ہے کہ آپ ﷺ نے معراج کی رات انبیاء کرام کو مثالی، برزخی اجسام ہی میں دیکھا اور ملاقات فرمائی''

(التعلیق الصبیح ص ۲۲۹ ج ۲ بحوالہ اکابر کا باغی کون 168)

دیوبندیوں کی ان عبارتوں سے معلوم ہوا کہ

۞...... محمود عالم اوکاڑوی دیوبندی کے مطابق اگر امام اصلی جسم کے ساتھ ہو اور مقتدیوں کے اجسام مثالی ہوں تو جماعت نہیں ہوتی، تو محمود عالم اوکاڑوی کے مطابق شب معراج انبیاء کرام علیھم الصلوۃ والسلام کی نماز ہی نہیں ہوئی تھی کیونکہ دیوبندی تھانوی، دیوبندی سرفراز صفدر، دیوبندی ادریس کاندھلوی کے مطابق یہ تمام مقتدی [انبیاء] اجسام مثالیہ کے ساتھ شامل تھے۔

۞...... دیوبندیوں کے مطابق تو شب معراج انبیاء کرام علیھم الصلوۃ والسلام کی نمازیں بھی باطل قرار پائیں۔ معاذ اللہ عزوجل!

۞...... دیوبندیوں کے مطابق شب معراج میں انبیاء کرام علیھم الصلوۃ والسلام جماعت میں شامل نہ تھے۔

شاید کوئی دیوبندی ہم پر اعتراض کر بیٹھے تو عرض ہے کہ سب کچھ ہم آپ کے گھر کے مشہور مناظر خضر حیات کی کتاب کا خلاصہ پیش کر رہے ہیں۔ لہذا ہمیں الزام دینے کے بجائے جو کچھ بھی کاروائی کرنی ہو اپنے دیوبندی مولوی کے خلاف ہی کیجیے گا۔

......حوالہ نمبر 21......

﴿حیات النبی ﷺ اہم عقیدہ یا فروعی مسئلہ﴾

دیوبندی مماتی مولوی خضر حیات اپنے دیوبندی حیاتی مولوی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ محقق ٹمن (دیوبندی حیاتی ''مسئلہ حیات النبی ﷺ کے بارے) فرماتے ہیں:

''اس مسئلہ کو اتنا معمولی نہ سمجھیں، یہ عقیدہ کا مسئلہ ہے اور انتہائی اہم ہے اسلئے علماء اہل سنت [بقول دیوبند] کیلئے اس عقیدہ کی تبلیغ، نشر واشاعت لازمی ہے، اور منکر حیات کے فتنہ سے آگاہ کرنا اور عوام کو بچانا لازمی ہے'' تقریر دلپذیر ص۔۷۱۔

......[پھر مزید خضر حیات لکھتے ہیں کہ] محقق ٹمن صاحب!! آپ کے نزدیک مسئلہ حیات کی (آپ کی اپنی اختراع کردہ) تفصیل پر ایمان لانا ضروریاتِ دین میں سے ہے اور بقول آپ کے ''قبر کی زندگی'' نامی کتاب میں ۵۲ آیات قرآنیہ اور ۱۰۳ احادیث نبویہ متواترہ آپ کے مخترع مبتدع عقیدے پر موجود ہیں۔ مقدمہ تقریر دل پذیر ص ۱۶۹، از محقق ٹمن۔ (المسلک المنصور: 72,73)

دیوبندی شیخ الحدیث محقق ٹمن! کے نزدیک یہ انتہائی اہم عقیدے کا مسئلہ ہے لیکن اس کے برعکس علمائے دیوبند کیا کہتے ہیں لیجیے دیوبندی خضر حیات دیوبندی کے قلم سے مطالعہ کیجیے، خضر حیات اپنے دیوبندی مولوی کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں

''جبکہ آپ کے تمام اکابرین [دیوبند] کا نظریہ یہ ہے کہ مسئلہ مذکورہ بالکل غیر

ضروری اور فروعی ہے تو اب دو ہی صورتیں ہیں یا تو آپ کو آپ جیسے تمام غالیوں سمیت دھوکہ باز اور مفتری کہا جائے یا پھر اکابرین کو کتاب وسنت سے ناواقف اور قرآن و احادیث سے منحرف کہیں، ہمارے [خضر] نزدیک تو اول صورت متعین ہے، آپ کون سی صورت پسند فرمائیں گے؟ (المسلک المنصور: 72,73)

اس سے پہلے صفحات پر خضر حیات دیوبندی نے لکھا:

''حضرت مولانا قاری محمد طیب مہتم دارالعلوم دیوبند، نوعیت مسئلہ حیات النبی ﷺ کا فیصلہ یوں فرماتے ہیں:

''یہ مسئلہ ایسا اساسی اور بنیادی عقائد کا نہیں، کہ اس میں سکوت روا نہ رکھا جائے''

خطبات حکیم الاسلام ج ۷ ص ۱۸۹

[پھر مفتی رشید احمد لدھیانوی کا فتویٰ پیش کیا جس میں لکھا ہے کہ]

''اس تفصیل پر ایمان لانا ضروری نہیں'' ملخصا (المسلک المنصور: 69،68)

تو خضر حیات دیوبندی نے یہ بتایا کہ ایک طرف دیوبندی حیاتی اس کو انتہائی اہم عقیدے کا مسئلہ بتاتے ہیں لیکن دوسرے طرف اکابرین علمائے دیوبند اس کو فروعی و عام معمولی مسئلہ قرار دیتے ہیں۔ لہذا یہ اختلاف و تضاد ہے کہ نہیں علمائے دیوبند کو چاہیے کہ اس کے بارے میں بھی اپنے قلموں کو جنبش دیں۔

بہرحال مسئلہ کی نوعیت دیوبندیوں کے نزدیک جو بھی ہو لیکن اس مسئلہ پر علمائے دیوبند آپس میں دست و گریبان ہیں، اور دو مشہور فرقے ''حیاتی دیوبندی'' اور ''مماتی دیوبندی'' ایک دوسرے پر فتوؤں کی بوچھاڑ کیے ہوئے ہیں۔ جس کی مختصر تفصیل پہلے گزر چکی۔

......حوالہ نمبر 22......

﴿دیوبندیوں کے نزدیک سرفراز صفدر کافر ہے﴾

دیوبندیوں کے مشہور ومعروف مناظر ماسٹر محمد امین اکاڑوی دیوبندی کے برادر زادے مولوی محمود عالم دیوبندی صاحب ابن تیمیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ”**جس نے ابن تیمیہ پر شیخ الاسلام کا اطلاق کیا وہ کافر ھے**۔

(تسکین الاتقیاء ص۱۲۴ بحوالہ اکابر کا باغی کون؟ صفحہ ۲۷۲ دیوبندی خضر حیات)

دیوبندی مولوی کے مطابق جو ابن تیمیہ کو شیخ الاسلام کہے وہ کافر ہے۔

دیوبندی علماء کے مطابق خود دیوبندی علماء و اکابرین کافر ٹھہرے

دوسری طرف بڑے بڑے دیوبندی علماء و اکابرین نے ابن تیمیہ کو شیخ الاسلام کہا۔ دیوبندی مولوی سرفراز صفدر کو آج کے علماء دیوبند اپنا ”امام و پیشوا“ تسلیم کرتے ہیں، انہی سرفراز صفدر صاحب کی کتاب ”تسکین الصدور“ کے صفحہ ۱۱۲، صفحہ ۱۱۷، صفحہ ۱۳۶، صفحہ ۱۳۸، صفحہ ۱۵۷ پر **ابن تیمیہ کو شیخ الاسلام لکھا** گیا ہے۔ تو نتیجہ یہ نکلا کہ دیوبندی مولوی محمود کے مطابق دیوبندیوں کے امام ”سرفراز صفدر“ ابن تیمیہ کو شیخ الاسلام کہہ کر کافر ٹھہرے۔

[**نوٹ**: دیوبندیوں نے یہی اعتراض سنی علماء پر کیا تھا، اب اسی دیوبندی اصول کے مطابق یہ جواب دیوبندیوں کے گلے کا پھندا بن گیا]۔

......حوالہ نمبر 23......

رشید احمد گنگوہی اپنے ہی دیوبندی مولویوں کے فتووں سے کافر

دیوبندی امام خلیل احمد ورشید احمد کی مصدقہ کتاب ''براہین قاطعہ'' میں لکھا ہے:

''یہ ہر روز اعادہ ولادت کا مثل ہنود (ہندوؤں) کے سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں'' (براہین قاطعہ: ص۱۵۲)

یہ فتوی دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی کا ہے جسے خلیل احمد نے نقل کیا (دیکھئے المھند ص۶۷) اس میں صاف کہا گیا ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت مبارکہ کا دن ہر سال منانا ہندوؤں کے سانگ کنہیا کا دن منانے کی مثل ہے۔ معاذ اللہ عزوجل! مسلمانو! دیکھو دیوبندیوں کا حضور ﷺ کے جشن ولادت کے بارے میں بغض وعناد کا لاوہ کتنا شدید تھا کہ جب پھٹا تو مولود مصطفیٰ ﷺ کو ہندوؤں کے سانگ کنہیا کے دن منانے کے ساتھ تشبیہ دے ڈالی۔

<u>لیکن اس کے برعکس خود ہی ایسی تشبیہ پر کفر کا فتویٰ جاری کر دیا</u>

لیکن اس گستاخی کی وجہ سے دیوبندی امام پر اللہ عزوجل کا ایسا قہر نازل ہوا کہ اپنے ہی ہاتھوں اپنے کفر کا اقرار کرلیا۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت مبارکہ کو ہندوؤں کے فعل کے ساتھ تشبیہ دینے کے بارے میں خود ہی فتویٰ جاری کیا کہ

''کسی مسلمان کی طرف کیونکر گمان ہوسکتا ہے کہ معاذ اللہ یوں کہے کہ ذکر ولادت شریفہ فعل کفار کے مشابہ ہے'' (المھند: ۶۷)

یعنی رسول اللہ ﷺ کے ذکر ولادت شریفہ کو فعل کفار کے مشابہ کہنے والا مسلمان نہیں ہوسکتا۔ جبکہ پہلے خود اس کو کفار کے فعل کے مشابہ کہا۔ تو خلیل احمد دیوبندی کے اس فتوے سے رشید احمد گنگوہی مسلمان نہیں رہا، بلکہ خود خلیل احمد دیوبندی اپنے امام رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ نقل کرکے اپنے ہی فتوے سے مسلمان نہ رہا۔

......حوالہ نمبر 24......

﴿اسماعیل دہلوی کے فتوے سے اکابرین دیوبند مشرک﴾

دیوبندیوں کے امام اسماعیل دہلوی صاحب نے بزرگوں کے نام کے ختم کو بھی شرک قرار دیا، چنانچہ لکھتے ہیں:

''سو جو کوئی کسی کا نام اٹھتے بیٹھتے لیا کرے اور دور و نزدیک سے پکارا کرے اور بَلا کے مقابلہ میں اس کی دہائی دیوے اور دشمن پر اس کا نام لے کر حملہ کرے اور اس کے نام کا ختم پڑھے یا شغل کرے......تو ان باتوں سے مشرک ہوجاتا ہے اور اس قسم کی باتیں شرک ہیں۔'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان)

دہلوی صاحب کے مطابق کسی کے نام کا ختم کرنا شرک ہے۔ لیکن دوسری طرف خود علماء دیوبند کے اکابرین ختم خواجگان، ختم مثنوی اور ختم بخاری اب تک کر رہے ہیں۔

❁ تبلیغی جماعت کے شیخ الحدیث نے لکھا کہ ''ختم خواجگان'' حضرت کے یہاں ماہ مبارک میں اس کا اہتمام رہتا ہے۔ (صحبت با اولیاء، مولوی زکریا صفحہ ۲۱۴)

❁ دیوبندیوں کے امام رشید احمد گنگوہی نے ختم بخاری کو جائز کہا لکھتے ہیں:

”قرون ثلثہ میں بخاری تالیف نہیں ہوئی تھی مگر اس کا ختم درست ہے کہ ذکر خیر کے بعد دعا قبول ہوتی ہے اس کا اصل شرع سے ثابت ہے بدعت نہیں“ (فتاوی رشیدیہ ۱۶۶)

❁ دیوبندیوں کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”کلیات امدادیہ، ضیاء القلوب صفحہ ۶۵“ پر ”ختم خواجگان چشت کا طریقہ“ اور ”ختم خواجگان قادریہ کا طریقہ“ بتایا۔

❁ اور انہیں علمائے دیوبند کی کتب سے مثنوی شریف کا ختم کرنا بھی ثابت ہے۔

تو اسماعیل دہلوی کے مطابق دیوبندیوں کے امام گنگوہی، مولوی زکریا، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور وہ تمام دیوبندی جو بزرگوں کے نام کے ختم کرتے رہے اور کر رہے ہیں سب مشرک ٹھہرے۔

اس کشمکش کے دام سے کیا کام ہمیں
اے الفتِ چمن ترا خانہ خراب ہو

......حوالہ نمبر 25......

علماء دیوبند کے مطابق سیرت النبی ﷺ کے جلسے بدعت ہیں

وہابی اپنی محافل کو میلاد النبی ﷺ کی بجائے سیرت النبی ﷺ کا نام دیتے ہیں اور ان جلسوں کو جائز و باعث ثواب بھی سمجھتے ہیں چناں چہ علمائے دیوبند کے جامعہ بنوریہ کا سیرت النبی ﷺ کے جلسوں کے بارے میں فتویٰ ہے کہ

”نبی کریم ﷺ کی سیرت بیان کرنے کے لیے جلسے کا انعقاد اور اس سلسلے میں

لوگوں کو شرکت کی دعوت دینا اگرچہ اس کا اہتمام مسجد کے اندر ہی ہو بلا **شبہ جائز اور باعث ثواب ہے** اور اگر چندہ دینے والوں کی طرف سے اس قسم کے پروگراموں میں صرف کی اجازت ہو تو مسجد انتظامیہ بھی اس کا اہتمام کر سکتی ہے مگر کھانے کا پروگرام اگر مسجد سے ہٹ کر کیا جائے تو یہ بہتر ہے۔'' (الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ: فتویٰ نمبر ۳۷۸۸۳)

دیوبندی الیاس گھمن لکھتے ہیں:

''ایسے جلسوں کا انعقاد جس میں سیرت نبوی ﷺ کا ذکر ہو، بے شک جائز بلکہ بہتر ہے'' (فرقہ بریلویت ص ۴۰۲: الیاس گھمن)

معلوم ہوا کہ علمائے دیوبند سیرت النبی ﷺ کے جلسے جلوس جائز و ثواب سمجھ کر کرتے ہیں۔ اب کوئی ان سے پوچھئے کہ قرآن و حدیث میں سیرت النبی ﷺ کے جلسوں کے انعقاد کا ثبوت کہاں ہے؟ نبی پاک ﷺ، خلفاے راشدین وصحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین نے اپنی زندگی میں کتنی مرتبہ سیرت النبی ﷺ کے جلسوں وجلوسوں کا انعقاد کیا؟ جب نہیں کیا تو تم اس کو جائز و ثواب سمجھ کر ان کا انعقاد کر کے بدعتی ٹھہرے کہ نہیں؟

بہر حال ہم کچھ نہیں کہتے بلکہ خود علمائے دیوبند ہی کے قلم سے اس کا فیصلہ آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

دیوبندی ''سیرت النبی ﷺ کے جلسے وجلوس پر دیوبندی فتوے

ایک طرف تو علماے وہابیہ سیرت النبی ﷺ کے جلسوں وجلوسوں کا انعقاد کرتے ہیں لیکن دوسری طرف اسی کو بدعت اور رسمی مظاہرے قرار دیکر ممنوع قرار دیتے ہیں۔ چناں چہ:

☆دیوبندی مولوی یوسف لدھیانوی اپنی کتاب میں سیرت النبی ﷺ اور میلاد النبی ﷺ کے جلسوں کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''سلف صالحین نے کبھی سیرت النبی کے جلسے نہیں کیے اور نہ میلاد کی محفلیں سجائیں'' (اختلاف امت اور صراط مستقیم ص 84)

☆مزید لکھتے ہیں کہ: ''چھ صدیوں میں جیسا کہ میں ابھی عرض کر چکا ہوں، مسلمانوں نے کبھی سیرت النبی ﷺ کے نام سے کوئی جلسہ یا میلاد کے نام سے کوئی محفل نہیں سجائی۔(صفحہ 85)

اس دیوبندی مولوی کے مطابق دیوبندیوں نے وہ کام ایجاد کیا جو حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ حیات سے لیکر چھ صدیوں تک نہیں کیا گیا، لیکن آج کل دیوبندی حضرات سیرت النبی ﷺ کے جلسوں اور محافل کا انعقاد کرتے اور ان کو جائز و کار ثواب سمجھتے ہیں ،تو اپنے اصول سے بدعتی و گمراہ ٹھہرے۔

☆دیوبندیوں کے مفتی اعظم تقی عثمانی نے بھی یہ لکھا:

''نبی کریم ﷺ نے تو ہمیشہ اس امت کو ان رسمی مظاہروں سے اجتناب کی تلقین فرمائی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کی پوری حیات طیبہ میں کوئی شخص ایک نظیر ایک مثال اس بات پر پیش کرسکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سیرت کے نام پر ربیع الاول میں یا کسی مہینے میں کوئی جلوس نکالا گیا ہو؟ بلکہ پورے تیرہ سو سال کی تاریخ میں کوئی ایک مثال کم از کم مجھے تو نہیں ملی کہ کسی نے آپ کے نام پر جلوس نکالا ہو۔

ہاں! شیعہ حضرات محرم میں اپنے امام کے نام پر جلوس کرتے تھے، تو ہم نے سوچا

کہ انکی نقالی میں ہم بھی جلوس نکالیں گے حالانکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے **من تشبہ بقوم فھو منھم** جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے وہ ان میں سے ہو جاتا ہے''۔

(میلاد النبی اور سیرت النبی کے جلسے اور جلوس تالیف تھانوی، تقی عثمانی صفحہ ۲۹، ۳۰ مرتب محمد سلمان سکھروی مکتبہ الاسلام کراچی)

معلوم ہوا کہ علمائے وہابیہ کے نزدیک سیرت النبی ﷺ کے جلسوں وجلوسوں کا سلسلہ شیعہ کی نقالی ہے، اور بقول تقی عثمانی ایسی مشابہت ممنوع وحرام ہے۔تو اب سیرت النبی ﷺ کے جلسے جلوس جائز وثواب سمجھ کر کرنے والے تمام دیوبندی اپنے ان علمائے کے مطابق شیعہ کی نقالی ،مشابہت کی وجہ سے ممنوع وحرام کام کے مرتکب ٹھہرے۔

......حوالہ نمبر 26......

......علمائے دیوبند کے مطابق ''جشن دیوبند'' بدعت ہے......

دنیا جانتی ہے کہ علمائے دیوبند نے اپنے دارالعلوم دیوبند کا صد سالہ جشن منایا، اور اس میں ہندو عورت اِندرا گاندھی کو اسٹیج پر بٹھایا:

''روزنامہ جنگ کراچی بدھ ۸/ جمادی الاول ۱۴۰۰ھ مطابق ۲۶/ مارچ ۱۹۸۰ء کے مطابق مدرسہ دار العلوم دیوبند میں ایک ہندو عورت اِندرا گاندھی ساڑھ پہن کر صدارت کیلئے آئی۔اور ایک ہندوں جگ جیون رام نے دیوبندی اجلاس سے خطاب کیا۔''روزنامہ ایکسپرس ہفتہ ۱۷/ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ/ ۳۱ جولائی ۱۹۹۹ء کے مطابق

ایک ہندوعورت سونیا گاندھی نے اجلاس کنونشن میں خطاب کیا۔ملخصا

[کڑوا سچ۔مولانا محمد شہزاد ترابی]

''نئی دہلی 21۔ مارچ (ریڈیو رپورٹ،اے آئی آر) دارالعلوم دیوبند کی صد سالہ تقریبات شروع ہوگئیں بھارت کی وزیراعظم مسز اِندرا گاندھی نے تقریبات کا افتتاح کیا۔(روزنامہ مشرق۔نوائے وقت لاہور 22،23۔ مارچ 1980ء بحوالہ جشن میلادالنبی ناجائز کیوں؟اور جلوس اہلحدیث اور جشن دیوبند کا جواز کیوں؟)

ہم یہاں دیوبندیوں سے یہ نہیں کہتے ہیں کہ ایک غیر مسلم بے پردہ عورت کو اپنے جشن میں شامل ہونے دینا اور ساتھ بٹھانا جائز ہے یا حرام، یہ بھی مطالبہ نہیں کرتے کہ آیا نبی کریم ﷺ نے جو مدرسہ صفاء قائم فرمایا تھا تو بعد میں خلفائے راشدین یا کسی صحابی،،یا تابعی و تبع تابعین علیہم الرضوان اجمعین نے جشن مدرسہ الصفہ منایا کہ نہیں،اور جب انہوں نے نہیں منایا تو تم دیوبندیوں نے کیوں منایا،اور یہ بدعت ہے کہ نہیں یہ سب باتیں اپنی جگہ،ہم اس پر گفتگو نہیں کرتے لیکن یہ بتاتے ہیں کہ خود علمائے دیوبند نے ''جشن دیوبند'' کو بدعت قرار دیا۔

بعض علمائے دیوبند نے جشن دیوبند کو بدعت کہا

علمائے دیوبند کے مولانا عبدالحق خان بشیر چیئرمین حق چار یار اکیڈمی گجرات کی کتاب میں اپنے ہی دیوبندی مولوی بندیالوی کو کہتے ہیں کہ:

''بندیالوی صاحب کی طبع نازک پر اگر گراں نہ گزرے تو ہم ان سے پوچھنے کی جسارت کریں گے کہ آپ نے دارالعلوم دیوبند کی صد سالہ تقریبات کے حوالے سے اپنی جماعت کے نائب امیر حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحبؒ کا تذکرہ تو کیا

لیکن اپنی جماعت کے امیر سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری کا تذکرہ نہیں کیا جنہوں نے اپنی متعدد تقاریر میں ان تقریبات کی مخالفت کرتے ہوئے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ ہم جشن میلاد کی مخالفت کرتے ہیں اور قاری طیب جشن دیوبند کی **بدعت اختیار کر رہا** ہے"۔ **(علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ﷺ اور مولانا عطا اللہ بندیالوی ص 70)**

۞......دیوبندی جماعت کے امیر سید عنایت اللہ شاہ بخاری نے "جشن دیوبند" کی مخالفت کی۔

۞......انہوں نے جشن دیوبندی کو بدعت (جہنم میں جانے والا کام) قرار دیا۔

۞......قاری محمد طیب سابق مہتم دار العلوم دیوبند نے "جشن دیوبند" کی بدعت اختیار کی۔

۞......اب اس جشن میں صرف قاری طیب ہی تو نہیں تھے بلکہ بڑے بڑے علمائے دیوبند بھی موجود تھے تو وہ سب بھی دیوبندی عنایت اللہ شاہ بخاری کے فتوے سے بدعتی ٹھہرے۔

دیوبندی ہم سنیوں پر فتوے لگاتے ہیں لیکن اپنے گھر کا حال دیکھیں کہ کس طرح پورا دار العلوم دیوبند بقول بخاری صاحب کے بدعتی ٹھہرا۔

اقبال رنگونی دیوبندی نے لکھا:

"بدعت سے پیار کرنے والا کبھی حضور ﷺ کا محبّ نہیں ہوسکتا" **(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں ص ۶۷: دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)**

دیوبندی صاحب لکھتے ہیں: ''بدعت سے آنحضرت ﷺ کو تکلیف ہوتی ہے''
(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں ص 72)

اقبال رنگونی دیوبندی نے لکھا ہے کہ
''رسول اللہ کا ارشار ہے......''ترجمہ''بدعتی جہنمیوں کے کتے ہیں''(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں ص 112)

تو اب ان تمام دیوبندی حوالہ جات کا خلاصہ یہ نکلا کہ دارالعلوم دیوبند والوں نے جشن دیوبند کی بدعت ایجاد کر کے حضور ﷺ کو تکلیف دی۔ اور یہ دیوبندی حضور ﷺ کے محبّ نہیں، اور اس بدعت پر عمل کرنے والے تمام دار العلوم دیوبند والے بدعتی یعنی جہنمیوں کے کتے ٹھہرے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

خلفائے راشدین کے جلوس بدعت

تمام اہل علم جانتے ہیں کہ علمائے دیوبند نبی پاک ﷺ کے میلاد النبی ﷺ کے جلسے وجلوس کا انعقاد نہیں کرتے لیکن صحابہ کرام علیھم الرضوان اجمعین کے ایام، جلسے وجلوس نکالتے ہیں۔ بلکہ ان ایام کو سرکاری سطح پر منانے اور عام تعطیل کا مطالبہ بھی کرتے نظر آتے ہیں۔

جس کسی کو اشتہارات درکار ہوں تو نیٹ پر سرچ کر کے دیکھ سکتا ہے یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ جس پر ہم حوالہ جات پیش کریں، کوئی وہابی دیوبندی اس کا انکار نہیں

کرسکتا، درجنوں اشہارات و پوسٹر اس پر پیش کیے جاسکتے ہیں۔

علماے دیوبند کی نام نہاد جہادی تنظیم لشکر جھنگوی کے حق نواز جھنگوی کہتے ہیں کہ:

''ہم یوم صدیق اکبرؓ پر جلوس نکال چکے ہیں میں نے سنی زعماء اور سنی علماء کرام سے کہا ہے ذرا چند سال اپنے فتوے کی توپ کا منہ بند رکھو، میں تم سے زیادہ بدعت کے موضوع کو پڑھ چکا ہوں...... ہم صدیق اکبرؓ کے یوم کے جلوس نکالیں گے۔ جب یہ پختہ ہوگا، تو فاروق اعظمؓ کا یوم آئے گا۔ ۱۸/ذوالحجہ کو عثمان غنیؓ کا آئے گا، جب وہ پختہ ہو گا ہم دس محرم کا بھی جلوس نکالیں گے اور وہ جلوس حسینؓ کی مدح جرات، بہادری، شجاعت کا جلوس ہوگا اور ان کے خلاف ماتم کرنے والے جوان کی بزدلی یا ان کی بہادری پر ہنس گیری کرتے ہیں۔ یہ ان کے خلاف ہوگا۔ (مولانا حق نواز جھنگوی شہید کی 15 تاریخ ساز تقریریں، صفحہ ۱۱۴، ۱۱۵۔ ادارہ نشریات اسلام لاہور)

قابل توجہ الفاظ ہیں کہ ''میں نے سنی زعما اور سنی علماء کرام (دیوبندیوں) سے کہا ہے ذرا چند سال اپنے فتوے کی توپ کا منہ بند رکھو'' یعنی ان ایام کو بدعت مت کہو، جھنگوی دیوبندی کی اس عبارت کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ چوں کہ اب ان ایام کا انعقاد علمائے دیوبند کرنے لگے ہیں۔ لہٰذا اب دیوبندی علماء ان کو بدعت نہ کہیں، ان پر بدعت کہ فتوے نہ لگائیں۔

مگر دیوبندی مفتی سعید خان کے مطابق یہ بھی بدعت ہے

اب اس کے برعکس دیوبندی مفتی محمد سعید خان کا فتویٰ بھی ملاحظہ کرلیں کہ وہ ان ایام کو بدعت قرار دیتے ہیں، کہتے ہیں کہ:

''تیسری خرابی یہ ہے کہ جن بدعات کے رد پر ہمارے اکابرین اھل السنۃ والجماعۃ

نے تقریبا ڈیڑھ سو برس خم ٹھونک کر جہاد کیا، اب وہی بدعات ان نام نہاد سنیوں ،صوفیوں ،دیوبندیوں نے اپنا لی ہیں۔مثلاً اکابرین اھل السنۃ والجماعۃ رضی اللہ عنہم ہمیشہ دن منانے کے خلاف رہے لیکن اب خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے باقاعدہ دن منائے جاتے ہیں اوراس بات کی ترغیب وسعی نامبارک بھی کی جاتی ہے۔محرم ۱۴۳۲ھ یہ پہلا سال ہے کہ اپنے آپ کوسنی اور دیوبندی کہنے والے علماء کرام نے اسلام آباد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام پرایک باقاعدہ جلوس نکالا ہے۔شیعہ حضرات دس محرم مناتے ہیں اورانہوں نے یکم محرم منایا ہے'' (دیوبندیت کی تطہیر ضروری ہے صفحہ 14)

اسی طرح علمائے دیوبند کے فتاویٰ حقانیہ میں یہ سوال ہوا ہے کہ:

''آج کل عوام میں یہ ایک عام رواج بن چکا ہے کہ ہر سال قوم کے مقتداء اور بڑے لوگوں کی برسیاں منائی جاتی ہیں، جیسے کہ یوم صدیق اکبرؓ، یوم فاروق اعظمؓ، یوم اقبالؒ، اور یوم قائداعظم وغیرہ، شرعاً ان برسیوں کا کیا حکم ہے؟''

تو دیوبندی مفتیوں نے جواب میں یہ فتویٰ دیا:

''اسلام ایک کامل اور مکمل دین اور ضابطہ حیات ہے جو کہ خدا پرستی (یعنی صرف اللہ کی عبادت۔از ناقل) کا داعی ہے اور شخصیت پرستی سے منع کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ خیرالقرون میں اس قسم کے اعمال (برسی وغیرہ) کا کوئی ثبوت نہیں ملتا، رسول اللہ ﷺ جیسی عظیم شخصیت کے دنیا سے جانے کے بعد خلفاء راشدین اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور بعد میں آنے والے تابعین وتبع تابعین حتیٰ کہ کسی بھی امام یا محدث نے رسول اللہ ﷺ کی برسی نہیں منائی اور نہ آپ ﷺ کی یاد میں کوئی چھٹی کی ......اگراس کوایصالِ ثواب کے لئے منایا جاتا ہواوراس سن اموات کے ایصالِ ثواب

کے لئے ختمات القرآن وغیرہ ہوتے ہوں تو اس تخصیص ایام کی وجہ سے بھی یہ خلافِ شرع ہے اس لئے کہ شریعتِ مقدسہ نے ایصالِ ثواب کے لئے کوئی خاص دن مقرر نہیں کیا بلکہ ہر وقت اور ہر جگہ اس کی گنجائش ہے، اپنی طرف سے کوئی خاص دن مقرر کرنا دین میں زیادتی ہے جو اسلام کے کامل اور مکمل ہونے کی صفت کے خلاف ہے ،اس لئے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ان خرافات اور بے ہودہ رسومات (یعنی یوم صدیق اکبرؓ، یوم فاروق اعظمؓ، یوم اقبالؒ،اور یوم قائد اعظم وغیرہ۔از ناقل) سے پرہیز کریں اور یہود و ہنود کا طریقہ ترک کردیں'' (فتاوٰی حقانیہ جلد۲ص ۷۳،۷۴)

علمائے دیوبند کے ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ یہ

[۱]......دیوبندیوں کے مطابق ایام منانا شخصیت پرستی یعنی ان بزرگوں کی عبادت کرنا ہے۔

[۲]......ایسا کام نبی کریم ﷺ خلفاء راشدین اور دیگر صحابہ، تابعین و تبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ثابت نہیں تو اصول وہابیہ سے بدعت ٹھہرا، مفتی سعید نے جلسے جلوس کو بھی بدعت کہا،

[۳]......یوم صدیق اکبر، یوم فاروق اعظم، یوم اقبال ،اور یوم قائد اعظم وغیرہ تخصیصِ ایام خلافِ شرع ہیں۔

[۴]......دین میں زیادتی ہے

[۵]......یہ سب ایام خرافات اور بیہودہ رسومات ہیں۔

[۶]......یہود و ہنود کا طریقہ ہے۔

تو اب ان دیوبندی فتوؤں کے مطابق حق نواز جھنگوی اور اس کے پیروکار، لشکر جھنگوی اور وہ تمام دیوبندی جو ایام صحابہ کرام علیھم الرضوان اجمعین مناتے رہے اور اب بھی منا رہے ہیں، وہ شخصیت پرست ہیں، بدعتی ہیں، خلاف شرع کام کے مرتکب ہیں، دین میں زیادتی کرنے والے ہیں، خرافات و بے ہودہ رسومات میں مبتلا ہیں، یہود و ہنود کے طریقے پر عمل پیرا ہیں۔

یہ نہ پوچھ کہ شکایتیں کتنی ہیں تم سے
تو بتا کے تیرا کوئی اور ستم باقی تو نہیں

تو یہ سارے ستم خود دیوبندی مفتیوں نے خود دیوبندیوں پر ڈھائے ہیں، بلکہ مزید ایک ستم بھی دیکھ لیجیے، لیکن دیوبندیوں کو صبر کی تلقین ہے۔

……دیوبندی اپنے بدعت کے فتوؤں کی زد میں……

اقبال رنگونی دیوبندی نے لکھا:

"بدعت سے پیار کرنے والا کبھی حضور ﷺ کا محبّ نہیں ہوسکتا" (بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں ص ۶۷: دارالمعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)

اقبال رنگونی دیوبندی نے لکھا:

"واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام کی نظر میں بدعت کتنی خبیث اور صاحب بدعت کتنا خبیث العمل ہے" (بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں ص 73)

دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

"بدعت سے آنحضرت ﷺ کو تکلیف ہوتی ہے"

(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں ص 72)

اقبال رنگونی دیوبندی نے لکھا ہے:

''رسول اللہ کا ارشار ہے...... ''ترجمہ''بدعتی جہنمیوں کے کتے ہیں''

(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں ص 112)

اب مذکورہ بالا تمام دیوبندی حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ

......دیوبندی مفتی سعید خان کے مطابق حق نواز جھنگوی بدعتی تھا کیونکہ جلسے جلوس اور ایام صحابہ علیھم الرضوان اجمعین مناتا اور دوسروں کو بھی منانے کے لئے کہتا تھا۔

......آج بھی دیوبندی نبی پاک ﷺ کی ولادت کی خوشی کا دن تو نہیں مناتے لیکن خلفاء راشدین علیھم الرضوان اجمعین کے ایام، جلسے جلوس مناتے ہیں تو مفتی خان محمد سعید دیوبندی کے مطابق یہ سب دیوبندی بدعتی ہے۔

......جب یہ سب دیوبندی مفتی کے مطابق بدعت اور عامل بدعتی ہیں تو اب دیوبندی اقبال رنگونی کے حوالہ جات کے مطابق دیوبندیوں نے یہ مذکورہ بدعت ایجاد کر کے حضور ﷺ کو تکلیف دی، ان کو حضور ﷺ سے محبت نہیں، یہ سب دیوبندی ان کے فتوے سے خبیث ہیں، جہنیوں کے کتے ہیں، اور بروز قیامت نبی کریم ﷺ ان کو خود سے دور کر دیں گے۔

۞......مفتی سعید خان دیوبندی کے مطابق دیوبندیوں نے یہ بدعتی کام کیا اور دیوبندی اقبال رنگونی بدعت اور بدعتیوں کے بارے میں کہتے ہیں

اقبال رنگونی دیوبندی لکھتے ہیں:

''قیامت کے دن آنحضرت ﷺ بدعتیوں کو دیکھ کر بڑی نفرت کے انداز میں فرمائیں گے، **سحقا سحقا لمن بدل بعدی** (یعنی جنہوں نے میرے بعد دین میں تبدیلی کی اور بدعت پھیلائی وہ مجھ سے دور ہیں دور ہیں) بدعت کو ایجاد کرنے کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ ہمارا کامل دین گویا ابھی ناقص ہے اور آنحضرت ﷺ کی شریعت میں ہر کسی کمی بیشی کی گنجائش ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد گویا نبوت کی ضرورت باقی ہے اور یہ ختم نبوت کا انکار نہیں تو اور کیا ہے؟'' (بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں ص 72)

تو معلوم ہوا کہ خلفاء راشدین اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کے نام سے جلسے، جلوس اور ایام منانے والے دیوبندیوں نے دین اسلام کو کامل نہیں ناقص سمجھا، حضور ﷺ کی دین میں کمی بیشی کے مرتکب ہوئے، اور ان کے نزدیک نبوت کی ضرورت باقی ہے اور یہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔

اب دیوبندی ہم سنیوں کو برا بھلا مت کہیں کیونکہ یہ تو آپ ہی کے اصولوں اور تحریروں کے جواب میں الزاماً جوابات دیئے جارہے ہیں۔ اور لکھنے والے آپ کے گھر کے دیوبندی علماء ہیں۔

دیوبندی مولوی ابوایوب اپنی کتاب میں ’’سبز عمامے‘‘ کے خلاف لکھتے ہیں:

’’یہاں الفت و محبت کا انداز ہی ہے کہ محبوب [ﷺ] سفید پگڑی باندھیں اور سبز زندگی بھر نہ باندھیں، یہ محبّ کہلانے والے سفید سے احتراز کر کے سبز کو اختیار کریں‘‘

(دست و گریبان صفحہ ج ۲ ص ۲۲)

اسی طرح الیاس گھمن دیوبندی کی زیرنگرانی شائع ہونے والا دیوبندی مجلّہ ’’راہِ سنت‘‘ لاہور کے نائب مدیر مولوی فیاض طارق دیوبندی سبز عمامے کے خلاف لکھتے ہیں کہ

’’سبز پگڑی کی شریعت اور سنت میں کوئی اصل نہیں اور نہ ہی یہ زمانہ قدیم میں تھی بلکہ بعد میں گھڑ لی گئی ہے‘‘ (دو ماہی دیوبندی مجلّہ ’’راہ سنت‘‘ لاہور ص ۳۳ رمضان المبارک، شوال المکرّم ۱۴۳۰، بحوالہ کلمہ حق شمارہ ۱۳ ص ۳۸)

۞...... مذکورہ بالا اقتباس میں ابوایوب دیوبندی نے بیان کیا کہ سبز عمامہ شریف پہننا حضور ﷺ سے ثابت نہیں یعنی ان کے اصول سے بدعت ہے۔

۞...... دیوبندیوں کے مطابق سبز عمامہ شریف پہننا محبت کے تقاضوں کے منافی ہے

۞...... دیوبندیوں کے مطابق سبز پگڑی کی شریعت اور سنت میں کوئی اصل نہیں۔

✿......دیوبندیوں کے مطابق سبز پگڑی زمانہ قدیم میں نہ تھی بلکہ بعد میں گڑھ لی گئی ہے۔

علمائے دیوبند کے اس نزاع نے خود ہی پوری دیوبندیت کا بیڑہ غرق کر دیا۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیں:

دیوبندی علماء سبز پگڑی باندھ کر بدعتی وگمراہ ٹھہرے

دیوبندی الیاس گھمن اپنی کتاب میں غیر مقلد کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''آپ ﷺ سے کالے رنگ کے علاوہ سفید، سبز اور قطری رنگ جس میں سرخی ہوتی ہے ان سب رنگوں کا ثبوت بھی ملتا ہے......مسند کی روایت سے سبز عمامے کا ثبوت ملتا ہے'' (المہند اور اعتراضات کا جائزہ: ص ۲۱۳)

دیوبندی سخی داد خوستی سبز عمامے شریف کے متعلق لکھتے ہیں:

''عمامہ کا سیاہ سفید اور سبز رنگ تو مستحب ہے'' (الحجۃ التامہ فی لبس العمامۃ: یعنی پگڑی کا مکمل ومدلل بیان: ص ۵۴: مقالات خوستی ۲/ ٦٧)

سخی داد خوستی دیوبندی نے صحابہ سے سبز عمامہ باندھنا ثابت کیا، چنانچہ لکھا:

''صحابہؓ کرام سے سبز عمامے باندھنا منقول ہے جیسا کہ ایک اثر میں آیا ہے [ترجمہ]......مہاجرین اولین [صحابہ] کو سوت کے سیاہ، سرخ اور سبز عمامے باندھتے پایا'' (مقالات خوسی ۲/ ٦٣)

دیوبندی شارح ترمذی محمد سعید پالن پوری کہتے ہیں

''نبی ﷺ نے سیاہ پگڑی بھی باندھی ہے، ہری (سبز) بھی اور سفید بھی''

(تحفۃ الالمعی شرح سنن ترمذی ۵/ ۷۰)۔

دیوبندی شیخ الاسلام مفتی تقی عثمانی نے لکھا:

''حضور اقدس ﷺ سے......بعض روایات میں سبز عمامہ پہننا بھی ثابت ہے''

(اصلاحی خطبات ۵/ ۳۰۷)۔

تبلیغی طارق جمیل نے کہا:

(آپ ﷺ)''سفید، سیاہ اور سبز تینوں پگڑیاں باندھتے تھے''

(خطبات جمیل ۲/ ۱۰۳)

دیوبندی حسین احمد مدنی کا عمامہ سبز یا کالا ہی ہوتا تھا۔

(تذکرۃ الخلیل ص ۳۶۲)

انوار شاہ کشمیری دیوبندی ''اکثر سبز عمامہ باندھتے''

(بزرگوں کے ایمان افراز قصے ص ۸۰)

دیوبندی مولوی علی شیر حیدری کہتے ہیں:

''تم تو [سنی بریلوی] ہری (سبز) پگڑی کو ہاتھ ہی نہ لگاؤ، یہ تو دارالعلوم دیوبند کی نشانی ہے اور میرے ہر فاضلِ دیوبند بزرگ کے پاس ہری (سبز) پگڑی رکھی ہوئی ہے جو اپنے اساتذہ نے اپنے ہاتھ سے انہیں بندھوائی تھی''

(حق نواز جھنگوی شہید سے علی شیر حیدری تک: ص ۴۲۰: مولوی ثناء اللہ سعد شجاع آبادی)

اس کے علاوہ بھی متعدد حوالے علمائے دیوبند کے موجود ہیں، جن میں علمائے دیوبند کا سبز پگڑی پہننا ثابت ہے۔ تفصیل کیلئے علامہ کاشف اقبال مدنی حفظہ اللہ کی کتاب ''سبز عمامے کا جواز''، میثم عباس رضوی صاحب کا مضمون ''مجلّہ کلمہ حق لاہور شمارہ ۱۳ ص ۳۷''

دیکھئے، ہم نے ان کے وہاں سے صرف چند حوالے پیش کئے ہیں۔

سنی تبصرہ

ان تمام دیوبندی مولویوں کے مطابق دیوبندی کھچڑی کچھ اس طرح پکی:

* ...... ''بقول دیوبندی مولوی کے سبز عمامہ کی شریعت وسنت میں کوئی اصل نہیں یعنی بدعت ہے لیکن الیاس گھمن کے مطابق '' سبز عمامے کا ثبوت ملتا ہے''تو دیوبندیوں کے مطابق حضور ﷺ بھی بدعتی ٹھہرے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ!!
* ......ایک دیوبندی مولوی نے کہا کہ اسکا شریعت وسنت میں کوئی اصل نہیں لیکن دوسرا مولوی سبز رنگ کے عمامے کو مستحب کہتا ہے۔
* ......ایک دیوبندی کہتا ہے کہ یہ سبز عمامہ بعد میں گھڑا گیا یعنی بدعت ہے لیکن دوسرا دیوبندی کہتا کہ سبز عمامے باندھنا صحابہ سے ثابت ہے، تو پہلے دیوبندی کے مطابق صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین بھی بدعتی ٹھہرے۔
* ......الیاس گھمن دیوبندی، محمد سعید پالن پوری، مفتی تقی عثمانی، تبلیغی طارق جمیل نے اقرار کیا کہ حضور ﷺ سے سبز عمامہ ثابت ہے تو ابوایوب اور مولوی فیاض طارق کے ان سب دیوبندیوں نے بدعت کی حمایت کی، تو بدعتی ٹھہرے۔
* ......ابو ایوب دیوبندی اور مولوی فیاض طارق دیوبندی کے فتوؤں سے دیوبندی حسین احمد مدنی اور انور شاہ کشمیری حتی کہ دار العلوم دیوبند فضلا جن کو سبز پگڑی پہنائی جاتی ہے۔ یہ سب کے سب سبز عمامے پہنے کی وجہ سے ایسے فعل کے مرتکب ہوئے جس کی سنت وشریعت میں کوئی اصل نہیں بلکہ بدعت پر عمل کر کے سب کے سب بدعتی ٹھہرے۔ انہوں نے بعد میں یہ سبز پگڑی گڑھی، یہ کام انہوں نے محبوب

ﷺ سے محبت کے تقاضوں کے منافی کیا۔

۞......جب دیوبندی علمائے سبز عمامہ باندھ کر اپنے ہی علماء کے فتوؤں سے بدعتی ٹھہرے تو ہم بدعت اور بدعتیوں کے بارے میں پہلے دیوبند مولوی اقبال رنگونی کے حوالے پیش کر چکے کہ ''بدعت سے پیار کرنے والا کبھی حضور ﷺ کا محبّ نہیں ہو سکتا'' ''صاحب بدعت کتنا خبیث العمل ہے'' ''بدعت سے آنحضرت ﷺ کو تکلیف ہوتی ہے'' ''قیامت کے دن آنحضرت ﷺ بدعتیوں کو دیکھ کر بڑی نفرت کے انداز میں فرمائیں گے، **سحقا سحقا لمن بدل بعدی**، بدعت کو ایجاد کرنے کا مطلب یہ نکلتا ہے کامل دین اسلام ناقص ہے، اور یہ ختم نبوت کا انکار کرنا ہے ،(حوالہ پہلے درج ہو چکے) تو دیوبندی اقبال کے مطابق سبز عمامہ باندھنے والے علمائے دیوبند و دار العلوم دیوبند والے ان سب فتوؤں کے حق دار ٹھہرے۔

کس دھن میں بہہ رہی ہے مری کشتی حیات
طوفاں نگاہ میں ہے نہ ساحل نگاہ میں

......حوالہ نمبر 29......

......سالگرہ منانا بدعت یا جائز، دیوبندی دست و گریباں......

علمائے دیوبند کے مشہور فتاویٰ حقانیہ ج ۲ ص ۴۷ پر سالگرہ کے بارے میں فتویٰ ہے کہ

''اسلام میں اس قسم کے رسم و رواج کا کوئی ثبوت نہیں، خیر القرون میں کسی صحابی ،تابی، تبع تابعین یا آئمہ اربعہ میں سے کسی سے مروجہ طریقہ پر سالگرہ منانا ثابت نہیں

، یہ رسمِ بد انگریزوں کی ایجاد کردہ ہے ان کی دیکھا دیکھی کچھ مسلمانوں میں بھی یہ رسم سرایت کر چکی ہے، اس لئے اس رسم کو ضروری سمجھنا، ایسی دعوت میں شرکت کرنا، اور تحفے تحائف دینا فضول ہے، شریعتِ مقدسہ میں اس کی قطعاً اجازت نہیں"

(فتاویٰ حقانیہ جلد۲ص۷۴،۷۵)

علمائے دیوبند کے محمد یوسف لدھیانوی کی کتاب میں سالگرہ کے بارے میں یہ فتویٰ موجود ہے کہ "سالگرہ کی رسم انگریزوں کی ایجاد ہے"

(آپ کے مسائل اوران کا حل: رسومات، جلد دوم ص ۵۱۸)

اسی طرح دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ ہے کہ

"نبی کریم ﷺ سے، حضرات صحابہ کرام وتابعین سے آئمہ اربعہ سے، بزرگان دین سے جنم دن یا سالگرہ منانے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا، یہ غیر قوموں کا طریقہ ہے۔ ہم مسلمانوں کو غیروں کا طریقہ اپنانا جائز نہیں، نہ ہی اس موقعہ پر مبارک باد دینا درست ہے۔ ہمیں اسلامی طریقہ پر زندگی گذارنا چاہیے، غیروں کے طریقوں کو اختیار نہ کرنا چاہیے" وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ. القرآن.

(دارالافتاء دارالعلوم دیوبند: بدعات ورسوم: سوال نمبر 37002، فتویٰ (ب) (1233/3-296=363

قارئین دیوبندی مفتی نے جو آیت لکھی وہ مکمل اس طرح ہے کہ "وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ" اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے (پ3 عمرآن85)

دیوبندی مفتی نے جو آیت سالگرہ کے رد میں پیش کی اس کا یہی مطب ہے اور سالگرہ منانا منانا اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین اختیار کرنا ہے اور ایسا عمل کرنے والے زیاں کاروں سے ہیں۔

اسی طرح جامعہ بنوریہ کراچی والوں کا فتویٰ ہے:

''سالگرہ منانا محض ایک رسم ہے جو کئی ایک منکرات ومنہیات کو شامل ہونے کی بناء پر جائز نہیں اور نہ ہی خیر قرون ثلاثہ مشہود لھا بالخیر سے اس کا کوئی ثبوت یا جواز ملتا ہے اس لئے اس سے احتراز ہی لازم ہے۔(دارالافتاء والقضاء، الجامعۃ البنوریہ العالمیہ، فتوی نمبر 42631 سیریل نمبر 6731 تاریخ 8/10/2009)

انہیں کا دوسرا فتویٰ ہے کہ

''واضح ہو کہ سالگرہ منانے کا نہ تو شرعا کوئی ثبوت ہے اور نہ کوئی عبادت ہے اور نہ اس پر کوئی اجر وثواب ہے بلکہ یہ محض یہود ونصاریٰ کی ایجاد ہے ان کی دیکھا دیکھی مسلمانوں میں مروج ہوگئی ہے جو کئی ایک خرافات وممنوعات کو شامل ہونے کی بناء پر واجب الاحتراز ہے۔(دار الافتاء و القضاء ،الجامعۃ البنوریہ العالمیہ، سیریل نمبر 8715، تاریخ 6/28/2010)

علمائے دیوبند کے ان فتوؤں سے معلوم ہوا کہ

[۱]......اسلام میں سالگرہ کی رسم ورواج کا کوئی ثبوت نہیں،

[۲]......شریعتِ مقدسہ میں اس کی قطعاً اجازت نہیں،

[۳]......کسی صحابی، تابعی، تبع تابعین یا آئمہ اربعہ سے ثابت نہیں،

[۴]......سالگرہ منانا رسم بد یعنی بیہودہ و بری رسم ہے،

[۵]......سالگرہ انگریزوں کی ایجاد کردہ ہے،

[٦]......یہ غیر قوموں [کافروں] کا طریقہ ہے،

[۷]......یہ محض یہود ونصاریٰ کی ایجاد ہے،

[۸]......انگریزوں کی دیکھا دیکھی مسلمانوں میں سرایت کرگئی،

[۹]......سالگرہ منانا اسلام کے سوا کوئی دین اختیار کرنا ہے،

[۱۰]......اس سے احتراز ہی لازم ہے۔

دیوبندی امام گنگوہی اپنے مفتیوں کی زد میں

مذکورہ بالا دیوبندی فتوے میں سالگرہ اور سالگرہ منانے والوں کے رد میں علمائے دیوبند نے خوب بھڑاس نکالی، لیکن اس کے برعکس تمام علمائے دیوبند کے امام رشید احمد گنگوہی سالگرہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس کے منانے میں کچھ حرج نہیں۔

چنانچہ ان کے فتاویٰ رشیدیہ سے سوال وجواب دونوں ملاحظہ کیجیے،

سوال...... : بچوں کی سالگرہ اور اس کی خوشی میں اطعام الطعام کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب...... : سالگرہ یا یاداشت عمر اطفال کے واسطے کچھ حرج نہیں معلوم ہوتا اور بعد سال کے کھانا بوجہ اللہ تعالیٰ کھلانا بھی درست ہے'' (فتاویٰ رشدیہ: حرمت اور جواز کے مسائل صفحہ ۵٦۷)

اب رشید احمد گنگوہی نے اس میں کچھ ''حرج نہیں'' کا فتویٰ دیکر اپنے دیوبندی مفتیوں کے مطابق ایسے کام کی اجازت دی جو ''رسم ورواج'' جس کی شریعتِ مقدسہ

نے اجازت نہیں دی'' جو کسی صحابی، تابعی، تبع تابعین یا آئمہ اربعہ سے ثابت نہیں'' جو رسم بد ہے''،'' جو انگریزوں، یہود و نصاریٰ کی ایجاد،، یہ غیر قوموں کا طریقہ ہے، ایسی رسم جس کو منانے سے اسلام کے سوا کوئی دین اختیار کرنا ہے''

تو اب علمائے دیوبند ہی بتائیں کہ رشید احمد گنگوہی ایسے کام کی اجازت دے کر کس حکم شرعی کے مستحق ٹھہرے؟ اب گھمن پارٹی اس کو کب مذموم اختلاف اور تضاد قرار دیکر اپنا علمی فریضہ سرانجام دیں گی؟

......حوالہ نمبر 30......

دیوبندی محمود الحسن جن کو دیوبندی ''شیخ الہند'' کہتے ہیں انہوں نے رشید احمد گنگوہی دیوبندی کی وفات کے بعد مرثیہ لکھا جس میں گنگوہی کی قبر [تربت] کو کوہ طور سے تشبیہ دیتے ہوئے لکھا کہ

تیری تربت انور کو دے کر طور سے تشبیہ
کہے ہوں بار بار ارنی دیکھی میری بھی نادانی

(مرثیہ گنگوہی)

جب مناظرہ جھنگ میں سنیوں کی طرف سے اس کو پیش کیا گیا تو حق نواز جھنگوی دیوبندی نے اس کے جواب میں اپنے شیخ الہند کو ہی نادان و بے وقوف قرار دیا، جھنگوی صاحب کہتے ہیں کہ

میں ”گزارش کروں گا شعر میں لفظ موجود ہے” کہ دیکھی میری بھی نادانی ” شاعر [یعنی دیوبندی شیخ الہند۔ناقل] خود کہتا ہے کہ میں ایک نادان اور بے وقوف ہوں کہ ایک قبر سے طور کو تشبیہ دے رہا ہوں جب وہ اپنی نادانی تسلیم کر رہا ہے کہ میری غلطی ہے اور ایک نادانی مانتے شخص کو کہنا کہ تو تو قبر کو طور ماننا ہے تو یہ حوالہ قابل سند اور قابل اعتبار نہیں ہوگا اس شاعر نے خود مان لیا کہ میری نادانی ہے میں قبر کو کیسے طور سے تشبیہ دے رہا ہوں۔(مناظرہ جھنگ 211)

تو حق نواز جھنگوی کے مطابق ان کے شیخ الہند بے وقوف و نادان تھے۔

...... تاویل کا ازالہ ......

یہاں دیوبندیوں کی اس تاویل کا جواب دیتے چلیں کہ یہ ان کی بے ہودہ تاویل ہے۔

اولاً......تو اسماعیل دہلوی کے عین اسلام تقویۃ الایمان کے سراسر خلاف ہے کیونکہ دہلوی نے لکھا

کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو سو اس میں بھی اختصار کرو“(تقویۃ الایمان:۵۹)

تو جب انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں دیوبندی عین اسلام کا یہ حکم ہے تو پھر اپنے گنگوہی کی تعریفیں اتنی بڑھا چڑھا کر ان کی تربت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور سے تشبیہ دینا کیا گنگوہی کے مقام کو ان سے بڑھا کر پیش کرنا نہیں؟ آخر یہاں اختصار کیوں نہیں روا رکھا گیا؟

دوم......: یہ کہ اگر کوئی شخص (بالخصوص وہابی دیوبندی علماء) اپنے بزرگوں کی تعریف میں انتہائی درجہ کا مبالغہ کرتے ہوئے ان کا مقام کسی نبی علیہ السلام سے بڑھادیں یا کسی نبی علیہ السلام کی ذات پر تنقید و تنقیص کرے تو اس کو محض مصنف یا قائل کی نادانی و بے وقوفی کہہ دینا کافی ہوگا؟ اور کیا کوئی اپنی ایسی نادانی و بے وقوفی کے سبب ایسی باتیں کہہ جائے تو وہ مرفوع القلم ہو جائیگا؟ اور اس پر شرعاً کوئی حکم عائد نہیں ہو گا؟ اور اگر نہیں تو پھر یہ حکم صرف علمائے دیوبند ہی کیلئے خاص ہوگا کہ سب چھوٹے بڑے نادان و بے وقوف دیوبندیوں کے حق میں بھی تسلیم کیا جائے گا؟ اور اگر کل کوئی شخص نادانی و بے وقوفی کے الفاظ استعمال کر کے ایسے ہی اشعار و کلمات لکھ دے تو اس کے حق میں بھی علمائے دیوبند یہی تاویل قبول کریں گے؟ اسی طرح اگر کوئی شخص اللہ عزوجل و رسول اللہ ﷺ کی شان میں صریح گستاخی کر کے اپنی نادانی مان لے تو کیا وہ شرعی مواخذے سے بچ جائے گا؟ لہذا دیوبندیوں کی اس تاویل سے تو بے ادبوں گستاخوں کو چور دروازہ دینا ہے کہ گستاخیاں کرو اور نادانی، بے وقوفی کا بہانہ بنا کر جان چھڑالو۔ **لاحول ولاقوۃ الاباللہ!**

......حوالہ نمبر 31......

﴿گستاخانہ عبارات اور تھانوی کی تاویلیں﴾

دیوبندی مولوی محمد اسلم نے فوائد فریدیہ کی تین عبارتیں لکھیں:

''محشر میں بایزید کا جھنڈا احمد ﷺ کے جھنڈے سے بلند...... بایزید موسیٰ و عیسیٰ ہیں...... **لاالہ الااللہ چشتی رسول اللہ**...... یہ تینوں عبارتیں لکھنے کے بعد محمد اسلم

دیوبندی کہتا ہے کہ جب یہ گستاخانہ عبارات پیش کی گئیں ......(نور سنت شمارہ ۸ص 57)

حق نواز جھنگوی دیوبندی نے بھی مناظرہ جھنگ میں بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی انہی عبارتوں کو گستاخانہ قرار دیکر سنیوں کے خلاف پیش کیا۔

لیکن اس کے برعکس خود علمائے دیوبند کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی نے ایسی باتیں جن کو دیوبندیوں نے گستاخانہ کہا، پر اعتراض نہ کیا بلکہ ان کی تاویلیں کیں ہیں اور کہا ہے کہ یہ ہماری فہم سے خارج ہیں۔

اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں:

''ایک شخص نے سوال کیا کہ خواجہ بایزید قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا **لوائی اعظم من لواء محمد** صلی اللہ علیہ وسلم '' وہ یہ بات کیوں کر رہے ہیں۔ جناب خواجہ نے فرمایا بعض کلمات مشائخ از قسم حال و کیفیت ہوتے ہیں ان کو ہفوات کہتے ہیں۔ جیسے یہ قول ان **کالیس فی حبتی سوی اللہ تعالیٰ** اور یہ کہنا کہ **سبحانی ما اعظم شانی** سو ان سب کو ہفوات عشاق کہتے ہیں یہ باتیں غلبات احوال میں ان سے سرزد ہوتیں ہیں کہ جو ہمارے فہم سے خارج ہیں''۔ (السنۃ الجلیہ، باب اول صفحہ ۳۶ تھانوی)۔

دیوبندیوں کی ان عبارتوں سے معلوم ہوا کہ

۞......دیوبندی محمد اسلم کے مطابق یہ گستاخانہ عبارات ہیں تو اشرفعلی تھانوی ان گستاخانہ عبارتوں کی تاویلیں کرتا رہا۔ لہذا گستاخی نہ مان کر خود گستاخ ہوا۔

۞......جب دیوبندی محمد اسلم کے مطابق یہ گستاخانہ عبارات ہیں تو کیا ان کے قائل مذکورہ بزرگوں کو کافر و مشرک کہا جائے گا یا نہیں؟

⊛ ...... جب تھانوی کے نزدیک یہ سب ہفوات عشاق سے ہیں، ان کی تاویل کی جائے گی انھیں گستاخی قرار نہیں دیا جا سکتا تو دیوبندیوں کا ان عبارات کو سینوں کے خلاف پیش کرنا فریب کاری، دھوکا ہے اور خود دیوبندی مذہب کے اکابرین کے خلاف اور اپنے دیوبندی اکابرین سے بغاوت ہے۔

...... حوالہ نمبر 32 ......

﴿تھانوی و شیخ الہند کی آپسی خانہ جنگی﴾

دیوبندیوں کے حکیم اشرفعلی تھانوی نبی کریم ﷺ کے بارے میں کہتے ہیں

"اسی طرح آپ کا نام بانی اسلام نہ رکھتے جیسا کہ یہ لوگ آپ کو بانی اسلام کہا کرتے ہیں، میرے نزدیک یہ لقب عیسائیوں سے لیا گیا ہے وہ لوگ اسلام کو خدا کا بنایا ہوا نہیں سمجھتے بلکہ بوجہ انکار نبوت کے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اسلام کو بنایا ہے۔ مسلمانوں اس لقب کو چھوڑو۔ خوب سمجھ لیجیے کہ بانی اسلام خدا تعالیٰ ہیں۔

(میلاد النبی ص ۴۶۳: اشرفعلی تھانوی)

⊛ ...... "بانی اسلام" کا لقب عیسائیوں سے لیا گیا ہے۔

⊛ ...... آپ ﷺ کو بانی اسلام نہ کہنا چاہیے۔ اس لقب کو چھوڑ دینا چاہیے۔

⊛ ...... دیوبندی امام تھانوی کے مطابق بانی اسلام خدا تعالیٰ ہے۔

لیکن اس کے برعکس دیوبندیوں کے شیخ الہند

دیوبندیوں کے شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی نے حضور ﷺ کو بانی اسلام کہا۔ چنانچہ ان کے ایک شعر کا مصرعہ ہے کہ

''اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی''

(مرثیہ ص ۵)

دیوبندیوں کی ان عبارتوں سے معلوم ہوا کہ

۞......بانی اسلام کا لقب عیسائیوں سے لیا گیا ہے تو دیوبندی شیخ الہند نے عیسائیوں کا لقب نبی پاک ﷺ کے بارے میں استعمال کیا۔

۞......تھانوی کے مطابق حضور ﷺ کو بانی اسلام نہ کہنا چاہیے لیکن دیوبندی شیخ الہند نے حضور ﷺ کو بانی اسلام کہا۔

۞......دیوبندی امام تھانوی کے مطابق بانی اسلام اللہ تعالیٰ ہے تو دیوبندی شیخ الہند نے حضور ﷺ کو بانی اسلام کہہ کر شرک کیا۔

۞......ایک دیوبندی حضور ﷺ کو بانی اسلام کہہ رہا ہے اور دوسرا دیوبندی منع کر رہا ہے اب فیصلہ کیجئے کہ کس کی بات حق اور کس کی باطل ہے؟ بہر حال جس کو بھی باطل کہو دونوں ہی دیوبندی بزرگ ہیں۔

......حوالہ نمبر 33......

﴿دیوبندیوں کے فتوے سے امام سخاوی وسیوطی بھی کافر ومشرک﴾

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فتاوٰی رضویہ میں لکھا ہے کہ ''حضور ﷺ بے شک احد واحمد ہیں۔دونوں حضور ﷺ کے اسمائے طیبہ سے ہیں اور معنی یہ کہ حضور مظہر شان احدیت ہیں،تجلی احدیت حضور کی عبدیت میں جلوہ گر ہے (فتاوٰی رضویہ ٦/٣٠٦)

تو اس پر دیوبندیوں کے الیاس گھمن لکھتے ہیں:

''**نقل کفر کفر نہ باشد** :مولوی احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں:حضور بے شک احد اور احمد ہیں'' (فرقہ سیفیہ کا تحقیقی جائزہ ص ٣٧)

یعنی الیاس گھمن کے نزدیک حضور ﷺ کیلئے احد و احمد کے اسمائے مبارکہ کفریہ و شرکیہ ہیں۔

لیکن الیاس گھمن کے فتوے کے برعکس

[۱]......امام حافظ بن عبدالرحمٰن سخاوی رحمۃ اللہ الھادی اپنی مشہور ومعروف کتاب ''القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ'' میں حضور ﷺ کے اسمائے طیبہ میں اسم ''احد'' بھی ذکر کرتے ہیں۔

''الاتقی للہ، اجود الناس، احسن الناس، <u>**الاحد**</u>، **احمد**......<u>الاول</u>، اول شافع، اول المسلمین ، اول مشفع، اول المومنین. (القول البدیع ٧٧ عربی بیروت)۔

[۲]......امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر الشافعی السیوطی رحمۃ اللہ علیہ بھی حضور

ﷺ کے اسمائے طیبہ میں اسم ''احد'' ذکر کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

'میں (امام جلال الدین سیوطی) کہتا ہوں ہمارے سامنے کچھ اور نام بھی آئے ہیں جو یہ ہیں'' **احد**، اصدق، احسن، اجود۔الخ

(خصائص الکبری جلد اول صفحہ ۱۴۹ عربی ۱۳۳)

الیاس گھمن دیوبندی کے فتوے سے معلوم ہوا کہ

- ......الیاس گھمن دیوبندی کے مطابق امام سخاوی و سیوطی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اس حوالہ سے قبل بھی ''**نقل کفر کفر نہ باشد**'' پڑھنا پڑھے گا۔
- ......الیاس گھمن دیوبندی کے مطابق امام سخاوی و سیوطی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے کفر کیا۔ کہ جس کو گھمن کفر بتا رہا ہے اس کو انہوں نے حضور ﷺ کے اسمائے مبارک بتایا۔

دیکھئے دیوبندیوں نے اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی آڑ میں ان بزرگوں کو بھی نہ چھوڑا۔

......حوالہ نمبر 34......

......شبلی نعمانی پر دیوبندی خانہ جنگی......

دیوبندی اکثر شبلی نعمانی کا نام لیکر سنیوں پر الزام تکفیر عائد کرتے ہیں، اب انہیں کی اصول کے مطابق عرض یہ ہے کہ دیوبندی حکیم اشرفعلی تھانوی کا فتویٰ ہے کہ

''شبلی اور مولانا حمید الدین فراہی کافر ہیں......ان کا مدرسہ کفر و زندقہ ہے اور اسکے تمام متعلقین کافر و زندیق ہیں۔ یہاں تک کہ جو علماء اس مدرسے کے جلسوں میں شرکت کریں وہ بھی ملحد و بے دین ہیں'' (حکیم الامت صفحہ 475)

دیوبندی انور شاہ کشمیری نے کہا:

’’یعنی شبلی نعمانی کی یہ بدعقیدگی اور بد مذہبی لوگوں پر اس لئے ظاہر کرتا ہوں کہ دین اسلام میں کافر کے کفر کو چھپانا جائز نہیں‘‘

(مقدمہ مشکلات القرآن ص ۳۲: بحوالہ محاسبہ دیوبندی ۱/ ۲۹۸)

[۱] تھانوی کے مطابق شبلی نعمانی کافر ہے۔

[۲] اس کا مدرسہ بھی کفر و زندقہ ہے۔

[۳] اس کے تمام متعلقین کافر و زندیق ہیں۔

[۴] جو اس کے جلسوں میں جائے وہ بھی ملحد بے دین ہے۔

[۵] انوار شاہ دیوبندی کے مطابق بھی شبلی نعمانی کافر ہے۔

اب جو کافر کو کافر نہ کہے اس کے بارے میں کیا فتویٰ ہے ملاحظہ کیجیے

دیوبندیوں کے اکابر مرتضی حسن چاندپوری کہتے ہیں:

’’جو کافر اور مرتد کو کافر اور مرتد نہ کہے وہ بھی کافر ہے‘‘

(احتساب قادیانیت جلد دہم ص ۲۵۳۔ اشد العذاب ص ۱۱)

’’کسی کافر کو عقائد کفریہ کے باوجود مسلمان کہنا بھی کفر ہے کیونکہ اس نے کفر کو اسلام بنادیا، حالانکہ کفر کفر ہے اور اسلام اسلام ہے‘‘

(احتساب قادیانیت جلد دہم ص ۲۵۴۔ اشد العذاب ص ۱۲)

جبکہ دیوبندیوں نے شبلی نعمانی کو شمس العلماء اور رحمۃ اللہ علیہ لکھا:

دیوبندی امام سرفراز صفدر انہی شبلی نعمانی کی کتاب سیرت النعمان کا حوالہ بیان کرتے

ہوئے لکھتے ہیں:

''شمس العلماء مورخِ اسلام علامہ شبلی نعمانیؒ (المتوفی ۱۳۳۲ھ)......''

(احسن الکلام فی ترک القراۃ خلف الامام ص ۴۲۰)

دیوبندیوں کی ان کتابوں سے معلوم ہوا کہ

۞......تھانوی کے مطابق شبلی نعمانی کافر ہے لیکن سرفراز صفدر نے اس کو شمس العلماء اور ''رحمۃ اللہ علیہ'' لکھ کر [دست و گریبان والے دیوبندیوں کے اصول سے] مسلمان سمجھا۔ اور مرتضی حسن کے مطابق جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر تو سرفراز صفدر شبلی نعمانی کو کافر نہ کہہ کر خود کافر ہوئے۔

۞......تھانوی کے نزدیک شبلی نعمانی کے تمام متعلقین کافر و زندیق، جو علماء اس مدرسے کے جلسوں میں شرکت کریں وہ بھی ملحد و بے دین ہیں'' تو پھر شبلی نعمانی کی کتاب کو اچھا سمجھنے والے، اس کو شمس العلماء کا خطاب دینے والے، اور اس کے لئے رحمۃ اللہ علیہ لکھنے والے تو دیوبندی اصولوں سے پکے کافر ٹھہرے۔

۞......یہ بھی یاد رہے کہ سرفراز صفدر نے جس کتاب ''احسن الکلام'' میں شبلی نعمانی کے بارے میں شمس العلماء اور رحمۃ اللہ علیہ لکھا۔ اس کتاب پر درج ذیل دیوبندی علمائے کی تصدیقات موجود ہیں۔ (۱) دیوبندی قاری محمد طیب سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند (۲) دیوبندی سید مہدی سابق مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند: انہوں نے خود لکھا کہ ''میں نے جز اول کا اول سے آخر تک لفظ بہ لفظ ......مطالعہ کیا'' (ص ۱۹)۔ (۳) دیوبندی شیخ الہند حسین احمد مدنی: انہوں نے کہا

کہ ''حضرت مفتی سید مہدی حسن صاحب کی تحریر سے میں حرف بحرف موافقت کرتا ہوں''(ص۲۰)۔(۴) دیوبندی شیخ الحدیث مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی ۔ (۵) دیوبندی مفتی فقیر اللہ سابق مفتی اعظم جامعہ رشدیہ۔(۶) دیوبندی مفتی محمد شفیع دیوبندی مفتی اعظم'': انہوں نے سرفراز صاف کی اس کتاب احسن الکلام کو بے نظر کتاب کہا (ص۲۳)(۷) دیوبندی مولانا خیر محمد سابق مہتم مدرسہ عربیہ خیر المدارس ملتان (۸) دیوبندی مولانا احمد علی امیر انجمن خدا الدین (۹) دیوبندی مولانا شیخ الحدیث قاضی شمس الدین (۱۰) دیوبندی شیخ الحدیث محمد عبداللہ درخواسی (۱۱) دیوبندی شیخ الحدیث محمد عبدالرحمٰن ۔(۱۲) دیوبندی شیخ القرآن والحدیث محمد سلطان محمود (۱۳) دیوبندی محمد عبد الحق صاحب مہتم مدرسہ حقانیہ اکوڑہ خٹک (۱۴) دیوبندی مفتی محمد شفیع سابق مہتم مدرسہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا (۱۵) دیوبندی مولانا محمد نصیر الدین غور غشتی: عمدہ و مفید کتاب کہا (ص۳۱)(۱۶) دیوبندی استاذ العلماء محمد شمس الحق افغانی ترنگ زئی: بے نظیر کتاب کہا (ص۳۳)(۱۷) دیوبندی مولانا عبد الرشید (۱۸) دیوبندی مفتی رشید احمد مہتم اشرف المدارس ناظم آباد کراچی ۔

لہذا علمائے دیوبند ذرا غور کریں کہ تھانوی کے فتوے سے شبلی نعمانی کافر ہے اور سرفراز صفدر کے مطابق شمس العلماء اور رحمۃ اللہ علیہ اور یہ سب دیوبندی علماء سرفراز کے حامی وحمایتی تو یہ سب بھی اس فتوے کے زرد میں آتے ہیں کہ نہیں؟

......حوالہ نمبر 35......

......دیوبندی ''کاہل، جاہل، گستاخ اور گنہگار''......

مولوی ابوایوب دیوبندی کی کتاب دست وگریباں میں اس قسم کا اعتراض عائد کیا گیا ہے ہم انہی کے اصول پر یہ جواب الزاماً پیش کرتے ہیں۔علمائے دیوبند کے قاضی محمد زاھد الحسینی خلیفہ احمد علی لاہوری دیوبندی لکھتے ہیں کہ

''حضور انور ﷺ کے نام کے صرف ''ع'' یا ''عم'' یا ''ص'' یا ''صلعم'' لکھنا گستاخی اور گناہ ہے۔شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ: ''جس آدمی نے سب سے پہلے حضور انور ﷺ کے اسمِ گرامی کے ساتھ صلعم لکھا تھا اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تھا۔معارف السنن جلد۴ ص ۲۹۳۔

(با محمد ﷺ با وقار: ص ۴۴، دارالارشاد مدنی روڈ، اٹک شہر)

اسی طرح دیوبندیوں کے شیخ الحدیث مولوی زکریا تبلیغی جماعت نے لکھا ہے:

''اگر تحریر میں بار بار نبی کریم ﷺ کا پاک نام آئے تو بار بار درود شریف لکھے اور پورا درود لکھے اور کاہلوں اور جاہلوں کی طرح سے صلعم وغیرہ الفاظ کے ساتھ اشارہ پر قناعت نہ کرے'' (فضائل اعمال: فضائل درود شریف ص ۷۴۶)

معلوم ہوا کہ علمائے دیوبند کے نزدیک نبی کریم ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ ''ع''، ''عم''، ''ص''، ''صلعم'' لکھنے والوں کے بارے میں یہ حکم ہے کہ

[۱] ایسے لوگ گستاخ ہیں۔ [۲] ایسے لوگ گناہگار ہیں۔

[۳] ایسے لوگ کاہل ہیں۔ [۴] ایسے لوگ جاہل ہیں۔

[۵] ایسے لوگوں کے ہاتھ کاٹ دینا چاہیے۔

لیکن اس کے برعکس دیوبندیوں نے ''ص''، ''صلعم'' لکھا

اب لیجیے علمائے دیوبند کی معتبر ترین کتب کے حوالے ملاحظہ کیجیے۔ جن میں نبی کریم ﷺ نے نام مبارک کے ساتھ صرف ''ص''، ''صلعم'' وغیرہ لکھا گیا ہے۔

[۞]......اشرفعلی تھانوی نے لکھا کہ ''حضورؐ نے اجازت فرمائی''

(حفظ الایمان مع بسط البنان: ص ۵)

اشرفعلی تھانوی نے لکھا کہ ''اگر علم رسولؐ سے بھی تشبیہ ہوتی''

(حفظ الایمان مع بسط البنان: ص ۲۴)

ان دونوں عبارتوں میں اشرفعلی تھانوی نے نبی کریم ﷺ کے نام کے ساتھ '' ؐ '' لکھا۔

[۞]......اسی طرح رشید احمد گنگوہی کی مصدقہ خلیل احمد انبیٹھوی کی کتاب ''براھین قاطعہ'' میں متعدد مقامات پر آپ ﷺ کے نام کے ساتھ صرف ''ص'' لکھا گیا چنانچہ لکھا ''ذکر ولادت آپ ؐ کا'' (براھین قاطعہ ص ۸)

اسی میں لکھا ہے کہ ''ابن مسعودؓ تا حیات فخر عالمؐ اسلام علیک ایہا النبی

(براھین قاطعہ ص ۲۸)

اسی میں ہے کہ ''اور بعد وفات آپؐ کے السلام علی النبی''

(براھین قاطعہ ص ۲۸)

اسی طرح متعدد مقامات پر ''ﷺ'' کی بجائے صرف ''ص'' ہی لکھا گیا ہے۔

[۞]......اسی طرح قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں متعدد مقامات پر انبیاء کرام

علیہم الصلوۃ والسلام کے ساتھ صرف ''ؑ'' لکھا۔

(حفظ الایمان: کتب خانہ رحیمہ دیوبند ص۱۳، ص۱۴، ص۲۹، ص۳۰، ص۳۲)

[۞]...... ''اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان ناشر فخر العبید اعظمی مکتبہ نعیمیہ صدر بازار مئوناتھ بھنجن یوپی میں لکھا کہ ''تو اپنے حبیبؐ پر''

(تقویۃ الایمان ص۳)

اسی میں لکھا کہ ''سو جو کوئی یہ آیت سن کر یہ کہنے لگے کہ پیغمبرؐ کی بات''

(تقویۃ الایمان ص۵)

اسی میں لکھا کہ ''اللہ و رسولؐ کے کلام سمجھنے میں''

(تقویۃ الایمان ص۵)

اسی میں لکھا ''اللہ و رسولؐ'' (تقویۃ الایمان ص۶)

اسی میں ہے ''بلکہ حضرت پیغمبرؐ کی جناب میں''

(تقویۃ الایمان ص۳۷)''

ہمارے پیغمبرؐ سارے جہاں کے سردار'' (تقویۃ الایمان ص۹۲)

تو تقویۃ الایمان میں متعدد بار ''ﷺ'' لکھنے کی بجائے صرف ''ص'' لکھا۔

[۞]...... بلکہ اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان ص۲۹: ناشر فخر العبید اعظمی مکتبہ نعیمیہ صدر بازار مئوناتھ بھنجن یوپی میں ''صلعم'' کے الفاظ بھی لکھے ''حضرت پیغمبر صلعم کو بارہا ایسا اتفاق ہوا (تقویۃ الایمان ص۲۹)

اسی میں لکھا کہ ''اللہ صاحب نے پیغمبر صلعم کو فرمایا'' (تقویۃ الایمان ص۳۱)

[۞]......اسی طرح علمائے دیوبند کے شیخ الحدیث مولوی زکریا آف تبلیغی جماعت

کی کتاب ''تبلیغی نصاب'' میں جگہ جگہ صرف ''ص'' کے الفاظ لکھے ہیں۔ ''اللہ کی صلوۃ سے مراد اللہ کی تعریف ہے حضورؐ پر'' (فضائل درود شریف ۶۶۹)

''آیت شریفہ میں مسلمانوں کو حضورؐ پر صلوۃ'' (فضائل درود شریف ۶۷۰)

''کوئی ہدیہ حضورؐ کی خدمت میں بھیجیں'' (فضائل درود شریف ۶۷۰)

''ہم جیسا حضورؐ کیلئے سفارش کیا کرسکتا ہے'' (فضائل درود شریف ۶۷۱)

مولوی زکریا کی ان کتابوں میں درجنوں مقامات پر نبی کریم ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ صرف ''ص'' ہی لکھا۔

دیوبندیوں کی ان کتابوں سے معلوم ہوا کہ

۞ ...... قاضی محمد زاھد الحسینی خلیفہ احمد علی لاہوری دیوبندی اور مولوی زکریا کاندھلوی کے مطابق مذکورہ بالا تمام علمائے دیوبندی وہابی (اسماعیل دہلوی ، اشرفعی تھانوی ، رشید احمد گنگوہی ، خلیل احمد انبیٹھوی ، قاسم نانوتوی ، مولوی زکریا وغیرھما) گستاخ ہیں۔

۞ ...... قاضی اور زکریا کے مطابق اسماعیل دہلوی ، اشرفعی تھانوی ، رشید احمد گنگوہی ، خلیل احمد انبیٹھوی ، قاسم نانوتوی ، مولوی زکریا وغیرھما) گناہگار ہیں

۞ ...... قاضی اور زکریا کے مطابق اسماعیل دہلوی ، اشرفعی تھانوی ، رشید احمد گنگوہی ، خلیل احمد انبیٹھوی ، قاسم نانوتوی ، مولوی زکریا وغیرھما) ، کاہل ہیں۔

۞ ...... قاضی اور زکریا کے مطابق اسماعیل دہلوی ، اشرفعی تھانوی ، رشید احمد گنگوہی ، خلیل احمد انبیٹھوی ، قاسم نانوتوی ، مولوی زکریا وغیرھما) جاہل ہیں

۞ ...... قاضی اور زکریا کے مطابق اسماعیل دہلوی ، اشرفعلی تھانوی ، رشید احمد گنگوہی

خلیل احمد انبیٹھوی ،قاسم نانوتوی ،مولوی زکریا وغیرھم) ان کے ہاتھ کاٹ دینے چاہیے تھے۔

نوٹ:۔کاتب کی غلطی بتا کر دامن نہیں چھڑا سکتے کیوں کہ آج تک کسی دیوبندی نے نہ ہی کاتب کی غلطی تسلیم کیا ہے اور نہ ہی اپنا کوئی وضاحتی بیان جاری کیا ہے۔لہٰذا اس سے ثابت ہوا کہ یہ سب خود ان اپنے کرتوت ہیں جس سے وہ اوران کی جماعت راضی ہے۔

......حوالہ نمبر 36......

علمائے دیوبند کے مشہور مناظر ماسٹر امین اکاڑوی کے بقول ایک اہل حدیث مولوی نے حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نام کے ساتھ ''رضی اللہ عنہ'' (رضی اللہ عنہ)نہیں لکھا تو دیوبندی ماسٹر نے اس کے خلاف لکھا: **''ہائے بغض صحابہ''**

(تجلیات ص صفدر جلد۲ ص ۴۴۹)

جب یہ بغض صحابہ ہے تو نبی کریم ﷺ کے نام کے ساتھ درود وسلام نہ لکھنا تو دیوبندی اصول سے بغض رسول ﷺ ٹھہرا۔کیا یہ حب رسول ہے؟ یقیناً یہ بھی بغض رسول ہی ہوگا۔

اسماعیل دہلوی کا بغض رسول

اسماعیل دہلوی نے لکھا:

''جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان:۴۳)

''جب قسم کھانے کی پڑے تو پیغمبر کی یا علی کی یا امام کی'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان:۴۴)

''یا خود پیغمبر ہی کو یوں سمجھے کہ شرع انہیں کا حکم ہے'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان:۴۴)

''سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان:۴۵)

''سواس طرح ہمارے پیغمبر سارے جہاں کے سردار ہیں'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر:۵۹)

دیوبندیوں کی ان کتابوں سے معلوم ہوا کہ

۞ ......تو مذکورہ بالا عبارات میں بھی اسماعیل دہلوی نے ''علیہ الصلوۃ والسلام'' کے الفاظ نہ لکھے تو دیوبندی مناظر ماسٹر امین کے مطابق امام اسمٰعیل دہلوی نے بغضِ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا ثبوت دیا۔

۞ ......اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نام کے ساتھ ''رضی اللہ عنہ'' نہ لکھ کر دیوبندی مناظر ماسٹر امین کے مطابق اسمٰعیل دہلوی نے بغض صحابہ کا ثبوت دیا۔

۞ ......ماسٹر امین دیوبندی کے اصول سے اسماعیل دہلوی کو انبیا ئعلھیم الصلوۃ والسلام اور صحابہ کرام علہیم الرضوان اجمعین سے بغض تھا۔

ویسے بھی دہلوی کی کتاب تقویۃً الایمان انبیا کرام علہیم الصلوۃ والسلام اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ علہیم اجمعین کی شان میں گستاخیوں سے بھری ہوئی ہے۔جس کی وجہ سے امت مسلمہ دو فرقوں میں بٹ گئی۔اس کا تفصیلی ذکر ان شاءاللہ آگے آئے گا۔

......حوالہ نمبر 37

دہلوی کے فتوے سے سیف یمانی والے مشرک

وہابی دیوبندی امام اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب میں یہ لکھا کہ جو کسی بزرگ کو ''معبود، داتا، بے پرواہ، خداوند، خدائگاں، مالک الملک، شہنشاہ بولے......سو ان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے''

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۴ باب پہلا توحید وشرک کے بیان میں)

اسماعیل دہلوی کے فتوے سے دیوبندی علماء مشرک

......دیوبندیوں کے مناظر منظور نعمانی نے حضور ﷺ کے بارے میں لکھا کہ ''آہ! عالم قدس کے جس شہنشاہ نے شب معراج......'' (سیف یمانی ص ۱۲۱)

تو اسماعیل دہلوی کے فتوے سے دیوبندی منظور نعمانی مشرک ٹھہرے کیونکہ انہوں نے حضور ﷺ کے لئے ''شہنشاہ'' کا لفظ استعمال کیا اور دہلوی کے نزدیک ایسا لفظ اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کے لئے استعمال کرنا شرک ہے۔

......دیوبندی مولانا محمد حبیب الرحمٰن خان میواتی نے ''تذکرۃ صوفیائے میوات'' ص ۵۱۲ پر ایک مجذوب کو داتا کہا ''داتا گلاب شاہ متھین'' (پھر لکھا) ''چند روز میں داتا نے فیض باطن سے مالا مال کر دیا'' (پھر لکھا) ''داتا گلاب شاہ نے توجہ دی تو آپ پر ایک خاص حالت محویت کی طاری ہوئی'' (تذکرۃ صوفیائے

میوات''ص۵۱۲)

تو اسماعیل دہلوی کے فتوے سے'' دیوبندی مولانا محمد حبیب الرحمٰن خان میواتی'' بھی مشرک ٹھہرے کیونکہ انہوں نے اللہ کی مخلوق کو داتا کہا۔

۞......سابق مہتم دار العلوم دیوبندقاری محمد طیب نے اپنی کتاب ''عالمِ بَرزخ''میں لکھا کہ تھانوی صاحب وفات سے دوسال قبل دانت درست کروانے کے لئے لاہورتشریف لے گے......''اس سلسلہ میں حضرت علی ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پہنچ کر دیر تک مراقب رہے''(پھرلکھا)''داتا گنج بخش کے مزار سے لوٹتے ہوئے''(عالمِ بَرزخ:ص۲۵)

تو اسماعیل دہلوی کے فتوے سے قاری طیب سابق مہتم دارالعلوم دیوبند بھی مشرک ٹھہرے کیونکہ انہوں نے حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کو''داتا گنج بخش'' کہا۔

دیوبندیوں کی کتابوں سے معلوم ہوا کہ

۞......اسماعیل دہلوی کے فتوے کے مطابق دیوبندی منظورنعمانی مشرک ہیں۔

۞......دہلوی کے فتوے کے مطابق دیوبندی میواتی صاحب بھی مشرک ہیں۔

۞......دہلوی کے فتوے سے دیوبندی قاری طیب صاحب بھی مشرک ہیں۔

......حوالہ نمبر 38......

﴿قبلہ وکعبہ پر دیوبندی علماء کا مذموم اختلاف﴾

دیوبندی مصنف ابوایوب نے اپنی کتاب''دست وگریبان''میں''قبلہ وکعبہ'' کہنے کو بڑی شدومد سے مذموم اختلافات میں شامل کر کے پیش کیا۔جب علمائے

دیوبند کے نزدیک یہ مذموم اختلاف ہے تو لیجیے علمائے دیوبند کا اس مذموم اختلاف میں مبتلا ہونا ملاحظہ کیجیے۔

محمود الحسن دیوبندی نے دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی کو قبلہ و کعبہ کہا:

''میرے قبلہ میرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی''

(مرثیہ گنگوہی ص۱۳، محمود الحسن دیوبندی)

''ہمارے قبلہ و کعبہ ہو تم دینی و ایمانی''

(مرثیہ گنگوہی ص۱۳، محمود الحسن دیوبندی)

جبکہ دوسری طرف رشید احمد گنگوہی کا اپنا فتویٰ ہے کہ

''ایسے کلمات مدح کے کسی کی نسبت کہنے اور لکھنے مکروہ تحریمی ہیں...... جب زیادہ حدِ شان نبوی[صلی اللہ علیہ وسلم] سے کلمات آپ کے واسطے ممنوع ہوئے تو کسی دوسرے کے واسطے کس طرح درست ہو سکتے ہیں'' (فتاویٰ رشدیہ ص۴۰۱)

علمائے دیوبند ذرا مکروہ تحریمی کے الفاظ پر غور کریں کیا یہ حرام و ناجائز نہ ٹھہرا، ایسے القاب دینے والے اس فتوئے سے فاسق و گناہ گار نہ ٹھہرے؟

محمود الحسن دیوبندی رشید احمد گنگوہی کے فتوے کی زد میں

☆ رشید احمد گنگوہی کے فتوے کے مطابق محمود الحسن دیوبند نے گنگوہی کو قبلہ و کعبہ کہہ کر مکروہ کام کیا۔

☆ محمود الحسن نے گنگوہی کی ایسی شان بیان کی جو بقول گنگوہی کے شریعت میں ممنوع و نادرست ہے۔

☆محمود الحسن نے گنگوہی کی ایسی شان بیان کی جو بقول گنگوہی کے نبی کریم ﷺ کے حق میں بھی ممنوع و نادرست ہے۔معاذ اللہ عزوجل

دیوبندی دست وگریبان والے غور کریں کہ جس بات کو لیکر وہ بہت اچھل کود رہے تھے وہی خود ان کی اپنے گھر میں موجود ہے۔

تھیں میری اور رقیب کی راہیں جدا جدا
آخر کو ہم دونوں درجاناں پہ جا ملے

......حوالہ نمبر 39......

﴿دہلوی کے پیر کا ہاتھ اللہ کے دست قدرت میں﴾

وہابی امام اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں یہ لکھا ہے کہ

''پھر کیا کہئے ان لوگوں کو کہ اس مالک الملک سے ایک بھائی بندی کا رشتہ یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر کیا بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے ہیں ......اللہ پناہ میں رکھے ایسی ایسی باتوں سے۔بے ادب محروم گشت از فضل رب "ملخصاً۔

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ص ۵۴)

معلوم ہوا اللہ عزوجل کے بارے میں ایک بھائی بندی کا رشتہ یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر بڑھ بڑھ کر اپنے بزرگوں کے بارے میں باتیں بیان کرنا بے ادبی ہے،اور یقیناً تقویۃ الایمان جیسی متشدد کتاب کے مطابق بے ادبی سے مراد کفر یا شرک ہی ہوگا۔

لیکن اس کے برعکس خود اسماعیل دہلوی کی کتاب دیکھئے

تقویۃ الایمان میں تو اسماعیل دہلوی نے اس کو بے ادبی کہا لیکن اپنی دوسری کتاب صراط مستقیم میں خود ہی اپنے پیر سید احمد کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''یہاں تک کہ ایک دن حضرت حق جل وعلا نے آپ [سید احمد] کا داہنا ہاتھ خاص اپنے دست قدرت میں پکڑ لیا اور کوئی چیز امور قدسیہ سے جو کہ نہایت رفیع اور بدیع تھی آپ کے سامنے کر کے فرمایا کہ ہم نے تجھے ایسی چیز عطا کی ہے اور ایسی اور چیزیں بھی عطا کریں گے''

(صراط مستقیم باب چہارم خاتمہ در بیان پارہ از واردات الخ صفحہ 315)

صراط مستقیم میں اسماعیل دہلوی صاحب اپنے پیر ومرشد سید احمد کا ہاتھ اللہ عزوجل کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے، دوستی آشنائی سا علاقہ ثابت کر کے بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے کے دعوے کرتے رہے ہیں اور اپنے ہی فتوے سے بے ادب ٹھہرے۔

تو ان دونوں کتابوں سے معلوم ہوا کہ

- ......اگر تقویۃ الایمان کی بات صحیح تو صراط مستقیم کی بے ادبی ثابت ہوئی، اور اگر صراط مستقیم کو صحیح کہا جائے تو تقویۃ الایمان کا لکھا باطل ٹھہرے گا۔
- ......دہلوی صاحب اپنے ہی فتوے سے خود ہی بے ادب ثابت ہو گئے۔
- ......دیوبندیوں وہابیوں کی کتاب میں تضاد ہے۔

بلکہ صراط مستقیم اور تقویۃ الایمان کا مطالعہ کرنے والا ہر شخص بخوبی جانتا ہے کہ تقویۃ الایمان میں جن جن باتوں کو امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی نے صریح کفر وشرک بتایا انہی باتوں کو صراط مستقیم میں خود ہی اپنے پیر سید احمد کے حق میں تسلیم کیا، اور اپنے ہی فتوؤں سے خود کافر ومشرک ٹھہرا۔

......حوالہ نمبر 40

﴿صراط مستقیم اور تقویۃ الایمان کی خانہ جنگیاں﴾

وہابی امام اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں انبیاء کرام علیہم الصلوۃ و السلام و اولیاء عظام رحمۃ اللہ علہیم اجمعین کے اختیارات وتصرفات کے بارے میں لکھا کہ

''کسی کام میں نہ بالفعل ان کودخل ہے نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں''۔
(تقویۃ الایمان الفصل الثالث)

''اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی''
(تقویۃ الایمان پہلا باب)

''جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں''(تقویۃ الایمان)

"جوکوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اس کو مانے سو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اس کے مقابلہ کی طاقت اس کو نہ ثابت کرے'' (تقویۃ الایمان الفصل الثالث ص ۱۹)

یہاں کھلم کھلا مقربین الہیٰ کے باذن الہی اختیارات وتصرفات ماننے کو شرک کہا۔

لیکن اس کے برعکس دہلوی کی اپنی کتاب صراط مستقیم

اسماعیل نے مقربین الہیٰ عزوجل کی جن باتوں کو اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں شرک بتلایا، انہیں باتوں کو اپنی کتاب صراط مستقیم میں قبول کیا۔ چنانچہ حضرت علی مشکل کشاء رضی اللہ عنہ کے بارے میں ''صراط مستقیم''میں ہے:

''حضرت مرتضی رضی اللہ عنہ کیلئے شیخین رضی اللہ عنہما پر بھی یک گونہ فضیلت ثابت ہے اور وہ فضیلت آپ کے فرماں برداروں کا زیادہ ہونا اور مقامات ولایت بلکہ قطبیت اور غوثیت اور ابدلیت اور انہی جیسے باقی خدمات آپ کے زمانے سے لے کر دنیا کے ختم ہونے تک آپ ہی کی وساطت سے ہونا ہے اور بادشاہوں کی بادشاہت اور امیروں کی امارت میں آپ کو وہ دخل ہے جو عالم ملکوت کی سیر کرنے والوں پر مخفی نہیں ۔(صراط مستقیم باب دوم، دوسری ہدایت پہلا افادہ صفحہ 116)

☆اسی کتاب کے چوتھے باب میں ہے کہ طالب نے:

''اگر مراقبہ عظمت کیا ہو تو اسے ملاء اعلیٰ میں ایک قسم کی وجاہت حاصل ہو جاتی ہے اور بعض کائنات پر ایک قسم کی حکومت اور سلطنت حاصل ہو جاتی ہے''(صراط مستقیم چوتھا باب سلوک راہ نبوت کے طریق پانچواں افادہ، فائدہ صفحہ 302)

☆ دہلوی صاحب کی اسی کتاب میں ہے کہ

''حب ایمانی کے منجملہ موئدات کے بڑے مواقع عظیمہ میں کسی فعل کا واقع ہونا ہے چونچہ شریعت کی تائید اور سنت کے زندہ کرنے اور بدعت کے نابود میں کرنے کی کوشش کرنا یا طرق حقہ میں سے کسی طریقت کا رواج دینا یا مقبولان بارگاہِ حق تعالیٰ میں سے کسی مقبول کی امداد کرنا یا اہل بلا یا مصائب میں سے کسی مظلوم ستم رسیدہ کی فریاد رسی کرنا یا اہل حوائج وغرامت (تاوان) رسیدگان میں سے کسی عاجز کی اعانت کرنا یا کسی اہل قلق واضطراب کی تنگی کی کشائش کرنا یا کسی پیچ وتاب کے گرفتار سے حالت عسرت و ناداری کا دور کرنا اور اسی طرح سعی وکوشش جس سے نفع عام ظاہر ہو یا اس کی وجہ سے اصلاح فیما بین الناس حاصل ہو''

(صراط مستقیم باب اول، دوسری فصل، دوسری تہمید، تیسرا افادہ صفحہ 54)

ان حوالوں میں صاف صاف تصریحیں ہیں کہ باذن اللہ ملائکہ و اولیاء کاروبار عالم کے مدبر ہیں، اولیاء عالم کے کام جاری کرتے ہیں، اولیاء کو تمام عالم میں تصرف کا اختیار کلی دیا جاتا ہے، تمام کام ان کے ہاتھ سے انجام پاتے ہیں، بادشاہوں کے بادشاہ بننے، امیروں کے امیری پانے میں مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی ہمت کو دخل ہے۔

تو ان دونوں کتابوں سے معلوم ہوا کہ

- ......دہلوی کی تقویۃ الایمان کو مانو تو صراط مستقیم کفریہ و شرکیہ کتاب ٹھہری
- ......دہلوی کی صراط مستقیم کو حق مانو تو تقویۃ الایمان باطل ٹھہری۔
- ......دہلوی نے جن باتوں کو شرک کہا انہی کو بزرگان الٰہی کے بارے صراط مستقیم میں تسلیم کیا تو اپنے ہی فتوے سے مشرک ٹھہرے۔
- ......ایک طرف دہلوی یہ کہتا ہے کہ کسی نبی یا ولی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی، انہیں کسی چیز کا اختیار نہیں، طاقت نہیں رکھتے، تصرف نہیں کر سکتے لیکن دوسری طرف اپنی دوسری کتاب صراط مستقیم میں مقربین الٰہی کے لئے یہ سب کچھ قبول کیا۔ تو وہابی حضرات کس کو حق اور کس کو باطل کہیں گے؟

صراط مستقیم اسماعیل دہلوی کی ہی کتاب ہے

ممکن ہے کہ کوئی دیوبندی یہ کہہ دے کہ صراط مستقیم اسماعیل دہلوی کی نہیں بلکہ ان کے پیرو مرشد سید احمد صاحب کی ہے ۔

تو عرض ہے اگر بالفرض مان بھی لیا جائے تب بھی دیوبندیوں کی جان نہیں بچ سکتی

کیونکہ پھر یہ ماننا پڑے گا کہ اسماعیل دہلوی جن باتوں کو کفر وشرک مانتا رہا وہی باتیں اپنے پیرو مرشد کے بارے میں بیان کرتا رہا۔اور دہلوی کے مطابق اس کا اپنا پیر مشرک تھا۔

پھر یہ حقیقت ہے کہ اکابرین علمائے دیوبند نے خود تسلیم کیا کہ صراط مستقیم اسماعیل دہلوی کی ہے۔چنانچہ دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی نے فتویٰ دیا کہ

''صراط مستقیم وتقویۃ الایمان جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید کی ہے''

(فتاویٰ رشیدیہ کامل صفحہ ۲۹۷۔مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اور گنگوہی نے خود کہا کہ ''سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے'' (تذکرہ الرشید جلد۲ صفحہ ۱۶) لہذا دیوبندی ہرگز انکار نہیں کر سکتے۔ہمارے پاس اس کے علاوہ بھی متعدد حوالے ہیں جن میں دیوبندیوں وہابیوں نے تسلیم کیا کہ صراط مستقیم اسماعیل دہلوی ہی کی ہے۔لیکن بخوف طوالت یہاں بیان کو موقوف کرتے ہیں۔

......حوالہ نمبر 41......

دیوبندی دغاباز اور مشرک

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی صاحب اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں کشف کے بارے میں لکھتے ہیں

''یہ سب جو غیب کا دعویٰ کرتے ہیں کوئی کشف کا دعویٰ رکھتا ہے کوئی استخارہ کا عمل سکھاتا ہے...... یہ سب جھوٹے ہیں اور دغاباز ہیں ان کے جال میں ہرگز نہ پھنسنا

چاہیے۔(تقویۃ الایمان مع تذکیرالاخوان صفحہ۳۱)

❁ دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ

''یعنی جو کوئی غیب کی باتیں بتانے کا دعویٰ رکھتا ہے......اس نے شرک کی بات کی اورشرک سب عبادتوں کا نور کھودیتا ہے اور نجومی اور رمال اور جفار اور فال دیکھنے والے اور نامہ نکالنے والے اور کشف اوراستخارہ کا دعویٰ کرنے والے اس میں داخل ہیں۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیرالاخوان صفحہ۵۱)

دہلوی صاحب نے کشف کا دعویٰ کرنے کو غیب کا دعویٰ کرنا قرار دیا،اور اسماعیل دہلوی نے کشف کا دعویٰ کرنے والوں کو جھوٹے ،دغا باز ،شرک کی باتیں پھیلانے والے اور شرک میں مبتلا قرار دیکر ان کی تمام عبادتوں کو برباد قرار دیا۔

جبکہ دہلوی صاحب کے برعکس دیوبندی علماء کشف اور کشف کے دعوے کرنے والوں کو اپنا بزرگ مانتے ہیں۔

کشف کو ماننے والے دیوبندی علماء اسماعیل دہلوی کے فتوؤں کی زد میں

❁ دیوبندیوں کی کتاب ''انکشاف''میں کشف کو قبول کیا اور لکھا کہ ''کشف و کرامات اہل سنت والجماعت کے یہاں ثابت و مسلّم ہے'' (انکشاف ص۱۲بحوالہ زیروزبر)

❁ دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی کے ایک واقعہ کے بارے میں علماء دیوبند نے لکھا کہ ''دراصل حضرت گنگوہی کی قوتِ کشف کی بات ہے'' (انکشاف ص۲۰۲بحوالہ زلزلہ)

❁ مزید لکھا کہ ''اب امورِ غیبی کا مشاہدہ بھی علامہ غزالی کے قلم سے ملاحظہ فرمالیجئے تاکہ دلوں کے ساتھ امورِ غیبی کے مشاہدات کا شبہ بھی زائل ہوجائے اور قارئینِ کرام خوب سمجھ لیں کہ یہ چیزیں بندے کو بھی بذریعہ کشف وکرامت حاصل ہوتی ہیں۔''

(انکشاف ص ۱۷۶ بحوالہ زیروزبر)

❁ دیوبندی مولوی کہتے ہیں کہ ''پوشیدہ باتوں کا معلوم کرنا کشف ہے۔ اس کی دو قسم ہے۔ کشفِ صغریٰ ، کشفِ کبریٰ۔ کشفِ صغریٰ کو کشفِ کونی بھی کہتے ہیں یعنی سالک اپنی قلبی توجّہ سے زمین وآسمان، ملائکہ، ارواح، اہلِ قبور، عرش کرسی، لوحِ محفوظ الغرض دونوں جہاں کا حال معلوم کرلے اور مشاہدہ کرلے۔''

(اصطلاحاتِ صوفیہ ص ۱۳۶، انکشاف ص ۳۵ بحوالہ زیروزبر)

❁ اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے لکھا کہ

''ایک صاحب کشف حضرت حافظ صاحب کے مزار پر فاتحہ پڑھنے گئے''

(حکایات اولیاء صفحہ 149 حکایت نمبر 204)

یہ دیوبندی علماء اپنے دیوبندی بزرگوں کے بارے میں کشف کے دعوے کریں اور اسماعیل دہلوی یہ کہے:

''یہ سب جو غیب کا دعویٰ کرتے ہیں کوئی کشف کا دعویٰ رکھتا ہے...... یہ سب جھوٹے ہیں اور دغاباز ہیں ان کے جال میں ہرگز نہ پھنسنا چاہیے'' ''یعنی جو کوئی غیب کی باتیں بتانے کا دعوے رکھتا ہے...... انہوں نے شرک کی بات کی اور شرک سب عبادتوں کا نور کھودیتا ہے...... کشف اور استخاوہ کا دعویٰ کرنے والے اس میں داخل ہیں''

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان)

لہذا دہلوی صاحب کے مطابق یہ تمام دیوبندی علماء شرک کی باتوں کو پھیلانے والے اور اپنے دیوبندی بزرگوں کے بارے میں کشف کے دعوؤں کو قبول کر کے شرک کی باتیں کرنے والے اور مشرک ٹھہرے۔

اسماعیل دہلوی صاحب تقویۃ الایمان میں کشف کے موضوع پر خوب برسے لیکن دہلوی صاحب نے اپنی دوسری کتاب صراط مستقیم میں انھیں سب باتوں کو نہ صرف قبول کیا بلکہ گھر بزرگوں کے حق میں تسلیم بھی کیا ہے، چنانچہ دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''پس جو لوگ ابتدائے فطرت میں تیز عقل پیدا ہوئے ہیں جب ان کو ازلی عنایت اس مقام پر پہنچاتی ہے اور غیبی تاثیروں سے ان کو مشرف کر دیتی ہے تو اس کو ادراک کی طرف سے امور غیبیہ میں خادم بناتے ہیں اور علم کی جانب سے اللہ جل شانہ کی رضا مندی اور اس کی ولایت کے نشان اس پر ظاہر کرتے ہیں مثلاً وہ خواب میں دیکھتا ہے کہ اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے یا فرشتوں یا پیغمبروں یا ولیوں کی طرف سے کسی چیز کے سرانجام دینے کا حکم ہوتا ہے یا معاملہ میں کلام کے ذریعے سے اس کام کی طرف رغبت دلائی جاتی ہے یا کشف کے طور پر اول سے آخر اس واقعہ کا تمام حاصل اس کے سامنے حاضر ہو جاتا ہے۔ (صراط مستقیم باب اول، چوتھی ہدایت، پہلا افادہ صفحہ 66)

❁ اسماعیل دہلوی صاحب کی کتاب ''صراط مستقیم'' میں ہے کہ شغل نفی کی تکمیل کے بعد طالب کے حالات کے بارے میں یوں لکھا ہے کہ

''اس حالت میں مکانوں کے مکانات پر اطلاع اور زمین کے بعض مقامات پر سیر جو اس کی جگہ سے دور دراز فاصلہ پر ہوتی ہیں بطور کشف حاصل ہوتی ہے اور اس کا وہ کشف مطابق واقع ہوتا ہے'' (صراط مستقیم باب سوم فصل اول چھٹا افادہ 218)

یعنی اس حالت میں وہ اپنے سے دور دراز تک زمین اور دیگر مکانات کے بعض مقامات کی سیر بطور کشف کرتے ہیں۔

☆ ایک اور جگہ صراط مستقیم ہی میں ہے کہ

’’آسمانوں کے حالات کے انکشاف اور ملاقات ارواح اور ملائکہ اور بہشت اور دوزخ کی سیر اور اس مقام کے حقائق پر اطلاع اور اس جگہ کے مکانوں کے دریافت اور لوح محفوظ سے کسی امر کے انکشاف کیلئے یا حیی و یا قیوم کا ذکر کیا جاتا ہے......اور سیر و دور میں اختیار ہے خواہ عرش کے اوپر سیر کرے یا اس کے نیچے اور آسمانی مواضع میں سیر کرے یا زمینی بقاع میں جیسے کعبہ معظّمہ اور اماکن متبرکہ‘‘

(صراط مستقیم باب سوم دوسری ہدایت پہلا افادہ صفحہ 225)

☆ صراط مستقیم ہی میں ہے کہ۔ کشف قبر کیلئے "سبوح قدوس رب الملئکة والروح" مقرر ہے۔

(صراط مستقیم باب سوم دوسری ہدایت دوسرا افادہ صفحہ 226)

☆ دہلوی صاحب کی اسی کتاب میں ہے

’’کشف ارواح اور ملائکہ اور ان کے مقامات اور زمین و آسمان اور جنت و نار کی سیر اور لوح محفوظ پر مطلع ہونے کیلئے دورے کا شغل کرے......پس زمین و آسمان اور بہشت و دوزخ کے جس مقام کی طرف متوجہ ہو اس شغل کی مدد سے وہاں کی سیر کرے اور اس جگہ کے حالات دریافت کر کے وہاں کے رہنے والوں سے ملاقات کرے۔ اور بعض اوقات میں ان سے بات چیت میسر ہو جاتی ہے اور آئندہ یا گزشتہ یا کسی دنیوی یا دینی امر کی صلاح اور مشورت معلوم ہو جاتی ہے۔‘‘

(صراط مستقیم باب سوم فصل دوسری ہدایت پہلا افادہ صفحہ 232)

☆ پھر مزید یہ بھی لکھا کہ

’’جاننا چاہیے کہ آئندہ (یعنی مستقبل) واقعات کے کشف کیلئے

اس طریقہ کے بزرگوں نے کئی طریق لکھے ہیں''

(صراط مستقیم باب سوم دوسری ہدایت دوسراافادہ صفحہ 233)

☆ دہلوی نے اپنے پیر کے بارے میں لکھا

''اورالہام اورکشف علوم حکمت کے ساتھ انجام پذیرہوئے''

(صراط مستقیم خاتمہ دربیان پارہ ازواردات ومعاملات صفحہ 316)

ان حوالہ جات میں صاف صاف کشف کی صحت کا اقرار ہے وہ بھی ایسا کہ اولیاء پر نہ صرف زمین کے دور ودراز مقامات ظاہر ہوتے ہیں بلکہ زمین کیا آسمانوں کے مکانات اور ملائکہ وارواح اوران کے مقامات اور جنت ودوزخ اور قبروں کے اندر کے حالات اور آنے والے واقعات کھل جاتے ہیں یہاں تک کہ عرش تا فرش ان کی رسائی ہے حتی کہ لوح محفوظ پر اطلاع پاتے ہیں وہ اپنے اختیار سے زمین وآسمان میں جہاں کہیں کا حال چاہیں دریافت کرلیں، اوران سب باتوں کے حاصل کرنے کے طریقے خود ہی اس شخص [یعنی وہابی] نے بتائے کہ یوں کروتو یہ رتبے مل جائیں گے یہ کشف یہ اختیار ہاتھ آئیں گے۔

تو تقویۃ الایمان کے مطابق خود اسماعیل دہلوی اوراس کے پیر ومرشد سید احمد کشف کوقبول کرکے اوراس کشف کے مختلف طریقے لکھ کر دغا باز، جھوٹے ،شرک کی باتوں کی تعلیم دینے والے مشرک قرار پائے۔

صراط مستقیم اور تقویۃ الایمان آمنے سامنے

صراط مستقیم کے مذکورہ بالا حوالہ جات پر مزید چند کلمات تقویۃ الایمان کے حوالے سے ملاحظہ کیجیے، دہلوی صاحب کہتے ہیں

"جو کچھ کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں سوان کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا"
(تقویۃ الایمان الفصل الثانی)

☆ دہلوی صاحب کہتے ہیں' ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے یکساں بے خبر ہیں اور نادان" (تقویۃ الایمان الفصل الثانی)

☆ دہلوی صاحب کہتے ہیں' جو کہ اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی کو نہ ملا دے مثلا کوئی شخص فلانے درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جانے کیونکر غیب کی بات اللہ ہی جانتا رسول کو کیا خبر۔ (تقویۃ الایمان الفصل الخامس)

سبحان اللہ! وہاں (یعنی کتاب صراط مستقیم میں) تو اپنے پیر جی کے ایک ایک مرید کے لئے زمین و آسمان، جنت و دوزخ حتی کہ قبر کے حالات آئندہ کے واقعات لوح محفوظ و عرش اعظم غرض سب کچھ روشن تھا۔ عرش و فرش میں ہر جگہ کے حالات کا جان لینا اپنے اختیار میں تھا۔

خود ان پیر جی (یعنی دہلوی کے پیر و مرشد سید احمد) کو وہ طریقے معلوم تھے کہ یوں کرو تو یہ سب باتیں روشن ہو جائیں گی مگر معاذ اللہ! نبی کریم ﷺ کی لاعلمی کو یہاں

تک پہونچادیا کہ کہ آسمان کے تارے تو درکنار کسی درخت کے پتوں کو بھی نہیں سکتے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی کہے کہ وہ (بعطائے الٰہی) کسی درخت کے پتوں کی گنتی جانتے ہیں تو [وہابیہ کے مطابق] اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی شان سے ملادیا۔ وہاں (اپنے پیر کیلئے) تو بندگی کو وسعت تھی لیکن یہاں (بقول تقویۃ الایمان نبی پاک ﷺ اور اولیاء کرام کیلئے) آ کر خدائی اتنی تنگ ہوئی کہ ایک پیڑ کے پتے جاننے پر رہ گئی، حق فرمایا اللہ عزوجل نے: ماقدروا اللّٰہ حق قدرہٖ۔ اللہ ہی کی قدر نہ کی جیسی چاہیئے تھی۔ (القرآن الکریم)۔ ملخصاً [ماخذاز: زیروزبر]

حوالہ نمبر 42......

المہند واسماعیل دہلوی دست وگریباں

علمائے دیوبند کی معتبر کتاب المہند میں سوال ہوا کہ ''کیا کہتے ہو حق تعالیٰ کے اس قسم کے قول میں کہ رحمٰن عرش پر مستوی ہوا، کیا جائز سمجھتے ہو باری تعالیٰ کے لئے جہت و مکان کا ثابت کرنا یا کیا رائے ہے؟'' (المہند ۴۷) تو اس کا جواب یہ دیا کہ

''اس قسم کی آیات میں ہمارا [دیوبندی] مذہب یہ ہے کہ ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت سے بحث نہیں کرتے۔ یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مخلوق کے اوصاف سے منزہ اور نقص وحدوث کی علامات سے مبرا ہے جیسا کہ ہمارے متقدمین کی رائے ہے اور ہمارے متاخرین اماموں نے ان آیات میں جو صحیح اور لغت وشرع کے اعتبار سے جائز تاویلیں فرمائی ہیں تا کہ کم فہم سمجھ لیں مثلاً یہ کہ ممکن ہے استواء سے مراد غلبہ ہو

اور ہاتھ سے مراد قدرت، تو یہ بھی ہمارے نزدیک حق ہے۔ البتہ جہت ومکان کا اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت ومکانیت اور جملہ علاماتِ حدوث سے منزہ وعالی ہے۔ (المہند:۴۸)

لیکن ان دیوبندیوں کے برعکس اسماعیل دہلوی نے ایضاح الحق میں لکھا:

''تنزیہ او تعالیٰ از زمان ومکان وجہت واثبات رویت بلا جہت ومحاذات (الی قولہ) ہمہ او جمیع بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آن اعتقادات مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ بشمارد، انتہی ملخصا۔

یعنی اللہ تعالیٰ کو زمان ومکان وجہت سے پاک ماننا اور اس کا دیدار بغیر کیف و محاذات کے ماننا سب بدعت وگمراہی ہے۔ اگر ان اعتقادوں والا ان باتوں کو دینی عقیدوں میں سے جانے۔ (ایضاح الحق ص۳۵،۳۶)

تو ان دونوں کتابوں سے معلوم ہوا کہ

۞ ...... امام الوہابیہ اسمعیل دہلوی کے مطابق تمام آئمہ کرام اور پیشوایان مذہب اسلام معاذ اللہ بدعتی وگمراہ ٹھہرے۔

۞ ...... دہلوی کے مطابق المہند اور اس کے حمایتی سب بدعتی وگمراہ ہیں۔

۞ ...... یہ بھی معلوم ہوا کہ المہند میں دیوبندیوں نے اپنے امام اسماعیل دہلوی کا مذکورہ عقیدہ نہیں لکھا بلکہ تقیہ سے کام لیا، بہرحال دونوں میں سے ایک کا گمراہ ہونا لازمی ٹھہرا۔

کتبِ اکابرین دیوبند پر دیوبندی خانہ جنگی

اکابرین علماء دیوبند نے اپنی کتابوں میں اللہ عزوجل، رسول اللہ ﷺ، اور انبیاء کرام واولیاء عظام کے بارے میں گستاخیاں کیں اورانہیں گستاخانہ عبارات، عقائد ونظریات ہی کی وجہ سے اہل سنت و الجماعت حنفی بریلوی اور دیوبندیوں میں اصل اختلافات ہیں۔انھیں گستاخانہ عبارات، عقائد ونظریات کو عین اسلام ثابت کرنے کیلئے وہابی دیوبندی حضرات سالوں سے سردھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہمیشہ تاویلات باطلہ اور ہیرا پھیری کا سہارا لیتے رہتے ہیں۔

لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ علماء دیوبند کی ایسی کتب سے جہاں اہلسنت والجماعت حنفی بریلوی علماء نے اختلاف کیا ہے وہیں اب خود دیوبندی مکتب فکر کے بعض دیگر علماء نے بھی ان کتابوں کے الفاظ، اندازِ تحریر، کلمات، عبارات، عقائد ونظریات سے سخت اختلاف کا اظہار کیا اور ان کتابوں پر سخت تنقیدیں بھی کی ہیں۔

تقویۃ الایمان، حفظ الایمان، تحذیر الناس، آب حیات، جمال قاسمی، المہند، الشہاب الثاقب جیسی متعدد کتب کو جہاں دیوبندی علماء نہایت معتبر ومستند مانتے ہیں، وہیں دیوبندیوں میں ہی بعض علماء ان کتابوں سے سخت اختلافات کا اظہار بھی کر چکے ہیں۔ممکن ہے کہ یہ ان کی تقیہ بازی ہو یا داشتہ بکار آیاد کے تحت وقت پڑنے پر جان بچانے کا ایک مناسب بہانہ۔

لیکن مسئلہ تو یہ ہے کہ آخر دیوبندی حضرات ان کتابوں کے موافقین ومخالفین دیوبندی علماء میں سے کس کی بات کو صحیح وقابلِ حجت تسلیم کرتے ہیں؟ کس کو سچا اور کس کو

جھوٹا مانتے ہیں؟ مگر آگے بڑھنے سے پہلے ایک دیوبندی مولوی کی اپنے دیوبندی اکابرین اوران کی کتابوں کی نقاب کشائی بھی ملاحظہ کرتے چلیں۔

حوالہ نمبر 43 ......

......دیوبندی قلم سے دیوبندی اکابرین کی نقاب کشائی......

سجاد بخاری دیوبندی اپنے ہی دیوبندی مولوی ترمذی کومخاطب کرتے ہوئے اپنی کتاب اقامۃ البرھان: ص۲۴ پر لکھتے ہیں کہ

''ترمذی صاحب [دیوبندی] اور ان کے حضراتِ والا [دیوبندی] اگر واقعی مخلصانہ اصلاحی کوششوں کا جذبہ رکھتے ہیں تو اس خدمتِ اسلام کا آغاز انھیں اوپر سے شروع کرنا چاہیے تھا جواہر القرآن کا نمبر تو بہت بعد میں تھا سب سے پہلے حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ [سنی]، پھر حضرت نانوتوی، اس کے بعد حضرت شیخ الہند اور پھر علامہ انور شاہ کی اصلاح کی جاتی جن کے تفردات کا نمونہ پہلے پیش کیا جا چکا ہے۔اور پھر خاص طور سے پہلے انہیں [یعنی دیوبندی ترمذی کو] اپنے گھر کی خبر لینی چاہیے تھی۔ان کا فرض تھا کہ وہ سب سے پہلے اپنے پیرو مرشد حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی ان کتابوں کی اصلاح وتطہیر فرماتے جن میں ایسا مواد موجود ہے [مثلاً ضعیف، شاذ، منکر، بلکہ موضوع حدیثیں بلا انکار وتنبیہہ، بے سروپا حکایتیں بے سند اور گمراہ کن کرامتیں وغیرہ] جن کو اہل بدعت اپنے عقائد زائغہ اور اپنی بدعاتِ مخترعہ کی تائید کیلئے پیش کرتے ہیں جس کی وجہ سے تبلیغ توحید کے مشن کو بعض اوقات کافی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔(اقامۃ البرھان: ص۲۴)

ناظرین !!بریکٹ کے اندر جو الفاظ ہیں ''مثلاً ضعیف ،شاذ......بے سر و پا حکایتیں بے سند اور گمراہ کن کرامتیں وغیرہ'' یہ سب ہمارے نہیں بلکہ خود دیوبندی سجاد بخاری کے اپنے الفاظ ہیں ۔لہذا آپ خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ دیوبندیوں کی کتابوں میں کیا بھرا ہوا ہے؟

پھر دیوبندی نانوتوی، دیوبندی شیخ الہند، دیوبندی انور شاہ کشمیری کے تفردات کا نمونہ بھی خود دیوبندی مولوی نے پیش کیا۔اور اس کی تفصیل ہم آگے پیش کریں گے۔

دیوبندی مولوی کے اس حوالے سے معلوم ہوا کہ

- ......دیوبندی اکابرین کی کتابوں میں اصلاح کی ضرورت بلکہ فرض ہے۔
- ......دیوبندی اکابرین کی کتابوں میں دیوبندیوں کے تفردات موجود ہیں۔
- ......دیوبندی دوسروں پر اعتراض کرتے ہیں لیکن اپنے اکابرین کی انہیں خبر نہیں۔
- ......اشرفعلی تھانوی کی کتابوں میں ''ضعیف ،شاذ ،منکر ، بلکہ موضوع حدیثیں بلا انکار و تنبیہہ موجود ہیں۔۔جن کی اصلاح دیوبندیوں پر بقول دیوبندی فرض ہے۔
- ...... اشرفعلی تھانوی کی کتابوں میں بے سر و پا حکایتیں بے سند اور گمراہ کن کرامتیں وغیرہ موجود ہیں۔جن کی اصلاح دیوبندیوں پر بقول دیوبندی فرض ہے۔

وہ ہماری تحریر پڑھ کر پہلو بدل کے بولے
کوئی قلم چھینے اس سے یہ تو برباد کر چلا ہے

اب آیئے ہم آپ کے سامنے علماء دیوبند کی چند معتبر و مستند کتب پیش کرتے ہیں اور یہ بتاتے ہیں کہ جن کتب کی وجہ سے دیوبندی وہابی حضرات ہم سنیوں سے دست و گریبان ہیں، انہی کتب سے خود بعض علماء دیوبند نے تنگ آ کر اعلان بغاوت یا پھر بطور

تقیہ جان بچانے کے ان کے منکر بن بیٹھے ہیں۔

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی نے ایک کتاب بنام ''تقویۃ الایمان'' لکھی۔ اس کتاب میں اللہ عزوجل، انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہ اجمعین کی شان میں جگہ جگہ گستاخانہ جملے اور خلاف شرع عقائد ونظریات لکھے ہیں۔ یہ کتاب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے بھی قبل لکھی گئی اور اُن کی پیدائش سے پہلے ہی اس کتاب پر قدیم علمائے اہل سنت والجماعت اور وہابی دیوبندی امام اسماعیل دہلوی میں شدید بحث ومباحثے، مناظرے ہوئے حتی کہ اس وقت کے علمائے حرمین شریفین نے دہلوی کے خلاف فتوے جاری کیے۔

ہندوستان میں فتنہ وفساد کی جڑ اسماعیل دہلوی

وہابی حضرات جھوٹ بولتے ہوئے اکثر کہتے ہیں کہ مسلمانوں میں دو فرقے احمد رضا خان صاحب کی وجہ سے قائم ہوئے لیکن جس شخص میں ذرا سی بھی عقل ہوگی وہ کبھی وہابیوں کی یہ بات نہیں مانے گا۔

کیونکہ امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش 1272ھ (1856 عیسوی) میں ہوئی۔ اور امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی صاحب 1194ھ میں پیدا ہوئے، اور 1246ھ کو پٹھانوں کے ہاتھوں بالاکوٹ میں قتل ہوئے۔

یعنی امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی '' امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ' کی پیدائش سے تقریباً 26 سال پہلے مسلمانوں کو دو فرقوں میں تقسیم کر کے مر کر مٹی میں مل چکے

تھے۔لہذا پتہ چلا کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے پہلے ہی اسماعیل دہلوی نے برصغیر پاک و ہند میں ''**وھابی مذھب**'' کی بنیاد قائم کی اور امت مسلمہ میں فرقہ وہابیہ کا بدترین فساد برپا کیا اور بزبان وہابیہ ایک خدا، ایک نبی، ایک کعبہ اور ایک قرآن کے ماننے والوں کو دو گروہ میں تقسیم کیا۔

تقویۃ الایمان کی وجہ سے امت دو گروہوں میں تقسیم

اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان ہندوستان میں وہابیت کا پہلا تخم تھا۔اس کی وجہ سے مسلمان دو فرقوں [سنی اور وہابی] میں تقسیم ہو گئے۔دیوبندی مولانا سید احمد رضا بجنوری نے بھی اس بات کا اقرار کیا اور لکھا کہ

''افسوس ہے کہ اس کتاب (تقویۃ الایمان) کی وجہ سے مسلمانان ہند و پاک جن کی تعداد بیس کروڑ سے زیادہ ہے اور تقریباً نوے فی صد حنفی المسلک ہیں، دو گروہ میں بٹ گئے ہیں، ایسے اختلافات کی نظیر دنیائے اسلام کے کسی خطے میں بھی، ایک امام اور ایک مسلک کے ماننے والوں میں موجود نہیں ہے'' (انوار الباری ج ۱۱ ص ۱۰۷ بحوالہ مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان: مجددی ص ۵۰)

ایک دیوبندی مولوی نے اس حوالے کی تاویل یہ کی کہ محض فروعی اختلافات پیدا ہوئے۔تو ہم عرض کرتے ہیں کہ جناب دن کے اجالے میں دھوکا دینے کی کوشش نہ کریں کیونکہ تقویۃ الایمان فقہی و فروعی مسائل پر نہیں لکھی گئی بلکہ اس کتاب میں موجود عقائد و نظریات کو تمام وہابی دیوبندی علماء ایمان و کفر، شرک و توحید کے مسائل قرار دیتے ہیں۔کیا توحید و شرک فروعی مسائل ہیں؟

لہذا اس کتاب کی وجہ سے کوئی چھوٹا موٹا اختلاف امت میں نہیں ہوا بلکہ اس کتاب کی وجہ سے لاکھوں کڑوروں مسلمانوں کو کافر ومشرک قرار دیا گیا۔ایک طرف محض تقویۃ الایمان کے پیروکار کھڑے ہیں اور دوسری طرف پوری امت مسلمہ۔ بہرحال ان اختلافات کو محض فروعی اختلافات بتانے کو اگر اس صدی کا سب سے بڑا جھوٹ قرار دیا جائے تو بالکل بجا ہے۔

دہلوی کا ایک بھیانک اقرار

اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان لکھی ہی اس لئے تھی تا کہ مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر فرقوں میں تقسیم کیا جائے ۔اس بات کا اقرار خود اسماعیل دہلوی نے کیا اور دیوبندیوں کے حکیم الامت، مجدد، مفسر اشرفعلی تھانوی نے اپنی کتاب میں لکھا،

۞......:اسماعیل دہلوی نے کہا کہ

’’ مجھے اندیشہ ہے کہ اس [تقویۃ الایمان] کی اشاعت سے شورش ضرور ہو گی...... گو اس سے شورش ہو گی مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔(ارواح ثلاثہ صفحہ ۸۴)

اور اس کتاب کے بعد ہندوستان سے جن فتنوں اور فسادات نے جنم لیا انہوں نے آج پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔

اسماعیل دہلوی سے زبردست مناظرہ

......:اسماعیل دہلوی کے نئے ''وہابی'' مسلک کا رد شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں نے خوب کیا، حضرت مولانا منورالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ جوکہ اسماعیل دہلوی کے ہم عصر وہم درس تھے انہوں نے اسماعیل دہلوی کے رد میں ''متعدد کتابیں لکھیں،

اور ۱۲۴۸ھ والا مشہور مباحثہ جامع مسجد کیا۔ تمام علمائے ہند سے فتویٰ مرتب کرایا۔ پھر حرمین سے فتویٰ منگوایا۔......جامع مسجد کا شہرہ آفاق مناظرہ ترتیب دیا جس میں ایک طرف مولانا اسماعیل اور مولانا عبدالحی تھے اور دوسری طرف مولانا منورالدین اور تمام علمائے دہلی'' (آزاد کی کہانی آزاد کی زبانی از عبدالرزاق ملیح آبادی ص 36)۔

غور کیجیے یہ مناظرے، فتوے، اختلافات اس وقت شروع ہوئے جب امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش بھی نہیں ہوئی تھی تو خود سوچئے کہ اختلاف کی جڑ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ہیں یا کہ فسادات اور تفرقہ بازی کی جڑ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی ہے؟

پھر دیکھئے خود علمائے وہابیہ کے اقرار سے یہ ثابت ہوا کہ ایک طرف امام الوہابیہ اور عبدالحئ تھے اور دوسری طرف دہلی کے تمام بڑے بڑے علماء موجود تھے جن کے پاس تمام علمائے ہند اور حرمین شریفین کے فتوے بھی موجود تھے۔ اب خود غور کیجیے کہ کیا علماء اسلام کی اکثریت جاہل وگمراہ تھی یا کہ یہ دو وہابی اکابر؟ بحرحال امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے بھی قبل اسماعیل دہلوی کے فتنے سے امت مسلمہ دو

فرقوں ''سنی اور وہابی'' میں تقسیم ہو چکی تھی۔ یہی سچائی ہے۔

قارئین کرام! یہ اس وقت کی بات ہے جب نہ ہی اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے تھے اور نہ ہی سنیوں کے لیے بریلوی لقب کسی نے استعمال کیا تھا۔لہذا ذرا سی عقل وسمجھ والا شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس وقت بھی ''سنی اور وہابی'' جھگڑے تھے، اور ہندوستان میں وہابی فسادات وتفرقہ کے بانی اسماعیل دہلوی ہی تھے۔ بہرحال اب ہم اپنے اصل موضوع کی طرف چلتے ہیں کہ اسماعیل دہلوی کی کتاب کی وہابیوں کے ہاں کیا اہمیت ہے اور پھر اس کے ساتھ انہوں نے کیا سلوک کیا؟

حوالہ نمبر 44......

﴿تقویۃ الایمان گنگوہی کی نظر میں﴾

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی کی کتاب ''تقویۃ الایمان'' کے بارے میں دیوبندی مذہب کے امام رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں کہ

''تقویۃ لایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و بدعت میں لاجواب ہے۔ استدلال اس کی بالکل کتاب اور احادیث سے ہے اس کا رکھنا اور پڑھنا اور اس پر عمل کرنا **عین اسلام** ہے اور موجب اجر کا ہے'' (فتاویٰ رشیدیہ ۲۱۹، از رشید احمد گنگوہی۔تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۳۴)

یہ تو تصویر کا پہلا رخ ہے کہ دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی نے تقویۃ الایمان کو عین اسلام قرار دیا مگر اگلے صفحات میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ خود علمائے دیوبند نے اپنے اس عین اسلام سے بغاوت کر کے اس کی دھجیاں اڑا دی ہیں۔

بعض دیوبندی علماء کا اختلاف

اسماعیل دہلوی کی کتاب سے نہ صرف اہل سنت وجماعت نے اختلاف کیا بلکہ خود ان کے بعض ہم مسلک وہابی دیوبندی علماء بھی مخالف نظر آتے ہیں۔

۞......: دار العلوم دیوبند کے بانی قاسم نانوتوی دیوبندی اور انور شاہ کشمیری اس کتاب سے راضی نہیں تھے۔ملخصاً۔(ملفوظات محدث کشمیری صفحہ 205,204)۔

۞......: انور شاہ کشمیری دیوبندی کے مطابق اس رسالہ کی محدثانہ نقطہ نظر سے بھی خامیاں ہیں۔ملخصاً (ملفوظات محدث کشمیری صفحہ۲۰۵)

دہلوی صاحب نے اپنی اس کتاب میں اللہ تبارک وتعالیٰ، انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام و اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی شان میں ایسے گستاخانہ وسخت الفاظ اور جملے استعمال کیے کہ خود دیوبندی علماء کو بھی مجبورا (بطور تقیہ) اس کا اقرار کرنا پڑا۔

۞......: اسماعیل دہلوی نے خود اس جرم کا اقرار کیا اور کہا کہ

”میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آ گئے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے“ (ارواح ثلاثہ صفحہ۸۴)

۞......: تقویۃ الایمان کے مصنف نے جن پانچ وہابی علماء کے سامنے تقویۃ ایمان کو تصدیق[غور وفکر] کے لئے پیش کیا تو ان میں سے دو وہابی علماء نے تقویۃ الایمان کے بعض مضامین سے اختلاف کیا اور تبدیل کرنے کا مشورہ دیا۔لیکن تبدیل نہ کیا گیا۔ملخصاً

(ملفوظات محدث کشمیری صفحہ 205,204، ارواح ثلثہ، اشرفعلی تھانوی دیوبندی)

۞......: دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی نے بھی دہلوی کے اس جرم کا اقرار کیا کہ

تقویۃ الایمان'' کے بعض مسائل میں بظاہر تشدد ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۲۶)

۞ ......: دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کے مطابق بھی ''تقویۃ الایمان میں بعض الفاظ جو سخت واقع ہیں'' (امداد الفتاویٰ جلد ۴ ص ۱۱۵)

۞ ......: غلام رسول مہر صاحب لکھتے ہیں کہ تقویۃ الایمان میں ''شاہ صاحب کی عبارت ایسی سادہ، سلیس، شگفتہ اور دلکش ہے کہ چند مخصوص الفاظ ومحاورات کو چھوڑ کر آج بھی ایسی دلکش کتاب لکھنا سہل نہیں۔ (مقدمہ تقویۃ الایمان صفحہ ۳۱)

اور ایسے ہی بعض مسائل عبارات و جملے جن میں تیز الفاظ، سخت الفاظ اور تشدد سے کام لیا گیا ان ہی کے بارے میں ہم سنی بھی کہتے ہیں کہ ان میں گستاخیاں و بے ادبیاں ہیں۔ لیکن اگر ہم کچھ کہیں تو دیوبندی وہابی حضرات ہمارے خلاف شور شرابا برپا کرتے ہیں اور ہمیں مارنے کو دوڑتے ہیں۔ کاش کہ دہلوی صاحب ایسے الفاظ استعمال ہی نہ کرتے تو آج امت مسلمہ اس طرح تقسیم نہ ہوتی۔

اسماعیل دہلوی کی کتاب میں تحریف کیوں؟

۞ ......: آج دیوبندی وہابی علماء نے اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان میں جگہ جگہ عبارات کو تبدیل کر دیا ہے بہرحال اسماعیل دہلوی کی کتاب کے غلط وخلاف شرع اور گستاخانہ عبارات ونظریات کی وجہ سے نہ صرف سنی علماء نے اختلاف کیا بلکہ اس کے متشدد مسائل وعبارات کی وجہ سے خود بعض علمائے دیوبند کو بھی اس سے سخت اختلاف تھا۔ حتیٰ کہ علماء دیوبند نے اس بات کا صاف اقرار کیا کہ ''افسوس ہے کہ اس کتاب (تقویۃ الایمان) کی وجہ سے مسلمانان ہندو پاک...... دو گروہ

میں بٹ گے ہیں ملخصاً (انوارالباری ج ۱۱ص ۱۰۷)

تو اسماعیل دہلوی اوران کی کتاب کو جو دیوبندی وہابی حضرات عین اسلام وایمان قرار دیتے ہیں اور سارے کا سارا دین اسی کتاب میں بند سمجھتے ہیں وہ ذرا اپنے گھر کی ان کتابوں کو بھی اٹھا کر دیکھیں جن میں خود علماء دیوبند اپنی اس ''عین اسلام'' سے کھلی ہوئی بغاوت کرتے ہوئے دست وگریباں نظر آتے ہیں۔

انھیں سمجھا تھا، اہل درد میں نے
جب راز کھلا تو فقط اک تماشا نکلا

مگراس کے باوجود افسوس کا مقام یہ ہے کہ آج کے علمائے دیوبند اس کتاب کے دفاع وحمایت پر سر دھڑ کی بازی لگانے پر تلے ہوئے ہیں ۔ مذکورہ بالا جرائم کے اقرار کے باوجود علمائے دیوبند کا اس کتاب کا دفاع کرنا ایسا ہی ہے جیسے قاتلوں ،ڈکیتوں ،اور دیگر مجرموں کی حمایت میں چند وکلاء عدالتوں میں ان کو بے گناہ ثابت کرنے پر تلے ہوتے ہیں۔

یہاں ایک اہم بات بھی عرض کرتے چلیں کہ علمائے دیوبند کی یہ دورخی پالسیاں محض اس لئے ہیں تا کہ جب وہابیت آڑے آئے تو اپنے اصلی چہرے وہابیت کو ظاہر کر کے ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں لیکن جب یہی دیوبندی حضرات علمائے اہل سنت کی گرفت میں آئیں تو بطور تقیہ وہابیت پر نقاب اوڑھ کر سنیوں کے حامی بن جائیں اور یہ کہیں کہ ہم تو ایسی کتابوں کو معتبر ہی نہیں مانتے۔

......حوالہ نمبر 45

قاسم نانوتوی اور دیوبندی اختلافات

بانی دار العلوم دیوبند[بقول دیوبندی] قاسم نانوتوی نے ایک کتاب ''تحذیر الناس'' ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۲ء میں تحریر کی۔ یہاں بھی قابل غور نکتہ یہ ہے کہ قاسم نانوتوی کے گستاخانہ عقائد وعبارات کی بنا پر اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ سے قبل متعدد علمائے کرام نانا توی پر فتوے لگا چکے تھے اور اس کے رد میں متعدد کتابیں بھی لکھ چکے تھے۔

لہذا جو دیوبندی آج کل یہ کہتے ہیں کہ مولوی احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی عبارات کا غلط مطلب بیان کیا، عبارات کو یکجا کر دیا، سیاق وسباق نہیں دیکھا تو ہم ان سے سوال کرتے ہیں کہ چلو بالفرض تمہارے نزدیک اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے غلط سہی لیکن ان سے قبل جن علماء نے قاسم نانوتوی پر فتوے لگائے ان کے بارے میں کیا کہو گے؟ لہذا دیوبندی حضرات محض اپنے بزرگ کے عشق میں مجذوبانہ باتیں کرنے کی بجائے حقیقت کی دنیا میں تشریف لا کر ان حقائق پر بھی نظر فرمائیں، جن کا انکار ناممکن ہے۔

بہر حال اپنے موضوع کی طرف واپس پلٹتے ہیں، قاسم نانوتوی کی اس کتاب کی وجہ سے بھی امت مسلمہ سخت انتشار کا شکار ہوئی اور یہ کتاب بھی امت کے کئی حصوں میں تقسیم کا سبب بنی۔ اس کتاب کی وجہ سے بھی دیوبندی وہابی حضرات ہم سنیوں سے لڑتے جھگڑتے ہیں، اس کتاب کی حمایت میں دیوبندی متعدد کتابیں لکھ چکے ہیں، اپنے فتویٰ جات میں اس کتاب کی حمایت کر چکے ہیں بلکہ اس کے دفاع میں کئی

مناظرے بھی کر چکے ہیں۔

لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ اس کتاب اور اس میں موجود عبارات ،عقائد ونظریات سے خود دیوبندی علماء میں اندرونِ خانہ سخت اختلافات موجود ہیں اور خود علماء دیوبند میں اس کتاب پر شدید جنگ جاری ہے،جس کا مختصر سا نمونہ ملاحظہ کیجیے۔

کسی نے ہندوستان بھر میں قاسم نانوتوی کیساتھ موافقت نہیں کی۔

۞ ......:دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں کہ

''جس وقت مولانا[قاسم نانوتوی] نے تحذیر الناس لکھی ہے کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا کیساتھ موافقت نہیں کی بجز مولانا عبدالحئ صاحب کے''

(الافاضات الیومیہ 5 / 296،قصص الاکابر 159)

لیکن بعد میں عبدالحئ دیوبندی بھی مخالف ہو گئے تھے۔دیکھئے رسالہ ''ابطال اغلاطِ قاسمیہ ۳۹'' [۱۳۰۰ھ/۱۸۸۲ء] میں عبدالحئ دیوبندی کے دستخط موجود ہے۔

......خود نانوتوی جی کو افسوس......

۞ ......:خود بانیٔ دارالعلوم دیوبند قاسم نانوتوی صاحب کو اس بات پر سخت غصہ تھا کہ احسن نانوتوی نے تحذیر الناس کیوں شائع کر دی،فرماتے ہیں:

''پر خدا جانے ان کو کیا سوجھی جو اس کو چھاپ ڈالا جو باتیں سننا پڑیں۔ملخصاً

(قاسم العلوم،ازنورالحسن راشد کاندھلوی صفحہ ۵۵۰)

۞ ......:دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی نے لکھا کہ مولانا نانوتوی [تحذیر

الناس کی اشاعت کے بعد] باڈی گارڈ رکھتے تھے، چھپ کر رہتے، سفر کرتے تو نام تک نہیں بتاتے، بلکہ اپنا نام خورشید حسین بتاتے، یہ کتاب مولانا نانوتوی کے لئے مصیبت بن گئی تھی۔ملخصاً (ارواح ثلثہ حکایت نمبر ۲۶۵)

جاہلانہ تاویل کا رد

تحذیر الناس کی وجہ سے جب نانوتوی پر فتوے لگے تو اس کا کوئی جواب نہیں دے پائے نہ صریح توبہ کی بلکہ کلمہ پڑھ کر کہتے کہ میں مسلمان ہو گیا۔خود تھانوی صاحب کی زبانی سنئے، تھانوی کے ملفوظات میں ہے کہ

''تحذیر الناس کی وجہ سے جب مولانا (نانا توی) پر فتوے لگے تو جواب نہیں دیا۔ بلکہ یہ فرمایا کہ کافر سے مسلمان ہونے کا طریقہ بڑوں سے یہ سنا ہے کہ کلمہ پڑھنے سے کوئی [یعنی کافر] مسلمان ہو جاتا ہے تو میں کلمہ پڑھتا ہوں **لا الہ الا للہ محمد رسول اللہ**'' (الافاضات الیومیہ جلد۴ ص۲۹۳ ملفوظ ۷۴۵ بحوالہ دیوبندی شاطر ۸۶۷)

لاحول ولاقوۃ الاباللہ !! یہ ہے دیوبندیوں کے قاسم العلوم کی بدترین جہالت ! کیونکہ کفر و شرک سے توبہ کے بغیر صرف کلمہ پڑھنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔خود دیوبندیوں کے مرتضی حسن در بھنگی نے لکھا ہے کہ

''مرزائی دھوکہ دینے کی غرض سے وہ عبارات پیش کر دیتے ہیں جن میں ختم نبوت کا اقرار ہے عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم اور عظمتِ شان کا اقرار ہے اسکا مختصرا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب ماں کے پیٹ سے کافر نہ تھے ایک مدت تک مسلمان تھے اور چونکہ دجال تھے اس وجہ سے ان کے کلام میں باطل کے ساتھ حق بھی ہے تو پہلی عبارات مفید نہیں جب تک کوئی ایسی عبارت نہ دکھا دیں کہ میں نے جو فلاں معنیٰ ختم نبوت کے غلط

بیان کیے تھے وہ غلط ہیں صحیح معنیٰ یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی بھی نبی حقیقی نہ ہوگا، یا عیسیٰ علیہ السلام کو جو فلاں جگہ گالیاں دیکر کافر ہوا تھا اس سے توبہ کر کے مسلمان ہوتا ہوں ورنہ ویسے تو مرزا قادیانی اور تمام مرزائی الفاظ اسلام ہی کے بولتے ہیں اس وجہ سے مسلمان دھوکا میں آجاتے ہیں کہ یہ ختم نبوت کے قائل، عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم کرتے ہیں، قرآن کو بھی مانتے ہیں، حشر اجساد پر بھی ایمان لاتے ہیں، غرض تمام آمنت باللہ اور ایمان مجمل اور مفصل ازبر ہے یہ مسلمان نہ ہوں گے؟ مگر مسلمانو!......لہذا جو عبارات مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی لکھی جاتی ہیں جب تک ان مضامین سے صاف توبہ نہ دکھائیں یا توبہ نہ کریں تو ان کا کچھ اعتبار نہیں۔

(احتسابِ قادیانیت ۲۶۰، ۲۶۱، اشد العذاب صفحہ ۱۸، ۱۹)

لہذا مرتضی حسن دیوبندی کے مطابق نانوتوی کا کافر سے مسلمان ہونے کے مذکورہ طریقے کو اپنے گستاخانہ عقیدہ پر بغیر توبہ خاص کے لاگو کرنا نہ صرف جہالت ہے، بلکہ خود علمائے دیوبند کے بھی خلاف ہے۔

......حوالہ نمبر 46......

..........انور شاہ کشمیری کا اختلاف..........

اس کتاب میں دیوبندی امام قاسم نانوتوی نے بہت سارے گستاخانہ و بدعتی نظریات لکھے ہیں جن سے خود ان کے ماننے والے بعض دیوبندی علماء نے سخت اختلاف کیا۔

......: قاسم نانوتوی صاحب نے حضور ﷺ کے لئے نبوت بالذات اور باقی انبیاء کے لئے بالعرض نبوت کا قول کیا:

’’غرض اورانبیاء میں جو کچھ ہے وہ ظل وعکس محمدی ہے کوئی کمال ذاتی نہیں۔
(تحذیر الناس ۳۸)

لیکن دیوبندیوں کے مولوی انور شاہ کشمیری نے نبوت بالذات اور بالعرض کی تقسیم کو قرآن پرزیادتی اور محض اتباع ہوا قرار دیا ہے [یعنی خواہش نفسانی کی پیروی] ملخصاً
(خاتم النبین صفحہ ۳۸)

اورآپ نے ’’عقیدہ الاسلام‘‘ صفحہ ۲۰۶ پر اس تقسیم کو نا جائز قرار دیا ہے۔

۞ ......: انوار شاہ کشمیری ہی نے نانوتوی کی تشریح اثر ابن عباس کو خلافِ قرآن ظاہر کیا ہے اور نانوتوی پر مالیس لک بہ علم (جس چیز کا تجھے علم نہیں) میں داخل دینے کا طعن کیا ہے۔ ملخصاً۔ (فیض الباری جلد۳ ص ۳۳۳)

۞ ......: دیوبندیوں ہی کے مناظر محمد امین صفدر اوکاڑوی نے لکھا کہ
’’اگر کوئی کہے کہ میں آپ کو خاتم النبین تو مانتا ہوں مگر خاتم النبین کا معنی نبی گر ہے یعنی آپ ﷺ مہریں لگا لگا کر نبی بنایا کرتے تھے تو یہ بھی کفر ہے‘‘ ملخصاً (تجلیات صفدر ۵۹۲/۲)

۞ ......: دیوبند ہی سے مکتبہ راشد کمپنی نے تحذیر الناس شائع کی تو اس عبارت [اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں ......] گستاخانہ عبارت کو بدل دیا۔

تو میرے عزیز دوستو! غور وفکر کیجیے کہ اگر دیوبندیوں کے امام قاسم نانوتوی کی یہ کتاب گمراہیوں، گستاخیوں اور بے ادبیوں سے بالکل پاک وصاف اور اسلام کے عین مطابق ہوتی تو کیا خود علماء دیوبند اس کتاب سے اختلاف کرتے؟ آخر خود علماء دیوبند نے اس کتاب اور اس کے نظریات سے اختلاف کیوں کیا؟ کیا اس کا صاف مطلب یہ

نہیں کہ یہ عبارات خود علمائے دیوبند کی نظر میں بھی گستاخانہ اور قابل مواخدہ تھیں؟ اور خود پیشوائے دیوبندیت قاسم نانوتوی راہِ حق سے بھٹک چکے تھے۔

مجھے ہم سفر بھی ملا کوئی تو شکستہ حال میری طرح
کہیں منزلوں سے ہٹا ہوا، کہیں راستوں میں لٹا ہوا

......ایک دیوبندی تاویل کا ازالہ......

تھانوی جی کے مطابق "جس وقت مولانا [قاسم نانوتوی] نے تحذیر الناس لکھی ہے کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا کیساتھ موافقت نہیں کی بجز مولانا عبدالحیٔ صاحب کے" ایک دیوبندی مولوی نے یہ تاویل پیش کی کہ مخالفین [یعنی سنی] کس طرح اس کی موافقت کر سکتے تھے، لہذا یہاں مخالفین کی موافقت کا ذکر ہے، یعنی سنیوں نے موافقت نہیں کی تھی۔

لیکن دیوبندی مولوی کی یہ تاویل نہایت ہی لغو و بے ہودہ تاویل ہے کیونکہ اولاً تو اگر بالفرض یہ تاویل صحیح بھی تسلیم کی جائے تب بھی دیوبندیوں کے خلاف ہے کیونکہ تھانوی صاحب نے صاف کہا کہ "کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا کے ساتھ موافقت نہیں کی"، تو اگر یہاں سنی اور دیوبندی [یعنی مخالفین وحمایتی] سب کو شامل سمجھا جائے تو بھی مفہوم یہی نکلے گا کہ مخالفین وحمائتیوں میں سے کسی نے بھی موافقت نہیں کی بجز مولانا عبدالحیٔ صاحب کے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جس نے [بقول تھانوی] موافقت کی اس کا ذکر تھانوی نے خود ہی کر دیا۔ معلوم ہوا کہ تھانوی کے مطابق صرف اور صرف عبدالحیٔ ہی نے نانوتوی

[کی اس کتاب] کی موافقت کی تھی ،اگر کسی دوسرے دیوبندی وہابی اکابر نے بھی اس وقت موافقت کی ہوتی تو تھانوی صاحب اس کا بھی لازمی ذکر کرتے ،لیکن تھانوی صاحب نے کسی بھی دوسرے وہابی دیوبندی کا ذکر نہیں کیا۔لہذا معلوم ہوا کہ عبدالحئ کے علاوہ خود کسی دیوبندی نے بھی اس کی موافقت نہیں کی تھی۔

''جمال قاسمی''اور'' آب حیات'' دونوں کتابوں کے مصنف بھی بانی [بقول دیوبندی] دارالعلوم دیوبند قاسم نانوتوی ہیں۔'' آب حیات''تو المہند کی مصدقہ ہے ،اس میں صاف لکھا ہوا ہے کہ''ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا......ایک مستقل رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اور انوکھے طرز کا بے مثل، جو طبع ہوکر لوگوں میں شائع ہوچکا ہے۔اس کا نام'' آب حیات'' ہے''(المہند)

لیکن دوسری طرف خود علمائے دیوبند ہی اپنے نہایت ہی دقیق اور انوکھے طرز کے بے مثل رسالے سے سخت اختلاف کرتے ہوتے نظر آتے ہیں۔قاسم نانوتوی نے ان دونوں کتابوں کے اندر ایسے ایسے من گھڑت عقائد ونظریات بیان کئے کہ خود بعض دیوبندی علماء بھی ان سے شدید اختلاف کرنے پر مجبور ہوگے۔

......حوالہ نمبر 47 ......

......دارالعلوم دیوبند سے اختلاف......

قاضی زاہد الحسینی دیوبندی صاحب نے اپنے مماتی دیوبندیوں کے بارے میں لکھا ہے کہ''منکرین حیات [مماتی دیوبندی گروپ] نے اس کتاب [آب حیات از مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی] کو نا قابل فہم اور حضرت نانوتوی کا تفرد کہہ کر اکابر علماء

دیوبند کے مسلک پر جرح کی ہے'' (رحمت کائنات ص۴۰۲ ادرارہ تحفظ حقوق نبوۃ مدنی روڈ اٹک شہر بحوالہ کلمہ حق شمارہ 9 ص86)

جناب الیاس گھمن صاحب اوران کی ٹیم مسلک دیوبند کا یہ اختلاف ملاحظہ کریں ،کہ دیوبندیوں کے اختلافات کی وجہ سے مسلک دیوبند پارہ پارہ ہوا اور اس میں دراڑیں پڑیں جیسا کہ خود علمائے دیوبند نے اقرار کیا۔

......حوالہ نمبر 48 ......

نانوتوی کا عقیدہ جمہور کے خلاف

......: جیسا کہ قاسم نانوتوی نے ایک من گھڑت عقیدہ لکھا کہ

''ارواح انبیاء کرام علیہم السلام کا اخراج نہیں ہوتا'' (جمال قاسمی ص۱۶)

......: اسی طرح یہی قاسم نانوتوی صاحب اپنی کتاب آب حیات میں لکھتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ کی حیات دنیوی علی الاتصال اب تک برابر مستمر ہے۔اس میں انقطاع یا تبدل یا تغیر جیسے حیات دنیوی کا حیات برزخی ہوجانا واقع نہیں ہوا'' (آب حیات ص۳۷)

یعنی قاسم نانوتوی کے مطابق انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے اجسام مقدسہ سے ارواح [روح] نہیں نکلتیں۔

لیکن قاسم نانوتوی کے اس نظریے کے خلاف دیوبندیوں کے امام سرفراز صفدر نے قاسم نانوتوی کے اس نظریئے کو جمہور علماء اسلام کے خلاف قرار دیا چنانچہ لکھتے ہیں کہ

''جمہور علماء اسلام موت کے معنیٰ انفکاک الروح عن الجسد ہی کرتے ہیں''۔

(تسکین الصدور ۲۱۶)۔

جب تمام مسلمان اس نظریہ کے حامل ہیں تو دیوبندی امام قاسم نانوتوی جو اس نظریہ کے حامل نہیں بلکہ جمہور علمائے اسلام حتیٰ کہ خود دیوبندی علمائے کے بھی خلاف تھے تو ایسے شخص پر کیا شرعی حکم عائد ہوگا؟ آخر دیوبندی مفتی حضرات ان پر فتویٰ کیوں نہیں دیتے؟ صاف ظاہر ہے کہ یہ دیوبندی امام ہیں اس لئے دیوبندیوں کے فتووں کا رخ اس طرف نہیں ہوتا ورنہ اگر یہی بات کسی سنی نے لکھی ہوتی تو دیوبند سے لیکر نجد تک کے تمام چھوٹے بڑے وہابی دیوبندی گلے پھاڑ پھاڑ کر فتوے لگا رہے ہوتے۔

......حوالہ نمبر 49 ......

﴿نانوتوی کا عقیدہ نصوص کے خلاف﴾

☆ دیوبندی شیخ سید محمد حسین نیلوی نے قاسم نانوتوی کے من گھڑت عقیدہ کے بارے میں لکھا کہ

> ”مگر انبیاء کرام علیہم السلام کے حق میں مولانا نانوتوی قرآن وحدیث کی نصوص وارشادات کے خلاف جمال قاسمی ص ۱۵ میں فرماتے ہیں: ارواح انبیاء کرام علیہم السلام کا اخراج نہیں ہوتا“
>
> (ندائے حق جلد۱ ص ۷۲۱)

شعبدہ گر بھی پہنتے ہیں خطیبوں کا لباس
بولتا جہل ہے بدنام خرد ہوتی ہے

شکر ہے کہ کسی دیوبندی نے زبان تو کھولی لیکن مسلک پرستی کا بدترین مظاہرہ دیکھیئے کہ دیوبندی ایسے شخص کو پھر بھی اپنا پیشواء تسلیم کرتے ہیں۔ گویا جب دیوبندیت کا لیبل لگ گیا تو پھر قرآن وحدیث کے نصوص وارشادت کے خلاف بھی عقیدہ رکھتا ہوتب بھی کچھ حرج نہیں۔ ہم مفتیانِ دیوبند سے پوچھتے ہیں کہ ایسا شخص جس کا عقیدہ قرآن و حدیث کی نصوص وارشادات کے خلاف ہواس پر کیا شرعی حکم عائد ہوتا ہے؟

دیوبندی امام سرفراز صفدر کے شاگرد و بیٹے نے بھی قاسم نانوتوی صاحب کے عقیدے سے بغاوت کرتے ہوئے اپنے مماتی دیوبندیوں کو جواب دیتے ہوئے لکھا کہ

''حضرت نانوتوی کی ادھوری عبارت اوران کے اختراعی مفہوم کے حوالے سے بندیالوی [مماتی دیوبندی] صاحب کا مذکورہ دعویٰ سراسر دھوکہ ہے کیونکہ حضرت نانوتوی کی دوسری بات (کہ بوقت وفات انبیاء کرام کے اجساد سے ان کی ارواح کا انقطاع نہیں ہوتا) سے بندیالوی [مماتی دیوبندی] صاحب کو بھی اختلاف ہے اور ہم [حیاتی دیوبندی] بھی اسے حضرت نانوتوی کا تفرد قرار دیتے ہوئے اس سے اتفاق نہیں کرتے۔ ہم بھی جمہور اہل سنت کے مسلک کے مطابق انبیاء کرام کی وفات و انقطاع روح عن الجسد سے ہی مانتے ہیں''

(علمائے دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ﷺ اور مولانا عطاءاللہ بندیالوی صفحہ 92)

جی کچھ سمجھے؟ دیوبندیوں کے امام قاسم نانوتوی صاحب خودحیاتی دیوبندیوں اور مماتی دیوبندیوں کے مطابق جمہور اہل سنت کے خلاف من گھڑت بدعتی عقیدہ رکھتے تھے، باقی اس کو نانوتوی کا تفرد قرار دینا بھی جھوٹ و دھوکا ہے، جس کا رد اسی مضمون میں موجود ہے۔

۞......:اسی طرح دیوبندی نیلوی صاحب مزید لکھتے ہیں:

''بہر حال حضرت [قاسم نانوتوی] کا مسلک وہ نہیں جو دوسرے علماء کا ہے''

(ندائے حق جلد۱ص۲۰۷)

نیلوی صاحب نے دوسرے علماء کا مسلک صحیح بتایا ہے تو جب قاسم نانوتوی نے ان دوسرے علماء کے خلاف من گھڑت مسلک اختیار کیا تو ان کا مسلک من گھڑت و باطل ٹھہرا کہ نہیں؟ اور اگر دیوبندیوں کے نزدیک نانوتوی کا مسلک حق تھا تو وہ سب دیوبندی علماء جو اس کے مسلک کے مطابق نہیں تھے وہ گمراہ و بے دین ہیں کہ نہیں؟ دیوبندی حضرات ذرا غور و فکر کے بعد فیصلہ کریں کہ قاسم نانوتوی کو ماننا ہے یا دوسرے دیوبندی علماء کو؟

......حوالہ نمبر 51 ......

﴿بیان کردہ معنیٰ متعارف نہیں﴾

۞......: دیوبندی نیلوی صاحب اپنے امام کے خلاف یوں کہتے ہیں کہ

''حضرت نانوتوی جس معنیٰ سے موت مانتے ہیں یہ معنیٰ متعارف نہیں بلکہ حضرت [نانوتوی] موت بمعنیٰ ''ستر الحیاۃ'' لیتے ہیں'' (ندائے حق ۵۷۲/۱)

قاسم نانوتوی نے ایسے ایسے معنی گڑھے جو کہ نانوتوی نے خواب میں دیکھے ہوں تو کچھ کہا نہیں جا سکتا! لیکن امت مسلمہ میں چودہ سو سالوں میں کسی نے وہ معنیٰ نہ لیا حتیٰ کہ نانوتوی کے ماننے والے علماء دیوبند نے بھی مجبور ہو کر ان سے اختلاف کیا اور ان کو تفرد کا بہانہ بنا کر ٹھکرا دیا۔ نانوتوی کے انہی من گھڑت معنوں میں ''ختم نبوت'' کا جدید معنی بھی موجود ہے، جس کا فائدہ صرف قادیانیوں کو ہوا، اور خاتم الرسل، خاتم النبین ﷺ کی ختم نبوت کے خلاف مرزائیوں قادیانیوں کو دیوبندیوں کی طرف سے سہارا ملا۔ لیکن الحمدللہ! علماء اہل سنت والجماعت حنفی بریلوی نے نہ صرف قادیانیوں بلکہ نانوتوی دیوبندی فتنے کو بھی جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا ہے۔

......حوالہ نمبر 52 ......

﴿قاسم نانوتوی کا عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف﴾

کوئی یہ نہ سمجھے کہ دیوبندی علماء نے خواہ مخواہ ان سے اختلاف کیا بلکہ قاسم نانوتوی کے من گھڑت عقائد ونظریات قرآن وحدیث کے خلاف تھے اس لئے دیوبندی علماء نے بے بس ولاچار ہو کر قاسم نانوتوی سے اختلاف کیا چنانچہ

۞......: دیوبندی نیلوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''لیکن حضرت نانوتوی کا نظریہ صریح خلاف ہے اس حدیث کے جو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں نقل فرمائی ہے''۔ (ندائے حق ۱/۶۳۶)

۞......: اسی طرح سجاد بخاری فاضل دیوبند نے قاسم نانوتوی کی اسی کتاب ''آب

حیات‘‘میں درج نانوتوی کے موقف کے بارے میں لکھا کہ

’’حضرت نانوتویؒ کی اختیار کردہ رائے جمہور سلف وخلف اور جمہور علماء امت کے خلاف ہے‘‘(اقامۃ البرھان صفحہ۲۱ کتب خانہ رشدیہ، راولپنڈی)

﴿نانوتوی کی کتاب دیوبندیوں کی جوتیوں پر﴾

......: دیوبندی حضرات تو قاسم نانوتوی کی کتابوں پر ہم سنیوں سے مناظرے کرتے ہیں، ان کی کتابوں کا دفاع کرتے ہیں لیکن دیوبندیوں کے بہت بڑے مولوی عنایت اللہ شاہ بخاری نے بانی دار العلوم دیوبند کی کتاب ’’آب حیات‘‘ کو جوتیوں پر ڈالا [پھینکا]۔(سوط العذاب صفحہ۵، بحوالہ کلمہ حق)

لہذا دیوبندی حضرات کی قاسمی کشتی خود منجھدار میں پھنسی ہے. اس لئے اس میں بیٹھنے والوں کو خود اپنی سلامتی کی فکر کرنی چاہیئے کہ یہ ڈوبتی کشتی کہیں ’’خود تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے‘‘ کے مصداق نہ بن جائے۔

رہا گردشوں میں ہردم میرے عشق کا ستارہ
کبھی ڈگمگائی کشتی کبھی کھو گیا کنارہ

حوالہ نمبر 54 ......

﴿حسین احمد مدنی کے غیر تحقیقی حوالے﴾

دیوبندیوں کے شیخ الہند حسین احمد مدنی نے ایک کتاب ''الشہاب الثاقب'' لکھی ہے۔اس کتاب میں بھی بڑی سخت مزاجی کے ساتھ نہایت گندی زبان کا استعمال کیا گیا ہے۔علماء اہل سنت و جماعت کے خلاف تقریبا 660 سے زائد نا زیبہ الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔جس کا ثبوت دیکھنا ہو تو ''ردشہاب ثاقب'' کتاب کا مطالعہ کیجیے۔ بلکہ اس کا اعتراف خود دیوبندی علماء نے بھی کیا ہے۔ ملاحظہ کیجیے خود دیوبندیوں کی کتاب ''نقوش رفتگان'' جس میں اس امر کا اعتراف کرتے ہوئے صاف لکھا ہے کہ

۞ ......: ''اس کی زبان اور حضرت مولانا [حسین احمد مدنی دیوبندی] کی غیر معمولی مزاجی شدت کی وجہ سے اس سے زیادہ فائدہ نہیں ہوسکا''

(نقوش رفتگان ۲۹۹، تقی عثمانی)

۞ ......: پھر اس کتاب میں دیوبندی حسین احمد مدنی نے اپنے ایک دیوبندی مصنف کی کتاب [سیف نقی] سے من گھڑت حوالہ بغیر تحقیق کیے لکھ دیئے اور جس طرح اس نے مکھی پر مکھی ماری تھی، بالکل اسی طرح دیوبندیوں کے شیخ الہند حسین احمد نے بھی مکھی پر مکھی ماری اور جھوٹے حوالے بیان کردیئے۔

دیوبندی مولوی تقی عثمانی نے اس بات کا اقرار ان الفاظ میں کیا ہے کہ

''اس [شہاب ثاقب] میں ایک خاص کمزوری یہ ہے کہ اس میں ''سیف النقی'' کے اعتماد پر ۲ حوالے غلط دے دیئے گئے ہیں......اس غلطی نے ''الشہاب الثاقب'' کی

افادیت کو بہت نقصان پہنچایا‘‘۔(نقوش وفتگان ۲۹۹،۴۰۰ تقی عثمانی)

ہم کہتے ہیں کہ بغیر تحقیق کے بہتان ہی کیوں لگایا۔دیکھئے دیوبندی اکابرین کی یہ حالت ہے کہ جہاں سے بھی کوئی بات ملی اٹھا کر اہلسنت والجماعت کے سرتھوپ دی ۔تحقیق وجانچ پڑتال کی زحمت تک گوارہ نہ کی۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

جب کہ تھانوی جی کا اپنا فیصلہ یہ ہے کہ بغیر تحقیق کے حوالے بیان کرنے والا بے دین ہے۔جیسا کہ اپنے ملفوظات میں فرمایا:

’’ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ یہ اہل باطل ہمیشہ اہل حق پر اعتراض ہی کرنے میں مشغول رہتے ہیں ۔ان کو کبھی کوئی کام کی بات بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور حدود کا تو ان لوگوں میں مطلق خیال ہی نہیں ۔بدون تحقیق جو جی چاہا اور جس کی نسبت چاہا کہہ دیا۔یہ قلب میں دین نہ ہونے کی دلیل ہے۔‘‘

(ملفوظات حکیم الامت جلد دوم ملفوظ ۵۶)۔

تو بہرحال معلوم ہوا کہ علماء دیوبند کو بھی اقرار ہے کہ ان کے شیخ الہند حسین احمد مدنی کی اس کتاب میں من گڑھت حوالے درج کیے گئے اور حسین احمد مدنی صاحب کی غیر معمولی مزاجی شدت [جو گالی گلوچ بکی ہیں اور کذب بیانی اور دھوکا دہی سے کام لیا ان] کی وجہ سے اس کتاب سے زیادہ فائدہ نہیں ہوسکا۔

نوٹ:۔حضرت علامہ مولانا اجمل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کے رد میں لاجواب کتاب ’’ردشہاب ثاقب‘‘ تحریر فرمائی،اہل تحقیق حضرات سے گزارش ہے کہ اگر آپ نے دیوبندی کتاب شہاب ثاقب کا مطالعہ کیا ہے تو ’’ردشہاب ثاقب‘‘ کا بھی لازمی مطالعہ کیجیے۔ان شاءاللہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوجاے گا۔

علماء دیوبند کا انبیٹھوی سے اختلافات

دیوبندی خلیل احمد انبیٹھوی نے ''المہند'' ۱۳۲۵ھ میں تحریر کی ۔اس کتاب کے بارے میں عام طور پر دیوبندیوں کا یہ دعوی ہے کہ علماء حرمین شریفین نے اس کی تصدیق کی ۔پھر درجنوں علماء دیوبندی کے دستخط و تصدیقات اس کتاب پر ظاہر کی گئی ہیں ۔علمائے دیوبند کے ہاں اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ اس کتاب کے ٹائٹل پر بڑے بڑے الفاظ میں لکھا ہوتا ہے:

''عقائدِ علماء اهل سنت دیوبند''

یعنی اس کتاب میں جو بھی عقائد ہیں وہ تمام دیوبندی علماء کے عقائد ہیں۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب پر بھی دیوبندی امت خانہ جنگی کا شکار ہے اور ایک دوسرے کی دستار کو تار تار کر رہے ہیں ،بعض دیوبندی علماء نے اس کتاب سے بھی بغاوت کی ہے۔اور دیوبندیوں کا مماتی فرقہ تو اس کتاب سے تقریباً مکمل طور پر اختلاف کرتا ہے ۔آیئے ذرا اس کتاب کے بارے میں علمائے دیوبند کے چند حوالہ جات ملاحظہ کیجیے۔

......حوالہ نمبر 55 ......

..........المہند میں ترمیم واضافہ..........

دیوبندی خلیل احمد انبیٹھوی نے ''المہند'' ۱۳۲۵ھ میں تحریر کی ۔لیکن شائع کب ہوئی اس کے بارے میں خود دیوبندی مسلک ہی کے مولانا اکمل محمد سعید دنیوی دیوبندی [المہند کو غیر معتبر تسلم کرتے ہوئے] لکھتے ہیں کہ

''المہند کوتحریر سے ستائیس [27] سال بعد اور مولوی احمد رضا بریلوی کی وفات سے بارہ [12] سال بعد طبع کرایا گیا اب سوال یہ ہے کہ حضرت مولانا سہارنپوریؒ نے اپنی زندگی میں کیوں نہیں چھپوایا اور ستائیس سال مسودہ کس نے محفوظ رکھا؟ اور کتاب تو مولوی احمد رضا خان بریلوی کے خلاف لکھی گئی تھی تو یہ اس کی زندگی میں چھپوانا چاہیے [تھی] اس کی وفات سے بارہ سال بعد کیوں چھپوایا؟ کیا ضرورت محسوس ہوئی۔ معلوم نہیں ہوا کہ ایک خاص تعصبی نظریئے کے تحت اس میں ترمیم واضافہ کر کے چھپوایا ہے''

(شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق، مقدمہ صفحہ ۱۷)۔

معلوم ہوا کہ المہند ایک خاص تعصبی نظریئے کے تحت ترمیم واضافہ [یعنی ردوبدل] کے بعد چھپوائی گئی تھی۔ لہذا اب اس کتاب کی تصدیقات کو کس طرح صحیح اور معتبر مانا جا سکتا ہے، بلکہ پوری کتاب ہی مشکوک ٹھہری لیکن دیوبندی حضرات بضد ہیں کہ یہ علماء دیوبند کی مصدقہ ومعتبر کتاب ہے۔

......حوالہ نمبر 56 ......

المہند کے عقائد، عقائد علمائے دیوبند نہیں

......: ایک دیوبندی صاحب کی زبان سے بے خیالی سے سچ نکلا اور یوں بولے کہ

''بات ظاہر ہے کہ یہ حضرات [یعنی اکابرینِ دیوبند] المہند علی المفند کو ایک دفع الوقتی کتاب سمجھے تھے جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے اور یہ عقائد علماء دیوبند نہیں''

(شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق، غرض ناشر صفحہ ۵)۔

دیوبندی مماتی حضرات المہند کو ایک وقتی مصلحت کا تقاضہ مانتے ہیں۔ چنانچہ علمائے دیوبند کے عبدالقدوس قارن صاحب اس بات کا خود اقرار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

''یہ معتزلہ (دیوبندی مماتی) اس بات کا پرچار کر رہے ہیں کہ ''المہند علی المفند'' میں عقیدہ کا اظہار نہیں بلکہ یہ ایک وقتی مصلحت کے تقاضہ کے تحت لکھی گئی تھی'' (خوشبو والا عقیدہ: ص۳۴)

اور یہ بات اب تجربے سے بھی ثابت ہو چکی ہے کہ المہند ایک دفع الوقتی کتاب تھی کیونکہ المہند کی اشاعتِ اول سے لیکر آج تک نہ صرف اس میں ترمیم و اضافہ کیا جا رہا ہے بلکہ اب تو اس کے متعدد عقائد سے دیوبندی کھل کر اختلاف بھی کر رہے ہیں۔

......حوالہ نمبر 57 ......

عنایت اللہ شاہ دیوبندی کا المہند پر اطمینان نہیں

......: سید عنایت اللہ شاہ بخاری دیوبند کے بہت بڑے بزرگ ہیں۔ دیوبندی مناظر خضر حیات صاحب اپنی کتاب میں ان کے بارے میں یوں لکھتے ہیں کہ

''پیر طریقت امام الدعوۃ مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری''

(اکابر کا باغی کون؟ صفحہ ۱۱)

عنایت اللہ شاہ بخاری کو بھی اپنے دیوبندی اکابرین کی کتاب ''المہند'' پر اطمینان نہیں تھا چنانچہ مولوی عبدالحمید سوتی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

''اگر مولانا عنایت اللہ شاہ صاحب کا المہند جس کو مرتب کرنے والے حضرت

مولانا خلیل احمد سہارنپوری ہیں اور جس پر حضرت شیخ الہند سے لیکر حضرت مفتی کفایت اللہ تک تمام ذمہ دار حضرات کے دستخط موجود ہیں اس پر اطمینان نہیں تھا تو اس کے اظہار کی یہ صورت تو کسی طرح بھی اچھی نہیں تھی''

(فیوضات حسینی ترجمہ تحفہ ابراہیمہ مقدمہ صفحہ ۴۵)۔

خود دیوبندیوں نے اپنے ہی دیوبندی مولوی کے بارے میں یہ اقرار کیا کہ ان کو المہند پر اطمینان نہیں تھا۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ علماء دیوبند کے ماننے والوں میں بعض ایسے علماء دیوبند بھی موجود تھے اور ہیں جنہوں نے المہند پر اعتبار ہی نہیں کیا اور ان کے دلوں میں بھی اطمینان نہیں۔

دیوبندی مولوی عبدالحق خان بشیر چیرمین حق چار یار اکیڈمی گجرات اپنے مماتی دیوبندیوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ مماتی دیوبندی

''بندیالوی صاحب نے اپنے رسالہ میں یہ باور کرانے کی بھرپور کوشش کی ہے کہ علماء دیوبند کی متفقہ دستاویز ''المہند علی المفند'' قابل اعتماد کتاب نہیں۔ بندیالوی [مماتی دیوبندی] صاحب سمیت تمام منکرین حیات [یعنی مماتی دیوبندی] ''المہند علی المفند'' کو علماء دیوبند کی ایک ایسی ہنگامی کاوش قرار دیتے ہیں جو ''وقت ٹپاؤ'' پالیسی کے تحت مجبوراً منظر عام پر لائی گئی''

(علمائے دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ﷺ اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی صفحہ 39)

نوٹ:۔ الیاس گھمن پارٹی اور دیگر دیوبندی علماء کے لئے یہ عبارت لمحۂ فکریہ ہے۔ کیا اس عبارت میں المہند پر علمائے اہل سنت حنفی بریلوی کے الزامات کو درست ثابت نہیں کردیا؟؟؟

''دیوبندی بزرگ قاضی صاحب کو بھی المھند پر اطمینان نہیں''

سرفراز صفدر صاحب اپنے دیوبندی بزرگ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''جناب قاضی صاحب المھند کے مصنف اور اس کے جملہ مصدقین حضرات پر جو اکابر علماء دیوبند میں شامل ہیں اور تسکین الصدور کے پاک و ہند کے مصدقین حضرات پر تو اعتماد کرنے پر آمادہ نہیں اور علماء دیوبند کی طرف مراجعت کی تلقین کرتے اور دعوت دیتے ہیں۔ (الشھاب المبین صفحہ ۳۵)

سرفراز صاحب اپنے دیوبندی بزرگ قاضی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

''آپ المھند میں درج شدہ دیوبندی مسلک کی ترجمان عبارت کو کھلے بندوں تسلیم نہیں کرتے'' (الشھاب المبین صفحہ ۳۵)

قاضی صاحب [مماتی دیوبندی] کو سرفراز صفدر صاحب [حیاتی دیوبندی] نے جگہ جگہ اپنا بزرگ تسلیم کیا اور اسی کتاب کے صفحہ ۴۶، ۴۷ پر ان کے ساتھ اپنے روابط کا کھلے الفاظ میں تذکرہ کیا ''ہم اور آپ میں گہرے روابط ہیں......ہم آپ کے خادم ہیں'' [پھر یہ شعر بھی لکھا کہ]

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ ہوا تو کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

......اللہ تعالیٰ آپ کو عمر نوح عطا فرمائے تا کہ آپ اپنا درس جاری رکھ سکیں۔

(الشھاب المبین ۴۷)

یعنی اتنا کچھ ہونے کے باوجود علمائے دیوبند میں جدائی نہیں، حالانکہ اہل حق واہل باطل ایک نہیں ہو سکتے ،لیکن چونکہ یہ دیوبندیوں کے گھر کا معاملہ تھا لہذا یکجان ہوکر گہرے روابط قائم رکھے۔سچ ہے ''الکفر ملة واحدة''

المہند پر دستخط ایک فضول سی بات

......: دیوبندی مولوی جناب حسین احمد نیلوی صاحب المہند پر مفتی اعظم ہند (بقول دیوبندی) کی تقریظ کا جواب کے عنوان میں لکھتے ہیں:

''المہند سے استاد جی کے دستخط کرنا فضول سی بات ہے کیونکہ کسی معتمد علیہ کی تصنیف شدہ کتاب کوتقریظ کرنے والا تقریظ کرتے وقت من ادلہ الیٰ آخرہ ایک ایک حرف کر کے کوئی نہیں دیکھتا خصوصاً وہ ہستیاں جن کے سر پر بیسوں ذمہ داریاں ہوں ۔الی قولہ پھر خود المہند میں ایسی غلطیاں ہیں جن کی نسبت ان جید علماء کی طرف کرنا ان کی توہین ہے پھر اس میں کئی کتابت کی غلطیاں ہیں بلفظہ۔

(الکتاب المسطور جلد اول ص ۴۶۰ سرفراز صفدر صاحب)

معلوم ہوا کہ دیوبندی علماء کے نزدیک بھی اپنے اکابرین کی اس کتاب ''المہند'' میں ایسی غلطیاں ہیں جن کی نسبت دیوبندی اکابرین کی طرف کرنے کو بھی وہ توہین تصور کرتے ہیں۔

چمن میں تھیں ڈالیاں ہزاروں مگر مقدر کا کھیل دیکھو
گری اسی شاخ پر ہے بجلی بنایا جس پر تھا آشیانہ

حوالہ نمبر 58 ......

......خود دیوبندیوں کا دیوبندیوں کو لاکھوں کا چیلنج......

......: دیوبندیوں نے اپنی اسی کتاب ''المھند'' کے نام کا معنی و ترجمہ ''عقائد علماء اھل سنت دیوبندی'' شائع کیا ہے۔ یہ نام بعد کے علماء دیوبند کی طرف سے سامنے آیا لیکن اس نام سے بھی دیوبندی علماء میں سخت اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس لئے دیوبندی فرقہ ہی کے علامہ خضر حیات دیوبندی [مماتی] سیخ پا ہوتے ہوئے یوں چیخے کہ

''محقق ٹمن صاحب !! [حیاتی دیوبندی] اگر آپ یا آپ کی جماعت [یعنی دیوبندی حیاتی] عربی لغت کی کسی کتاب سے المھند علی المفند کا یہ معنی (عقائد علماء اہل سنت علماء دیوبند) بتادے، تو ہم آپ کو ایک ایک حرف پر ایک ایک لاکھ انعام دیں گے اور اگر نہ دکھا سکیں تو خدارا کچھ شرم و حیا فرمائیں، لغت عرب اور کتب اکابرین کو اپنے مظالم کا تختہ مشق نہ بنائیں۔ تعجب ہے آپ لوگوں پر، کہ کبھی تو آپ [یعنی دیوبندی حیاتی فرقے والے] کتاب اللہ کی معنوی تحریف سے نہیں چوکتے اور کبھی مخلوق کی کتابوں کو اسرائیلی ذہن کے مطابق تحریف و تخریب کا نشانہ بناتے ہیں۔ اب آپ خود سوچیں کہ آپ [دیوبندی حیاتی علماء] نے اپنے مذموم مقاصد کے حصول کی خاطر المھند علی المفند کے نام میں بھی تحریف کر ڈالی ......اگر آپ [یعنی حیاتی دیوبندی] المھند کو عقائد علماء دیوبند کہنے پر مصر ہیں، تو المھند کے مئولف یا تصدیق کنندگان اکابرین میں سے صرف ایک ہی نام پیش فرمادیں، جنہوں نے المھند کو علی الاطلاق اصول عقائد کی کتاب قرار دیا ہو یا معیار اہل السنّت اور معیار دیوبندیت کہا ہو، المھند کی حیثیت تبدیل کرنے کے

لئے اس کے نام میں ردوبدل کرنے کے واقعات اکابرین [دیوبندی] کے بہت بعد کے ہیں ،حضرات اکابرین کتاب کی موجودہ حیثیت (اصولی عقائد علماء دیوبند)اور موجودہ محرف شدہ نام سے بری الذمہ ہیں ،اور ہم [مماتی دیوبندی] یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اکابرین دیوبند کے متفقہ نام اور حیثیت میں تحریف کرنے کی وجہ سے تم [یعنی حیاتی دیوبندی] خود اکابرین [دیوبند] کے باغی اور اکابرین کے طرز فکر کو چھوڑ کرا کابرین پر عدم اعتماد کے مرتکب ہو'' (المسلک المنصو رصفحہ 260،261 مکتبہ حسینہ اٹک)

اب اس پر ہم کیا تبصرہ کریں ،بس قارئین کرام سے اتنی گزارش ہے کہ اس بیان کو پڑھنے کے بعد آپ خود فیصلہ کیجیے کہ دیوبندی حضرات جس کتاب کو علی الاطلاق اپنے عقائد کی ترجمان بتارہے ہیں اس کے بارے میں خود دیوبندی حضرات یہ چیلنج اپنے ہی دیوبندیوں کو کر رہے ہیں کہ اگر اس کا یہ معنی (مذکورہ بالا) دیوبندی حضرات ثابت کر دیں تو لاکھوں کا انعام خود دیوبندیوں ہی سے حاصل کر لیں ۔اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ علمائے دیوبند اس کتاب کے نام ہی سے عوام الناس کو دھوکا دے رہے ہیں تو جب کتاب کے ٹائیٹل پر موجود نام ہی دھوکا دہی پر مشتمل ہے تو خود سوچیے کہ اس کتاب کے اندر کس قدر فریب کاری سے کام لیا ہوگا ؟ اس کا آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں ۔

۞ ......: پھر یہی دیوبندی علامہ خضر حیات دیوبندی اپنے حیاتی دیوبندیوں کے ''تیسرے جھوٹ کی تحقیق'' کا عنوان قائم کر کے لکھتے ہیں کہ

''تیسری بات مناظر موصوف [یعنی حیاتی دیوبندیوں کے مناظر] نے یہ فرمائی ہے کہ المہند علی المفند عقائد علماء دیوبند کی کتاب ہے ،غرضیکہ ''المہند علی المفند'' کو علی الاطلاق عقائد علماء دیوبند کی کتاب قرار دینا صریح جھوٹ ہونے کے ساتھ علماء دیوبند

سے بغاوت اور سب سے بڑی دشمنی ہے'' (المسلک المنصو ر صفحہ 256 مکتبہ حسینہ اٹک)

المہند کے رد میں علماء اہل سنت والجماعت حنفی بریلوی کی طرف سے ''رادالمہند '' [علماء دیوبند کے مکر وفریب] مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا حشمت علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائی اور اسی طرح دوسری کتاب ''التحقیقات'' حضرت صدرالافاضل مولانا محمد نعیم الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائی ۔اس کا مطالعہ بھی نہ صرف سنیوں بلکہ دیوبندیوں کو بھی کرنا چاہیے تاکہ حق وسچ ان پر بھی واضح ہوسکے۔

......سنی مجرم اور وہابی بری الزمہ کیوں؟......

اب آپ ہی سوچیں کہ دیوبندیوں کی ایسی کتابیں جن سے خود علماء دیوبند بھی اختلاف کررہے ہیں ،اگر ایسی کتابوں کے خلاف ہم سنی حنفی بریلوی یہ کہیں کہ ان میں ایسے ایسے عقائد ونظریات ہیں جو گستاخانہ، گمراہ کن ،قرآن وحدیث اور سلف وخلف کے خلاف ہیں تو پھر ہمارا کیا قصور ہے؟ اور دیوبندی حضرات ہمارے خلاف شورشرابا کیوں کرتے ہیں؟ جب خود ان کے دیوبندی علماء ان کتابوں میں موجود درجنوں عقائد ونظریات، الفاظ ومعانی ہی سے اختلاف کرتے ہیں تو ہم سے کیا گلہ؟

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہوجاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچانہیں ہوتا

......حوالہ نمبر 59 ......

﴿بلغۃ الحیر ان کو دیوبندیوں نے جلا دیا﴾

......: حیاتی دیوبندیوں کے پیر زاہد الحسینی صاحب اپنی کتاب رحمت کائنات میں ''ضروری گزارش'' کا عنوان قائم کر کے لکھتے ہیں کہ

''اس لئے ایسی کتابیں پڑھنے سے منع فرمایا۔ حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے ایک ایسی ہی کتاب اپنے کتب خانہ میں رکھنے کی اجازت نہ دی بلکہ جلا دی گئی تھی۔

(رحمت کائنات ص ۵۰۷ بحوالہ اکابر کا باغی کون؟ ص ۴۸)

مماتی گروپ کے خضر حیات بھکروی لکھتے ہیں کہ:

''ہائے افسوس !...... حسینی صاحب [دیوبندی] کی مراد ایسی کتابوں سے بلغۃ الحیر ان [ہے]'' (اکابر کا باغی کون؟ ص ۴۸)

خضر حیات صاحب مزید لکھتے ہیں کہ

''اگر کسی کو وہم ہو کہ شاید موصوف [حیاتی دیوبندی] حسینی صاحب نے کسی اور کتاب کا تذکرہ کیا ہو تو وہ ''امداد الفتاویٰ جلد ۶ ص ۱۱۹'' ملاحظہ فرما لے۔

(اکابر کا باغی کون؟ ص ۴۸ مکتبہ حسینیہ اٹک)

وہ لوگ جن سے تیری بزم میں تھے ہنگامے
گئے تو کیا تری بزم خیال سے بھی گئے

اسی طرح دیوبندیوں کے گھمن صاحب نے اپنی کتاب میں دیوبندی مولانا محمد علی جالندھری کی ایک تحریر لکھی جس میں ہے کہ

''کسی زمانہ میں قطب عالم حضرت تھانوی کے ہاں اس گروہ کا تذکرہ آیا اور ان کے بعض مسائل سامنے آئے جو سلف کے خلاف تھے۔ چنانچہ ''بلغۃ الحیر ان'' (جو دراصل تفسیر نوٹ مولوی غلام اللہ خان کے ہیں اور حضرت مولانا حسین علی صاحب کی طرف منسوب کر دیئے گئے ہیں) تھانہ بھون میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کی گئی، آپ نے دیکھ کر فرمایا کہ ''میں پسند نہیں کرتا کہ ایسی کتاب میرے کتب خانہ میں رکھی جائے'' اس وجہ سے ایک بزرگ نے اس کتاب کو تھانہ بھون میں آگ کی نذر کیا'' (فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ 139)۔

بلغۃ الحیر ان کتاب میں بھی ہمارے آقا ﷺ کی شان میں گستاخیاں لکھی گئی ہیں لیکن خدا کی قدرت دیکھئے کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ کے گستاخ دنیا میں بھی جلے ہیں اور آخرت میں بھی ہمیشہ ہمشیہ جلتے رہیں گے، اسی طرح ان کی کتابیں بھی جل رہی ہیں۔

......حوالہ نمبر 60......

............پیر کی کتاب کو حمام میں............

جب مولانا عبدالسمیع صاحب قبلہ اور مولوی رشید احمد گنگوہی کے درمیان اختلاف بڑھا تو حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ دونوں کے پیر و مرشد ہیں انہوں نے یہ ''فیصلہ ہفت مسئلہ'' ۱۳۱۲ ہجری میں تحریر فرمایا تا کہ اختلافات کو ختم کیا جا سکے لیکن دیوبندی علماء نے اپنے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے اس رسالے کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ خود دیوبندی علماء کی زبانی ملاحظہ کیجیے۔

دیوبندی مناظر وترجمانِ دیوبند محمد امین صفدر اکاڑوی دیوبندی اپنی کتاب میں رسالہ ''فیصلہ ہفت مسئلہ'' کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''احباب موقع بموقع ہفت مسئلہ کا قصہ چھیڑ دیتے ہیں۔ یہ رسالہ ۱۳۱۲ ہجری میں لکھا گیا۔ قطب الارشاد حضرت گنگوہی قدس اللہ سرہ نے یہاں تک فرما دیا کہ اسے حمام میں جھونک دو'' (تجلیات صفدر جلد اول صفحہ ۵۰۹، مجالس حکیم الاسلام ص ۱۲۹)۔

دیوبندی مولوی قاضی مظہر حسین لکھتے ہیں کہ

''شیخ العرب والعجم (حسین احمد مدنی) سے کسی نے حضرت حاجی صاحب کے رسالے فیصلہ ہفت مسئلہ کے بارے میں سوال کیا تو حضرت نے جواب دیا کہ یہ رسالے حضرت گنگوہی کی خدمت میں بھیجے گئے تھے، آپ نے مطالعہ کے بعد فرمایا: اچھا ہے چولہے جلانے کے کام آئے گا پھر اس کو جلوا دیا'' (ماہنامہ حق چار یار لاہور ستمبر اکتوبر ۱۹۹۶ء ص ۲۷، بحوالہ دیوبندیت کے بطلان کا انکشاف ۲۷۸)

تو معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک یہ رسالہ اس قابل ہے کہ اس کو جلایا گیا اور حمام میں پھینکنے کا حکم دیا گیا۔ اکثر دیوبندی علماء کہہ دیتے ہیں کہ رسالہ ہفت مسئلہ ہم دیوبندیوں کے خلاف نہیں بلکہ ہمارے عقائد ونظریات کے مطابق ہے۔ لہذا سنی حنفی بریلوی علماء کو اس سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ تو ہم کہتے ہیں کہ اگر دیوبندی علماء کی یہ بات سچی ہے تو پھر جناب گنگوہی صاحب نے اس رسالہ کو حمام میں ڈالنے کا کیوں کہا؟ اس کو کیوں جلایا گیا؟

بعض دیوبندی کہتے ہیں کہ ''ہم حاجی صاحب کے تصوف میں مقلد ہیں فقہ میں نہیں'' تو جناب اس کا تو سیدھا سادہ مطلب یہ ہوا کہ حاجی صاحب کا تصوف غیر شرعی

یعنی خلاف اسلام تھا اسی وجہ سے تو رد کیا جا رہا ہے۔اور جب ایسا شخص جس کا تصوف خلاف شرع ہو اور اس کا رسالہ حمام میں جھونک ڈالنے کے لائق ہو [بقول گنگوہی] تو کیا ایسے شخص کو اپنا پیر و مرشد ماننا جائز ہے؟ اور ایسے شخص کی بیعت کرنے والے دیوبندی علماء و اکابرین کس طرح بری الذمہ قرار دیئے جا سکتے ہیں؟

حوالہ نمبر 61......

﴿شاہراہِ تبلیغ کو دیوبندیوں نے جلا دیا﴾

علماء دیوبند کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ خاص ''قاضی عبد السلام''خطیب جامع مسجد نوشہرہ ہیں۔قاضی عبد السلام نے ایک کتاب تبلیغی جماعت کے رد میں ''**شاہراہِ تبلیغ اور رسمی تبلیغ کی وضاحت**'' تحریر کی۔اس کتاب کے بارے میں خود دیوبندی حضرات کا بیان ہے کہ

''شہرہ آفاق اصلاحی و علمی کتاب ہے جو آج سے تقریباً تیس ۳۰ سال قبل حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ اجل حضرت مولانا قاضی عبد السلام نوشہرویؒ نے تصنیف فرمائی تھی، جو پہلے ایڈیشن میں ایک ہزار طبع ہوئی لیکن بد قسمتی سے تبلیغیوں نے تقریبا وہ سارا ایڈیشن نذر آتش کر دیا اس کے بعد اب تک یہ کتاب ناپید تھی خوش قسمتی سے حضرت اقدس مفتی رشید احمد لدھیانویؒ کے متوسلین کی وساطت سے اس کا ایک مکمل نسخہ برآمد ہوا۔اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس وقت حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ اور دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے سابق مفتی عام مفتی محمد فرید زرولی [اطال اللہ بقاءہ] اور حضرت مولانا حبیب النبی صاحب سجادہ

نشین بیکی شریف صوابی نے اس کی تصویب فرمائی تھی ، نیز یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ حضرت نوشہروی ''صاحبِ کتاب شاہراہ تبلیغ'' حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلویؒ سے عمر میں بڑے تھے''

(آخری ٹائیل پیج ،شاہراہ تبلیغ **مع احقا ق الحق البلیغ فی ابطال ما احدثته جماعت التبلیغ**: یعنی موجودہ تبلیغی جماعت کی بعض خرافات کا علمی جائزہ ۔ترتیب و تدوین :ابو اسید محمد امان اللہ عمر زئی کاملپوری دامانی چھچھ اٹک خلیفہ مجاز: حضرت اقدس سید نفیس الحسینی شاہؒ۔تلمیذ رشید حضرت اقدس قطب الارشاد مولانا سید حامد میاں)۔

☆خلیفہِ تھانوی کی کتاب کو دیوبندیوں نے نذر آتش محض اس وجہ سے کیا کیونکہ قاضی صاحب نے انصاف کا دامن تھامتے ہوئے تبلیغی جماعت کی گمراہیوں ، بدعتوں اور خرافات کو کھل کر بیان کیا اور قرآن و احادیث کے مضبوط دلائل سے رد کیا۔جس کی تفصیل ان شاء اللہ الگ سے پیش کی جائے گی۔

حق کو حق جان کر جو انجان رہتے ہیں
وہ دنیا سے مثل ابو جہل جاتے ہیں

......حوالہ نمبر 62

............فیض الباری میں غلطیاں

دیوبندیوں کے مفتی محمد فرید صاحب اپنے فتوے میں فرماتے ہیں کہ

''میں نے حضرت شاہ صاحبؒ کے تلمیذ تحریر حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن صاحب کاملپوریؒ سے سنا ہے کہ ''فیض الباری'' ہمارے شیخ کی امالی ہے اور باوجود سعی بلیغ کے اس میں بہت سی بین غلطیاں ہیں۔ مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قبل الرفع سماء عمر سے متعلق اور قرض میں حوالہ کی عدم صحت کے متعلق وغیرہ۔ تو ان امالی کے تفردات میں غور سے کام لینا ضروری ہے'' (فتاوی حقانیہ جلد۲ صفحہ ۱۲۳)

دیکھئے کس طرح دیوبندی مفتی اپنے انور شاہ دیوبندی کے سر پر جوتیاں مار رہا ہے۔

......حوالہ نمبر 63

دیوبندی مماتیوں کی کتابوں میں افراط وتفریط

حیاتی دیوبندیوں کے امام سرفراز صفدر صاحب اپنے مماتی دیوبندیوں کے بزرگ قاضی صاحب [خود سرفراز صفدر نے بھی قاضی صاحب کو اپنا بزرگ مانا۔ الشھاب المبین] کو جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں:

''جناب قاضی صاحب کا یہ ارشاد کہ اکابرِ دیوبند نے سماعِ الموتیٰ پر کتاب نہیں لکھی الخ تفصیل طلب ہے۔ اولاً اس لئے انہوں نے کتاب نہیں لکھی کہ <u>ان کے دور میں القول الجلی، مسالک العلماء، تسکین القلوب، شفاء الصدور، الاقوال المرضیہ، ندائے</u>

حق اور اقامۃ البرہان وغیرہ[یہ تمام دیوبندی مماتیوں کی کتابیں ہیں۔از ناقل]افراط و تفریط اور غلو وتعصب سے بھری ہوئی کتابیں بھی تو طبع نہیں ہوئی تھیں ۔(الشھاب المبین ۱۶)

معلوم ہوا کہ دیوبندی مسلک سے تعلق رکھنے والا ایک گروپ اپنے دوسرے گروپ کی کتابوں کو بھی غیر معتبر مانتا ہے اور ان میں افراط وتفریط اور غلو وتعصب کا قائل ہے۔

ان شاء اللہ دیوبندیوں کے دو گروہ حیاتی دیوبندی اور مماتی دیوبندیوں پر مکمل تفصیل آئیندہ کسی حصے میں شامل کریں گے۔''قہر خداندی'' کا دوسرا حصہ تبلیغی جماعت اور دیوبندی علماء واکابرین کی آپس میں خانہ جنگیوں جیسے حوالہ جات پر مشتمل ہوگا۔ان شاءاللہ عزوجل!!

یہ قصہ لطیف ابھی نا تمام ہے
جو کچھ بیاں ہوا ہے وہ آغازِ باب تھا

حصہ دوم

علمائے دیوبند کی آپسی خانہ جنگیوں اور تفرقے بازیوں پر ایک تاریخی دستاویز

قہر خداوندی بر فرقہ دیوبندی

المعروف بہ

علماء دیوبند اور تبلیغی جماعت کی باہمی جنگ وجدل

حصہ دوم

کس کس سے چھپاؤ گے تحریک ریاکاری
محفوظ ہیں تحریریں، مرقوم ہیں تقریریں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نوٹ: دیوبندیوں نے اپنی کتابوں میں جگہ جگہ خود کو اہل سنت وجماعت لکھا ہے۔ حالانکہ یہ سنی نہیں وہابی ہیں۔ لیکن کتاب کے اندر ہم نے بعض مقامات پر ''دیوبندی'' کا لفظ بریکٹ یا عبارت کی مناسبت سے لکھا ہے، تاکہ سمجھ میں آجائے کہ یہاں بات دیوبندیوں کی ہو رہی ہے۔ اسی طرح دیوبندیوں کے لئے مولانا کا لفظ محض ٹائیٹل کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

فہرست حصہ دوم

اس کتاب میں آپ پڑھیں گے

- ...... نبی پاک ﷺ کی پیشن گوئی، تبلیغی جماعت کی نشاندہی خود دیوبندی علما کے قلم سے
- ...... تبلیغی جماعت کا تعارف: علمائے دیوبند کے قلم سے
- ...... دیوبندی و تبلیغی جماعت کی باہمی خانہ جنگی و تفرقہ بازی
- ...... علماء و اکابرینِ دیوبند کی ''تبلیغی جماعت'' کے رد پر کتب، اور ان پر تبصرے
- ...... تبلیغی جماعت: تبلیغی مبلغین کے رد پر احادیث اور علمائے دیوبند
- ...... تبلیغی جماعت: ''علما و صوفیا'' کے ساتھ دست و گریبان
- ...... تبلیغی جماعت کی ''مدارس و خانقاہوں'' سے نفرت و مخالفت
- ...... تبلیغی جماعت کی بدعات و خرافات، اور دین اسلام سے کھلی بغاوت
- ...... اسلامی تبلیغ اور تبلیغی جماعت کی تبلیغ میں فرق
- ...... طارق جمیل، جنید جمشد کی بے ادبیاں و گستاخیاں اور علمائے دیوبند
- ...... تبلیغی جماعت کی تاویلات کے جوابات خود علمائے دیوبند کے قلم سے
- ...... تبلیغی جماعت کے شیعوں سے روابط، ان سے نکاح کرنا، ان کے پیچھے نمازیں پڑھنا
- ...... فضائل اعمال کو قرآن پر فضلیت، جہاد کی مخالفت، مدارس کی مخالفت

تبلیغی جماعت والوں کے بارے میں ان سب باتوں کا ثبوت علمائے دیوبند کی کتابوں سے

...... حرف آغاز ......

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم.

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ

اِھْدِ نَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ .صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنعَمْتَ عَلَیْھِمْ.غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآ لِّیْنَ . [اے اللہ] ہم کوسیدھا راستہ چلا۔راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا۔نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔(القرآن)امابعد!

دیوبندیوں کے امام الیاس گھمن صاحب فرماتے ہیں کہ:

''گمراہی کا پہلا زینہ اور اول سبب آپس کا وہ مذموم اختلاف ہے جو محض عدم تحقیق،خواہشاتِ نفسانی اور ذاتی اغراض ومقاصد پر مبنی ہو۔چنانچہ حدیث مبارک میں ہے:''ما ضل قوم بعد ھدی کانو ا علیہ الا اوتو الجدل ''جامع الترمذی :سورۃ الزخرف.'' کہ کوئی قوم ہدایت پانے کے بعد اس وقت تک گمراہ نہیں ہوتی جب تک اس میں جھگڑا نہیں شروع ہوجاتا۔

اہل بدعت [الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے والا حساب ہے،دیوبندی ہم سنیوں کو بدعتی کہتے ہیں حالانکہ اصل میں خود دیوبندی ہی بدعتی ہیں۔از ناقل] کا بھی آج یہی وطیرہ ہے۔قرآن وسنت کے نور سے محروم،خودرائی کے نشے میں مست اور بدعات ورسومات کے دلدل میں پھنسے یہ حضرات کچھ ایسی ہی کشمکش میں سرگرداں ہیں،بعض اہل بدعت ایک عمل کو درست قرار دیتے ہیں تو دوسرے اسی کو غلط کہہ رہے ہیں۔ایک مبتدع ایک

بات کو عین حق کہہ رہا ہے تو دوسرا اس عین باطل سے تعبیر کرتا نظر آتا ہے، کوئی جائز کہتا ہے تو کوئی ''گستاخی'' گردانتا ہے، ایک کے فتویٰ سے دوسرا فاسق اور کسی کے فتویٰ سے کوئی دائرہ اسلام سے خارج قرار پاتا ہے۔ باہمی دست و گریبان کا یہ عالم ہے ......الامان والحفیظ۔ (دست وگریبان جلد اص ۸)

دیوبندی مولوی الیاس گھمن صاحب کی تقریظ سے بات بالکل واضح ہے کہ:

- ......''گمراہی کا پہلا زینہ اور اول سبب آپس کا مذموم اختلاف ہے۔
- ......ایک عالم ایک عمل کو درست قرار دے اور دوسرا غلط یہ مذموم اختلاف و گمراہی ہے۔
- ......ایک مولوی و مفتی ایک مسئلے کو عین حق کہے تو دوسرا اسی کو عین باطل......
- ......ایک مولوی کسی مسئلہ کو جائز کہے اور دوسرا ''گستاخی'' گردانے......
- ......ایک مولوی و مفتی کے فتویٰ سے دوسرا فاسق......

آپس میں اس طرح کے اختلافات ''باہمی دست و گریبان'' مذموم اختلافات و گمراہی کا پہلا زینہ ہے۔ اور یہ سب باتیں گمراہ و بددین فرقے کی علامات ہیں۔

دیوبندی تبلیغی جماعت کی خانہ جنگی

دیوبندی الیاس گھمن کی اسی تقریظ کے مطابق ہم علمائے دیوبند کے الیاس کاندھلوی کی تبلیغی جماعت کا جائزہ خود علمائے دیوبند ہی کی کتب سے لیتے ہیں۔ لیکن آگے بڑھنے سے قبل الیاس گھمن دیوبندی کی تقریظ ذہن نشین رکھیں تاکہ کسی بھی شخص بالخصوص دیوبندی و تبلیغی کو فیصلہ کرتے ہوئے دشواری پیش نہ ہو۔

ہم نے یہاں دیوبندی مسلک سے منسلک دیوبندی علما و مفتیان حضرات کی کتب وفتاویٰ جات کے حوالوں سے علماے دیوبند ہی کی ’’تبلیغی جماعت‘‘ پر یہ کتاب ترتیب دی ہے۔ اس میں دیوبندی مذہب کے علما اور تبلیغی جماعت و تبلیغی مبلغین کی اندرونی خانہ جنگی، بلکہ مذموم اختلافات کی ایٹمی جنگ ملاحظہ کریں گے۔

۞...... ایک دیوبندی عالم و مفتی تبلیغی جماعت کا حامی تو دوسرا اِس کا مخالف۔

۞...... ایک دیوبندی عالم و مفتی تبلیغی جماعت کو بدعت حسنہ تو دوسرا بدعت ضلالہ کہتا ہے۔

۞...... ایک دیوبندی تبلیغی جماعت کو دین کا اہم حصہ قرار دیتا ہے تو دوسرا دیوبندی اس کو بدعت ضلالہ اور گمراہی کا سبب قرار دیتا ہے۔

۞...... ایک دیوبندی تبلیغی جماعت کو عین حق والی جماعت تو دوسرا بدعتی و گستاخوں کی جماعت قرار دیتا ہے۔

۞...... ایک دیوبندی اس کو اسلامی تبلیغی جماعت تو دوسرا الیاسی تبلیغی جماعت کہتا ہے۔

۞...... ایک دیوبندی تبلیغی جماعت کو نئی قادیانی جماعت قرار دیتا ہے تو دوسرا دیوبندی ان جدید قادیانیوں کا دفاع کرتا ہے۔

۞...... ایک دیوبندی فضائل اعمال کا درس کرتا تو دوسرا اِس کی مخالفت کرتا ہے۔

۞...... ایک دیوبندی کتب فضائل کا درس کرتا ہے تو دوسرا دیوبندی کہتا ہے کہ یہ تبلیغی درس قرآن و درس حدیث کے منکر ہیں۔

۞...... ایک دیوبندی سہ روزہ چلے کے فضائل بیان کرتا ہے تو دوسرا ان کو بدعت و ناجائز قرار دیتا ہے۔

۞......ایک دیوبندی گشت، دعا، شب جمعہ کے فضائل بیان کرتا ہے تو دوسرا اس کو بدعت و ناجائز کہتا ہے۔

۞......ایک طرف تبلیغی جماعت اور طارق جمیل دنیا کے سامنے رو رو کر اپنا بُرا حال کر لیتے ہیں تو دوسری طرف اس رونے کو اسلاف کے خلاف قرار دیا جاتا ہے۔

۞......ایک طرف تبلیغی جماعت کے ساتھ نکلنے والوں کو دین کی تبلیغ کرنے والا کہا جاتا ہے تو دوسری طرف ان کو گمراہ اور گمراہ کرنے والے جاہل تبلیغی قرار دیا جاتا ہے۔

۞......ایک طرف تبلیغی جماعت والے اپنے تبلیغی علما کی شان وعظمت آسمانوں سے بلند بتاتے ہیں تو دوسری طرف خود دیوبندی اُن علما کی بے ادبیاں کرتے ہیں۔

۞......ایک طرف دیوبندی علماء تبلیغیوں کو پاک باز متقی و پرہیز گار ظاہر کرتے نہیں تھکتے تو دوسری طرف دوسرے دیوبندی علما ان کو ریا کار و جاہل، بے ادب و گستاخ قرار دیتے ہیں۔

یقین نہ آئے تو اک بار پوچھ کر دیکھو
جو ہنس رہا ہے وہ زخموں سے چور نکلے گا

الیاس گھمن اور دیگر دیوبندی علماء دست و گریباں

دیوبندی الیاس گھمن کو ہم سنیوں کے چھوٹے چھوٹے فروعی مسائل بھی مذموم اختلافات نظر آتے ہیں۔ لیکن خود اپنے گریبان میں جھانک کر نہیں دیکھتے کہ الیاس گھمن جس تبلیغی جماعت کا دفاع میں کتابیں لکھتے ہیں، اس کی حمایت میں وڈیو بناتے ہیں۔ خود دارالعلوم دیوبند کے علماء اسی تبلیغی جماعت کے خلاف جلسے کرتے ہیں۔

☆......47سال قبل بڑے بڑے دار العلوم دیوبند کے علماء نے 26فروری 1968 کو تبلیغی جماعت کے خلاف جلسہ کیا(سنگین فتنہ ص29)لیکن الیاس گھمن تبلیغی جماعت کی حمایت ودفاع کرتے ہیں،اب بتایا جائے کہ تبلیغی جماعت کے مخالف دیوبند کے علماءحق پر ہیں یاالیاس گھمن حق پر ہے؟

☆......7جون 2015ہندوستان کے دیوبندی علماءنے تبلیغی جماعت کے خلاف ایک بڑا جلسہ کیا(سنگین فتنہ 92)لیکن الیاس گھمن تبلیغی جماعت کا دفاع کرتے ہیں،اب بتایا جائے کہ دیوبند کے علماءحق پر ہیں یاالیاس گھمن حق پر ہے؟

☆......دیوبندی علماء یہ کہیں کہ تبلیغی جماعت اس وقت مرزائی قادیانی کی تعلیمات کا پرچار کروا رہی ہیں (سنگین فتنہ ص29)لیکن الیاس گھمن ان نئے قادیانیوں کا دفاع کرتے ہیں تو حق پر کون ہیں جو تبلیغی جماعت والوں کو قادیانیوں کی تعلیمات کا پرچار کرنے والے کہہ رہے ہیں یاان نئ قادیانیوں کا دفاع کرنے والے الیاس گھمن؟

☆......دیوبندی علماء تبلیغی جماعت کو نئ قادیانی جماعت قرار دیں (سنگین فتنہ ص29)لیکن الیاس گھمن ان قادیانیوں کا دفاع کریں تو حق پر کون؟

☆......اسی تبلیغی جماعت کو خود علماء دیوبند نے بدعتی قرار دیا،اسی تبلیغی جماعت کو علماء دیوبند نے گمراہ کن قرار دیا،اسی تبلیغی کے چلوں،گشت،مروجہ انداز کو بدعت قرار دیا،بلکہ اسی تبلیغی جماعت کو قرآن وسنت کے خلاف سنگین فتنہ بلکہ نئ قادیانی جماعت تک قرار دیا۔لیکن دیوبندی الیاس گھمن ان سب علماء دیوبند کے برعکس اس تبلیغی جماعت کا دفاع کرتے ہیں تو اب بتایا جائے کہ یہ مذموم اختلاف نہیں کہ ایک طرف دیوبندی علماء تبلیغی جماعت پر سنگین فتوے لگا رہے ہیں لیکن دوسری طرف الیاس گھمن اس کا دفاع کرر ہے ہیں؟

واہ رہے الیاس گھمن صاحب! یہاں تم کو مذموم اختلاف نظر نہیں آتا! یہاں کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے ایسے بدعتیوں اور نئی قادیانی جماعت کا دفاع کرو، نہ اپنے دیوبندی علماء کے یہ فتوے تمہیں نظر آئیں اور نہ انہیں تم مذموم اختلافات سمجھو!

اگر واقعی تم سرکار دو عالم ﷺ کی اس حدیث کو ماننے والے ہو جو تم نے دست و گریبان میں درج کی تو اب اپنے دیوبندیوں کی اس خانہ جنگی و تفرقہ بازی کو بھی مذموم اختلاف قرار دیکر اسی طرح رد کرو جس طرح ہم سنیوں کے خلاف زہر اگلا ہے۔

الیاس گھمن خلاف دیوبندیوں کی 60 کتابیں

قارئین کرام! یہی دیوبندی الیاس گھمن جس کو سنیوں کے چھوٹے چھوٹے مسائل و اختلافات بھی مذموم اختلافات نظر آتے ہیں، انہی الیاس گھمن نے تبلیغی جماعت کی حمایت میں ایک کتاب ''جہاد فی سبیل اللہ اور اعتراضات کا علمی جائزہ'' تالیف کی۔ جس پر 12 دیوبندی علماء کی تقریظات ہیں۔ لیکن الیاس گھمن کی اس کتاب کے رد خود دیوبندیوں نے کیا چنانچہ دیوبندی مفتی سعید کی کتاب میں لکھا ہے کہ اگر

''اس (الیاس گھمن کی) ایک کتاب کی تقریظ 12 اکابر علماء نے کی ہے تو اس کے علاوہ قرآن و حدیث کے خلاف پر پیگنڈہ کرنے والوں (یعنی تبلیغوں) کے بارے میں تقریباً 60 کتابوں کی تقریظ کرنے والے (دیوبندی علماء) تو سینکڑوں کی تعداد میں ہونگے اور پھر گم نام نہ جانے کتنے ہیں'' (سنگین فتنہ ص 39)

پھر دیوبندی مفتی سعید نے اسی کتاب میں علماء دیوبند کی تقریباً 60 کتابوں کی

فہرست پیش کی جو کہ علماء دیوبند نے تبلیغی جماعت کے خلاف لکھی گئی ہیں یا جن کتابوں میں تبلیغی جماعت کے خلاف کلام کیا گیا ہے۔

☆......تو اب ہم کہتے ہیں کہ تبلیغی جماعت کی حمایت کرنے والے الیاس گھمن دیوبندی حق پر ہے یا تبلیغی جماعت کی مخالفت کرنے والے دیوبندی علماء حق پر ہیں؟

☆......الیاس گھمن دیوبندی نے جو کتاب تبلیغی جماعت کی حمایت میں لکھی اس کو حق مانا جائے یا پھر ان 60 دیوبندی کتابوں کو حق مانا جائے جو تبلیغی جماعت کے خلاف ہیں؟

☆......الیاس گھمن کی کتاب پر تقریظات لکھنے والے 12 دیوبندی حق پر ہیں یا کہ دیوبندیوں کی 60 کتابوں کے مصنفین، اور ان کتابوں پر تقریظات لکھنے والے اور تبلیغی جماعت کے رد پر لکھی جانے والی کتابوں کی حمایت کرنے والے سیکڑوں دیوبندی علماء حق پر ہیں؟

الغرض تبلیغی جماعت کے بارے میں علمائے دیوبند کے اندر مذموم اختلافات و تفرقہ بازی کی بھیانک آگ آسمانوں تک بلند ہے جس نے دیوبندی مذہب کو جلا کر خاک کا ڈھیر بنا دیا ہے۔

بلکہ بقول الیاس گھمن دیوبندی کے' گمراہی کا پہلا زینہ اور اول سبب آپس کا وہ مذموم اختلاف ہے جو محض عدم تحقیق، خواہشاتِ نفسانی اور ذاتی اغراض و مقاصد پر مبنی ہو تو الیاس گھمن صاحب کبھی فرصت ملے تو اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھئے گا تا کہ اپنی اوقات آپ کو نظر آئے۔ بلکہ ہمت و صبر سے کام لیکر اس کتاب کا مطالعہ لازمی کرنا تا کہ جن خوش فہمیوں کا آپ شکار ہیں ان کا ازالہ ہو جائے۔

نبی پاک ﷺ کی پیشین گوئی اور تبلیغی جماعت

تبلیغی جماعت کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی متعدد احادیث مبارکہ علمائے اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی نے اپنی اپنی کتب میں نقل کی ہیں، علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور زمانہ کتاب ''تبلیغی جماعت'' کے باب نمبر ۸/ میں ''تبلیغی جماعت احادیث کی روشنی میں'' متعدد احادیث مندرج ہیں۔ لیکن ہوسکتا ہے کہ کوئی دیوبندی تبلیغی یہ کہہ دے کہ نہیں جی سنی علما کا ان احادیث سے استدلال غلط ہے، یا سنی علما نے غلط بیانی سے کام لیا [معاذ اللہ!]، یا ان احادیث کے مصداق تبلیغی جماعت والے نہیں ہیں۔

اس لیے ہم یہاں صرف چار احادیث مبارکہ پیش کرتے ہیں، ان احادیث کو خود دیوبندی علما کی مصدقہ کتب میں تبلیغی جماعت والوں کی تردید میں پیش کیا گیا۔ ان پر خود علمائے دیوبند و اکابرین نے تبصرے کیے ہیں، جن سے روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ ان احادیث مبارکہ میں جس گروہ کی پیشین گوئی نبی غیب دان ﷺ نے فرمائی ہے، اس سے مراد خود علمائے دیوبند نے بھی ''تبلیغی جماعت اور ان کے جاہل مبلغین'' ہی کو لیا۔

دیوبندیوں کی مصدقہ کتاب سے پہلی حدیث

کتاب ''الفتح المبین'' علمائے دیوبند کی مصدقہ کتاب ہے، دیوبندی مسلک کے مشہور مناظر و ترجمان محمد امین صفدر اوکاڑوی اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

’’حضرت مولانا منصور علی خان نے الفتح المبین، علماء اور مفتیان کرام کے سامنے پیش کی، وقت کے ایک سو چار (104) مفتی صاحبان نے اس کتاب کی توثیق و تصدیق فرمائی ...... علمائے حرمین شریف نے احناف کی کتاب الفتح المبین کی تائید و تصدیق فرمائی‘‘۔(تجلیات صفدر: محمد امین صفدر اوکاڑوی جلد پنجم ۴۲۲)

معلوم ہوا کہ یہ کتاب ان کے نزدیک نہایت معتبر و مستند ہے۔اسی کتاب میں نبی کریم ﷺ کی مشہور حدیث [جو بخاری شریف کی ہے] پیش کی گئی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

’’ھناک الزلازل و الفتن و بھا یطلع قرن الشیطان‘‘ یعنی ملک نجد میں زلزلے اور فتنے اٹھیں گے اور اُس سے نکلے گی **امت شیطان کی**، سو موافق اس خبر مخبر صادق کے **گروہ وھابیہ** جو پیرو محمد بن عبد الوہاب کے ہیں۔

(فتح المبین: ص ۴۲۱)

دیوبندی قاضی عبد السلام نے خود تبلیغی جماعت کے رد پر صحیح مسلم کی حدیث (یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون ......الخ) لکھ کر آخر میں ایک شعر لکھا جس میں واضح طور پر یہ کہا گیا کہ یہ لوگ انسانی شکل میں شیطان ہیں ؎

’’اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے بناید وا ر دست‘‘

ترجمہ: بہت سے شیطان آدم شکل ہیں، تو ہر کسی کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا ہے۔

(شاہراہ تبلیغ: قاضی عبد السلام دیوبندی، ص ۳۷، ۳۸)

تبلیغی جماعت والوں کا تعلق قرن الشیطان سے

دوسری بات یہ عرض کر دیں کہ مذکورہ بالا حدیث (صحیح بخاری) میں قرن الشیطان [شیطانی گروہ وامت] سے مراد ''گروہ وہابیہ'' خود دیوبندی مصدقہ کتاب میں لیا گیا ہے۔اور دوسری طرف تبلیغی جماعت کے علما و اکابرین نے یہ اقرار کیا ہے کہ ہم اسی گروہِ وہابیہ [شیطانی امت] سے ہیں۔

☆...... چناں چہ تبلیغی جماعت کے مشہور و معتبر ترین بزرگ مولوی زکریا کاندھلوی [مصنف فضائل اعمال] خود کہتے ہیں کہ:

''میں خود تم سب سے بڑا وہابی ہوں''۔(سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی: ص۱۹۲)

☆......اسی طرح دیوبندی تبلیغی مولوی منظور نعمانی لکھتے ہیں کہ:

''اور ہم خود اپنے بارہ میں صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں''۔(سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی: ص۱۹۰)

ایک طرف علمائے دیوبند کی مصدقہ پہلی کتاب ''الفتح المبین'' میں حدیث کے تحت ''وہابی گروہ'' کو شیطانی امت [شیطانی فرقہ] کہا گیا اور دوسری طرف دیوبندی تبلیغی جماعت کے اکابرین خود کہتے ہیں کہ ہم وہابی [یعنی شیطانی امت] ہیں۔اب بھی اگر تبلیغی جماعت والے نہ سمجھیں، تو یہ محض انہوں نے اپنی انا کا مسئلہ بنا رکھا ہے۔

کتنے مجبور رہوئے، اپنی انا کے ہاتھوں
ریزہ ریزہ بھی ہوئے اور پھر بکھرے بھی نہیں

دوسری حدیث اور خلیفۂ اشرفعلی تھانوی کا تبصرہ

دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ خاص قاضی عبدالسلام صاحب نے تبلیغی جماعت کی مروجہ تبلیغ کے رد پر ایک کتاب لکھی، انہوں نے بھی اپنی کتاب میں تبلیغی جماعت کے بارے میں سرکار دو عالم ﷺ کی ایک حدیث نقل فرمائی۔ لکھتے ہیں کہ:

''سبحان اللہ قرآن وحدیث سے احکام لینا تو ہر کس و ناکس کا کام نہ تھا، یہ کام تو مجتہدین کرام کا تھا، یہی نتیجہ ہوتا ہے جب دین کی رہنمائی کا کام عوام کالانعام کے ہاتھوں آجائے۔ جو خود بے علم ہو کر حق و باطل میں تمیز کرنے سے محروم امتِ مرحومہ میں گمراہی پھیلانے کو آج اعلیٰ سے اعلیٰ خدمت دین کے منصب دار بن جاتے ہیں۔ مشکوٰۃ شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے:

''یَکُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَأْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا آبَائُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَ اِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یُفْتِنُوْنَکُمْ .رواہ مسلم''

حضرت شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کا ترجمہ یوں فرمایا ہے: آخر زمانے میں ایسے جھوٹے تلبیس کرنے والے ہوں گے۔ جو مکر و تلبیس سے اپنے کو علماء اور مشائخ صلحا اہل نصائح اور اہل صلاح کی شکل میں ظاہر کرتے ہونگے۔ تاکہ اس طرح اپنے جھوٹ کو رواج دیں اور لوگوں کو باطل راہیوں اور فاسد خراب باتوں کی طرف جو دین کے رنگ میں ہوں گے اور دین نہ ہوں گے جن کو تم نے سنا ہوگا نہ

تمہارے باپ دادوں نے سنا ہو یعنی جھوٹ اور افتراء کی باتیں ہوں گی۔ پس ان کو اپنے سے دور رکھیں اور اپنے کو ان سے دور رکھیں۔ تاکہ وہ تم کو گمراہ نہ کریں اور فتنہ و بلائیں نہ ڈالیں۔ یعنی ایسے مکاروں اور تلبیس کرنے والوں کی باتوں کے سننے سے احتیاط رکھیں اور سخت پرہیز کیا کریں۔

''اے بسا ابلیس آدم روئے ہست　　پس بہر دستے بناید داد دست''

بہت سے شیطان آدم شکل ہیں، تو ہر کسی کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا ہے۔

(شاہراہ تبلیغ: قاضی عبدالسلام دیوبندی، ص ۳۷، ۳۸)

اس مبارک حدیث میں صاف طور پر یہ موجود ہے کہ آخری زمانے میں ایسے جاہل جھوٹے لوگ نکلیں گے، جو مکر و تلبیس سے خود کو علماء و مبلغین اور اصلاح کرنے والے ظاہر کریں گے۔ لیکن یہ گمراہ و مکار گروہ ہوگا۔

✿ ......دیوبندی امام اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ قاضی عبدالسلام دیوبندی کے مطابق مذکورہ حدیث کے مصداق تبلیغی جماعت والے ہیں۔

✿ ......دیوبندی قاضی صاحب کے مطابق تبلیغی جماعت والےجھوٹے تلبیس کرنے والے ہیں۔

✿ ......دیوبندی قاضی صاحب کے مطابق تبلیغی جماعت والے مکر و تلبیس سے اپنے کو علما اور مشائخ صلحا اہل نصائح اور اہل صلاح کی شکل میں ظاہر کرتے ہیں ۔[اور اس میں کوئی شک بھی نہیں تفصیل آگے موجود ہے]۔

❁ ......دیوبندی قاضی صاحب کے مطابق تبلیغی جماعت والے لوگوں میں باطل راہوں اور فاسد خراب باتوں اور اپنے جھوٹ کو رواج دینے والے ہیں۔

❁ ......دیوبندی قاضی صاحب کے مطابق تبلیغی جماعت والوں کو [مسلمان] اپنے سے دور رکھیں اور اپنے کو ان سے دور رکھیں۔تا کہ وہ تم کو گمراہ نہ کریں اور فتنہ و بلائیں نہ ڈالیں۔

❁ ......دیوبندی قاضی صاحب کے مطابق تبلیغی جماعت والے انسانی شکل میں شیطان ہیں۔شعر ''بہت سے شیطان آدم شکل ہیں،تو ہر کسی کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا ہے۔''

تیسری حدیث اور دیوبندی مولوی فاروق کا تبصرہ

دیوبندی مکتب فکر کے علامہ محمد فاروق نے بھی تبلیغی جماعت کی تردید کرتے ہوئے، سرکار دو عالم ﷺ کی ایک حدیث کو پیش کیا۔انہوں نے تبلیغی جماعت کے بارے میں ایک عنوان ''تفویض منصب تبلیغ وامارت نااہل فساق'' قائم کیا اور یہ حدیث لکھی کہ:

''وعن عبد الله رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ تخرج فی آخر الزمان احداث الاسنان سفهاء الاحلام یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیم یقولون من قول خیر البریه یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة''

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آخر زمانہ میں کمسن اور بیوقوف لوگ نکلیں گے،قرآن پڑھیں گے مگر

ان کے حلق سے تجاوز نہ کرے گا، نبی ﷺ کی سی باتیں کریں گے۔ وہ دین سے ایسا نکل جائیں گے کہ تیر کمان سے۔ (الکلام المفید فی احکام التبلیغ: محمد فاروق، اول صفحہ ۲۰۶، ۲۰۷)

۞ ......دیوبندی علامہ صاحب نے یہ حدیث تبلیغی جماعت والوں کی شان و فضلیت پر نہیں بلکہ تردید پر پیش کی، اور اس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک اس حدیث مبارکہ میں جن گمراہ لوگوں کی پیشین گوئی کی گئی ہے اس کے مصداق ''تبلیغی جماعت'' والے ہی ہیں۔

۞ ......دیوبندی علامہ صاحب کے مطابق تبلیغی جماعت والے بیوقوف لوگ ہیں۔

۞ ......دیوبندی علامہ صاحب کے مطابق تبلیغی جماعت والے قرآن پڑھتے ہیں مگر ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرتا۔

۞ ......دیوبندی علامہ صاحب کے مطابق تبلیغی جماعت والے نبی ﷺ کی سی باتیں کرتے ہیں، لیکن وہ دین سے ایسا نکل گئے ہیں جیسے تیر کمان سے۔

چوتھی حدیث اور دیوبندی مفتی محمد عیسیٰ کا تبصرہ

دیوبندی مفتی محمد عیسی خان کی کتاب ''کلمۃ الہادی'' میں بھی تبلیغی جماعت کے مبلغین کا رد کرتے ہوئے آخر میں یہ حدیث لکھی کہ:

''قال النبی ﷺ: حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤ سا جھالا

فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا ''[نبی پاک ﷺ نے فرمایا] یہاں تک اللہ تعالیٰ کسی عالم کو باقی نہ رکھے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے۔ ان سے مسائل دریافت کریں گے تو وہ بغیر علم اور فہم کے فتویٰ (جواب) دیں گے۔ خود بھی گمراہی میں پڑیں گے اور دوسروں کو **بھی گمراہ کریں گے**''

(کلمۃ الہادی: مفتی محمد عیسیٰ خان، باب نمبر ۴ ''معیار تبلیغ'' ص ۲۴۷، ۲۴۸)

سنی تبصرہ

- ......دیوبندیوں کی اس کتاب ''کلمۃ الہادی'' پر ایک درجن سے زائد دیوبندی علماء کی تقریظات موجود ہیں، یہ حدیث بھی تبلیغی جماعت کے جاہل مبلغین کی تردید میں پیش کی گئی ہے۔ اس سے بالکل واضح ہو گیا کہ دیوبندی علما کے نزدیک بھی اس حدیث کے مصداق تبلیغی جماعت والے ہی ہیں۔
- ......دیوبندی علما کے مطابق حدیث میں جس فرقے کو جاہل و گمراہ کہا گیا ہے اس سے مراد تبلیغی جماعت ہے۔
- ......دیوبندی علما کے مطابق حدیث میں جس فرقے کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ ''خود بھی گمراہی میں پڑیں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے'' اس سے مراد تبلیغی جماعت والے ہی ہیں۔

یاد رہے کہ مذکورہ احادیث مبارکہ کو دیوبندی علما نے تبلیغی جماعت اور اس کے مبلغین کی تردید میں پیش کیا، جس سے بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ احادیث مبارکہ میں جس گمراہ و بے دین گروہ اور اس کے جاہل مبلغین کا ذکر کیا گیا ہے، ان علمائے دیوبند

کے نزدیک بھی اس سے مراد تبلیغی جماعت و مبلغینِ تبلیغی جماعت ہی ہیں۔

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کے سرِ عام رکھ دیا

حق چار یار علیہم الرضوان اجمعین کی نسبت سے یہ چار احادیث مبارکہ دیوبندی علما ہی کے قلم سے پیش کی گئی ہیں، مزید تفصیل اگر کسی کو دیکھنی ہو تو علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''تبلیغی جماعت'' کا مطالعہ کیجیے۔

تبلیغی جماعت کے رد پر کتابوں کی فہرست

تبلیغی جماعت کے رد پر خود دیوبندی علماے نے متعدد کتب و رسائل لکھے، جو کہ ابھی بھی مارکیٹ میں عام دستیاب ہیں اور بعض نایاب کتب نیٹ پر بھی اپلوڈ ہیں۔ دیوبندیوں کے مولوی محمد فاروق دیوبندی کی کتاب ''الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ'' میں بھی لکھا ہے کہ:

''پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ علماء [دیوبندی] کی ایک بڑی تعداد اس تبلیغی جماعت میں شریک نہیں ہے، احقر راقم السطور [فاروق] کو بڑے اور چھوٹے بہت سے علماے کرام سے اس سلسلے میں گفتگو کا اتفاق ہوا ہے ان میں سے اکثر کو تبلیغ مروجہ سے شاکی اور خلاف پایا، متعدد حضرات [دیوبند] کی تنقیدات و شکایات رسائل و جرائد میں دیکھنے میں آئیں اور بعض حضرات نے تو مستقل رسالے ہی شائع کیے ہیں''

(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: محمد فاروق، دوم، ص ۳۵۸)

پھر یہی ایک دیوبندی مولوی نہیں بلکہ بہت سارے علماے دیوبند نے تبلیغی

جماعت کی مخالفت کی، اس کو بدعت ضلالہ قرار دیا، اس کے رد پر کتب و رسائل مرتب کیے۔ دیوبندی علما کی لکھی جانے والی کتب پر تقاریظ ومقدمہ لکھ کر ان کے مواقف کی تائید کی اور تبلیغی جماعت کی مخالفت کا کھل کر اظہار کیا۔ جیسا کہ دیوبندی مفتی سعید احمد نے تبلیغی جماعت کے خلاف کتاب مرتب کی جس میں انہوں نے 60 دیوبندی کتابوں کی فہرست پیش کی جو کہ علماء دیوبند نے تبلیغی جماعت کے خلاف لکھی ہیں یا جن میں تبلیغی جماعت کے رد میں گفتگو کی گئی ہے۔

ہم یہاں تبلیغی جماعت والوں کے ہم مسلک علما و اکابرین دیوبند کی چند کتب کی فہرست پیش کرتے ہیں جو کہ تبلیغی جماعت کے رد میں مرتب کی گئی ہیں۔

[1]......''شاھراہ تبلیغ'' قاضی عبدالسلام دیوبندی (خلیفہ اشرفعلی تھانوی دیوبندی)

[2]......''الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ'' دیوبندی مولانا محمد فاروق صاحب

[3]......''کلمۃ الھادی الی سواء السبیل''مفتی محمد عیسی خان دیوبندی، شاگرد سرفراز صفدر وصوفی عبدالحمید سواتی دیوبندی۔

[4]......''مولانا طارق جمیل کی بے اعتدالیاں اور ان کا جواب'' ڈاکٹر عبدالواحد دیوبندی جامعہ اشرفیہ۔

[5]......''زندگی کی صراط مستقیم'' ضروری انتباہ: احتشام الحسن کاندھلوی دیوبندی۔

[6]......''احکام تبلیغ'' شاہ ابرارالحق تھانوی دیوبندی۔

[7]......''موجودہ تبلیغی جماعت کی بعض خرافات کا جائزہ'' ابو اسید محمد امان اللہ عمرزئی

دیوبندی۔

[8]......''تحفة الاشاعه فی احوال التبلیغ والدعوه ''دیوبندی مولوی عبدالوکیل [مماتی دیوبندی]۔

[9]......''مروجہ جماعت تبلیغ کا شرعی حکم'' دیوبندی مولانا مفتی محمد اسمعیل۔

[10]......''انکشاف حقیقت'': دیوبندی مولانا ابوالفضل عبدالرحمٰن۔

[11]......''کشف الغطاء'': دیوبندی مولانا ابوالفضل عبدالرحمٰن۔

[12]......''قرآنی احکامات کے خلاف تبلیغ ''سنگین فتنہ'': دیوبندی مفتی سعید احمد۔

اسی طرح خود دیوبندی مفتی سعید احمد نے تبلیغی جماعت کے خلاف جن 60 کتابوں کا ذکر کیا ان میں سے چد کے نام یہ ہیں۔

[13]......''تبلیغی جماعت حق سے نحراف کی راہوں پر'' دیوبندی مولانا الطاف الرحمٰن۔

[14]......''تبلیغی جماعت کی بعض خرافات کا علمی جائزہ'': دیوبندی مولانا امان اللہ۔

[15]......''دجالی فتنوں کا حل'': دیوبندی مفتی رشید احمد۔

[16]......''تبلیغی جماعت کا صراط مستقیم سے صریح انحراف'': دیوبندی مولانا الطاف الرحمٰن [17]......''تبلیغی جماعت منافقین کا ٹولہ'': دیوبندی مولانا عبدالرحمٰن۔

نمبر 13 سے 17 تک کتابوں کا ذکر خود دیوبندی مفتی سعید نے اپنی کتاب سنگین فتنہ کے صفحہ 40 سے 43 پر کیا ہے۔طوالت کے خوف سے ہم اتنی ہی کتابوں پر اکتفا کرتے ہیں۔ورنہ اگر اس پر کام کیا جائے تو ایک طویل فہرست تیار ہو جائے گی۔

الیاس گھمن اور علماے دیوبند کا مذموم اختلاف

دیوبندی مصنف، الیاس گھمن نے تبلیغی جماعت والوں کی حمایت میں ایک کتاب ''فضائل اعمال اور اعتراضات کا علمی جائزہ'' لکھی۔ جب کہ دوسری طرف متعدد دیوبندی علمانے تبلیغی جماعت کی سخت مخالفت کی، اس کو گمراہ و بدعتی قرار دیا۔ اسی طرح تبلیغی جماعت اور طارق جمیل کے دفاع میں الیاس گھمن کی مختلف ویڈیوز بھی موجود ہیں۔ جب کہ دوسری طرف دیوبندیوں ہی کی کتاب ''کلمۃ الہادی'' میں طارق جمیل کو گستاخِ صحابہ اور ایجنٹ ثابت کیا گیا ہے۔ ایک طرف الیاس گھمن صاحب تبلیغی جماعت کی حمایت میں کھڑے جب کہ دوسری طرف خود انہی کے ہم مسلک دیوبندی علماء تبلیغی جماعت کی مخالفت میں کمر بستہ ہیں جس کا واضح ثبوت ہماری اس کتاب میں ہے۔

اب دیوبندی حضرات بالخصوص الیاس گھمن صاحب اپنی تقریظ کے یہ الفاظ

''گمراہی کا پہلا زینہ اور اول سبب آپس کے مذموم اختلاف ہے۔ ملخصاً''

یاد کریں کیوں کہ گمراہی کے اسی پہلے زینے سے اوپر چڑھ کر آپ حضرات دیوبندیت کا بیڑا غرق کر چکے ہیں۔

تبلیغی جماعت کے رد پر لکھی جانے والی کتابیں

اب ان دیوبندی کتابوں اور ان کے مصنفین میں سے بعض کا مختصراً تعارف بھی ملاحظہ کیجیے۔ تا کہ ان دیوبندی علما کا مقام اور ان کی علمی حیثیت پر کسی تبلیغی جماعت

والے یا کسی دیوبندی کو کچھ اعتراض کرنے کی جرات نہ ہو سکے اور ان کو غیر مستند و غیر معتبر قرار دے کر رد نہ کر سکے۔

1 ﴿خلیفہ تھانوی کی کتاب شاہراہِ تبلیغ﴾

تبلیغی جماعت کے رد پر دیوبندی قاضی عبدالسلام نے ایک کتاب لکھی اس کتاب کا پورا نام ''شاہراہِ تبلیغ اور رسمی تبلیغ کی وضاحت'' ہے۔ اور اس کے مصنف علمائے دیوبند کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ خاص ''قاضی عبد السلام'' خطیب جامع مسجد نوشہرہ ہیں۔ قاضی عبد السلام نے یہ کتاب ۱۳۹۴ھ میں لکھی۔ اس کتاب کے مصنف ''مدرسہ عبدالرب دہلی'' سے فارغ التحصیل ہیں۔

(دیکھیے شاہراہِ تبلیغ: قاضی عبدالسلام، ص ۱۱۶، ۱۱۷)

جب اس کتاب کا پہلا ایڈیشن شائع ہوا تو تبلیغی جماعت والوں نے ان حقائق کو چھپانے کے لیے تقریباً وہ سارا ایڈیشن نذر آتش کر دیا۔ لیکن بعد میں وہ دیوبندی علما جو تبلیغی جماعت کے مخالف تھے، انہوں نے اس کتاب کو دوبارہ شائع کروایا۔ شاہراہ تبلیغ کے بارے میں خود دیوبندی حضرات کا بیان ہے کہ:

''شہرہ آفاق اصلاحی و علمی کتاب ہے جو آج سے تقریباً تیس ۳۰ سال قبل حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کے خلیفہ اجل حضرت مولانا قاضی عبد السلام نوشہروی نے تصنیف فرمائی تھی، جو پہلے ایڈیشن میں ایک ہزار طبع ہوئی لیکن بدقسمتی سے تبلیغیوں نے تقریبا وہ سارا ایڈیشن نذر آتش کر دیا، اس کے بعد اب تک یہ کتاب ناپید تھی خوش قسمتی سے حضرت اقدس مفتی رشید احمد لدھیانوی کے متوسلین کی وساطت سے

اس کا ایک مکمل نسخہ برآمد ہوا۔ اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس وقت حضرت مولانا شمس الحق افغانی اور دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے سابق مفتی عام مفتی محمد فرید زرولی [اطال اللہ بقاءہ] اور حضرت مولانا حبیب النبی صاحب سجادہ نشین بیکی شریف صوابی نے اس کی تصویب فرمائی تھی، نیز یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ حضرت نوشہروی ''صاحبِ کتاب شاہراہ تبلیغ'' حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلوی سے عمر میں بڑے تھے''۔

(آخری ٹائیٹل پیج، شاہراہ تبلیغ مع احقاق الحق البلیغ فی ابطال ما احدثتہ جماعت التبلیغ: یعنی موجودہ تبلیغی جماعت کی بعض خرافات کا علمی جائزہ۔ ترتیب وتدوین: ابو اسید محمد امان اللہ عمر زئی کاملپوری دامانی چھچھ اٹک خلیفہ مجاز: حضرت اقدس سید نفیس الحسینی شاہؒ۔ تلمیذ رشید حضرت اقدس قطب الارشاد مولانا سید حامد میاں)

اب خود ہی اندازہ لگا لیجیے کہ اگر تبلیغی جماعت سے علمائے دیوبند کو اختلاف ہی نہ ہوتا تو پھر ایسی کتاب جس میں تبلیغی جماعت کو ''گمراہ و بدعتی'' قرار دیا گیا ہے، ایسی کتاب کو دوبارہ سر توڑ تحقیق و محنت کر کے شائع ہی نہ کرتے۔ لہٰذا یہ کھلا ثبوت ہے کہ خود علمائے دیوبند کو بھی تبلیغی جماعت سے سخت ترین اختلافات ہیں۔

دیوبندی مولوی نثار احمد الحسنی اپنے انہی دیوبندی بزرگ قاضی عبد السلام جو دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ تھے، ان کے بارے میں اظہارِ ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''مولانا قاضی عبد السلام حنفی اشرفی (اشرفعلی تھانوی دیوبندی کے خلیفہ) نے ''تبلیغی جماعت'' کو نشانہ تنقید بناتے ہوئے ایک مستقل کتاب ''قدیم مقدس علمی شاہراہِ

تبلیغ کی وضاحت‘‘ کے عنوان سے لکھی جسے’’اشاعت التوحید السنہ‘‘ کے ترجمان ماہنامہ ’’نغمہ توحید‘‘ گجرات نے بالاقساط شرفِ اشاعت بخشا اس کتاب میں کتبِ فضائل، اکابرِ تبلیغ ،اور’’تبلیغی جماعت‘‘ پر تنقید کی حد کر دی گئی۔آخری قسط’’خاتمہ الکتاب‘‘ کے عنوان سے چھپی، قاضی عبدالسلام صاحب (دیوبندی) اس میں لکھتے ہیں:

’’موجودہ عوامی رسمی تبلیغ بظاہر نام سے تو تبلیغ دین ہے، مگر درحقیقت دینِ رسول ﷺ کے بالکل الٹ ہے۔(نیچے دوسری سطر پر لکھا کہ) دین کی نیت سے بے دینی ہے اورانجان ہوکر دین دوستی کی نیت سے دشمنی زوروشور سے پھیلائی جارہی ہے‘‘۔

(ماہنامہ’’نغمہ توحید‘‘ گجرات محرم ،صفر۱۴۲۱ھ مئی جون ۲۰۰۰ء، جلد نمبر۱۲ر شمارہ نمبر۱،۲ر صفحہ ۵۳ر ،بحوالہ تبلیغی جماعت اشاعت التوحید والسنہ کے نشانہ تنقید پر صفحہ ۲۳،۲۴)

یہ حوالہ ان تبلیغی حضرات کے لیے ایک ’’گواہ‘‘ ہے جو یہ کہتے ہیں کہ قاضی عبدالسلام نے کوئی کتاب نہیں لکھی، کیوں کہ خود دیوبندی علماے نے اقرار کیا کہ قاضی صاحب نے یہ کتاب لکھی۔اور پھر یہ بھی قبول کیا کہ قاضی صاحب کے مطابق تبلیغی جماعت دین اسلام کے خلاف ہے۔

[2] ’’الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ‘‘

’’الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ‘‘ دیوبندی مولوی محمد فاروق دیوبندی کی کتاب ہے جو کہ دو جلدوں میں تقریباً 563ر صفحات پر مشتمل ہے۔اس میں ’’تبلیغی جماعت‘‘ کو قرآن وسنت، دین اسلام کے مخالف، گمراہ اور بدعتی ثابت کیا گیا ہے۔تبلیغی جماعت کے رد میں تبلیغیوں کے لیے لاجواب کتاب ہے۔اس کتاب کے بہت سارے حوالے ہم نے اس کتاب میں درج کر دیے ہیں۔

[3] ﴿کلمۃ الھادی الی سواء السبیل﴾

دیوبندیوں کے فقیہ وقت مفتی محمد عیسیٰ خان نے تبلیغی جماعت اور اس کی مروجہ تبلیغ اور بالخصوص تبلیغی جماعت کے مبلغ طارق جمیل کے رد پر ''کلمۃ الھادی'' مرتب کی۔ اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کتاب پر بڑے بڑے دیوبندی علما کی تقریظات موجود ہیں، جن کے نام درج ذیل ہے۔(یہاں ہم دیوبندیوں ہی کے دیے گے القابات پیش کر رہے ہیں):

{1}......[دیوبندی] محیی السنۃ حضرت الاستاذ الشیخ مولانا محمد سرفراز خان صفدر ۔(ان کو دیوبندی امام مانتے ہیں، سب سے پہلی تقریظ انہی کی لکھی ہوئی ہے)۔

{2}......[دیوبندی] فخر الاماثل والافاضل الناطق بالشواہد والدلائل پروفیسر غلام رسول عدیم۔

{3}......[دیوبندی] العالم النبیل والفاضل الجلیل مولانا فضل محمد یوسف زئی، استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

{4}......[دیوبندی] الحجۃ الفقیہ و العالم النبیہ حضرت مولانا حسین شاہ۔ خضرا، بلوچستان

{5}......[دیوبندی] الجناب المستطاب صاحب القلم و الخطاب پروفیسر قاضی محمد طاہر علی الھاشمی، ایم۔اے: مرکزی جامع مسجد حویلیاں ہزارہ

{6}......[دیوبندی] الملھم بالرشد والسداد، الفائز بالفتح والمراد حضرت مولانا مفتی عبد الواحد صاحب، دارالافتاء جامعہ مدنیہ لاہور

{7}......[دیوبندی]استاد العلماء جامع المعقول والمنقول حضرت شیخ مولانا محمد سردار۔ٹل،ضلع ہنگو۔

{8}......[دیوبندی]الاستاد الکاملمحق الحق القوی حضرت مولانا محبّ النبی: دار العلوم مدنیہ،رسول پارک لاہور

{9}......[دیوبندی]صاحب الذوق السلیم والحمیۃ والمستقیم مولانا ساجد حسین معاویہ

{10}......[دیوبندی]العالم النحریر صاحب البیان والتحریر حضرت مولانا محمد صدیق ،مہتم جامعہ رشدیہ،راولپنڈی

{11}......[دیوبندی]فاضل محقق جناب قاری فتح محمد صاحب،پٹھان کوٹ

{12}......[دیوبندی]جلیل القدر والشان مولانا محمد سلیمان: خطیب مسجد نورستان اڈیالہ روڈ راولپنڈی

{13}......[دیوبندی]الصادق المصدق والکامل المحقق حضرت مولانا سید عبد المالک شاہ صاحب: خطیب جامع مسجد حاجی مراد ٹرسٹ آئی ہسپتال،گوجرانوالہ

{14}......[دیوبندی]الفاضل المدرس حضرت مولانا مفتی ظفر اقبال: کوٹلہ جام ،بھکر (ملاحظہ کیجیے ''کلمۃ الھادی ص۱۵تا۴۶'')

یہ چودہ (14) تقریظات علمائے دیوبند کی اسی کتاب ''کلمۃ الھادی'' پر موجود ہیں،اور سب سے اہم تقریظ دیوبندی امام مولانا سرفراز صفدر کی موجود ہے،جس کے ہوتے ہوئے کوئی تبلیغی دیوبندی اس کتاب کو رد نہیں کرسکتا۔اس کتاب میں تبلیغی جماعت اور طارق جمیل کا خوب زور وشور سے رد کیا گیا۔

[4] طارق جمیل کی بے اعتدالیاں

یہ مضمون ''مولانا طارق جمیل کی بے اعتدالیاں اوران کا جواب'' دیوبندی ڈاکٹر عبدالواحد جامعہ اشرفیہ پاکستان نے ترتیب دیا ہے۔اس مضمون کے متعدد حوالے ہم نے اپنی اس کتاب میں درج کر دیے ہیں۔جس میں انہوں نے طارق جمیل اور تبلیغی جماعت والوں کی بے اعتدالیاں،گمراہیاں اور گستاخیاں درج کر کےان کا مکمل رد کیا۔

[5] انکشاف حقیقت

یہ کتاب ''انکشاف حقیقت'' دراصل ایک دیوبندی عالم مولانا ابوالفضل عبدالرحمٰن صاحب کا ایک تحقیقی مقالہ ہے۔اس کے مصنف کے بارے میں اسی کتاب میں لکھا ہے کہ

''حضرت مولانا عبدالرحمٰن ابوالفضل مدظلہ مئولف کتاب ہذا دارالعلوم کراچی کے فاضل ہیں اور جامعہ رشدیہ ساہیوال میں حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ صاحب سے حدیث شریف پڑھ چکے ہیں۔اس طرح وہ ایک واسطہ سے حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی کے شاگرد رشید ہیں،آپ کا اس پیرانہ سالی میں [تبلیغی جماعت پر] یہ دقیع تبصرہ انتہائی محقق ہے۔[دیوبندی تبلیغی] عقیدت کی عینک اتار کر اگر حقائق اور نتائج کی روشنی میں اس تبصرہ کو پڑھا جائے تو [تبلیغی جماعت کے بارے میں] بہت سارے حقائق منکشف ہوجاتے ہیں'' (انکشاف حقیقت: آخر صفحہ)

لہذا یہ کسی عام دیوبندی مولوی کی کتاب نہیں بلکہ دیوبندی شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی کے شاگرد کی کتاب ہے۔اس لئے اس کے حوالوں کا کوئی دیوبندی انکار نہیں کرسکتا۔

[6] ’’تحفۃ الاشاعۃ فی احوال التبلیغ والدعوۃ‘‘

’’اشاعت التوحید والسنہ‘‘ کے ایک رہنما مولوی عبدالوکیل نے ’’**تحفة الاشاعه فی احوال التبلیغ والدعوه** ‘‘کے نام سے تین سو اٹھائیس [328] صفحات پر مشتمل ایک مستقل کتاب لکھی ہے، جسے ’’اشاعت التوحید والسنہ‘‘ پاکستان کی ذیلی تنظیم ’’نوجوانانِ توحید وسنت‘‘ کے مرکزی نائب امیر مولانا محمد ایاز صاحب درانی، مدیر جامعہ تبلیغ القرآن، پشاور نے ’’اشاعت اکیڈمی‘‘ پشاور سے شائع کیا ہے۔ مولانا عبدالوکیل صاحب مؤلف ’’تحفۃ الاشاعہ‘‘ نے اس کتاب میں ’’تبلیغی جماعت‘‘ کو قرآن وسنت کی نہج سے ہٹا ہوا، گمراہ اور بدعتی ثابت کیا ہے، ’’کتب فضائل‘‘ کو واہیات وخرافات کا مجموعہ قرار دیتے ہوئے اکابر علماے دیوبند اور اکابر تبلیغ کو بدعتی اور جاہل قرار دیتے ہوئے یہودی و نصارٰی تک سے ملا دیا ہے۔ اور ان سب باتوں کا اقرار خود دیوبندی حیاتی مولوی نثار احمد الحسینی نے ’’تبلیغی جماعت اشاعت التوحید والسنہ کے نشانہ تنقید پر‘‘ کے صفحہ ۳۰/ پر کیا۔

خود حیاتی دیوبندی مصنف نثار احمد الحسینی صاحب (اور ان کی کتاب پر تقاریظ لکھنے والے بھی) تسلیم کر چکے ہیں کہ دیوبندی مماتیوں کی اس کتاب کے مصنف اور تقریظ و تصدیق کرنے والے فضلاے عصر ہیں چنانچہ لکھا کہ:

''تحفۃ الاشاعۃ'' کے تائید کنندگان اور تقریظ وتصدیق کرنے والے حضرات ماشاء اللہ علمائے وقت اور فضلائے عصر ہیں''

(تبلیغی جماعت اشاعت التوحید والسنہ کے نشانہ تنقید پر: ص۵۴)

[7] ''قرآنی احکامات کے خلاف تبلیغ ''سنگین فتنہ''

یہ کتاب دیوبندیوں کے مفتی سعید احمد کی مرتبہ ہے۔اس کتاب کے نام ہی سے واضح ہو جاتا ہے کہ تبلیغی جماعت کے دیوبندی مفتی صاحب و یگر علماء دیوبند کے مطابق قرآنی احکامات کے خلاف تبلیغ کر رہی ہے اور یہ ایک سنگین فتنہ ہے۔

اسی کتاب میں تبلیغی جماعت کے خلاف یہ لکھا ہے کہ ''قرآنی احکامات کے خلاف تبلیغ کے نام سے پروپیگنڈا پھیلانے والا یہ دعوتی کام (تبلیغی جماعت) اللہ کے راستے میں ہے یا شیطان کے راستے میں؟ (سنگین فتنہ ص ۱۶)

اسی کتاب میں دیوبندی مفتی نے درج کیا کہ تبلیغی جماعت ''ایک خطرناک انداز سے کفر کی آبیاری کر رہے ہیں۔(سنگین فتنہ ص۲۲)

اسی کتاب میں دیوبندی شیخ الحدیث شمس الہدی مہتم جامعہ ربانیہ کا حوالہ دیا گیا کہ انہوں نے تبلیغی جماعت والوں کو کہا کہ ''لاکھوں کے اجتماع میں تمہارے (تبلیغی جماعت کے) بزرگ ممبر رسول پر بیٹھ کر قرآن وحدیث کے خلاف باتیں کریں گے اور مجھ سے برداشت نہیں ہوگا'' (سنگین فتنہ ۲۷)

اسی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ ''عبدالرحیم شاہ صاحب نے بھی جلسہ میں اکابر علماء دیوبند کی موجودگی میں مجمع عام میں برملا اس حقیقت کا اعتراف کر لیا کہ تبلیغی

جماعت اب کوئی اصلاحی تحریک نہیں بلکہ آہستہ آہستہ وہ ایک نئے دین میں تبدیل ہوتی جا رہی ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ تبلیغی جماعت کے لوگ اپنے مخالفین کو مسلمان نہیں سمجھتے۔الخ۔اصول دعوت وتبلیغ ص ۶۱ (سنگین فتنہ ص ۳۲)

بلکہ آخری بات عرض کر دوں کہ دیوبندیوں نے تبلیغی جماعت کو نئی قادیانی جماعت قرار دیا۔ چنانچہ دارالعلوم دیوبند میں تبلیغی جماعت کے خلاف جلسہ ہوا جس میں دیوبند علمائے نے کہا

"تبلیغی جماعت اس وقت مرزائی قادیانی کی تعلیمات کا پرچار کروا رہی ہے اور اپنے قایانی نظریات انگریز گورنمنٹ کے سائے میں یہ جماعت پھیلا چکی ہے......(سید عبدالرحیم شاہ دیوبند اور ہمارے دیوبندی اکابرین) نے عوام کو خبردار کیا کہ اپنے ایمان کی حفاظت کریں اور ان (تبلیغوں) کے ساتھ نہ جائیں۔ اس نئی قادیانی جماعت جو تبلیغی جماعت کے نام سے پہچانی جاتی ہے۔علمائے یوبند کا نہ پہلے تعلق رہا ہے اور نہ اب نہ آئندہ رہیگا۔(سنگین فتنہ ص ۲۹)

قادیانی بدترین، گستاخ، مرتد اور کافر ہیں تو علماء دیوبند نے تبلیغی جماعت کو نئی قادیانی جماعت قرار دیا۔ اب اس کے بعد میرے خیال سے مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

دیوبندی علما کے ساتھ بدسلوکیاں

ہم سنی حنفی مسلمان تو رہے ایک طرف اگر تبلیغی جماعت کی غلطیوں اور کوہتاہیوں، غلط رسومات و بدعات کی نشان دہی خود دیوبندی علما و اکابرین بھی کریں تو ان کے ساتھ

بھی تبلیغی جماعت والے بدترین سلوک کرتے ہیں۔ان کے خلاف مختلف پروپیگنڈے شروع کردیتے ہیں،ان کودھمکیاں دیتے ہیں،ان کی مخالفت پراتر آتے ہیں حتی کہ ان کی کتابوں کوبھی آگ لگادیتے ہیں۔جی یہ سب کچھ ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ تبلیغی جماعت والوں کے بارے میں خودعلمائے دیوبند کی کتابوں میں ان سب باتوں کاثبوت موجود ہے۔

تبلیغیوں نے دیوبندی عالم کولاٹھیوں سے مارا

دیوبندی مفتی سعید کی کتاب میں لکھا ہے کہ

’’حضرت مولاناعبدالرحیم نے ایسے چندواقعات کی نشاندہی کی ہے موصوف کی تقریر کا یہ حصہ غور سے پڑھنے کے قابل ہے۔اسی وجہ سے آج ہرجگہ انتشاروا ختلاف پھوٹ پڑا ہے جس کا سب سے زیادہ مظاہرہ ہمارے علاقہ میوات میں ہورہا ہے۔اکرام مسلم کی اتنی مشق کے بعدبھی علمائے کی آبروریزی انتہائی تعجب خیز بات ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ (تبلیغی) لوگ ذہنی اورعلمی طور پرایک جماعت ست منسلک ہوگئے ہیں۔آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ فیروز پورجھرکہ میں ایک مولوی صاحب کو لاٹھیوں سے زخمی کردیا گیا۔اسی طرح استاذ الاستاتذہ شیخ میواث حضرت مولاناعبدد السبحان صاحب کے بڑے صاحبزادے مولاناعبدالمنان صاحب کوسنگاپور میں گھرلیا گیا کہ مارو یہ تبلیغ [تبلیغی جماعت] کا مخالف ہے اس کے علاوہ متعدد واقعات ہورہے ہیں بے چارے عوام سیدھے سادھے وہ کیا جانے حقیقت حال کیا ہے؟ اصول دعوت و تبلیغ ص ۵۶۔(سنگین فتنہ ص ۳۴)

محترم قارئین! دیوبندی تبلیغی جماعت والوں کی بدمعاشیوں اور غنڈہ غیردی کی یہ داستان خود دیوبندی علماء بیان کر رہے ہیں۔ سنیوں سے لڑائی جھگڑے تو رہے ایک طرف، تبلیغی جماعت کے دہشت گرد تو اپنے دیوبندی علماء کو بھی معاف نہیں کرتے جو بھی ان کی جہالانہ اور گمراہ کن بلکہ بقول دیوبندی علماء مرزائی تعلیمات کی مخالفت کرے، تو یہ تبلیغی جماعت والے اس کو مارنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی بھولے بھالے بنے پھرتے ہیں۔ عوام الناس بچاری بھی یہی سمجھتے ہیں کہ یہ تو صرف نماز روزہ کی بات کرتے ہیں لیکن کاش کے عوام الناس آنکھیں کھولیں اور ان کی اصلیت پہچانیں۔ بحرحال آگئے چلیں اور مزید حوالے ملاحظہ کیجیے۔

قاضی عبدالسلام کی کتاب جلا ڈالی گئی

☆......اشرفعلی تھانوی دیوبندی امام کے خلیفہ قاضی عبدالسلام دیوبندی نے جب تبلیغ جماعت کے رد پر ''شاہراہ تبلیغ''، لکھی تو دیوبندی تبلیغوں نے اس کے پہلے مکمل ایڈیشن کو آگ لگا دی۔ جس کا ذکر بمع حوالہ ہم پہلے ''شاہراہ تبلیغ'' کے تعارف کے تحت پیش کر چکے ہیں۔ حالاں کہ قاضی عبدالسلام صاحب علماے دیوبند کے امام و حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ ہیں، لیکن تبلیغی جماعت کی اصلاح اور ان کی غلط باتوں کی مخالفت جب انہوں نے کی تو ان کو بھی معاف نہیں کیا گیا۔

تبلیغیوں کی طرف سے دیو بندی علما کی مخالفت

☆......اسی طرح جب دیو بند مولوی محمد فاروق نے ’’الکلام المفید فی احکام التبلیغ ‘‘تبلیغی جماعت کے رد میں لکھی تو ان کی مخالفت کی گئی۔ چناں چہ اس کتاب کے مقدمے میں دیو بندی مولانا اعجاز احمد اعظمی (صدر مدرس مدرسہ شیخ الاسلام ،شیخو پور،اعظم گڑھ) لکھتے ہیں کہ:

’’ان حالات میں جماعت تبلیغ کے مقابلے میں کچھ کہنا، ایک بڑے حلقے کو اپنا مخالف بنانا ہے،مولانا[محمد فاروق دیو بندی] کے ساتھ یہی ہوا......پھر انہیں بہت کچھ مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا‘‘۔(الکلام المفید :ص ۳۳)

☆......دیو بندی مفتی محمد عیسی خان نے کتاب ’’ کلمۃ الھادی ‘‘لکھی تو اس پر تقریظ لکھتے ہوئے ان کے دیو بندی مولانا حسین شاہ صاحب نے انہیں کہا کہ:

’’یقیناً حق کو ظاہر کرنے [یعنی تبلیغی جماعت کے رد پر کتاب لکھنے] کی وجہ سے۔ آنجناب پر آزمائشیں آئی ہوں گی اور آئیں گی بھی ،مگر ان پر استقلال کے ساتھ صبر کرنا ہوگا‘‘۔(کلمۃ الھادی :ص ۲۲ تقریظ نمبر ۴)

۞ ...... مذکورہ بالا دونوں حوالوں سے بات بالکل واضح ہے کہ خود دیو بندی علما یہ اقرار کر رہے ہیں کہ اگر تبلیغی جماعت والوں کی اصلاح کی خاطر خود ان کے دیو بندی علما بھی کچھ کہیں یا لکھیں تو یہ تبلیغی حضرات ان کی مخالفت پر اتر آتے ہیں۔

۞ ......اس مقدمے میں بالکل واضح اقرار ہے کہ ''الکلام المفید'' اور ''کلمۃ الہادی'' کے دیوبندی مصنفین کی بھی تبلیغی جماعت والوں کی طرف سے مخالفت کی گئی۔

اب خود فیصلہ کریں کہ دنیا کی اصلاح کے دعوے دار تبلیغیوں کا اپنا کیا حال ہے؟ کہ جب ان کی اصلاح کی کوئی بات کرے تو غصے میں آپے سے باہر ہو جاتے ہیں تو نہ صرف اپنے علماء کو مارتے پیٹتے ہیں بلکہ ان کی کتابوں کو بھی جلا ڈالتے ہیں۔

دیوبندی علما کے خلاف پروپیگنڈے

☆......دیوبندی مفتی تقی عثمانی تبلیغی جماعت کی بے اعتدالیوں کا ذکر کرنے بعد لکھتے ہیں کہ:

''لیکن ان بے اعتدالیوں کی طرف بھی نگاہ رکھنی چاہیے۔ اب ہوتا یہ ہے کہ جب کوئی شخص ان بے اعتدالیوں پر ذرا سی تنقید کرتا ہے تو اس کے خلاف یہ پروپیگنڈہ شروع ہو جاتا ہے کہ یہ شخص جماعت کا مخالف ہے، یہ بڑی خطرناک بات ہے''۔

(تقریر ترمذی: مفتی تقی عثمانی، حصہ دوم، ص ۲۱۵)

۞ ......الحمدللہ عزوجل! یہ بات خود علمائے دیوبند نے قبول کر لی، کہ تبلیغی جماعت والوں پر ذرا سی تنقید کی جائے تو یہ جماعت اپنے مخالفین کے خلاف پروپیگنڈے شروع کرتی ہے۔

۞ ......تبلیغی جماعت والے اکثر خود کو بے قصور و مظلوم ظاہر کرنے کے لیے مختلف پروپیگنڈے کرتے ہیں، کبھی خود کو مظلوم ثابت کر کے علما و خطبا کو مساجد سے نکلواتے ہیں تا کہ یہ مساجد پر قابض ہو سکیں، کبھی خود کو بے گناہ و مظلوم ظاہر کر کے کہتے ہیں کہ دیکھو ہم تو تبلیغ کرنے جاتے ہیں لیکن ہمارے بسترے مسجدوں سے باہر پھینک دیے جاتے ہیں۔

لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ تبلیغی جماعت والوں کے اپنے مخالفین کے خلاف پیرو پیگنڈے ہیں کیوں کہ علما جو ان کے ساتھ ایسا سلوک بھی کرتے ہیں تو اس کی وجہ دین اسلام ہی ہے کیونکہ علما حضرات کو معلوم ہے کہ یہ تبلیغی حضرات اللہ عزوجل، رسول اللہ ﷺ، صحابہ اکرام علیہم الرضوان اجمعین و اولیاے عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی شانوں میں بے ادبیاں و گستاخیاں کرتے ہیں۔ ہم سنی کہیں تو شاید تبلیغی حضرات نہ مانیں لیکن اس کتاب میں خود علماے دیوبند کے حوالوں سے تبلیغی جماعت والوں کی ایسی گستاخیوں کا ذکر موجود ہے۔

لہٰذا ایسے بے ادبوں و گستاخوں کے ساتھ محبت و شفقت نہیں کی جا سکتی۔ عجیب معاملہ ہے کہ شیعہ اگر صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کی شان میں گستاخی کرے تو اس کے ساتھ قطع تعلق جائز، لیکن تبلیغی وہابی کریں تو ان کے لیے تعظیم و تکریم کے خواہش مند ہوں۔

دیوبندی علماء کے خلاف تبلیغیوں کی بدزبانیاں

☆......اسی طرح جب تبلیغی جماعت پر دیوبندی علما کی طرف سے اعتراضات کیے گے تو مولوی زکریا صاحب نے ایک مقام پرلا جواب ہوکر اپنے ہی دیوبندی علما کے خلاف یوں ''بدزبانی'' کی کہ:

''بس اسلم یہ ہے کہ معترضین کو بکنے دیں اور جو سمجھ میں آوے کرے''

(شاہراہ تبلیغ:۹۹)

تبلیغی جماعت کے مولوی زکریا کے اس جواب کا رد کرتے ہوئے قاضی عبدالسلام دیوبندی کہتے ہیں کہ:

''عوام کے بے معنی اعتراضات کے ساتھ یہ برتاؤ بالکل برمحل ہے۔ لیکن علماء کرام کے اعتراضات کو درخور اعتنا نہ سمجھنا، سمجھ میں نہیں آتا۔ اسلام میں تو علماء کرام کا ایک مخصوص مقام ہے۔ جب عوام کو یہ چھٹی دیدی گئی کہ جو سمجھ میں آوے کرے۔ تو علم اور علماء کی کیا وقعت رہی۔......(شاہراہ تبلیغ:۹۹)

دیوبندی قاضی صاحب کے اس جواب سے معلوم ہوا کہ تبلیغی حضرات اپنے ہم مسلک، دیوبندی مخالف علما کی بھی کچھ قدر نہیں کرتے۔ اور اگر وہ بھی تبلیغی جماعت کے بارے میں کوئی شرعی ثبوت طلب کریں تو انہیں شرعی جواب دینے کے بجائے ان کی بھی مخالفت کی جاتی ہے اور انہیں بھی تسلی بخش علمی جواب نہیں دیا جاتا۔

قاضی عبدالسلام دیوبندی کہتے ہیں کہ:

''حضرت [مولوی زکریا] کی کتاب ''تبلیغی جماعت پر اعتراضات اور ان کے

جوابات'' کا بھی مطالعہ کیا کچھ اطمینان نہ ہوسکا۔ (شاہراہ تبلیغ: صفحہ ۱۰)

☆ قاضی عبد السلام دیو بندی نے دیو بندی اکابر کی طرف تبلیغی جماعت کی ان بدعات کی وجہ سے رجوع کیا، لیکن قاضی صاحب کہتے ہیں کہ '' مگر بے سود رہے'' ۔ (شاہراہ تبلیغ صفحہ ۱۰) یعنی کسی نے علمی و تحقیقی جواب نہیں دیا۔

سنی تبصرہ

۞ ...... جب مولوی زکریا کی تبلیغی جماعت کی حمایت پر لکھی جانے والی کتاب سے خود دیو بندی علما ہی مطمئن نہیں تو غیروں کی تو بات ہی الگ ہے۔ قاضی عبد السلام دیو بندی نے مولوی زکریا تبلیغی کی کتاب ''تبلیغی جماعت پر اعتراضات اور ان کے جوابات'' کا رد اسی کتاب ''شاہراہ تبلیغ'' میں کر دیا جس سے مولوی زکریا دیو بندی کی ساری ہیرا پھیری کا پول کھل گیا۔

۞ ...... پھر معلوم ہوا کہ تبلیغی جماعت کے علما و اکابرین کا انداز یہ ہے کہ جب کسی کو مطمئن نہ کر سکیں تو بد زبانی پر اتر آتے ہیں۔ جیسا کہ قاضی عبد السلام دیو بندی نے خود مولوی زکریا سے دبے لفظوں میں اس بات کی شکایت کی ہے۔

تبلیغی جماعت کا رد کرنے والے مجاہد ہیں

شاید کہ اس عنوان سے کسی کو حیرت ہو لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ خود علماے دیو بند نے تبلیغی جماعت کے خلاف قلم اٹھانے والوں کو ''مجاہد'' کا خطاب دیا۔

☆ ...... [دیو بندیوں کے] الحجۃ الفقیہ و العالم النبیہ حضرت مولانا حسین شاہ

صاحب تبلیغی جماعت وطارق جمیل کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

’’کافی عرصے سے تبلیغی جماعت کوقریب سے دیکھنے اور سننے کا موقع ملا تو محسوس ہوا کہ مروجہ تبلیغی جماعت اہل سنت و جماعت [یعنی بقول دیوبندی مصنف] کے مسلک ومزاج اور اصولوں سے منحرف ہوتی جارہی ہے اور اس کی غلط تاویلات اور تجاوزات کی نشان دہی کرنے والا کوئی [دیوبندی عالم] نہیں۔ یا اللہ! کوئی مجاہد پیدا فرما جوامت مسلمہ کو اس بڑے فتنے [تبلیغی جماعت] سے آگاہ کرے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ، اللہ پاک حضرت مفتی محمد عیسیٰ خان صاحب مدظلہ جیسے عالم، مفکر اور محقق کو سامنے لایا۔

باقی رہی بات خود کتاب کی تو میں نے اسے اول سے آخر تک پڑھا اور سمجھا تو یہ کتاب [کلمۃ الہادی]......احسن انداز سے مروجہ تبلیغی جماعت کی غلط تاویلات و تجاوزات کو شرعی دلائل کے ساتھ رد کرتی ہے۔ یہ کتاب مروجہ تبلیغی جماعت کی دینی و فکری اور اعتقادی کمزوریوں پر پورے انصاف، دیانت، جرات اور حق پسندی کے ساتھ روشنی ڈالتی ہے......اتنی بڑی دعوتی جماعت کہلانے والی جماعت کی کمزوریوں کی نشان دہی اور احتساب کرتی ہے۔ (کلمۃ الھادی: ص۲۲،۲۳)

مولوی الیاس کاندھلوی کا تعارف

تبلیغی جماعت کے بانی دیوبندی مولانا الیاس کاندھلوی ہیں۔ علمائے دیوبند کے مولانا ابوالفضل عبدالرحمٰن نے اپنی کتاب میں لکھا کہ

’’مولانا محمد الیاس [کاندھلوی] صاحب ایک مغلوب الحال
شخص تھے ایک ہی ملفوظ میں متضاد باتیں کر جاتے تھے

’’(انکشاف حقیقت ص ۹۵)

جناب نے تبلیغی جماعت کا آغاز کیا، حالاں کہ اس وقت خود ان کے ہم مسلک دیوبندی علما نے انہیں ایسا کرنے سے منع بھی کیا تھا، لیکن انہوں نے جہلا کا ایک گروہ تیار کیا، جو کہ اپنی جہالت وکم علمی سے الٹی سیدھی باتوں کو دین سمجھ بیٹھے۔ اور پھر انتہا یہ کہ تبلیغی جماعت کے الیاس کاندھلوی کے بارے میں اس قدر غلو سے کام لیا گیا کہ بعض تبلیغی تو انہیں

’’الہامی نبی‘‘

کہنے لگے۔ معاذ اللہ عزوجل!! اور ان باتوں کا تذکرہ علمائے اہل سنت نہیں کررہے ہیں بلکہ خود دیوبندی مسلک کے علماء کی کتب وفتاویٰ جات میں ایسی باتوں کا واضح طور پر ذکر موجود ہے۔ جن میں سے بعض کو یہاں بیان کیا جاتا ہے۔

کاندھلوی کے بارے میں غلو

تبلیغی جماعت والے اپنے تبلیغی علما کے حق میں بدترین حد تک غلو کا شکار ہیں، حتی کہ اپنے تبلیغی علما کو بڑے بڑے دیوبندی اکابرین وعلما سے بھی بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ دیوبندی مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

’’مولوی [طارق جمیل] نے کہا ہے حضرت مولانا محمد الیاس [کاندھلوی] جیسا شخص ایک ہزار سال پہلے پیدا نہیں ہوا۔ آپ کے حدیث کے شیخ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی جنہوں نے بڑھاپے کے باعث حدیث پڑھانا موقوف کردیا تھا‘‘۔

(کلمۃ الہادی: باب نمبر۴، ص ۲۲۱،۲۲۲)

دیکھ رہے ہیں آپ اپنے تبلیغی زکریا کے حق میں طارق جمیل کا غلو! طارق جمیل کی بات ایک حد تک ٹھیک ہی ہے، کیوں کہ ہزار سال میں بڑے بڑے علماء پیدا ہوتے رہے۔ زکریا جیسا شخص جو کہ اپنے علمائے دیوبند کے مطابق بدعتی و گمراہ ہے ایسا شخص ہرگز پیدا نہ ہوا۔ بہرحال اگر طارق جمیل کی بات مان لی جائے تو دیوبندیوں کے حکیم تھانوی، رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی جیسے لوگوں کی کیا اوقات باقی رہ جاتی ہے؟ طارق جمیل کا قول اپنے ہم مسلک علما کے بھی خلاف ہے۔

پیغمبرانہ منصب کی طرف پیش قدمی

تبلیغی دیوبندی علما کی کتابوں میں تبلیغی جماعت کے الیاس کاندھلوی کے بارے میں بدترین غلو پر مشتمل چند حوالے آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ دیوبندی تبلیغی جماعت والوں کی کتاب ''دینی دعوت'' میں لکھا ہے کہ:

''مولانا [الیاس بانی تبلیغی جماعت] فرماتے تھے کہ جب میں ذکر کرتا تھا تو مجھے ایک بوجھ [ثقل] سا محسوس ہوتا تھا، حضرت (گنگوہی) سے کہا تو حضرت تھرا گئے اور فرمایا کہ مولانا قاسم نے یہی شکایت حاجی صاحب (اپنے پیر و مرشد) سے فرمائی تو حاجی صاحب نے فرمایا اللہ آپ سے کوئی کام لے گا''۔

(دینی دعوت: مولانا ابوالحسن علی ندوی، ص ۴۵)

میں نہیں سمجھتا کہ مولانا ابوالحسن علی ندوی جیسے مشہور اہل قلم نے اس مقام پر اصل واقعہ کی نقل میں خیانت سے کیوں کام لیا ہے؟ حاجی صاحب کا جواب یہ نہیں تھا کہ اللہ

آپ سے کوئی کام لے گا۔ بلکہ اصل قصہ یہ ہے کہ دیوبندی مولانا قاسم نانوتوی نے حاجی (امداداللہ مہاجر مکی) صاحب سے یہ شکایت کی کہ:

''جہاں تسبیح لے کر بیٹھا بس ایک مصیبت ہوتی ہے۔اس قدر گرانی کہ جیسے سوسو من کے پتھر کسی نے رکھ دیے ہوں۔ زبان وقلب سب بستہ ہو جاتے ہیں......(اس پر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے انھیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا) ''یہ نبوت کا آپ کے قلب پر فیضان ہوتا ہےاور یہ ثقل (وزن) ہے جو حضور ﷺ کووحی کے وقت محسوس ہوتا تھا۔تم سے حق تعالےٰ کووہ کام لینا ہے جو نبیوں سے لیا جاتا ہے''۔

(قصص الاکابر ص۱۱۴،سوانح قاسمی جلد۱،ص ۳۰۱)

اب اس تفصیل کی روشنی میں دیوبندی مولانا ابوالحسن علی ندوی کے لکھنے کے مطابق معلوم ہوا کہ بعینہ یہی قصہ تبلیغی جماعت کے مولانا الیاس کاندھلوی کے ساتھ پیش آیا تھا،یعنی ان کے قلب پر بھی نبوت کا فیضان ہوتا تھا اور انھیں بھی معاذ اللہ رسول انور ﷺ کی طرح نزولِ وحی کی گرانی محسوس ہوا کرتی تھی۔ملخصاً۔

(تبلیغی جماعت:ص۴۴،۴۵)

ان تفصیلات کے بعد اب ایک نظر اس پر بھی ڈال لیجیے کہ تبلیغی مولانا الیاس کاندھلوی کے بارے میں بیان کردہ ایسی باتوں سے ان کے ماننے والوں نے کیا اثر قبول کیا ہے تو اس سلسلے میں صرف دوواقعوں کی نشان دہی کرنا چاہتا ہوں۔

الیاس کاندھلوی کی موت اور قرآن کی آیت

دیوبندی مولانا ابوالحسن علی ندوی نے اپنی کتاب ''دینی دعوت'' میں لکھا ہے کہ ایک بار میں غلط طور پر مولانا الیاس کی موت کی خبر مشتہر ہوگی۔ اس افواہ پر لوگ جمع ہوگئے۔ لکھتے ہیں کہ اس موقعہ پر خبر کی تردید کے لیے ایک تقریر کی ضرورت محسوس کی گئی۔ اب اس کے بعد کا واقعہ خود انہی کی زبانی سنیے، لکھتے ہیں:

''مولانا منظور صاحب نعمانی [دیوبندی] نے مسجد کے نیچے درخت کے تلے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ کے مضمون پر ایک برمحل اور موثر تقریر کی''۔

(دینی دعوت: مولانا ابوالحسن علی ندوی، ص۱۸۱)

اور پھر یہی آیت اُس دن بھی تلاوت کی گئی جس دن سچ مچ تبلیغی مولانا الیاس کاندھلوی انتقال کر گئے۔ چناں چہ یہی علی میاں لکھتے ہیں کہ:

''جب اُن کا جنازہ میدان میں لا کر رکھا گیا تو اس موقع پر شیخ الحدیث (مولانا زکریا) اور مولانا محمد یوسف صاحب کا حکم ہوا کہ لوگوں کو میدان کے نیچے جمع کیا جائے اور اُن سے خطاب کیا جائے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ کے مضمون سے بڑھ کر اس موقعہ کے لیے تعزیت وموعظت کیا ہوسکتی تھی؟''

(دینی دعوت: مولانا ابوالحسن علی ندوی، ص۱۸۶)

قارئین کو معلوم ہونا چاہیے کہ'' وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ'' [اور محمد اللہ کے رسول ہیں اُن سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں'']

کی آیت کریمہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سرکار نامدار ﷺ کے وصال شریف کے موقع پر تلاوت فرمائی تھی اور اسی آیت کی روشنی میں صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کو اس امر کا یقین دلایا تھا کہ حضور ﷺ وصال فرما گئے ہیں۔ آیت کا مفہوم اور اس کا محل استعمال واضح ہو جانے کے بعد اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ آخر تبلیغی مولانا الیاس کی وفات پر بار بار اسی آیت کی تلاوت کا کیا موقع تھا جب کہ موت کے مضمون پر قرآن کریم میں بے شمار آیات موجود ہیں۔

اس سے صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ تبلیغی مولانا الیاس کا منصب ان کے ماننے والوں کی نظر میں کسی طرح بھی ایک رسول کے منصب سے کم نہیں تھا، اسی لیے ان کی موت پر بھی وہی آیت منطبق کی گئی جو پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے حق میں نازل ہوئی تھی اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین نے پیغمبر ﷺ ہی کے وصال کے موقع پر جس کی تلاوت فرمائی تھی۔

چودہ سو سال کی طویل مدت میں لاکھوں اکابر امت اور عرفائے حق نے اس سرائے فانی سے سفر کیا لیکن کہیں ثابت نہیں ہے کہ کسی بڑے سے بڑے بزرگ کے وصال پر یہ آیت منطبق کی گئی ہو۔ اس لیے مذکورہ بالا واقعات کی روشنی میں یہ بات بخوابی واضح ہو گئی کہ تبلیغی مولانا الیاس کاندھلوی کے الہامی دعوؤں سے تبلیغی جماعت کے لوگ اتنے زیادہ متاثر تھے کہ ان کی نظر میں الیاس کا مقام قطعاً ایک پیغمبر کے دوش بدوش تھا۔ (معاذ اللہ عزوجل) ملخصاً (تبلیغی جماعت: ۴۶ تا ۴۸)

بے خودی بے سبب نہیں ہے غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

تبلیغی جماعت کے مولانا الیاس کاندھلوی کے بارے میں **عوام الناس** میں ’’الھامی نبی‘‘ ہونے کی باتیں بھی اکثر سنی جاتی ہیں، جن کا ذکر بھی خود علمائے دیوبند نے اپنی کتب میں کیا، اب ذرا ان کو بھی ملاحظہ فرمالیجیے۔

تبلیغیوں کے نزدیک الیاس ’’الھامی نبی‘‘

طارق جمیل کہتے ہیں کہ:

’’مولانا الیاس [کاندھلوی] پر اللہ تعالیٰ نے جو پیغام فرمایا، پچھلی کئی صدیوں میں کسی پر نہیں ہوا، پچھلے ہزار سال بھی میں کہوں تو یہ مبالغہ نہیں‘‘۔

(کلمۃ الہادی: باب نمبر ۴ ص ۲۲۷، ۲۲۸)

طارق جمیل کے اس بیہودہ قول پر تبصرہ کرتے ہوئے دیوبندی مفتی نے لکھا کہ:

’’اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں پر الہام فرماتا ہے لیکن پیغام اپنے نبیوں اور رسولوں کو دیتا ہے جسے رسالت کہتے ہیں...... [طارق جمیل کا] کتنا غلو ہے ایک امتی [الیاس کاندھلوی] کے بارے میں کہا جائے اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ پیغام فرمایا۔ اس طرح کی خرافات مولانا محمد الیاس [کاندھلوی] کے بارے میں پہلے بھی کہی گئی ہیں یہ الہامی نبی تھے۔ فتاویٰ محمودیہ میں ہے۔

سوال: یہاں پر ایک تبلیغی صاحب نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی:

’’حضرت مولانا محمد الیاس [کاندہلوی] دراصل الہامی نبی تھے۔ انبیاء پر وحی آتی تھی، لیکن مولانا ایسے نبی تھے جن کو ہر آنے والے واقعے کا الہام ہوتا تھا۔ گویا الہامی نبی تھے۔

جواب: حامداً ومصلیا: حضرت مولانا الیاس کو نبی کہنا درست نہیں، نہ الہامی نہ کسی اور قسم کا نبی۔ ایسے عنوانات سے بہت غلط فہمی پیدا ہوتی ہے۔[جواب کے بعد دیوبندی مفتی کہتے ہیں کہ] میں کہتا ہوں غلو کس چیز کا نام ہے الحاد، زندقہ اور کفر کون سی بلا ہے؟

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

جماعت میں شامل فاسق، فاجر، حدود شرعیہ سے تجاوز کرنے والوں کی وکالت کی جائے دوسری طرف علماے امت، صلحا، مشائخ، مجاہد اور اہل حق قابل گردن زدنی قرار دیے جائیں۔ **فیا للعجب و الضیعة الادب** ۔منصب الوہیت اور رسالت کے صیغہ میں اپنے بڑوں کو شریک کار سمجھنا یہود ونصاریٰ کا غلو تھا''۔

ملخصا (کلمۃ الہادی: باب نمبر ۴ص ۲۲۸، ۲۲۹)

دیوبندی مولانا ابوالفضل نے بھی فتاویٰ محمودیہ ج ا ص ٦٦ تا ۷۰ کا ایک حوالہ اپنی کتاب ''انکشاف حقیقت'' صفحہ ۳٦، ۳۷ پر بیان کیا۔

دیوبندی مفتی کی نرم مزاجی

قارئین کرام ! آپ دیکھ رہے ہیں کہ فتاوی محمودیہ کے دیوبندی مفتی نے اپنے تبلیغیوں کے بارے میں کتنی نرمی سے کام لیا۔ جی یہ گلہ ہم کرتے تو یقیناً دیوبندی تبلیغی آسمان سر پر اٹھا لیتے، اس لئے عرض ہے کہ خود دیوبندیوں کے ابوالفضل عبد الرحمٰن صاحب خود لکھتے ہیں کہ

''مولانا مفتی محمود حسن کا جواب پڑھیں کتنا نرم جواب دیا۔ مفتی صاحب کو لکھنا

چاہیے تھا ایسا اعتقاد رکھنا کفر ہے اور اس تبلیغی مقرر کو اپنے کفر سے توبہ کرنی چاہیے''
(انکشاف حقیقت: ص ۸۵)

دیوبندی مولوی ابو الفضل کا یہ جواب برحق ہے دیوبندی مفتی محمود کو سختی سے دیوبندیوں کو بتانا چاہیے تھا کہ ایسے شخص نے کفر بکا ہے اور اس پر توبہ لازم ہے۔ لیکن لگتا ہے کہ دیوبندی مفتی صاحب شاید اپنے تھانوی جی کے نقش قدم پر چل پڑے کہ تھانوی کے مرید نے خواب میں اشرفعلی تھانوی دیوبندی کے نام کا کلمہ پڑھا اور بیداری میں اشرفعلی تھانوی کے نام سے درود پڑھا اور جب اپنا واقعہ لکھ کر تھانوی کو بھیجا تو تھانوی جی بجائے یہ کہ اس کو سختی سے روکتے اور اس کو کلمہ پڑھنے کی تلقین کرتے، کسی خاص مصلحت کے پیش نظر بڑی نرمی سے جواب دیکر اپنے منہ میاں مٹھو بنے رہے اور یہ ارشاد فرما دیا کہ ہاں اس سے مراد یہ ہے کہ میں تھانوی متبع سنت ہوں۔ ملخصاً (رسالہ الامداد)
لاحول ولاقوۃ الا باللہ!

بہرحال شرعی گرفت کی بجائے اپنے گھر کے دیوبندی، وہابی، تبلیغی بزرگوں کے ساتھ نرم مزاجی کا یہ فتویٰ کوئی نیا نہیں بلکہ ڈھیروں ایسے واقعات ہیں کہ جب دیوبندیوں کا کوئی مسئلہ ان کے سامنے آتا ہے جو خواہ شریعت کے صریح خلاف ہی کیوں نہ ہو لیکن دیوبندی علماء اپنے بزرگوں کے حق میں نرم مزاجی اور مشفقانہ انداز اختیار کرتے ہیں۔ لیکن جب سنیوں کا ادنیٰ سا مسئلہ بھی ہو تو اس کو بڑھا چڑھا کر کفر اعظم ،شرک عظیم تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ علمائے دیوبند کے امام اسماعیل دہلوی نے اسی انداز کو اختیار کرتے ہوئے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر مسلمانوں کو کافر و مشرک قرار دیا ہے۔ بہرحال ہم واپس اپنے موضوع کی طرف پلٹتے ہیں۔

الیاس کاندھلوی کو تبلیغی الہامی نبی کہتے ہیں

علمائے دیوبند کے مولانا ابوالفضل دیوبندی کہتے ہیں کہ

''اس طرح تو مولانا محمد الیاس (تبلیغی) کا درجہ (تبلیغیوں) نے کہاں پہنچا دیا بندہ تو اس کے تصور سے لرزتا ہے۔ یہ غلو فی الدین کی بدترین مثال ہے (اسکے بعد ہیڈنگ لگائی)

''مولانا الیاس [کاندھلوی] الہامی نبی تھے'' (''انکشاف حقیقت'' صفحہ ۳۶)

پھر دیوبندی فتاویٰ محمودیہ کا حوالہ بیان کر کے دیوبندی مولوی نے خود تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھا کہ

''دوسرا نامعلوم مقرر مولانا محمد الیاس (تبلیغی جماعت) صاحب کو الہامی نبی قرار دے رہا ہے جس کی تردید میں [تبلیغی] جماعت کی طرف سے کوئی بیان جاری نہیں ہوا۔ کیونکہ سائل نے سوال تو اپنے لئے یا اپنے علاقے کو گمراہی سے بچانے کیلئے کیا۔ ظاہر ہے تبلیغی صاحب تو گمراہی یا کفر بک کر چلے گئے اس پر حضرت مفتی صاحب کے فتوے کا کیا اثر ہوگا؟ یہ تو مفتی صاحب کو چاہیے تھا کہ فوری طور پر تبلیغی مرکز کو لکھتے اور تبلیغی مرکز ایسے بیانات کی روک تھام کرتا اور ایسے بیانات سے اپنی برات ظاہر کرتا لیکن کچھ بھی نہ ہوا'' (انکشاف حقیقت: ص ۳۷، ۳۸)

دیوبندی مولوی کے اس بیان نے تو تبلیغی جماعت کی سب تاویلات کا دروازہ بھی بند کر دیا۔ لہذا معلوم ہوا کہ اس تبلیغی جاہل کے بیان میں تبلیغی مرکز بھی ملوث ہے۔

الیاس کاندھلوی کوڈر کی وجہ سے نبی نہیں کہتے

دیوبندیوں کے علامہ مفتی قاضی محمد رویس خان رئیس محکمہ القضاء والافتاء میر پور آزاد کشمیر، تبلیغی جماعت والوں کے بارے میں دیوبندی مفتی عیسیٰ کی کتاب پر تقریظ لکھتے ہوئے کہتے ہیں:

”گرامی قدر حضرت علامہ مفتی محمد عیسیٰ خان صاحب گورمانی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ.........................

مولانا طارق جمیل صاحب کی تقاریر پر آپ نے جو تنقیدی مقالہ تحریر فرمایا ہے اس میں آپ نے نہایت نرم الفاظ استعمال فرما کر شاید ”تبلیغیوں“ کو قریب لانے کی کوشش فرمائی ہے۔ میرے خیال میں تبلیغی جماعت میں شامل جہلاء مولانا الیاس رحمہ اللہ کو اور اپنے دیگر زعماء کو ڈر کے مارے ”نبی“ نہیں کہتے۔“

(کلمۃ الھادی ص ۱۳،۱۴ مطبوعہ مکتبہ المفتی جامعہ فتاح العلوم نوشہرہ سانسی گوجرانوالہ: بحوالہ کلمہ حق شمارہ 7 ص 92،93)

اس حقیقت کا انکشاف کرنے والا کوئی سنی حنفی بریلوی مفتی نہیں بلکہ خود علمائے دیوبند کے مفتی صاحب نے یہ انکشاف کیا ہے۔ دیوبندی مفتی نے تبلیغی جماعت کا قادیانی نقش قدم پر چلنے والوں کو بے نقاب کیا لیکن اس کتاب ”کلمۃ الھادی“ کے دوسرے ایڈیشن میں سے اس تقریظ کو نکال دیا گیا۔

دیو بندیوں کے ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ

۞ ......تبلیغی جماعت والے اور دیو بندی علما، الیاس کاندھلوی کے بارے میں بد ترین حد تک غلو کا شکار ہیں۔ معاذ اللہ عزوجل!

۞ ......جس طرح نبی پاک ﷺ کو وحی کے وقت ثقل (بوجھ، وزن) محسوس ہوتا تھا اسی طرح دیو بندی اکابرین اور تبلیغی الیاس کاندھلوی کو بھی ہوتا تھا۔ معاذ اللہ!

۞ ......جس طرح ایک موقع پر حضور ﷺ کے بارے میں وصال کی جھوٹی خبر مشہور ہوئی تھی تو اس وقت یہ آیت ''وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُل'' نازل ہوئی۔ تو بالکل ایسے ہی جب تبلیغی الیاس کے بارے میں مرنے کی جھوٹی خبر مشہور ہوئی تو یہی آیت الیاس کاندھلوی کے بارے میں پڑھی گئی۔

۞ ......جب نبی پاک ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت ابو بکر نے خطبے میں یہ آیت ''وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُل'' پڑھی تو بالکل اسی طرح جب تبلیغی الیاس کاندھلوی مرے تو یہی آیت اس کے مرنے پر پڑھی گئی۔

۞ ......تبلیغی جماعت کے اکابر مبلغین کے نزدیک الیاس کاندھلوی جیسا شخص پچھلے ہزار سالوں میں پیدا نہیں ہوا۔

۞ ......بعض تبلیغیوں کے نزدیک الیاس کاندھلوی ''الہامی نبی'' تھے۔ معاذ اللہ!

۞ ......بقول دیو بندی مفتی تبلیغی جماعت والے الیاس کاندھلوی کو مسلمانوں کے خوف کی وجہ سے نبی نہیں کہتے۔ معاذ اللہ عزوجل!

تبلیغی جماعت کے بانی نبی پاک ﷺ یا الیاس کاندھلوی؟

اگر تبلیغی جماعت والوں سے پوچھا جائے کہ تبلیغی جماعت کا بانی کون ہے تو فوراً جواب دیتے ہیں کہ تبلیغی جماعت کے بانی ہمارے حضرت الیاس کاندھلوی دیوبندی صاحب ہیں۔ دیوبندی علامہ محمد فاروق تبلیغی جماعت والوں کے اس جواب پر تنقید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

[تبلیغی جماعت کے] ''محدث ومخصوص عمل ہونے کی بناء پر بجائے رسول اللہ ﷺ کے حضرت مولانا محمد الیاس صاحب نور اللہ مرقدہ کی طرف اس طریقہ تبلیغ کو منسوب کیا جاتا ہے۔ اور مولانا [الیاس کاندھلوی] ہی کو بانی تبلیغ کہا اور لکھا جاتا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف اس متعین ومخصوص تبلیغ کو منسوب بھی کیونکر کیا جا سکتا ہے۔ جب کہ شریعت محمدی میں اس مخصوص ومتعین کا نام ونشان تک نہیں ہے''۔

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: مولانا محمد فاروق، ح: اول، ص ۷۷)

دیوبندی مولوی صاحب کے اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ:

- ...... دیوبندی مصنف کے مطابق مروجہ وہابی تبلیغی جماعت کے بانی ہمارے آقا کریم محمد رسول اللہ روف ورحیم ﷺ ہرگز نہیں بلکہ وہابی الیاس کاندھلوی دیوبندی تبلیغی جماعت کے بانی ہیں۔
- ...... دیوبندی مصنف کے مطابق جب اس کے بانی وہابی الیاس کاندھلوی ہوئے تو

واضح ہوگیا کہ یہ جدید تحریک ہے [اصطلاح وہابیہ میں بدعتی ہے] کوئی چودہ سو سال سے نہیں چلی آرہی۔

۞ ......دیوبندی مصنف کے مطابق اس مخصوص و متعین دیوبندی تبلیغ کا کہیں نام و نشان نہیں ملتا یعنی نبی پاک ﷺ، صحابہ و تابعین علہیم الرضوان اجمعین کے زمانے میں ایسی مخصوص و متعین تبلیغ نہیں ہوتی تھی۔

۞ ......جیسا کہ خود دیوبندی مولوی محمد فاروق صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت مولانا شاہ صاحب مدظلہ دہلوی کتاب ''اصول دعوت و تبلیغ'' ص۵۱/ پر فرماتے ہیں کہ:

''عجیب تضاد ہے کہیں تو اس کو سنت نبوی قرار دیتے ہیں، کہیں اس کا بانی و محرک حضرت مولانا الیاس نوراللہ مرقد [دیوبندی] کو قرار دیتے ہیں، میں تو اس سے یہی سمجھتا ہوں کہ کسی کے نزدیک بھی اس کی حیثیت متعین نہیں ہے''۔

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: مولانا محمد فاروق، ح: دوم صفحہ ۳۷۰)

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

من گڑھت جھوٹ

لگے ہاتھوں ایک حوالہ یہ بھی ملاحظہ کیجیے کہ غلو فی الدین کا یہ معاملہ صرف تبلیغی جماعت کے الیاس کاندھلوی ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یہاں تو معاملہ ہی جدا ہے۔خود دیوبندی مولانا ابوالفضل صاحب اپنی کتاب میں ''غلو فی الدین'' پر بحث کرنے کے بعد آگے چل کر لکھتے ہیں کہ''

''امی بی (مولانا الیاس کی نانی) مولانا پر بہت شفیق تھیں۔فرمایا کرتی تھیں کہ اختر

(مولانا الیاس صاحب کا دوسرا نام) تجھ سے صحابہؓ کی خوشبو آتی ہے ...... تیرے ساتھ مجھے صحابہؓ کی صورتیں چلتی پھرتی نظر آتیں ہیں ۔بحوالہ حضرت مولانا الیاس اوران کی دینی دعوت ص ۲۵۔'' (انکشاف حقیقت ص ۸۶)

یہ واقعہ ''دینی دعوت'' کے اندر بھی موجود ہے اوراوپر آپ دیکھ چکے کہ خود دیوبندی مولوی ابوالفضل نے ''انکشاف حقیقت'' میں بھی اس واقعہ کو بیان کیا۔لیکن یہ واقعہ کتنا بڑا جھوٹ ہے اوراس واقعہ میں دیوبندی کتنا غلو اپنی تبلیغی جماعت کے بارے میں بیان کرتے ہیں اس کا جواب بھی خود ابوالفضل دیوبندی کے قلم سے ملاحظہ کیجیے۔چنانچہ اس مذکورہ بالا واقعہ کو بیان کرنے کے بعد خود وہ لکھتے ہیں کہ

''یہ عقیدت کی کرشمہ سازی ہے ورنہ یہ بات صریحاً باطل ہے اس میں صداقت کا شائبہ تک نہیں۔عقیدت مندی عقل کو مفلوج کر دیتی ہے بدہی البطلاں بات بھی تسلیم کر لی جاتی۔سوچنے کی بات ہے حضرۃ امی جان [یعنی الیاس کاندھلوی کی نانی] نے صحابہ کرامؓ کی خوشبو کب سونگھی تھی؟ کیونکہ خوشبو کا تعلق حس سے ہے اگر کسی آدمی نے کبھی آم کی خوشبو نہ سونگھی ہو وہ کبھی بھی یہ نہین کہہ سکتا کہ اس چیز سے آدم جیسی خوشبو آتی ہے ۔پہلے اس چیز کی خوشبو ذہن میں محفوظ ہو پھر کسی چیز کی خوشبو کو اس جیسا کہہ سکتا ہے۔اور ظاہر ہے کہ حضرۃ امی بی (دیوبندی نانی) نے نہ کبھی صحابہ کرامؓ کو دیکھا اور نہ ان کے ابدان کی خوشبو سونگھی۔اسی طرح یہ کہنا بھی درست نہیں کہ تیرے ساتھ مجھے صحابہ کرامؓ کی سی صورتیں چلتی پھرتی نظر آتی ہیں'' (انکشاف حقیقت:ص ۸۶،۸۷)

شکوؤں شکایتوں کے سب امکان مِٹ گئے
ہم اپنے جان نثاروں کے ہاتھوں ہی لٹ گئے

یہ حالت ہے دیوبندیوں تبلیغوں کی اپنے گھر کے بزرگوں کے بارے میں کہ کس قدر غلو کا شکار ہیں۔ دیوبندیوں نے اپنے بزرگوں کو اتنا کیوں بڑھایا؟ اس کا جواب بھی مولوی ابوالفضل ہی سے ملاحظہ کیجیے:

''جب کوئی شخص کام شروع کرتا ہے اور کام اس کی لگن اور محنت سے چل نکلتا ہے اور لوگ اس میں شامل ہوجاتے ہیں شامل ہونے والے لوگ اس شخص کی ایسی باتوں کی تشہیر کرتے ہیں جس سے اس کا بزرگ ہونا، صاحب کرامت ہونا، ولی اللہ ہونا وغیرہ وغیرہ ثابت ہو یہی حال مولانا الیاس (کاندھلوی تبلیغی) کیساتھ ہوا۔

(انکشاف حقیقت: ص۸٦)

بہرحال دیوبندی مولوی ابوالفضل کے بیان سے بالکل واضح ہوگیا کہ تبلیغی جماعت کی دینی دعوت میں یہ واقعہ من گڑھت اور جھوٹا ہے، اس کی کچھ حقیقت نہیں۔ اور دیوبندی حضرات اس طرح کی بے سروپا باتیں اندھی عقیدت میں ڈوب کر اپنے گھر کے بزرگوں کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔ معاذ اللہ عزوجل

تبلیغی جماعت الیاس کاندھلوی کے نام سے منسوب کیوں؟

تبلیغی جماعت والے اپنی جماعت کو الیاس کاندھلوی کے نام سے منسوب کرتے ہیں، اس پر بھی دیوبندی مولانا فاروق صاحب نے کیا خوب رد کیا، کہتے ہیں کہ:

''ایک طالب [علم] نے جو مدرسہ میں تعلیمی خدمت انجام دے رہے تھے۔ مصلح الامۃ حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں لکھا کہ طبعیت چاہتی ہے کہ حضرت مولانا الیاس صاحب کی تبلیغی جماعت میں شریک ہوکر کلمہ و نماز

کی لوگوں کو تحریک کروں۔اگر میرے لیے بہتر ہو تو اجازت فرمادیں۔

حضرت مولانا [وصی] نے جواب میں تحریر فرمایا کہ:

''آپ جو پڑھارہے ہیں۔کیا یہ تبلیغ نہیں۔اور ہر عالم کو اختیار ہے تبلیغ کا۔کسی کی طرف منسوب کرنے کے کیا معنی؟ اگر منسوب ہی کرنا ہے تو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیجیے''۔[یہ خط معرفت حق شمارہ ۳/جلد ۸ مجریہ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ مطابق مارچ ۱۹۷۱ء میں شائع ہوا ہے]''۔(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: مولانا محمد فاروق، ج:اول ص ۷۷،۷۸)

سنی تبصرہ

دیوبندی علماء [مولوی وصی و مولوی فاروق] کے اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ:

- ......تبلیغی جماعت کی مخصوص شکل و صورت تشکیل دیکر جو الیاس کاندھلوی کی طرف اس کو منسوب کیا جاتا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔
- ......تبلیغ کو صرف رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنا چاہیے۔تو اب وہ تبلیغی حضرات جو تبلیغ کو الیاس کاندھلوی کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ غلط و قابل گرفت امر میں مبتلا ہے۔

الیاس کاندھلوی نے امت کو فتنہ میں مبتلا کیا

دیوبندی مولانا ابوالفضل لکھتے ہیں کہ

''اب یہ جماعت ایک فتنہ بن چکی ہے۔'' (انکشاف حقیقت: ص ۱۸)

''یہ جماعت آہستہ آہستہ ایک فتنہ بن گئی ہے'' (انکشاف حقیقت: ص ۲۵)

یہی دیوبندی مولوی صاحب کہتے ہیں کہ

’’کم فہم علما ......نے اس جماعت میں شمولیت اختیار کی ،باخبر علماء کرام [دیوبند] نے مولانا محمد الیاس (کاندھلوی) کو اس بدعت سے باز رکھنے کی کوششیں کیں لیکن مولانا الیاس نے مغلوب الحال اور اپنے غلط سلط خوابوں سے ناصحین کی نصیحت پر کوئی توجہ نہیں دی اور امت کو ایک فتنہ میں مبتلا کر دیا‘‘

(انکشاف حقیقت:ص۱۲،مقدمہ)

یہ بات صرف دیوبندی مولانا ابوالفضل نے ہی نہیں کی بلکہ متعدد دیوبندی علماء بھی اس کا رونا روتے ہیں، لیجیے مزید محمد فاروق دیوبندی کا بھی حوالہ ملاحظہ کیجیے۔

الیاس کاندھلوی کی سمجھ میں نہیں آیا

دیوبندیوں کے مولانا محمد فاروق دیوبندی کی کتاب ’’الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ‘‘ میں لکھا ہے کہ:

’’حضرت شیخ الاسلام نور اللہ مرقد نے ارشاد فرمایا ہاں! شکایات تو ہمارے پاس بھی آتی ہیں، میں نے حضرت مولانا الیاس صاحب کو سمجھایا تھا کہ اس کام کو عوامی سطح پر لانے میں لاعتدالیاں بھی سرزد ہوں گی، لیکن مرحوم [الیاس کاندھلوی] کی سمجھ میں نہیں آیا۔

میری تحریریں اور اس جماعت کے متعلق حمایتیں نہ ہوتیں تو میں اس طرز کی مخالفت کرتا، لیکن اب کیا کیا جائے، عوام خربطہ میں پھنس جائیں گے، اس کے بعد ارشاد فرمایا، اس تبلیغی پروگرام سے اس زمانہ میں بھی کچھ علماء بالکلیہ متفق نہیں تھے، میں نے ہی نہیں، میرے علاوہ دوسرے علماء مثلاً مولانا عاشق الٰہی مرحوم وغیرہ نے بھی اس

بارے میں مولانا الیاس صاحب سے گفتگو کی تھی، لیکن مولانا نے اس سلسلہ کو جاری کر ہی دیا''۔(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: مولانا محمد فاروق، حصہ دوم صفحہ ۱۷۳)

سنی تبصرہ

اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ:

- ......تبلیغی جماعت کے مروجہ پروگرام سے اس زمانہ میں بھی کچھ دیوبندی علما بالکلیہ متفق نہیں تھے۔
- ......الیاس کاندھلوی کو خود ان کے علما نے سمجھایا تھا کہ تبلیغ کا کام بے علم حضرات کے سر پر ڈالنے سے یعنی اس کو عوامی سطح پر لانے میں لاعتدالیاں سرزد ہوں گی۔
- ......لیکن الیاس کاندھلوی کی سمجھ میں اپنے دیوبندی علما کی بات نہ آئی اور اپنی اس عوامی تبلیغی جماعت کے کام کو جاری رکھا۔
- ......اور جب انہوں نے اپنے دیوبندی علما کے اس مشورے پر عمل نہ کیا تو پھر اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ خود دیوبندی حضرات کی زبانی ملاحظہ کیجیے۔

الیاس کاندھلوی کا بھیانک انجام

الکلام البلیغ میں دیوبندی مولانا صاحب تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''حضرت تھانوی کے برادر زادہ و پروردہ خلیفہ حضرت مولانا شبیر علی صاحب، مہتمم خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون کی خدمت میں حاضری سے مشرف ہوا، تو حضرت

موصوف نے بھی اس جزوی اختلاف کا ذکر فرمایا، اسی سلسلہ میں فرمایا کہ ایک واقعہ سنو بڑے ابا کے وصال کے چند ہی عرصہ کے بعد مولوی الیاس صاحب تھانہ بھون آئے، اور مجھ سے کہا بھائی شبیر غضب ہو گیا میں نے کہا خیر تو ہے کیا بات ہے؟

تو انھوں نے کہا حضرت نے مجھ سے فرمایا تھا کہ مولوی الیاس تم لگا تو رہے ہو عوام کو اس کام میں، مگر مجھے خطرہ ہے کہ کہیں اس میں اہل زیغ نہ شامل ہو جائیں، سو وہ حضرت کی بات صادق آئی،

کچھ قادیانی میرے کام میں لیٹ پڑے ہیں،

میں نے کہا مولوی صاحب آگ تم نے کھائی، انگارہ کون ہگے، اب جب آگ کھائی ہے تو انگارہ بھی ہگو۔ یہ واقعہ مولانا شبیر علی صاحب نے بیان کر کے فرمایا اسی سے سمجھ لو۔

ان باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مولانا تھانوی کو اس سے جزوی اختلاف رہا، مولانا ظفر احمد صاحب کا افراط و تفریط سے پاک کہنا اور اس پر مولانا کا سکوت فرمانا ،اُسی ابتدائی دور کی بات ہے جب کہ بقول مولانا یوسف صاحب حضرت کے دور تک کام کی بنیاد ہی ڈالی جا رہی تھی، ابھی نتائج (نیک و بد) کا ظہور نہیں ہوا تھا، اور بقول مولانا ابوالحسن علی ندوی، مولانا کی محتاط اور دور رس طبعیت تبلیغ کا کام جاہلوں کے سپرد کرنے سے مطمئن نہ تھی، اور مولانا کی یہ کھٹک اور بے اطمینانی بے وجہ نہیں تھی......

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: مولانا محمد فاروق، ح: دوم صفحہ ۴۱۹ تا ۴۲۰)

سنی تبصرہ

اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ:

......دیوبندی الیاس کاندھلوی نے تبلیغی جماعت کا سلسلہ چلا کر ''آگ کھائی''، یعنی غلط کام کیا تو اس کی سزا یہ ملی کہ جاہل و بے وقوف تبلیغ کرنے لگے۔

......الیاس کاندھلوی کی تبلیغی جماعت میں قادیانی بھی شامل ہو گئے۔

......دیوبندی علما نے جو الیاس کاندھلوی کو تبلیغی کام جاہلوں کے سپرد کرنے سے منع کیا تھا اور جن خطرات کی کھٹک ان کو محسوس ہو رہی تھی، وہ پوری ہوئی یعنی تبلیغ کا کام جاہل کرنے لگے جس کی وجہ سے بے شمار مفاسدات نے جنم لیا۔

انگریز جاسوس کی حویلی سے

دیوبندی مولانا ابوالفضل صاحب تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''برآمد اصل مقصد تبلیغ کے نام سے جو جماعت نظام الدین بسی (اس غدار ملت دشمن مجاہدین انگریزوں کے جاسوس مرزا الٰہی بخش کی حویلی والی مسجد) سے شروع ہوئی'' (انکشاف حقیقت: ص۱۲، مقدمہ)

اور اسی کتاب میں مزید لکھا کہ

''حضرت مولانا محمد الیاس جن کے اس علاقہ کے لوگوں سے تعلقات مولانا کے والد مرحوم کے زمانہ سے تھے اور مولانا محمد الیاس صاحب اپنے بڑے بھائی کی وفات کے بعد مستقل بنگلہ والی مسجد (بنگلہ والی مسجد غدار ملت دشمن مجاہدین مسلمین انگریز کے

جاسوس مرزا الٰہی بخش نے بنوائی تھی۔غداری قوم کے بعد جو جائیداد ملی تھی اور جاسوسی کے صلہ میں جو پنشن ملی تھی اس سے مولانا الیاس صاحب کے والد کو تنخواہ ملتی تھی مولانا الیاس صاحب کے والد صاحب اس غدار کے بچوں کو پڑھاتے تھے) میں آ گئے تھے ''(انکشاف حقیقت:ص۱۶)

مذکورہ بالا دونوں عبارتوں میں بریکٹ کے اندر خط کشیدہ الفاظ دیوبندی مولوی ابو الفضل کے اپنے ہی ہیں۔تو الحمد للہ عزوجل! یہ راز خود دیوبندی مولوی نے فاش کیا کہ تبلیغی جماعت کا آغاز دیوبندیوں کے مطابق غدار ملت دشمن مجاہدین انگریزوں کے جاسوس کی حویلی والی مسجد سے ہوا۔

کفار ممالک میں پابندی کیوں نہیں؟

دیوبندی مولانا ابوالفضل صاحب تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''ابتدائے آفرینش سے اب تک حق کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس کا باطل سے ٹکراؤ ہوتا ہے حق اور باطل کا معرکہ ہمیشہ جاری رہے گا، ایسا نہ کبھی ہوا ہے اور نہ ہوگا کہ باطل کسی حق پر عمل پیرا جماعت کا مخالف نہ ہو۔ باطل ہمیشہ حق کا دشمن رہا ہے اس بات کا قرآن کریم شاہد ناطق ہے۔علاوہ ازیں حضور اکرم نے جب اعلان نبوت کیا تو تما عرب اور خاص طور پر مشرکین مکہ، دشمن بن گئے اور اہل اسلام پر عرصہ حیات تنگ کر دیا مشرکین مکہ نے جو تکلیفیں مسلمانوں کو دیں ان سے مسلمانوں کا بچہ بچہ واقف ہے، آخر کار مسلمانوں نے تنگ آ کر اپنے وطن کو خیر آباد کہہ کر ہجرت کی پہلی حبشہ میں اور بعد میں مدینہ منورہ میں ہجرت کی۔اہل باطل نے حق والوں کا تعاقب حبشہ اور مدینہ دونوں جگہ

کیا لیکن دونوں جگہ باطل خاسر وغائب ہوکر نامراد لوٹا۔

اس کے برعکس نام نہاد تبلیغی جماعت کے لئے تمام غیر مسلم ملکوں کے دروزے کھلے ہیں مسلمانوں کے ایک نمبر دشمن ملک بھی تبلیغی جماعت کے افراد کو ویزے دینے میں فراخ دل ہیں اس کا کوئی غیر مسلم ملک دشمن نہیں۔اگر یہ جماعت اسلام کی دعوت دے تو کوئی ملک اسکو اپنے ملک میں داخل نہ ہونے دے''

(انکشاف حقیقت:ص ۲۸،۲۹)

شکر ہے کہ اس بات کو بیان کرنے والا دیوبندی ہے! اب یہ تبلیغی جماعت پر قرض ہے کہ اپنے دیوبندی مولوی کا کوئی معقول جواب دیں۔اوران کے بیان کردہ حوالہ جات کی تردید کر کے اپنے تبلیغی جماعت سے کفار دوستی کا دھبہ دور کریں۔پھر یہ بھی دیوبندی علماء نے خود یہ تسلیم کیا کہ تبلیغی جماعت اسلامی دعوت نہیں دیتی اگر اسلامی دعوت دیتی تو کوئی کافر حکومت اپنے ملک میں اس کو داخل نہ ہونے دیتی۔

بلکہ مزید ایک اور حوالہ بھی دیوبندی مولوی ابو الفضل صاحب کا تبلیغی جماعت کے بارے میں ملاحظہ کیجیے، لکھتے ہیں کہ

''مغربی ممالک اور خاص طور پر امریکہ جانتا ہے کہ یہ جماعت دانستہ یا غیر دانستہ طور پر ہمارے مقاصد اور مفاد کے لئے کام کر رہی ہے'' (انکشاف حقیقت:ص ۲۹)

یہ ہے امریکہ و دیگر کفار ممالک میں تبلیغی جماعت پر پابندی نہ عائد کرنے کی اصل وجہ

وہ ہماری تحریر پڑھ کر پہلو بدل کے بولے
کوئی قلم چھینے اس سے یہ تو برباد کر چلا ہے

اسلام کے دشمن پیدا ہو رہے ہیں

دیوبندیوں کے امام التحریر صاحب البیان مولانا محمد صدیق مہتمم جامعہ رشیدیہ راولپنڈی ''کلمۃ الہادی'' پر تقریظ لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''تبلیغی جماعت کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہ بہت مبارک کام ہے لیکن دشمنان اسلام نے اس مبارک جماعت میں اپنے بندے گھسا دیے اور اب اس جماعت سے ایسے لوگ پیدا ہو...... جو مدارس کے دشمن، علماء کے دشمن، درس قرآن کے دشمن، جہاد کے منکر، اعمال کے پابند اور عقائد سے عاری ہوتے ہیں۔ دشمنان صحابہ ہوتے ہیں......'' (کلمۃ الہادی: ص ۳۸ تقریظ ۱۰)

سنی تبصرہ

اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ:

- ......تبلیغی جماعت میں دینی مدارس کے دشمن موجود ہیں۔ [مزید ثبوت آگے موجود ہے]
- ......تبلیغی جماعت میں علما کے دشمن موجود ہیں۔
- ......تبلیغی جماعت میں جہاد کے منکر موجود ہیں۔
- ......تبلیغی جماعت والے عقائد سے عاری ہوتے ہیں۔
- ......تبلیغی جماعت میں صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کے دشمن موجود ہیں۔

تبلیغی جماعت کا طریقہ احمقانہ

دیوبندی مولانا ابوالفضل صاحب تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''اس دور محکومی میں برصغیر میں تبلیغ کے نام پر ایک ایسا احمقانہ طریقہ تبلیغ ایجاد ہوا جس کے بارے میں عقلمند آدمی سوچ بھی نہیں سکتا۔ اسی وجہ سے اکابر علماء کرام [دیوبند] میں سے کسی نے تائید نہیں کی بلکہ باز رکھنے کی کوشش کی'' (انکشاف حقیقت: ص ۱۱ مقدمہ)

۞ ...... تبلیغی جماعت کا مروجہ طریقہ ''احمقانہ طریقہ تبلیغ'' ہے۔

۞ ...... جو تبلیغی حضرات اپنی اس مروجہ تبلیغ کو سنت رسول ﷺ و سنت صحابہ علیہم الرضوان اجمعین بتاتے ہیں، وہ اپنے اس مولوی ابوالفضل کے مطابق احمقانہ طریقہ تبلیغ کی نسبت نبی پاک ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کے طرف کر کے بے ادب اور گستاخ ٹھہرے۔

۞ ...... دیوبندی اکابر علماء میں سے کسی نے تبلیغی جماعت کی تائید نہیں کی بلکہ باز رکھنے کی کوشش کی۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ گمراہ اور گمراہ گر جماعت ہے۔

تبلیغی جماعت کی بنیاد فتنہ پر

دیوبندی مولانا ابوالفضل لکھتے ہیں کہ

''جن علماء کرام نے اس کے قریب رہ کر پوری طرح ناقدانہ جائزہ لیا تو معلوم ہوا اس جماعت کی ابتداء ہی غلط تھی اور بدعت تھی۔ اب علماء کرام کو چاہیے کہ جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے صرف اور صرف دین حق کی خاطر اس فتنہ کی سرکوبی واضح الفاظ میں کریں کیونکہ یہ فتنہ روز بروز ترقی پر ہے'' (انکشاف حقیقت: ص ۲۵)

تبلیغی جماعت غلط اور صحیح کے مجموعے کا نام

قاضی عبدالسلام دیو بندی لکھتے ہیں کہ:

''اب یہ موجودہ سلسلہ جو تبلیغ کے نام سے جاری ہو گیا ہے۔ یہ بہت سے اجزاء کا مجموعہ ہے۔ جیسا کہ حضرت مفتی [جمیل دیو بندی] صاحب نے اس کے بیش اجزاء بنائے ہیں، کچھ صحیح کچھ غلط......عوام میں اس مجموعے کا نام تبلیغ ہے۔ اولاً تو ظاہر ہے کہ غلط اور صحیح کا مجموعہ غلط ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ پانی اور نجس پانی کا مجموعہ نجس ہی ہوتا ہے......'' (شاہراہ تبلیغ: قاضی عبدالسلام، ص ۷۷)

تبلیغی جماعت کے چند مروجہ رسوم

☆ دیو بندی قاضی صاحب نے تبلیغی جماعت کو رسمی تبلیغ قرار دیا کہتے ہیں:

''آج کل کی رسمی اور بدعی تبلیغ خود ہی گمراہی ہے''۔ (شاہراہ تبلیغ صفحہ ۱۱۴)

☆ ''راستہ یہ ہے کا اشارہ اس صراط مستقیم ما جاء بہ الرسول سنت حبیب ﷺ کی طرف ہے نہ کہ اس موجودہ رسمی تبلیغ کی طرف۔ العیاذ باللہ''۔ (شاہراہ تبلیغ صفحہ ۵۶)

☆ قاضی صاحب کہتے ہیں کہ ''تحریک چند رسوم کا مجموعہ بن گئی''۔ (شاہراہ تبلیغ ۱۰)

☆ قاضی صاحب کہتے ہیں کہ ''بعض مقامات پر یہ تحریک ایک خاص رسم کی شکل اختیار کر گئی ہے''۔ (شاہراہ تبلیغ صفحہ ۹)

☆ قاضی عبدالسلام دیو بندی کہتے ہیں کہ: ''تبلیغی جماعت نے ایک دنیوی فرقے کا

رنگ اختیار کیا''۔ (شاہراہ تبلیغ صفحہ ۹)

☆ قاضی عبدالسلام دیوبندی کہتے ہیں کہ: ''تبلیغ کے نام سے تکثیر سواد مقصد بنے''۔ (شاہراہ تبلیغ ۹)

☆ ایک جگہ دیوبندی قاضی عبدالسلام صاحب کہتے ہیں کہ پرانی امتیں اپنے انبیاء کی شریعت کو رسم بنا لیتے تھے اور انہی رسوم کو وہ اصل دین و شریعت سمجھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان رسوم کو مٹایا اور اصل دینی حقائق اور احکام کی تعلیم دی، امت محمدیہ [مخاطب تبلیغی جماعت] بھی اس بیماری میں مبتلا ہو چکی ہے۔ ملخصاً۔

(شاہراہ تبلیغ: صفحہ ۱۸)

دیوبندی قاضی عبدالسلام صاحب کے ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ:

- ...... کچھ غلط اور کچھ صحیح کام جو تبلیغی جماعت میں ہو رہے ہیں ان کے مجموعے کا نام ''تبلیغ جماعت یا مروجہ تبلیغ ہے''۔
- ...... ''موجودہ تبلیغی جماعت کی تبلیغ رسمی ہے۔
- ...... ''ایسی تبلیغ'' ''خود ہی گمراہی ہے''۔
- ...... ''چند رسوم کا مجموعہ بن گئی''۔
- ...... ''ایک خاص رسم کی شکل اختیار کر گئی ہے''۔
- ...... '' کچھ صحیح کچھ غلط...... عوام میں اس مجموعے کا نام تبلیغ ہے''۔
- ...... یہ ''ایک دنیوی فرقے کا رنگ اختیار کر گئی''۔

۞ ...... ''تبلیغ کے نام سے تکثیر سواد مقصد ہے''۔

۞ ...... ''پرانی امتیوں کی طرح امت محمدیہ [مخاطب تبلیغی جماعت] نے بھی اس کو ایک رسم بنانے کی بیماری میں مبتلا ہوگئی۔

کس کس سے چھپاؤ گے تحریک ریاکاری
محفوظ ہیں تحریریں، مرقوم ہیں تقریریں

تبلیغی جماعت چودہویں صدی کی ایجاد

دیوبندی مولوی فاروق صاحب کی کتاب ''تبلیغی جماعت'' کے بارے میں لکھا ہے کہ:

''یہ بالکل ظاہر ہے کہ یہ خاص نظام عمل، خاص اعمال واشغال کی پابندی، خاص پروگرام کے مطابق زندگی گذارنا۔ لاشریک عشق وجنون مروجہ ہیئت ترکیبی مجموعی کے ساتھ نہ تو نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں تھی نہ حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں۔ نہ تابعین نہ تبع تابعین سلف صالحین کے زمانے میں، بلکہ یہ اس چودہویں صدی کی ایجاد ہے''۔ (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: مولانا محمد فاروق، ح اول، ص ۷۶)

پھر آگے چل کر صفحہ ۱۴۳ / پر دیوبندی مصنف صاحب لکھتے ہیں کہ:

''تبلیغ مروجہ کے مجموعہ مرکبہ اور ہیئت ترکیبیہ کے لئے وجود شرعی نہ ہونا بالکل ظاہر ہے قرون ثلاثہ بلکہ زمانہ مابعد میں بھی چودہ سو [1400] سال تک اس ہیئت ترکیبیہ مجموعہ کا پتہ ونشان نہیں۔...... بلکہ قرون اولیٰ سے لیکر اب تک کا زائد ہزار برس اس سے خالی ہے''۔ (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: مولانا محمد فاروق، ح اول، ص ۱۴۳)

سنی تبصرہ

دیوبندی مولوی فاروق صاحب کے اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

⊛ ......تبلیغی جماعت والے اپنی اس دعوت [تبلیغ] کے سوا کسی دوسرے اجتماعی کام میں دلچسپی نہیں رکھتے۔

⊛ ......ان کے دل ودماغ میں کسی دوسرے اجتماعی کام اور دوسری کسی تحریک کیلئے کوئی جگہ نہیں ہوتی۔

⊛ ......تبلیغی حضرات کو صرف اپنی ہی تحریک سے لاشریک عشق وجنون۔

⊛ ...... یہ خاص نظام عمل، خاص اعمال واشغال کی پابندی، خاص پروگرام کے مطابق زندگی گذارنا ہے جس کا ثبوت کتاب وسنت بلکہ صحابہ تابعین، تبع تابعین وسلف صالحین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ہرگز نہیں ملتا۔

⊛ ......مروجہ ہیئت ترکیبی مجموعی [تبلیغی جماعت] نبی کریم ﷺ، حضرات صحابہ، تابعین، تبع تابعین سلف صالحین [رضوان اللہ علیہم اجمعین] کے زمانے میں نہیں تھی، بلکہ یہ چودہویں صدی کی ایجاد ہے۔

مروجہ تبلیغ عہد رسالت سے منقول نہیں

اسی کتاب الکلام البلیغ میں دیوبندی مولانا صاحب لکھتے ہیں کہ:

''جو فعل اور تخصیص فعل منقول نہ ہو اور متروک ہو اس کا احداث بدعت ہے'' [اس ہیڈ ینگ کے بعد کہتے ہیں کہ] ''تبلیغ مروجہ میں تبلیغ کے ساتھ جن خاص اعمال واشغال کی پابندی کی جاتی ہے۔ ان میں سے اکثر کا قرون ثلاثہ یعنی عہد رسول اللہ ﷺ اور

صحابہ اور تابعین میں تبلیغ کے ساتھ ہونا منقول نہیں۔ اور چونکہ جو داعی اور مقتضی انکا فی زمانناہے۔ وہ اس زمانے میں بھی موجود تھا تو باوجود داعی اور محرک کے اس زمانہ میں نہ تھا۔ تو ان قیود کا متروک ہونا ظاہر ہے۔ لہٰذا ان غیر منقول متروک تخصیصات وتقییدات کا احداث بدعت ہے۔......

''حاصل یہ کہ فعل کا موجب ومقتضی اور داعی پائے جانے کے باوجود وہ فعل یا تخصیص وتقیید فعل نہیں پایا گیا تو یہ ترک الفعل ہے۔ ایسے فعل یا تخصیص فعل کا احداث بدعت ہے۔ (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول، ص ۱۲۲، ۱۲۳)

سنی تبصرہ

دیوبندی مولوی فاروق صاحب کے اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

- ......تبلیغی جماعت کے مروجہ خاص اعمال واشغال قرون ثلاثہ یعنی عہد رسول اللہ ﷺ اور صحابہ اور تابعین میں تبلیغ کے ساتھ ہونا منقول نہیں۔
- ......تبلیغی جماعت کے ان غیر منقول متروک تخصیصات وتقییدات کا احداث بدعت ہے۔

تبلیغی جماعت والوں نے دین کو بدل ڈالا

پھر صفحہ ۱۲۵/ پر دیوبندی مصنف نے لکھا کہ:

''نفائس الازہار ترجمہ مجالس الابرار صفحہ ۱۲۷/ پر ہے کہ جس فعل کا سبب آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں موجود ہو اور کوئی مانع بھی نہ ہو اور باوجود اس کے حضور نے نہ کیا ہو تو ایسا کام کرنا اللہ تعالیٰ کے دین کو بدلنا ہے۔ کیونکہ اس کام میں کوئی مصلحت ہوتی تو سرور

کائنات اس فعل کو خود ضرور کرتے یا ترغیب دیتے۔اور جب آپ نے نہ خود کیا نہ کسی کو ترغیب دی تو معلوم ہوا کہ اس میں کوئی بھلائی نہیں بلکہ وہ بدعت قبیحہ سئیہ ہے''۔
(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۱۲۵)

دیوبندی مولوی فاروق صاحب کے اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

۞ ......مروجہ تبلیغی امور کا سبب آنخضرت ﷺ کے زمانہ میں موجود تھا لیکن حضور ﷺ نے نہ کیا لیکن اب تبلیغی جماعت والے کر رہے ہیں تو بقول دیوبندی مصنف یہ اللہ عزوجل کے دین کو بدلنا ہے۔

۞ ......تبلیغی جماعت والوں کے ایسے کام جو آپ ﷺ سے ثابت نہیں، نہ آپ ﷺ نے ترغیب دی ایسے تبلیغی جماعت کے کاموں میں کوئی بھلائی نہیں بلکہ وہ بدعت قبیحہ سیئہ ہے''۔

تبلیغی جماعت دیوبندی مسلک کے خلاف

دیوبندی مولانا احتشام الحسن صاحب جو الیاس کاندھلوی کے بردار نسبتی اور ان کے خلیفہ اور ان کے معتمد خصوصی ہیں، ان کا بیان ہے:

''نظام الدین کی موجودہ تبلیغ میرے علم وفہم کے مطابق نہ قرآن و حدیث کے مطابق ہے اور نہ حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور علماء حق

کے مسلک کے مطابق ہے''۔(اصولِ دعوت وتبلیغ کا آخری ٹائیٹل پیج: بحوالہ الکلام البلیغ ۲/ ۳۶۹)
یہ بات کوئی عام شخص نہیں لکھ رہا بلکہ احتشام الحسن صاحب وہ شخص ہیں جنھوں نے تبلیغی جماعت کے لیے بہت کام کیا تھا، اس کے ساتھ سالوں رہے تھے، اور یہ کوئی سنی حنفی بریلوی مولانا بھی نہیں تھے بلکہ پکے دیوبندی تھے۔

تبلیغی جماعت اشرفعلی تھانوی کے خلاف

دیوبندی مولوی محمد فاروق صاحب تبلیغی جماعت کے مروجہ تبلیغی قیود وتخصیصات اور جائز ناجائز امور کے مجموعے پر گفتگو کرتے ہوئے اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:
''ہر شخص بآسانی وبخوبی سمجھ سکتا ہے کہ حضرت تھانوی کے سامنے اگر یہ امور [یعنی کوتاہیاں وخرابیاں] آتے تو مولنا ہرگز ہرگز اس سے مطمئن نہ ہوتے اور سکوت نہ فرماتے، پھر حضرت تھانوی کی پسندیدگی اور موافقت کا جو بلند وبانگ دعویٰ کیا جاتا ہے، کہاں تک صحیح ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ طرز طریقہ تبلیغ حضرت مولانا تھانوی کے مزاج ومنشاء اور مسلک کے بالکل خلاف ہے''۔(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ ۴۲۵ تا ۴۲۶)

تبلیغی جماعت دیوبندی مزاج سے منحرف

دیوبندی الحجۃ الفقیہ حسین شاہ صاحب نے کہا کہ:
''کافی عرصے سے تبلیغی جماعت کو قریب سے دیکھنے اور سننے کا موقع ملا تو محسوس ہوا کہ مروجہ تبلیغی جماعت اہل سنت وجماعت کے مسلک ومزاج اور اصولوں سے منحرف ہوتی جارہی ہے''۔(کلمۃ الھادی: ص ۲۲)

سنی تبصرہ

علمائے دیوبندی کے ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ:

- ...... ''تبلیغی جماعت قرآن وحدیث کے مطابق نہیں ہے۔
- ...... ''تبلیغی جماعت مجدد الف ثانی کے مسلک کے مطابق نہیں ہے۔
- ...... ''تبلیغی جماعت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے مسلک کے مطابق نہیں ہے۔
- ...... ''تبلیغی جماعت دیوبندی علما کے مسلک کے مطابق نہیں ہے۔
- ...... ''تبلیغی جماعت مولانا تھانوی کے مزاج ومنشاء اور مسلک کے بالکل خلاف ہے''۔
- ...... ''تبلیغی جماعت اہل سنت و جماعت [دیوبندی خود کو اہل سنت کہتے ہیں] کے مسلک ومزاج اور اصولوں سے منحرف ہوتی جارہی ہے''۔تو پھر دیوبندیوں کی یہ تبلیغی جماعت آخر کس کے موافق ہے؟ کس کا کام کررہی ہے؟ اس کی حقیقت کیا ہے؟ اسے بھی دیوبندی علماء کی زبان سے ہی سن لیجیے۔

نبی پاک ﷺ کی پیشین گوئی

نبی غیب دان ﷺ نے صدیوں قبل اس جماعت کی پیشین گوئی فرمادی تھی، کہ دین کے نام پر ایک گروہ نکلے گا، جو۔ مکر و تلبیس سے اپنے کو علما اور مشائخ صلحا اہل نصائح اور اہل صلاح کی شکل میں ظاہر کریں گے۔ جن کے پاس علم نہیں ہوگا، لیکن باتیں دین کی کریں گے۔ خود دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ خاص قاضی

عبدالسلام صاحب بھی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

''سبحان اللہ قرآن وحدیث سے احکام لینا تو ہر کس و ناکس کا کام نہ تھا، یہ کام تو مجتہدین کرام کا تھا، یہی نتیجہ ہوتا ہے جب دین کی رہنمائی کا کام عوام کالانعام کے ہاتھوں آجائے۔ جو خود بے علم ہوکر حق و باطل میں تمیز کرنے سے محروم امتِ مرحومہ میں گمراہی پھیلانے کو آج اعلیٰ سے اعلیٰ خدمت دین کے منصب دار بن جاتے ہیں۔

مشکوٰۃ شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے: **یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یا تو نکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباء کم فایاکم و ایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم .رواہ مسلم .**

حضرت شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کا ترجمہ یوں فرمایا ہے: آخر زمانے میں ایسے جھوٹے تلبیس کرنے والے ہوں گے۔ جو مکر و تلبیس سے اپنے کو علما اور مشائخ صلحا اہل نصائح اور اہل صلاح کی شکل میں ظاہر کرتے ہونگے۔ تا کہ اس طرح اپنے جھوٹ کو رواج دیں اور لوگوں کو باطل راہیوں اور فاسد خراب باتوں کی طرف جو دین کے رنگ میں ہوں گے اور دین نہ ہوں گے جن کو تم نے سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادوں نے سنا ہو یعنی جھوٹ اور افتراء کی باتیں ہوں گی۔ پس ان کو اپنے سے دور رکھیں اور اپنے کو ان سے دور رکھیں۔ تا کہ وہ تم کو گمراہ نہ کریں اور فتنہ و بلائیں نہ ڈالیں۔ یعنی ایسے مکاروں اور تلبیس کرنے والوں کی باتوں کے سننے سے احتیاط رکھیں اور سخت پرہیز کیا کریں۔

''اے بسا ابلیس آدم روئے ہست　　　پس بہر دستے بناید داد دست''

بہت سے شیطان آدم شکل ہیں، تو ہر کسی کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا ہے۔

(شاہراہ تبلیغ ص ۳۷، ۳۸: قاضی عبدالسلام دیوبندی)

اور اسی طرح دیوبندی مولوی محمد فاروق صاحب تبلیغی جماعت کے مبلغین کے بارے میں ایک عنوان ''تفویض منصب تبلیغ وامارت نااہل فساق'' قائم کرتے ہیں اور اسی کے تحت ایک حدیث لکھی کہ:

''وعن عبد الله رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ تخرج فی آخر الزمان احداث الاسنان سفهاء الاحلام يقرؤن القرآن لا يجاوز تراقيم يقولون من قول خير البريه يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية ''اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آخر زمانہ میں کمسن اور بیوقوف لوگ نکلیں گے قرآن پڑھیں گے مگر ان کے حلق سے تجاوز نہ کرے گا نبی ﷺ کی سی باتیں کریں گے۔ وہ دین سے ایسا نکل جائیں گے کہ تیر کمان سے۔ (الکلام المفید فی احکام التبلیغ: اول صفحہ ۲۰۶، ۲۰۷)

☆ ......دیوبندی مفتی محمد عیسی خان کی کتاب ''کلمۃ الہادی'' میں بھی تبلیغی جماعت کے مبلغین کا رد کرتے ہوئے آخر میں ان کے بارے میں یہ حدیث لکھی کہ:

''قال النبی ﷺ: حتى اذا لم يبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا ''[نبی پاک ﷺ نے فرمایا] یہاں تک اللہ تعالیٰ کسی عالم کو باقی نہ رکھے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے۔ ان سے مسائل دریافت کریں گے تو وہ بغیر علم اور فہم کے فتوی (جواب) دیں گے۔ خود بھی گمراہی میں پڑیں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے''۔

(کلمۃ الہادی: باب نمبر ۴ ''معیار تبلیغ''، ص ۲۴۷، ۲۴۸)

پیشین گوئی حق وسچ ثابت ہوئی

☆ نبی پاک ﷺ کی یہ پیشنگوئیاں بالکل حق وسچ ثابت ہوئیں۔
☆ دیوبندی علما واکابرین نے بھی یہ تسلیم کرلیا کہ تبلیغی جماعت میں جہلا و بےعلم حضرات کا تسلط ہے۔
☆ تبلیغی جماعت کے امیر ومبلغین علم دین سے کوسوں دور ہوتے ہیں۔
☆ غلط مسائل کی تبلیغ کرتے ہیں، جن کی وجہ سے خود بھی گمراہ اور دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔

مذکورہ بالا چاروں احادیث مبارکہ کو ذہن نشین کیجیے، اور پھر تبلیغی جماعت والوں کے بارے آنے والے اوراق پر خود دیوبندی علما واکابرین کے درج حوالوں پر غور وفکر کیجیے تو آپ اس حقیقت کو قبول کیے بغیر نہیں رہ سکتے ہیں، سرکار دوعالم ﷺ نے جس گروہ کی پیشین گوئی فرمائی تھی وہ یہی تبلیغی جماعت ہے۔

آپ ﷺ کی پیشین گوئی اور دیوبندی اقرار

دیوبندی مولوی فاروق نے اپنی کتاب ''اکلام البلیغ فی احکام التبلیغ'' میں صفحہ ۲۰۴ پر تبلیغی جماعت کے مبلغین کے لئے

''تفویض منصف تبلیغ وامارت نااہل وفُساق''

کا عنوان قائم کر کے طویل گفتگو کی ہے۔ اور صفحہ ۲۰۸ / پر لکھا کہ
''بالجملہ ان نصوص سے جاہل، نااہل، فاسق اور ارزل قوم کو کوئی دینی کام یا دینی

جماعت کی امارت سپرد کرنے کا فساد اور غلط ہونا اور علامات قیامت ہونا ظاہر اور ثابت ہوا۔حضرت مولانا تھانوی وعظ ،الھدیٰ والمغفر ۃ میں فرماتے ہیں ’’غیر عالم کبھی وعظ نہ کہے،اس میں چند مفاسد ہیں‘‘ ……[پھر امام شاطبی کے حوالے سے لکھا]’’انما ضلوا واضلو الا نھم افتوا بالرای اذ لیس عند ھم علم ‘‘اور یہ جو خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے تو اس لئے کہ چونکہ ان کے پاس علم نہ ہوگا جاہل ہوں گے اس لئے رائے ہی سے فتویٰ دیں گے‘‘ ……[پھر دیوبندی مصنف کہتا ہے] ’’بہر حال جہال ، احداث الا اسنان ، سفہاء الاحلام ، فساق ، اراذل ، یہ سب نااہل ہیں ۔اور نہ اہل کو امارت اور کام سپرد کرنا ناجائز ہے اور بوجہ علی وجہ التشر یع ہونے کے حسب تصریح وتشریح امام شاطبی بدعت ہے‘‘ ۔

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ :اول ص ۲۱۳)

یہ سب کچھ تبلیغی جماعت کے مبلغین کے رد میں خود دیوبندی مولوی کا اپنا اعتراف ہے۔

دیوبندی علما کا مشاہدہ

مزید اسی میں لکھا ہے کہ

’’حضرت مولانا قاری محمد طیب رحمہ اللہ کتاب دینی دعوت کے قرآن اصول/ ۳۱ پر فرماتے ہیں : دعوتی پیرو گرام کے سلسلہ میں داعی اور مبلغ کا مقصد تبلیغ کے حق میں عالم اور باخبر ہونا ضروری ٹھہرتا ہے محض لسانی اور بولتا ہونا کافی نہیں جاہل محض اور شرعی ذوق

سے بے بہرہ حقیقی داعی یا منصب کا اہل نہیں ہوسکتا۔اور خواہ مخواہ بن بیٹھا تو لوگوں کے لئے گمراہی کا سبب اور خطرہ ایمان بنے گا۔جیسے نیم حکیم خطرہ جان ہوتا ہے اور پھر اس کی روک تھام یا مشکل ہوگی یا فتنہ کا سبب بن جائے گی۔

جیسا کہ آج اس کا مشاہدہ ہورہا ہے۔بہت سے لسان مگر جاہل واعظ تبلیغی اسٹیجوں پر اچھلتے کودتے نظر آتے ہیں۔جو اپنے ذہنی تخیلات کو بہ رنگ شریعت پیش کر کے مخلوق خدا کو گمراہ کررہے ہیں۔جس سے عوام میں دھڑے بندیاں قائم ہورہی ہیں۔اور امت کا کلمہ بجائے متحد ہونے کے زیادہ سے زیادہ منتشر ہوتا چلا جارہا ہے۔جس سے امت اجتماعی لحاظ سے کمزور اور بے وقار ہوتی جارہی ہے۔جو تبلیغ کے حق میں قلب موضوع ہے محض اس لئے کہ اس قسم کی تبلیغ صحیح عالم اور صحیح علم سے محروم ہوتی ہے۔......"

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ :اول ص ۷۱،۷۲)

تبلیغی جماعت والے علم سے عاری

اشرفعلی تھانوی دیوبندی کے خلیفہ قاضی عبدالسلام صاحب لکھتے ہیں کہ:

"موجودہ اہل تبلیغ سے یہی شکایت ہے کہ دین کا نام لیا جاتا ہے۔اور دین کے علم اور اسکی پہچان سے خود بچارے عاری ہوتے ہیں۔نہ معروف کی پہچان نہ منکر کی،تو اوروں کو کس چیز کی تبلیغ کرسکیں گے۔[تبلیغ] صرف ایک رسم رہ گئی ہے جس کا نصب العین یہی نظر آتا ہے کہ عوام کو منظّم کر کے اور جہل کو علم کا رنگ دے کر ان کو حقیقی علم دین

کے مقابلے میں آنے کے لئے تیار کرنا ہوتا ہے۔ نوعمر جوانوں کو مخصوص تقریریں طوطی دار از بر کرا کر محفلوں میں ان سے زبانی سنوار ہے ہیں تا کہ عوام یہ تاثر لیں کہ تبلیغ میں ایک چلہ دینے سے انسان لیکچرار عالم بن سکتا ہے۔ (شاہراہ تبلیغ ۵۰)

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ

۞ ...... ''تبلیغی جماعت والے دین کا نام لیتے ہیں لیکن دین کے علم اور اسکی پہچان سے خود بچارے عاری ہوتے ہیں۔

۞ ...... ''تبلیغی جماعت والوں کو نہ معروف کی پہچان نہ منکر کی، تو اوروں کو کس چیز کی تبلیغ کر سکیں گے۔

۞ ...... ''تبلیغی جماعت والے جہلا کو علم کا رنگ دے کر ان کو حقیقی علم دین کے مقابلے میں آنے کے لئے تیار کرتے ہیں۔

تبلیغی جماعت پر سرمایہ داروں کا تصرف

دیوبندی مفتی کی کتاب میں تبلیغی جماعت کے بارے میں دیوبندی علما (صوفی عبدالحمید، اور بطور دلیل دیوبندی مفتی) نے لکھا ہے کہ:

''[تبلیغی] جماعت کی عمومی فضا رجعت پسندوں، سرمایہ داروں، کم علموں اور علم دشمنوں سے بھری ہوئی ہے جو اسلام کی انقلابی ذہنیت اور قرآن کے انقلابی پیروگرام

سے بالکل عاری ہے۔ستر سال سے تبلیغی جماعتیں چل رہی ہیں۔کہیں کسی ملک یا علاقہ پر توجہ مرتکز کر کے کوئی تبلیغی اسٹیٹ ہی بنا ڈالتے تو وہ نمونہ کا کام دیتی اور ان کو کام کرنے کا سلیقہ بھی آتا۔اس [تبلیغی] جماعت پر اکثر و بیشتر سرمایہ دار حضرات کا تسلط رہتا ہے جو معاملات میں بالکل ناقص اور بدتر ثابت ہوتے ہیں۔منافع خور سمگلر ذہنیت رکھتے ہیں اور بعض اوقات حلال و حرام کا امتیاز بھی نہیں کرتے۔غریب پروری اور مسکین نوازی سے عاری ہوتے ہیں اور اکثر غالی فاسد الاعتقاد اہل بدعت کے پیچھے نماز پڑھتے رہتے ہیں جبکہ [تبلیغی جماعت کے] مولانا الیاس کے پیر و مرشد حضرت گنگوہی ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ تحریمی کا فتوی دیتے ہیں اور نیز بہت سے تبلیغ والے تمام زندگی سنت و بدعت میں امتیاز نہیں کر سکتے۔ بدعت کی باطل رسومات ادا کرتے رہتے ہیں اور اسی پر خاتمہ ہو جاتا ہے۔العیاذ باللہ۔

(کلمۃ الہادی: باب نمبر ۴، ص ۲۲۰، ۲۲۱)

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

۞ ...... ''تبلیغی جماعت کی عمومی فضا رجعت پسندوں، سرمایہ داروں، کم علموں اور علم دشمنوں سے بھری ہوئی ہے۔

۞ ...... ''تبلیغی جماعت اسلام کی انقلابی ذہنیت اور قرآن کے انقلابی پروگرام سے بالکل عاری ہیں۔

۞ ...... ''تبلیغی جماعت پر اکثر و بیشتر سرمایہ دار حضرات کا تسلط رہتا ہے جو معاملات

میں بالکل ناقص اور بدتر ثابت ہوتے ہیں۔

۞ ......"تبلیغی جماعت پر قابض یہ حضرات منافع خور سمگلر ذہنیت رکھتے ہیں اور بعض اوقات حلال وحرام کا امتیاز بھی نہیں کرتے۔

۞ ......"تبلیغی جماعت والے غریب پروری اور مسکین نوازی سے عاری ہوتے ہیں۔

۞ ......"تبلیغی جماعت والے بدعت کی باطل رسومات ادا کرتے رہتے ہیں اور اسی پر خاتمہ ہو جاتا ہے۔

تبلیغی جماعت کی قیادت جہلا کے ہاتھوں میں

اسی طرح مولوی تقی عثمانی دیوبندی کہتے ہیں کہ:

"اگر اس جماعت میں خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں تو پھر تعاون کے ساتھ ساتھ اس کی غلطی پر اس کو متنبہ کرنا بھی ضرور ہے...... بالخصوص ایسے وقت میں متنبہ کرنا اور زیادہ ضروری ہو جاتا ہے جبکہ اس کی قیادت پختہ اہل علم کے ہاتھ میں نہیں بلکہ اس جماعت میں زیادہ عنصر عوام کا ہے جو پورا علم نہیں رکھتے، اور اس جماعت کے اندر جو علماء شامل ہیں ان علماء کا مشغلہ علم نہیں ہے......ایسے علماء کے دلوں میں غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

(تقریر ترمذی: جلد دوم ص ۲۱۰، ۲۱۱)

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

۞ ......"تبلیغی جماعت کی قیادت پختہ اہل علم حضرات کے ہاتھوں میں نہیں۔

⊛ ......''تبلیغی جماعت میں زیادہ عنصر جاہل عوام کا ہے جن کے پاس علم دین نہیں۔
⊛ ......''تبلیغی جماعت میں شامل دیوبندی علما کا بھی مشغلہ علم دین نہیں ہے۔
تو معلوم ہوا کہ تبلیغی جماعت والوں کے بیانات سے عقائد خراب ہوتے ہیں۔

تبلیغی جماعت پر امراء کا قبضہ

دیوبندیوں کے امام التحریر صاحب البیان مولوی محمد صدیق مہتم جامعہ رشیدیہ راولپنڈی ''کلمۃ الہادی'' پر تقریظ لکھتے ہوئے ''تبلیغی جماعت'' کے بارے میں کہتے ہیں کہ:

''تبلیغی جماعت پر اس وقت جاہل امراء کا قبضہ ہے اور علماء اس جماعت سے وابستہ ہیں، وہ خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔شب جمعہ یا اجتماعات میں جہلاء بیان کرتے ہیں جس سے عقائد خراب ہورہے ہیں''۔(کلمۃ الہادی:ص ۳۸،۳۹ تقریظ ۱۰)

اسی طرح دیوبندی مولوی ابوالفضل لکھتے ہیں کہ

''پاکستان میں[تبلیغی] جماعت کی قیادت اہل علم کے ہاتھ میں نہیں تھی بلکہ جدید تعلیم یافتہ حضرات جماعت کے امیر بن گئے اس لئے یہ جماعت آہستہ آہستہ ایک فتنہ بن گئی ہے پہلے پہل جب کچھ بے اعدالیوں کا علم ہوا تو علماء حق نے حسن ظن کرتے ہوئے تعاون سے ہاتھ نہ کھنچا اور یہ سمجھا کہ ابھی تک اس جماعت مین خیر کا پہلو غالب ہے لیکن جن علماء کرام نے اس کے قریب رہ کر پوری طرح ناقدانہ جائزہ لیا تو معلوم ہوا اس جماعت کی ابتداء ہی غلط تھی اور بدعت تھی۔اب علماء کرام کو چاہیے کہ جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے صرف اور صرف دین حق کی خاطر اس فتنہ کی سرکوبی واضح الفاظ میں

کریں کیونکہ یہ فتنہ روز بروز ترقی پر ہے باقاعدہ فرقہ ضالہ بنے سے پہلے پہلے اس کی اصلاح کی کوشش کریں کیونکہ عملاً تو یہ ایک فریق بن کرامت کے سواد اعظم سے الگ ہو چکی ہے اعلان باقی ہے‘‘ (انکشاف حقیقت:ص ۲۵)

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

- ......تبلیغی جماعت پر اس وقت جاہل امراء کا قبضہ ہے۔
- ......تبلیغی جماعت ایک فتنہ بن چکی ہے۔
- ......تبلیغی جماعت کی ابتداء ہی غلط اور بدعت تھی۔
- ......جو علمائے دیوبند اس جماعت سے وابستہ ہیں، وہ خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔
- ......تبلیغی جماعت ایک فرقہ بن کر سواد اعظم اہل سنت والجماعت سے الگ ہو چکی ہے۔
- ......شبِ جمعہ یا اجتماعات میں جہلاء بیان کرتے ہیں جس سے عقائد خراب ہو رہے ہیں۔تو جس سے عقائد خراب ہو رہے ہوں کیا ایسے جہلاء کی ایسی تبلیغ، حرام و ناجائز نہیں؟

علماء دیوبند کے ان بیانات سے دیوبندیوں کی تبلیغی جماعت کی حقیقت خود بخود کھل کر سامنے آ گئی کہ یہ خالص جہلا کی جماعت ہے، جن کے بیانات سے عقائد خراب ہوتے ہیں، یہ سواد اعظم سے الگ ایک سنگین فتنہ ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا۔

تبلیغی جماعت کے امیر جاہل و ناسمجھ

دیوبندی قاضی عبدالسلام صاحب اپنی کتاب میں مفتی جمیل تھانوی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

”تبلیغی جماعت کے امیر غیر عالم ہوتے ہیں جو کہ خلاف شرع اور گناہ کی باتوں کا ذریعہ بنتے ہیں“۔(شاہراہِ تبلیغ صفحہ۳۷ مفتی جمیل)

☆ قاضی عبدالسلام دیوبندی صاحب کہتے ہیں کہ:

[تبلیغی جماعت کا نظام] علوم شرعیہ سے نا آشنا رہنماؤں کے ہاتھوں میں آیا۔ (شاہراہ تبلیغ صفحہ۹)

سنی تبصرہ

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

۞...... ”تبلیغی جماعت کے امیر و مبلغین غیر عالم ہوتے ہیں۔

۞...... ”تبلیغی جماعت کے امیر و مبلغین اپنی جہالت کی وجہ سے خلاف شرع اور گناہ کی باتوں کا ذریعہ بنتے ہیں۔

۞...... ”تبلیغی جماعت کا نظام علوم شرعیہ سے نا آشنا رہنماؤں کے ہاتھوں میں آیا۔ یہ باتیں کوئی سنی عالم دین لکھتا تو دیوبندی تردید کر سکتے تھے لیکن یہاں تو ”اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے“ کے مصداق ان ساری باتوں کا اقرار خود علمائے دیوبند کر رہے ہیں۔

نیم ملا خطرہ ایمان

مولوی عبدالرحیم شاہ دیوبندی کہتے ہیں کہ:

''غور کا مقام ہے کہ کوئی شخص بغیر سند کے کمپونڈر تک نہیں ہوسکتا مگر (ان) لوگوں نے دین کو اتنا آسان سمجھ لیا ہے کہ جس کا جی چاہے وعظ وتقریر کرنے کھڑا ہو جائے۔ کسی سند کی ضرورت نہیں، ایسے ہی موقع پر یہ مثال خوب صادق آتی ہے۔ ''نیم حکیم خطرہ جان نیم ملا خطرہ ایمان''۔

(اصولِ دعوت وتبلیغ ۵۴، بحوالہ تبلیغی جماعت ارشد القادری)

بے علم لوگوں کی مانگ

دیوبندی مفتی تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''دراصل عالم کا ان [تبلیغیوں کے] داؤ میں آنا ان کی وضع داری کی پابندی کرنا مشکل ہے۔ وہ ان کی سنی سنائی باتوں پر جوان کی تبلیغ کا مدار ہیں، پرنہیں چلتا بلکہ اپنی خداداد بصیرت، فراست سے کام لیتا ہے، غلط بات پر جرح کرتا ہے۔ لہٰذا ان کے ہاں عالم کے بجائے بے علم کی مانگ زیادہ ہے اس تقریر میں جہالت کو ہدایت کا سرچشمہ اور ایک بے علم تبلیغی کو ہیرا بننے کا سٹرٹیفکیٹ دیا گیا ہے اور کہا ہے جاہل بن کر تبلیغ میں سال لگاؤ گے اللہ تعالیٰ تم پر اپنا فیضان اتارے گا''۔ (کلمۃ الہادی: ص ۲۴۴)

سنی تبصرہ

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

☆تبلیغی جماعت کے ہاں عالم کے بجائے بے علم کی مانگ زیادہ ہے۔

☆بے علم جہلا کی مانگ اس لیے زیادہ ہے کہ وہ ان کے مکروفریب کا آسانی سے شکار ہو جاتے ہیں جبکہ علما کا ان تبلیغیوں کے داؤ میں آنا مشکل ہے۔

☆تبلیغی جماعت کا سرٹفکیٹ ''جہالت ہدایت کا سرچشمہ'' ہے۔

☆تبلیغی جماعت میں جہلا بن کر تبلیغ میں سال لگانے والوں پر اللہ فیضان اتارے گا۔!!! جاہل تبلیغیوں کے مذکورہ بالا دعوے پر خود ان ہی کے مفتی صاحب کا تبصرہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

دیوبندی مفتی کا تبلیغی جہالتوں پر تبصرہ

تبلیغی جماعت کی ایسی مذکورہ بالا جہالتوں پر دیوبندی مفتی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ:

''واللہ یہ افتراء ہے۔قرآن مجید کے ماخذ اور مراجع پر عبور اور اطلاع کے بغیر کوئی شخص ہدایت کا سرچشمہ اور فیضان الٰہی کا مورد اور ہیرا نہیں بن سکتا۔اگر ایسا ہوتا تو پھر صحابہ کرام کو تمام زندگی علم حاصل کرنے کی کیا ضرورت تھی؟...... جاہل بن کر سال لگانے سے بقول مولوی [طارق جمیل] صاحب کے تم لوگ ہیرا بن جاؤ گے علم دین پڑھنے پڑھانے کی ضرورت بھی نہیں۔سال لگانے سے اگر ساری دنیا کے لیے ہدایت کا

ذریعہ بن جاتے ہیں تو پھر جہل مرکب کس چیز کا نام ہے، ایک ہوتا ہے جہل بسیط اور ایک ہوتا ہے جہل مرکب۔ جہل بسیط ایک آدمی فی الواقع جاہل ہو اور وہ اپنے آپ کو جاہل سمجھے اور ایک آدمی جو واقع میں جاہل ہو، لیکن وہ اپنے آپ کو عالم سمجھے تو یہ جہل مرکب ہے۔

آں کس کہ نہ داند و بداند کہ بداند
در جہل مرکب ابدالدہر بماند

جاہل آدمی دس سال [تبلیغ پر] لگانے سے جہل مرکب ہی ہوگا، یاد رہے تشکیل ہوتے ہی یہ داعی اور ہادی بن جاتے ہیں، ان کے ہاں پیشگی علم دین پڑھنا پڑھانا ضروری نہیں۔ فضائل تبلیغ کی تعلیم سے یہی ان پڑھ [تبلیغی] لوگ باور کراتے ہیں ہم سال اور چلہ لگانے والے ہی اس کے مستحق اور مصداق ہیں، اسلئے ان لوگوں کی نسبت مشہور ہے کہتے ہیں مدارس اور مساجد میں قرآن وحدیث کی تدریس تو ہوتی ہے، لیکن دین کا کام نہیں۔

قرآن وحدیث اپنی جگہ لیکن دعوت میں جو نور ہے، اس کے کیا کہنے! یہ ہے ان کا دیہاتی بن کے سال لگانا اور ترجیحات کو بالنا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ایسی جہالت کی بجائے [تبلیغیوں کو] چاہیے تھا علماء کی مجلس میں بیٹھتے، قرآن وحدیث کا درس سنتے، اپنی اپنے اہل وعیال اور ماحول کی اصلاح کرتے، خود کو علامہ فہامہ سمجھ کر علماء کے آڑے نہ آتے اور نہ قرآن وحدیث کی درس وتدریس، علماء اور طلباء سے نفرت کرتے"۔ (کلمۃ الہادی ص ۲۴۴، ۲۴۵)

دینی طالب علموں میں کمی

دیوبندی مفتی اپنی کتاب ''کلمۃ الہادی'' میں ''مروجہ تبلیغی ہجوم میں اضافہ ہوا تو طلب علم میں کمی آگئی اور لوگوں میں ایک نئی سوچ نے جنم لیا'' کا عنوان قائم کرتے ہوئے اس کے تحت تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں:

''جب سے تبلیغی ہجوم میں اضافہ ہوا ہے، طلب علم میں کمی آگئی اور روزافزوں اس رسمی ہٹر بونگ میں عامۃ الناس کا جوش وخروش بڑھا تو ان میں ایک نئی سوچ نے جنم لیا۔ ان لوگوں نے اسے اپنی کرامت سمجھا جب چلہ، چار مہینے اور سال لگانے سے ایک شخص مبلغ بن جاتا ہے تو ہم اپنے بچوں کو مدارس اور مساجد کی تعلیم میں حفظ اور درس نظامی میں دس بارہ سال کے لئے کیوں چھوڑیں، مقصد تو دین دار، نمازی بننا اور متشرع شکل وصورت اختیار کرنا ہی ہے۔ زیادہ پڑھنے پڑھانے سے وقت بھی صرف ہوتا ہے اور بچے تجارتی اور معاشی کاروبار کے لئے ہمارے کام نہیں آتے۔ زندگی کا ابتدائی دور جس میں ایک بچہ اپنی محنت اور شوق سے قرآن وحدیث، فقہ اور تفسیر کا علم حاصل کرسکتا ہے، اس کو ایک ایسی [تبلیغی جماعت کی] لائن دی جاتی ہے کہ بزعم خود وہ اسے نکی کا بہت بڑا مینار سمجھتا ہے اور ایک بہت بڑی خیر سے محروم ہو جاتا ہے جو تمام دینی امور کا سرچشمہ ہے۔ وہ ہے بچپن اور عنفوان شباب میں وارثت نبوی کا حصول۔...... انبیاء کسی کو دینار اور درہم کا وارث نہیں بناتے۔ وہ تو یقیناً علم کا وارث بناتے ہیں...... دراصل عالم کا ان [تبلیغوں کے] داؤ میں آنا ان کی وضع داری کی پابندی کرنا مشکل ہے۔ وہ ان کی سنی سنائی باتوں پر جوان کی تبلیغ کا مدار ہیں، پر نہیں چلتا بلکہ اپنی خداداد بصیرت، فراست

سے کام لیتا ہے، غلط بات پر جرح کرتا ہے۔لہٰذا ان کے ہاں عالم کے بجائے بے علم کی مانگ زیادہ ہے۔(کلمۃ الہادی ص ۲۴۳،۲۴۴)

☆اس گروہ میں دینی علم کی کمی اور جہالت کی کثرت ہونا ہمارے غیب داں آقا ﷺ کا عظیم معجزہ ہے کہ صدیوں قبل آپ ﷺ نے فرمادیا تھا کہ یہ گروہ جاہل ہوگا، لیکن بہ ظاہر خود کو عالم ظاہر کرے گا۔دینی تعلیم حاصل کیے بغیر تبلیغ کا کام اس گروہ کی علامات میں سے ہے۔خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔جیسا کہ ماسبق میں چار احادیث مبارکہ بیان ہو چکیں۔

تبلیغی جماعت والوں کو شرعی مسائل کا علم نہیں ہوتا

دیوبندی مفتی تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''مولانا الیاس [کاندھلوی] سے اس وقت کے علماء نے اختلاف کیا۔ حضرت تھانوی نے جب یہ سنا عام لوگ جو پڑھے لکھے نہیں وہ رسمی تبلیغ کر رہے ہیں آپ نے فرمایا ان سے مسائل پوچھو۔ مسائل تو وہ جانتے ہی نہیں، راقم الحروف [دیوبندی مفتی] نے مولانا سعید احمد خان [دیوبندی] سے سنا مولانا الیاس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہو ہم عام لوگ ہیں، مسائل تو علماء بتاتے ہیں، ہم فضائل بتلائیں گے۔لیکن اب جماعت والے مسائل میں علماء پر اعتماد نہیں کرتے ہیں ہم نے رائے ونڈ والوں

سے پوچھ لیا۔ کہا بدعتی ہو، کٹر قسم کا غالی ہو، اس کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ ہم جوڑ کے لئے ایسا کرتے ہیں حالانکہ مولانا الیاس کے شیخ حضرت گنگوہی کے فتاویٰ رشدیہ میں ہے بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، فاسق کا امام بنانا حرام ہے......الخ

(کلمۃ الہادی: باب نمبر ۴ ص ۲۱۱)

الیاس کاندھلوی کا اندیشہ صحیح ثابت ہوا

مولوی تقی عثمانی کی کتاب ''تقریر ترمذی'' میں الیاس کاندھلوی کے بارے میں لکھا ہے:

''پھر حضرت مولانا نے فرمایا کہ مجھے دوسری فکر یہ لاحق ہے کہ اس جماعت میں عوام بہت کثرت سے آرہے ہیں، اور اہل علم کی تعداد کم ہے، مجھے اندیشہ یہ ہے کہ جب عوام کے ہاتھ میں قیادت آتی ہے تو بعض اوقات آگے چل کر وہ اس کام کو غلط راستے پر ڈال دیتے ہیں، اس لئے کہیں نہ ہو کہ یہ جماعت کسی غلط راستے پر نہ پڑ جائے اور اس کا وبال میرے سر پر آجائے''۔ (تقریر ترمذی جلد دوم ص ۲۱۳)

تقی عثمانی صاحب کہتے ہیں کہ:

''لیکن اب واقعۃً صورت حال یہ ہوگئی ہے کہ قیادت زیادہ تر ایسے حضرات کے ہاتھ میں ہے جو علم میں رسوخ نہیں رکھتے، اس کی وجہ سے بعض اوقات کچھ بے اعتدالیاں سامنے آتی رہتی ہیں۔ (تقریر ترمذی: جلد دوم ص ۲۱۳)

یہی حوالہ دیوبندی مولوی ابوالفضل نے اپنی کتاب انکشاف حقیقت میں اس طرح بیان کیا کہ

''دوسری فکر جس نے مولانا [الیاس کاندھلوی] کو پریشان اور بے چین کر رکھا تھا وہ یہ تھا کہ اس جماعت میں عوام کی کثرت ہے اور علماء کرام کم ہیں کہیں یہ جماعت آگے چل کر فتنہ نہ بن جائے اور اس کا وبال میری گردن پر پڑے۔ حضرت استاذ مکرم مفتی صاحب نے فرمایا یہ فکر درست ہے کہ علماء کرام کی شرکت کم ہے اور عوام کی کثرت ہے لیکن آپ کا یہ اندیشہ صحیح نہیں کہ اگر یہ جماعت ایک فتنہ بن گئی (جیسا کہ مولانا الیاس کو فکر تھی وہ صحیح ثابت ہوئی اور اب یہ جماعت ایک فتنہ بن چکی ہے۔ عبدالرحمٰن) تو اس کا وبال آپ کی گردن پر ہوگا کیونکہ آپ نے تو ایک کام نیک نیتی سے شروع کیا ہے (اور اس وقت مفتی صاحب کو مولانا کے خیالات کا علم نہیں تھا) بعد میں اگر خرابی آ گئی تو آپ اس کے جواب دہ نہیں ہیں'' بحوالہ تقریر ترمذی از مولانا تقی عثمانی (انکشاف حقیقت: ص ۱۸)

خط کشیدہ بریکٹ کے اندر والے الفاظ دیوبندی مصنف ہی کے ہیں۔

فتنے کا اندیشہ

دیوبندیوں کے مولانا ابوالفضل نے الیاس کاندھلوی کا مذکورہ اندیشہ لکھ کر خود یہ فیصلہ تحریر کیا کہ

''مولانا الیاس کا اندیشہ اب حقیقت بن چکا ہے جماعت کی قیادت اہل علم کے ہاتھ میں نہیں جس کی وجہ سے [تبلیغی] جماعت غلو فی الدین کا شکار ہو چکی ہے قرآن پاک کی تعلیمات انسانوں کو غور و غوض، فکر و نظر، سوچ و بچار کرنے کی دعوت دیتی ہیں جس سے انسان اوہام باطلہ اور شش و پنج سے یکسو ہو کر یقین کی منزل پر پہنچ جاتا ہے۔

میرے خیال میں بے جا عقیدت مندی کو الگ کر دیا جائے (جو اکثر انسان کے ذوق سلیم اور احسان فطری کو مفلوج کر دیتی ہے) تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ تبلیغی جماعت کے اکثر ذمہ دار حضرات جہاد فی سبیل اللہ کے منکر اور قیام حکومت عادلہ سے گریزاں ہیں سیاست میں نہ صرف یہ کہ علمی حصہ نہیں لیتے بلکہ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چلنے کے دعویداروں کو اس بات کا علم نہیں کہ آپ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو سب سے پہلے جو کام کیا وہ اسلامی ریاست کا قیام تھا اور میثاق مدینہ کے نام سے اسلامی دستور بنایا ''

(انکشاف حقیقت: ص ۱۸، ۱۹)

☆ ......الیاس کاندھلوی کا اندیشہ بالکل صحیح ثابت ہوا، اور تبلیغی جماعت کی قیادت علم سے کورے جہلا حضرات کے ہاتھوں میں آ گئی۔ اور انہوں نے ایسی بے اعتدالیاں دکھائیں کہ خود دیوبندی علما نے بھی کان پکڑ لیے اور توبہ واستغفار پڑھنے لگے۔

☆ ......خود دیوبندی مولوی نے بھی اقرار کیا کہ الیاس کاندھلوی کو جو فکر تھی وہ صحیح ثابت ہوئی اور اب یہ جماعت ایک فتنہ بن چکی ہے۔

☆ ......تبلیغی جماعت والے جہاد فی سبیل اللہ کے منکر ہیں۔

تبلیغی جماعت والوں کی جہالتیں اور گمراہیاں

[۱] تبلیغی جماعت جاہل ہے: دیو بندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ خاص قاضی عبدالسلام صاحب کہتے ہیں کہ:

''اہل تبلیغ [جماعت] کی تو دنیا ہی اور ہے، نہ علم ہے، نہ صحبت شیخ، نہ دوا نہ علاج، نہ ذرائع اور مقاصد میں امتیاز، اندھے کی ہاتھ میں لاٹھی ہے کس کس پر جہاں کہی پڑی، نہ حکیم نہ دوا، نہ پرہیز، انجان لوگ ایک مخصوص نظام کے ماتحت اکھٹے ہو کر چلنے پھرنے سے تین ہی دن میں مقبول خدا بن جاتے ہیں یہ کوئی عقل کی بات ہے، تماشا ہوا...... (شاہراہ تبلیغ صفحہ ۶۰)

☆ دیو بندی قاضی صاحب کہتے ہیں کہ:

''رہی آج کل کی یہ عوامی رسمی تبلیغ، اللہ کی پناہ اس کی تو حقیقت ہی جاہل مبلغوں نے کچھ اور بنا ڈالی۔ صرف نام تبلیغ ہے۔ (شاہراہ تبلیغ ۹۱)

[۲] **تبلیغی جماعت والے جھوٹے ہیں:**

دیو بندی قاضی صاحب کہتے ہیں:

''ہمارے آجکل کے اہل تبلیغ کا رنگ ہے یعنی بستر ے کندھوں پر رک کر نکلنا اور سنی سنائی باتوں کو ازبر کر کے اجتماعات میں بے تکلف سنانے کی مشق کرنا لوگوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے اکسانا، چاہے جھوٹ کے طومار کے ذریعے کیوں نہ ہو۔ اور نا بالغ بچہ کیوں نہ ہو یا داڑھی منڈا جوان کیوں نہ ہو۔ البتہ سلسلہ تبلیغ میں وقت دیکر ضابطہ کی

خانہ پُری کروانا۔ یہی ان [تبلیغی جماعت] کے ہاں کامیابی ہے۔اور یہی ان کے ہاں جنت کی کنجی ہے،انبیاءکرام کاعمل ہے۔ العیاذ باللہ من شر الجھل المرکب''۔(شاہراہ تبلیغ صفحہ ٦۵)

[۳]تبلیغی جماعت والے دین سے واقف نہیں ہوتے:

دیوبندی قاضی عبدالسلام صاحب نے اپنی اسی کتاب میں دیوبندی سید بجنوری صاحب کے حوالہ سے لکھاہے کہ انہوں نے ارشادفرمایا کہ:

''تبلیغی جماعتوں کے لوگ ہر جگہ پہنچ رہے ہیں۔وہ اکثر دین اورعلم دین سے کم واقف ہوتے ہیں اور وہ تبلیغ کے فضائل یا شرعی مسائل بھی غلط طور سے پیش کرتے ہیں''۔(شاہراہِ تبلیغ صفحہ ٦۵)

جی یہ دیوبندیوں کے گھر کی گواہیاں ہیں کہ تبلیغی جماعت والے جاہل اورعلم دین سے نابلد ہوتے ہیں اور یہ بات تجربے سے بھی ثابت ہے۔کہ تبلیغی جماعت کی گشت کرتی جماعت کے امیر صاحب کوبھی شرعی مسائل کا کچھ علم نہیں ہوتا بلکہ غیر عالم یعنی جاہل ہی کوامیر مقرر کیا جاتا ہے۔

[۴]تبلیغی جماعت والے بغیروضونمازیں پڑھواتے ہیں:

☆ دیوبندی قاضی عبدالسلام صاحب نے اپنی اسی کتاب میں خودانکشاف کیا کہ:

''تبلیغی جماعت والے بغیر وضو کے بھی نمازیں پڑھوتے ہیں''۔

(شاہراہِ تبلیغ صفحہ ٦۵)

خلیفۂ اشرفعلی تھانوی قاضی عبدالسلام دیوبندی کے اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

۞......اہل تبلیغ [جماعت] کی تو دنیا ہی اور ہے، نہ علم ہے، نہ صحبت شیخ، نہ دوا نہ علاج، نہ ذرائع اور مقاصد میں امتیاز۔

۞...... یہ عوامی رسمی تبلیغ، اللہ کی پناہ اس کی تو حقیقت ہی جاہل مبلغوں نے کچھ اور بنا ڈالی۔ صرف نام تبلیغ ہے۔

۞......تبلیغی جماعت والے، لوگوں کو اپنے ساتھ ملانے پر اکسانے کے لیے جھوٹی باتیں گھڑتے ہیں اور جھوٹ تک بولتے ہیں۔

۞......تبلیغی جماعت والے سلسلہ تبلیغ میں وقت دیکر ضابطہ کی خانہ پُری کرواتے ہیں۔

۞...... تبلیغی جماعت والے اکثر دین اور علم دین سے کم واقف ہوتے ہیں۔

۞......تبلیغ کے فضائل یا شرعی مسائل بھی غلط طور سے پیش کرتے ہیں۔

۞......"تبلیغی جماعت والے بغیر وضو کے بھی نمازیں پڑھواتے ہیں"۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ . جو اس قسم کے جاہل ہوں وہ دوسروں کو کیا تبلیغ کریں گے۔

تبلیغیوں کی بے وضو نمازیں

دیوبندی شارح بخاری احمد رضا بجنوری اپنی کتاب انوار الباری شرح بخاری میں لکھتے ہیں کہ:

"تبلیغی جماعتوں کے جو لوگ ہر جگہ پہنچ رہے ہیں۔ وہ اکثر دین وعلم سے کم واقف ہوتے ہیں۔ اور وہ لوگ تبلیغ کے فضائل یا شرعی مسائل غلط طور سے پیش کرتے ہیں۔ جس سے نہ صرف یہ کہ ٹھوس علمی و دینی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ بہت سے مضر اثرات بھی پڑتے ہیں۔

ہم نے خود دیکھا ہے کہ تبلیغی جماعتوں کے بعض لوگوں نے نماز کی ترغیب اس طرح دلائی کہ بہت سے لوگوں کو بے وضو ہی نماز پڑھوادی، اول تو یہ شرعاً ناجائز، پھر اگر کوئی اس کا عادی ہو گیا کہ وقت بے وقت بے وضو بھی نماز پڑھنے لگے تو اس گناہ عظیم کے ذمہ دار کون کون لوگ ہوں گے؟ اسی طرح اور بھی بہت سی غلطیاں کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تبلیغ کے فضائل بے شمار ہیں، لیکن ہر چھوٹے بڑے تبلیغی سفر کو جہاد فی سبیل اللہ کے برابر قرار دینا، اور جہاد فی سبیل اللہ کے سارے ماثورہ کو تبلیغی سفر پر منطبق کر دینا بھی ہمارے نزدیک بڑی بے احتیاطی ہے۔ جس میں بہت سے اہل علم بھی مبتلا ہیں"۔ (انوار الباری شرح بخاری جلد پنجم ص ۱۱۹، ۱۲۰)

دیوبندی شارح بخاری احمد رضا بجنوری کے اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

- ......تبلیغی اکثر دین وعلم سے کم واقف ہوتے ہیں۔
- ...... یہ لوگ تبلیغ کے فضائل یا شرعی مسائل غلط طور سے پیش کرتے ہیں۔
- ......ان کے غلط فضائل وشرعی مسائل بتلانے کی وجہ سے بہت مضر اثرات پڑتے ہیں۔

۞ ......تبلیغی بہت سے لوگوں کو بے وضو ہی نماز پڑھا دیتے ہیں جو شرعاً ناجائز وحرام ہے۔

۞ ......تبلیغی اسی طرح اور بھی بہت سی غلطیاں کرتے ہیں۔

۞ ......تبلیغی جماعت والوں کا جہاد فی سبیل اللہ کے سارے ماثورہ کو تبلیغی سفر پر منطبق کر دینا بھی بڑی بے احتیاطی ہے۔جس میں بہت سے اہل علم بھی مبتلا ہیں''۔

مولوی تقی عثمانی اور تبلیغی جماعت

مولوی تقی عثمانی دیوبندی کہتے ہیں کہ:

''تبلیغی جماعت کی بے اعتدالیاں'' مثلاً ایک اہم بے اعتدالی یہ ہے کہ پہلے یہ ہوتا تھا کہ فتویٰ کے معاملے میں تبلیغی جماعت کے حضرات اوران سے منسلک عوام اہل افتاء کی طرف رجوع کرتے تھے، لیکن اب وہاں فتویٰ دینے کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا ہے، اور مسائل میں عام فقہاء امت سے اختلاف کا ایک رجحان پیدا ہونے لگا ہے۔اور بعض حضرات تفریق کی باتیں کرنے لگے ہیں۔مثلاً یہ بات چل پڑی ہے کہ اب تبلیغ کرنے والے کو اس مفتی سے فتویٰ پوچھنا چاہیے جو تبلیغ میں لگا ہوا ہو، دوسرے علماء سے پوچھنا ٹھیک نہیں۔

اور بعض اوقات امراء ایسے فیصلے کے لیتے ہیں جو شریعت کے مطابق نہیں ہوتے۔مثلاً یہ بات کہ تبلیغ و دعوت فرض عین ہے یا فرض کفایہ ہے؟ اس بارے میں با قاعدہ ایک موقف اختیار کر لیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ تبلیغ و دعوت نہ صرف فرض عین ہے بلکہ اس خاص طریقے سے کرنا فرض عین ہے، جو شخص اس خاص طریقے سے نہ کرے وہ

فرض عین کا تارک ہے۔ یہ بھی بہت بے اعتدالی کی بات ہے۔ اسی طرح جہاد کے بارے میں بھی بے اعتدالیاں سننے میں آتی رہتی ہیں۔ (تقریر ترمذی جلد دوم ص ۲۱۴)

تبلیغی جماعت کے بے سند مبلغین

الکلام البلیغ میں دیوبندی مولانا محمد فاروق صاحب تبلیغی جماعت کے مروجہ طریقہ کار کو ناجائز اور نا اہل و جاہل تبلیغیوں کی تبلیغ کو ناجائز قرار دیتے ہوئے ایک طویل گفتگو کرتے ہیں، وہ بھی ملاحظہ کیجیے، لکھتے ہیں کہ:

''حضرت الیاس صاحب کی تمام تبلیغی کوششوں اور تدابیر سے حضرت مولانا تھانوی بہت خوش تھے، لیکن صرف اسی جزء یعنی جہلا اور نا اہلوں کے ہاتھ میں کارِ تبلیغ انجام دینے سے خوش نہیں تھے۔ مولانا تھانوی کو بیشک اس سے اختلاف تھا، اور یہ امر یقیناً مولانا کے مسلک اور منشاء کے خلاف تھا اور ہے، (**قارئین کرام غور فرمائیں کہ دیوبندیوں نے اس عبارت میں خود مسلک تھانوی کا اعتراف کر لیا پھر کس منہ سے مسلک اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرتے ہیں۔از راقم**) خواہ طریقہ کار صحیح ہی کیوں نہ ہو، اور حقیقت تو یہ ہے کہ اس کی کمی کا بہت زیادہ احساس مولانا الیاس صاحب کو بھی تھا، جیسا کہ ملفوظات ص: ۴۵ پر حضرت تھانوی کے وصال کے بعد فرمایا کہ:

[مجھے علم اور ذکر کی کمی کا قلق ہے اور یہ کمی اس واسطے ہے کہ اب تک اس میں اہل علم اور اہل ذکر نہیں لگے، اگر یہ حضرات آکر اپنے ہاتھ میں کام لے لیں تو یہ کمی پوری ہو جائے، مگر علماء اور اہل ذکر تو ابھی تک بہت کم آئے ہیں''۔] اس پر جامع ملفوظات

حضرت مولانا ظفر احمد صاحب نے فرمایا’’(تشریح) اب تک جو جماعتیں تبلیغ کے لئے روانہ کی جاتی ہیں ان میں اہل علم کی اور اہل نسبت کی کمی ہے جس کا حضرت کو قلق تھا، کاش اہل علم اور اہل نسبت ان جماعتوں میں شامل ہو کر کام کریں، تو کمی پوری ہو جائے، الحمدللہ مرکز تبلیغ میں اہل علم اور اہل نسبت موجود ہیں مگر وہ گنتی کے چند آدمی ہیں، اگر وہ جماعت کے ساتھ جایا کریں تو مرکز کا کام کون سرانجام دے‘‘۔

نااہل، جہلا کو کام سپرد کرنے کے خلاف حضرت تھانوی کی تصنیفات نیز مواعظ و ملفوظات میں مولانا کے ارشادات موجود ہیں، بڑے شدومد سے نقلی عقلی دلائل سے جاہل اور نااہل کو کام سپرد کرنے کو ناجائز اور مضر بتلا رہے ہیں، اور اس سے تحذیر فرما رہے ہیں......مولانا کی تصنیفات ملفوظات، مکتوبات، مواعظ اور فتاویٰ وغیرہ کے ہزار سے متجاوز ذخیرے میں اس (تبلیغی) تحریک کا کوئی ذکر نہیں، نہ اپنے کسی مرید ومسترشد کو اس مخصوص (تبلیغی) کام کا حکم اور مشورہ دیا......باقی مخصوص امور میں محدود اور قیود و تخصیصات وتعینات زائدہ خاصہ سے متعین تبلیغ تو حضرات علماء ربانیین کے بیان کردہ اصول ووقوانین شرعیہ، نیز **حضرت تھانوی کے بیان کردہ قواعد خمسہ مندرجہ رسالہ ھذا سے اس مخصوص [تبلیغی]عمل کا ناجائز اور بدعت ہونا ظاہر ہو چکا ہے، خواہ جماعتِ علماء ہی اس کام کو انجام دیں**۔

پس اس مخصوص [تبلیغی] عمل کی موافقت کی عدم تصریح اور اصولی طور پر عدم جواز کی تصریح سے واضح ہو گیا کہ یہ موجودہ [تبلیغی] عمل شرع شریف کے خلاف ہے اور اگر موافقت میں مولانا یا کسی بڑے سے بڑے عالم کا قول ثابت بھی ہو جائے تو خود مولانا

تھانوی ودیگر علماء محققین وربانیین کے مدلل ارشادات وتصریحات سے اس کا ناقابل قبول ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ رہے حضرت مولانا الیاس صاحب، تو ہمارا اپنا حسن ظن یہ ہے کہ حضرت موصوف نے بہ تقاضائے مقام ووقت عارضی طور پر یہ طریقہ اختیار فرمایا تھا نہ تو اس مخصوص طریقہ کو علی وجہ التشریع اختیار فرمایا تھا اور نہ اس کو مقصد بنایا تھا، جو کچھ اس سلسلہ میں پیچ وخم تھا اس کی منشاء غایت دینی کا جوش تھا، بعد کے لوگوں نے اس کو مذہب بنا کر اس کی پابندی شروع کردی۔

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: مولانا محمد فاروق دوم صفحہ ۴۱۰ تا ۴۱۲)

اسی کتاب الکلام البلیغ میں ہے کہ:

''واقعہ یہ ہے کہ جو چیز مولانا کے سامنے ظاہر تھی یعنی جہلاء کا کارِ تبلیغ انجام دینا اور وعظ کہنا تو اس کے متعلق تو مولانا کے صریح ارشادات موجود ہیں، اور اس امر کی ناپسندیدگی کے بارے میں روایات بھی شاہد ہیں، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ العالی کا قول کتاب ''کیا تبلیغی کام ضروری ہے'' کے ص ۸۵ / پر مذکور ہے۔ مولانا تھانوی کی محتاط اور دوررس طبیعت تبلیغ کا کام جاہلوں کے سپرد کرنے سے مطمئن نہ تھی، مولانا کی طبیعت کھٹکتی تھی کہ کہیں اس طریقہ سے کوئی بڑا فتنہ نہ پیدا ہو، اور یہ بے اطمینانی تھی کہ علم کے بغیر یہ لوگ فریضہ تبلیغ کیسے انجام دے سکیں گے''۔

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: مولانا محمد فاروق: دوم صفحہ ۴۱۴، ۴۱۵)

مولانا فاروق صاحب لکھتے ہیں کہ:

''حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب کتاب تبلیغی جماعت عمومی اعتراضات کے جوابات / ۴۵ پر فرماتے ہیں: ''وعظ درحقیقت عالموں کا کام ہے۔ جاہلوں کو وعظ کہنا

جائز نہیں۔ اس کے لئے عالم ہونا بہت ضروری ہے۔ پھر بحوالہ بھجۃ النفوس/۵۰ پر فرماتے ہیں: ''عام لوگوں کو وعظ کی صورت سے تبلیغ نہ کرنا چاہیے کہ یہ منصب اہل علم کا ہے۔ جاہل جب وعظ کہنا شروع کرتا ہے تو غلط صحیح جو زبان پر آتا ہے کہہ جاتا ہے اس لئے عوام کو وعظ نہ کہنا چاہیے بلکہ گفت وشنید اور نصیحت کے طور پر ایک دوسرے کو احکام سے مطلع کرنا چاہئے''۔ (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: مولانا محمد فاروق: اول ص ۷۱)

اسی کتاب میں تبلیغی جماعت کے غیر عالم مبلغین کے رد میں مزید لکھا ہے کہ:

''اور وعظ ''الھدی والمغفرۃ'' میں حضرت مولانا تھانوی فرماتے ہیں: غیر عالم کبھی وعظ نہ کہے۔ اس میں چند مفاسد ہیں۔ ایک تو اس میں حدیث کی مخالفت ہے رسول اللہ ﷺ کا امر ہے کہ ہر کام کو اس کے اہل کے سپرد کرنا چاہیے۔

اور آپ ﷺ فرماتے ہیں:

'' اذا وسد الامر الی غیر اھلہ فانتظر الساعۃ'' (بخاری)

کہ جب کام نا اہلوں کے سپرد کئے جانے لگیں تو قیامت کے منتظر رہو۔ گویا نا اہل کو کوئی کام سپرد کرنا اتنی سخت بات ہے کہ اس کا ظہور قیامت کی علامات سے ہے...... غیر عالم وعظ گوئی کا اہل نہیں...... غیر عالم کو اس کی اجازت ہرگز نہ دیجائے''۔ (ایضاً ص ۷۲)

اب انصاف کے ساتھ خود ہی فیصلہ کیجیے

اب ہم کہتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ کی وہ احادیث جو پہلے بیان ہو چکی اور اس کے بعد دیوبندی علما کی یہ تمام مذکورہ بالا عبارات جن میں تبلیغی جماعت کی علمی حیثیت کھول کر سب کے سامنے رکھ دی گئی ہے، ان پر غور وفکر کیجیے اور انصاف کے ساتھ خود

فیصلہ کیجیے کہ سرکار ﷺ نے جس فرقہ کی پیشین گوئی فرمائی تھی، اور جو جہالت و گمراہی کی علامات بیان فرمائی تھیں، وہ تبلیغی جماعت والوں میں موجود ہیں کہ نہیں؟ خود دیوبندی علما ان علامتوں کو تبلیغی جماعت کے حق میں قبول کر چکے، اب اس کے بعد بھی کوئی انکار کرے اور تبلیغی جماعت کے ساتھ منسلک رہے تو اس کی بدبختی ہے۔ [شاعر سے معذرت] ؎

وہ تجھ کو فریب دیتے ہیں تو تجھ پر بھی لازم ہے
خاک ڈال، آگ لگا، نام نہ لے، یاد نہ کر

علماء وصوفیاء کے ساتھ دست وگریباں

شاید ہمارے اس عنوان سے کوئی اتفاق نہ کرے لیکن سچ ہمیشہ کڑوا ہی ہوتا ہے، اور یہ سچ غلطی سے خود دیوبندی علما کی کتب میں شائع ہو گیا، اس لیے اب کوئی تبلیغی انکار بھی نہیں کر سکتا۔ یہ حقیقت ہے کہ تبلیغی جماعت والے اپنے ہی دیوبندی علماء، صوفیاء پر اعتراضات کرتے ہیں، جب ان سے ملتے ہیں تو ان کو اپنے سروں کا تاج کہتے ہیں لیکن نجی محفلوں میں علماء پر تنقید کرتے ہیں۔ اپنی نجی مجلسوں میں اور عام گفتگو میں علما کو ذہنی عیاش قرار دیتے ہیں اور مدارس وخانقاہوں کو بدعائیں دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ یا اللہ ان مدرسوں اور خانقاہوں کو تباہ کر دے جیسے انہوں نے دین کو تباہ کیا ہے، انہیں بے عمل قرار دیتے ہیں، جو تبلیغی جماعت کا ساتھ نہ دے اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ لیجیے ذرا ملاحظہ کیجیے:

تبلیغی جماعت والے علماء وصوفیاء پر اعتراض کرتے ہیں

دیوبندی مولوی محمد فاروق نے اپنی کتاب میں ایک خط کو بطور سند پیش کیا اس میں بھی یہ لکھا ہے کہ: [تبلیغی جماعت والوں]

''کو اپنے معاملات میں غلو بہت ہے، لہٰذا مخلص لوگوں کا خلوص بھی کام نہیں دیتا یہ اپنی مساعی کو علماء اور صوفیہ کی مدد اور مشوروں سے بالاتر سمجھتے ہیں، اور اپنے زعم میں اپنے خلوص اور ایثار کو اتباع سنت اور اہتمام عظمت دین سے بے نیاز سمجھتے ہیں، ان کے لئے کوئی مشورہ اور علماء یا صوفیہ کا تنبیہ کبھی کارگر نہ ہوگا، کیونکہ یہ لوگ اپنے کو اس سے بالاتر سمجھتے ہیں اور علماء شریعت اور صوفیاء پر اعتراض کرتے ہیں، کہ یہ لوگ بے عمل ہیں''۔ (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: مولانا محمد فاروق: دوم صفحہ، ۳۶۸)

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

- ......تبلیغی جماعت والوں کو اپنے معاملات میں غلو بہت ہے۔
- ......تبلیغی جماعت والے اپنی مساعی کو علماء اور صوفیہ کی مدد اور مشوروں سے بالاتر سمجھتے ہیں۔
- ......تبلیغی جماعت والوں کیلئے کوئی مشورہ اور علما یا صوفیا کا تنبیہ کبھی کارگر نہیں ہوتا۔
- ......تبلیغی جماعت والے علمائے شریعت اور صوفیا پر اعتراض کرتے ہیں، کہ یہ لوگ بے عمل ہیں۔

مدارس کی تحقیر

دیوبندی مولوی عبدالرحیم شاہ کہتے ہیں کہ:

''میں ہر جمعہ کو حضرت مولانا محمد یوسف کی خدمت میں برابر حاضر ہوتا تھا اور جماعت کے بے ضابطہ مقررین کی شکایت عرض کرتا کہ میں بہت سے موقعوں پر خود سن چکا ہوں کہ یہ لوگ علماء کرام اور مدارس کا مختلف انداز سے استخفاف ''تحقیر'' کرتے ہیں۔ آپ حضرات کو جلد از جلد اس کی شدت سے روک تھام کرنا چاہیے۔ علماء کرام کو سخت شکایات ہیں''۔ (اصول دعوت و تبلیغ ص ۴۳ بحوالہ تبلیغی جماعت ارشد القادری)

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

- ......تبلیغی جماعت والے علما اور مدارس کی مختلف انداز سے ''تحقیر'' کرتے ہیں۔
- ......تبلیغی جماعت کی ایسی شکایات بہت سے موقعوں پر خود علماے دیوبند نے سنی ہیں۔
- ......خود دیوبندی علما کو تبلیغی جماعت کی ایسی علما مخالفت و تحقیر کی شکایات ہیں۔

تبلیغی جماعت والے لوگوں کو علما سے دور کرتے ہیں

دوسری جگہ موصوف نے یہی شکایت ان الفاظ میں کی کہ

''کچھ عجیب سی بات ہے کہ جو تبلیغی جماعت سے جتنا زیادہ قریب تر ہوتا ہے وہ اتنا ہی دوسرے علماء سے بعید تر ہوتا چلا

جاتا ہے۔آخرایسا کیوں؟اور جس نے دو چلے دے دیئے تو پھر اس کی ترقی درجات کے کیا کہنے۔ پھر تو وہ علماء کی بھی کوئی حقیقت اپنے سامنےنہیں سمجھتا''۔(اصولِ دعوت وتبلیغ ص۵۰ بحوالہ تبلیغی جماعت ارشد القادری)

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

۞......جو تبلیغی جماعت سے جتنا قریب ہوتا جاتا ہے اتنا ہی علما سے دور سے دور ہوتا جاتا ہے۔

۞......جس تبلیغی نے دو چلے لگا لیے پھر وہ علما کو بھی اپنے سامنے کچھ نہیں سمجھتا۔یعنی واضح طور پر اقرار ہے کہ تبلیغی حضرات خود کو علما سے افضل سمجھتے ہیں۔

تبلیغی جماعت والے علما کی توہین کرتے ہیں

دیوبندی مولوی محمد فاروق صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

''خود حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے اعتراف فرمایا کہ یہ اعتراض بھی بہت کثرت سے آ رہا ہے کہ تبلیغ [جماعت] والے علماء کی اہانت کرتے ہیں۔ اعتراضات وجوابات ۲۳۔(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: مولانا محمد فاروق: دوم صفحہ،۵۴۶)

☆ قاضی عبدالسلام دیوبندی کہتے ہیں کہ [تبلیغی جماعت والے کے]

''علماء کرام سے اختلافات اور مقابلے شروع ہوئے''۔(شاہراہ تبلیغ صفحہ۱۰)

☆ قاضی عبدالسلام دیوبندی تبلیغی جماعت کی جہالتوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ:
''تبلیغی جماعت نے ایک رسم کی شکل اختیار کر لی جس سے اسلامی شعور رکھنے والے دیندار لوگوں میں طرح طرح کی شکایتیں پیدا ہونے لگیں۔ بے علم عوام نے جب کبھی مذہب کی پیشوائی پر قبضہ کیا ہے تو نتیجہ خراب ہی نکل آیا ہے۔(شاہراہ تبلیغ صفحہ ۱۶،۱۷)

سنی تبصرہ

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

- ......تبلیغی جماعت والے علما کی توہین کرتے ہیں، انہیں حقیر سمجھتے ہیں۔
- ......تبلیغی جماعت ایک رسم کی شکل اختیار کر چکی ہے۔
- ......تبلیغی جماعت نے علما سے اختلافات ومقابلے شروع کیے یعنی مخالفت کی۔
- ......تبلیغی جماعت سے دیندار لوگوں میں طرح طرح کی شکایتیں پیدا ہونے لگی ہیں۔

تبلیغی جماعت والے علماء ومدراس کے مخالف ہوتے ہیں

دیوبندی مفتی صاحب [صوفی عبدالحمید دیوبندی کے حوالے سے] تبلیغی جماعت والوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''عام حالات میں اس [تبلیغی] جماعت کا شیوہ یہ ہے کہ اس کے بہت سے افراد دینی مدارس کی مذمت کرتے ہیں، بلکہ بعض تو یہاں تک بھی کہتے ہیں کہ ان دینی مدارس کو چندہ دینا بھی حرام ہے جب تک کہ کوئی اس جماعت میں حصہ نہ لے۔ اور مخفی طور پر

علماء کی مذمت وتوہین کرتے رہتے ہیں اور ان کی کارگزاری کی تحقیر ومخالفت عمومی پروگرام رہتا ہے''۔ (کلمۃ الہادی: باب نمبر ۴ ص ۲۱۹)

سنی تبصرہ

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

- ......بعض تبلیغیوں کا شیوہ ہے کہ وہ دینی مدارس کی مذمت یعنی مخالفت کرتے ہیں۔
- ......بعض تبلیغی حضرات کے نزدیک دینی مدارس کو چندہ دینا حرام ہے۔
- ......تبلیغی جماعت والے مخفی طور پر علما کی مذمت وتوہین کرتے رہتے ہیں۔

کرائے کے ٹٹو

دیوبندی مفتی صاحب [صوفی عبدالحمید دیوبندی کے حوالے سے] تبلیغی جماعت والوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''بڑے بڑے مال دار اور جاگیر دار اور سرمایہ دار لوگ [تبلیغی] جماعت میں شریک ہوکر اپنا تفوق جتلاتے رہتے ہیں جس کے پردے میں ان کی بری کارگزاری اور مظالم پر پردہ پڑا رہتا ہے۔ دینی مدارس کے فارغین علماء کرام کو بھاڑے کے ٹٹو خیال کرتے ہیں۔ بڑے بڑے آدمیوں کو ساتھ لے جا کر ان کا تعارف طلبا، علما اور کمزور دیندار طبقہ کے لوگوں کے سامنے اس طرح کراتے ہیں کہ یہ صاحب کارخانہ دار ہیں، یہ بڑے صنعت کار ہیں، یہ بڑے ڈاکٹر ہیں، یہ فوجی کرنل ہیں، یہ انجینئر ہیں، فلاں اور فلاں ہیں، یہ کسی مسجد کے امام نہیں یا کوئی مولوی نہیں، یہ کوئی مسجد کے موذن یا خادم نہیں

وغیروغیرہ۔اس طرح یہ غریب علماء کی تحقیر وتوہین ایک خاص طریقہ سے لوگوں کے دلوں میں بٹھاتے رہتے ہیں، حالانکہ یہ طریق قرآن کریم کی تعلیمات کے صریح خلاف ہے''۔(کلمۃ الہادی: باب نمبر۴ص ۲۱۹، ۲۲۰)

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

......تبلیغی جماعت کے بڑے بڑے مال دار اور جاگیر دار اور سرمایہ دار لوگ دینی مدارس کے فارغین علمائے کرام کو بھاڑے(کرائے) کے ٹٹو خیال کرتے ہیں۔

......تبلیغی جماعت والے یہ حضرات علما کی تحقیر وتوہین ایک خاص طریقہ سے لوگوں کے دلوں میں بٹھاتے رہتے ہیں۔

مدراس کی وقعت میں کمی

دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب ''کلمۃ الھادی'' ص ۲۱۶ رمیں یہ ہیڈنگ لگائی کہ ''ان لوگوں [یعنی تبلیغی جماعت] کی نظر میں علماء اسلام اور مدارس عربیہ کی وقعت کم ہو جاتی ہے'' اسکے بعد دیوبندی مفتی لکھتے ہیں کہ:

''شارح بخاری حضرت مولانا احمد رضا بجنوری تحریر فرماتے ہیں، تبلیغی جماعت میں کام کرنے والوں کے دلوں میں علماءِ اسلام اور مدارس عربیہ کی وقعت کم ہو جاتی ہے حالانکہ علماء اور مدارس عربیہ دین کے مستحکم قلعے ہیں۔ان سے کٹ کر ان سے بدظن ہو کر، یا ان سے بے نیاز ہو کر دین کا کام ہوگا اس کے اثرات پائیدار و مستحکم نہ ہوں گے

اور مجموعی حیثیت سے دین وعلم کو اس سے نا قابل تلافی نقصان بھی پہنچے گا۔ انوار الباری شرح صحیح بخاری ص ۱۱۷ ج ۳۔ (کلمۃ الھادی: ص ۲۱۶)

سنی تبصرہ

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

......تبلیغی جماعت میں کام کرنے والوں کے دلوں میں علماءِ اسلام اور مدارس عربیہ کی وقعت کم ہو جاتی ہے۔

مدرسوں اور خانقاہوں کو بد عائیں

دیوبندی مولوی فاروق صاحب لکھتے ہیں کہ

''جماعت کے جاہل مقررین اور حامی اپنی اجتماعی تقریروں اور نجی مجلسوں میں اور عام گفتگوؤں میں کہنے لگے کہ علماء ذہنی عیاشی میں مبتلا ہیں۔ یا اللہ ان مدرسوں اور خانقاہوں کو تباہ کر دے جیسے انہوں نے دین کو تباہ کیا ہے خدا برا کرے ان لوگوں کا جنہوں نے دین کو مدرسوں اور خانقاہوں میں محدود کر دیا ہے۔ ہمیں کہنے دیجئے کہ علماء قصور کر رہے ہیں یہ دین کے کام کے لئے نہیں نکلتے ملازمتوں کا بہانہ بناتے ہیں۔ ان کو خدا پر بھروسہ نہیں۔ جب علماء کو باہر نکلنے کی دعوت دیجاتی ہے تو انکو حقوق یاد آنے لگتے ہیں۔ یہ علماء مشائخ لوگوں کو رہبانیت کی تعلیم دے رہے ہیں۔ ان علماء سے مدرسہ میں بچے پڑھوالو۔ فتوے حاصل کرلو۔ تقریریں رات بھر کرالو انبیاء علیہم السلام کا جو کام ہے گھر چھوڑ کر چلے لگانا تو یہ ان کے بس کا روگ ہی نہیں۔ کام ہم کر رہے ہیں۔ ہم امیر

ہوتے ہیں۔ علماء ہمارے بستر ڈھونڈتے ہیں۔ علماء تبلیغی جماعت کی ترقی دیکھ کر حسد میں مرے جا رہے ہیں۔ علماء در حقیقت اپنی پوجا کرانا چاہتے ہیں علما بس پیٹ پال رہے ہیں انڈے اور پراٹھے میں مست ہیں ان کا کام یہ ہے صدقہ، خیرات، زکوۃ چندہ مانگ مانگ کر مدرسوں میں بیٹھ کر حرام کھائیں۔ علماء سوچتے ہیں کہ اگر جماعت کامیاب ہوگئی اور عوام لوگ اس میں شریک ہو گئے تو ہماری خدمت کرنے والے کم ہو جائیں گے، علماء سے تو تبلیغی جماعت ہزار درجہ بہتر ہے اپنا کھاتے ہیں۔ اپنے کرایہ سے آتے ہیں۔ علماء کو سواری چاہئے کرایہ چاہیے عمدہ عمدہ کھانا چاہیے۔ ان کی ناز برداری کیجیے۔ تبلیغی جماعت در حقیقت علماء و مبلغین کے منہ پر طمانچہ ہے جو تبلیغ دین کے لئے فرسٹ کلاس سے کم پر سفر نہیں کرتے (یہ تعریض مولانا سید ارشاد احمد صاحب مبلغ دار العلوم دیوبند پر ہے) خانقاہوں میں کچھ نہیں رہ گیا ہے۔ خانقاہیں ویران ہیں۔ ان میں کتے لوٹ رہے ہیں، ان میں باہم اختلاف ہے وغیرہ وغیرہ۔

(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ ۵۴۶، ۵۴۷)

تبلیغی جماعت والوں کی یہ سب لب کشائیاں خود ان کے اپنے دیوبندی مولانا صاحب بیان کر رہے ہیں، لہٰذا ہم پر غصہ ہونے کی بجائے ان کو بُرا بھلا کہیں۔

جو علماء تبلیغی جماعت کے ساتھ نہیں وہ منافق ہیں

دیوبندی مولوی فاروق تبلیغوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"اور اہم و اتم مشاغل و خدمات دینیہ میں مشغول حضرات علماء کرام کو جو اس جماعت تبلیغیہ مروجہ میں شریک نہیں۔ منافقین کی شان میں نازل شدہ آیت قرآنیہ کا

مصداق قرار دینا اور جہنمی بتانا کہاں تک صحیح ہے۔ جیسا کہ کتاب ''کیا تبلیغی کام ضروری ہے'' کے ص ۳/۹ ۷ پر ہے کہ

اب تک علماء نے اس تحریک میں پورے طور پر حصہ نہیں لیا۔ میرے خیال میں یہ اس قسم کی غلطی ہے جس کی قرآن نے نشاندہی کی ہے ''**واذ اقیل له اتق الله اکذته العزة بالاثم**. پوری آیت یہ ہے: **واذا قیل له اتق الله اخذته العزة بالاثم فحسبه جهنم و لبئس المهاد** ۔ جس کا ترجمہ مع تفسیر یہ ہے کہ (اور اس مخالفت و ایذاء رسانی کے ساتھ مغرور اس درجہ ہے کہ) جب اس سے کوئی کہتا ہے کہ خدا کا تو خوف کر (تو اس سے نخوت کرتا ہے اور وہ) نخوت اس کو اس گناہ پر (دونا) آمادہ کر دیتی ہے سو ایسے شخص کی کافی سزا جہنم ہے اور وہ بری آرامگاہ ہے۔ (بیان القرآن) (الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ ۵۳۷، ۵۳۸)

فتاوی عالمگیری کے مطابق تبلیغی بے ادب

تبلیغی جماعت والوں کی علماء و مشائخ پر تنقید کرنے کے بارے میں دیوبندی مصنف نے آخر میں ایک حوالہ دیا کہ:

''عالمگیری ۵/۳۵۳ میں ہے: عوام میں سے کسی آدمی کے لئے جائز نہیں کہ مشہور و معروف قاضی اور مفتی اور عالم کو امر بالمعروف کرے اس لئے کہ یہ بے ادبی ہے''۔ (الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ ۵۶۲)

جب علما کا یہ مقام ہے تو پھر جو تبلیغی حضرات اپنے علما و مشائخ پر ایسے اعتراض اور ان کی ذوات پر اس قسم کی تنقیدات وار کر رہے ہیں ان کے بارے میں مفتیان دیوبند ہی بتائیں کہ وہ گستاخ و بے ادب ہیں کہ نہیں؟

اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ:

۞......تبلیغی جماعت میں ایسے لوگ ہیں جو دینی مدارس، علماء، درس قرآن کے دشمن ہیں۔

۞......تبلیغی جماعت والے علماء کو بظاہر سر کا تاج کہتے ہیں لیکن جب نجی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ علماء میں تکبر ہوتا ہے۔

دیوبندی عالم کی موت

طارق جمیل کہتے ہیں کہ:

''ہماری تشکیل پچگور میں ہوئی......ایک بہت بڑے عالم سے ملاقات ہوئی۔ان سے بات چلی......تو میں نے ایک سال کی دعوت دی......کہ اللہ کے راستے میں لگا دیں......وہ اپنی مصروفیات پیش کرتے رہے اور میں درخواست کرتا رہا......آخر ہم واپس آئے......صبح پتہ چلا کہ فوت ہوگئے''۔(حیرت انگیز کارگزاریاں ص ۱۳۵)

یہ واقعہ کس طرح مروجہ تبلیغ کی اہمیت وفضلیت پر بیان کیا جارہا ہے کہ ایک بہت بڑے دیوبندی عالم کو جاہل تبلیغی حضرات تبلیغی جماعت کے ساتھ سال لگانے کا کہتے رہے۔حالاں کہ اس عالم نے یقیناً درس نظامی کے لیے کئی سال لگائے ہوں گے لیکن نا معلوم تبلیغی جماعت کے سال میں ایسا کون ساعلم تھا جو درس نظامی میں وہ نہ پڑھ سکے یا سال لگانے سے کون ساعلم واخلاق کا پیکر بن جاتا ہے جو ایک مدرسے میں اتنے بڑے

دیوبندی عالم نہ بن سکے؟ لیکن جب اتنے بڑے عالم نے تبلیغی جماعت والوں کی بات نہ سنی تو اس کا انجام یہ ہوا کہ اگلی صبح وہ مر گئے۔ اب طارق جمیل ہی بتائیں کہ تبلیغی حضرات افضل ہیں یا ان کے دیوبندی علماء؟ بحرحال علما کو جس انداز میں تبلیغی پیش کرتے ہیں وہ سب پر واضح ہو چکا۔

تبلیغی جماعت کے درباری علماء

دیوبندیوں کے مولانا سید عبدالمالک شاہ صاحب اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں کہ:

''موجودہ دور میں تبلیغی جماعت عالم دنیا میں ایک اصلاحی، دینی، مذہبی اور دعوت الی الخیر میں مسلمانوں [مراد دیوبندیوں] کی نمائندہ جماعت کے طور پر ابھری اور اس سے وابستہ حضرات کے ہر قول و فعل کو حجت مانا جانے لگا......عمومی فائدے کو پیش نظر رکھ کر بعض سخت قابل گرفت امور پر، جو اکابر [دیوبند] کے وضع کردہ اصولوں سے ہٹ کر ہیں، اپنے تحفظات کے باجود علما [دیوبند] نے خاموشی اختیار فرمائی اور تنقید کو حکمت کے خلاف سمجھا۔ مثلاً سارے دین کو تبلیغ میں بند کر دینا، دیگر دینی امور تدریس و تعلیم، تصنیف و تدوین اور فرق باطلہ کی تردید کو دین نہ سمجھنا، قرآن کے درس پر فضائل اعمال کی ترجیح، چلہ لگا کر مفتی بننے کا رجحان، ائمہ مساجد سے الجھنے اور بات بات پر مخالفت جیسے امور سے چشم پوشی اور انفرادی معاملات پر محمول کر کے احتیاطاً مخالفت اور نقائص سے درگزر کا راستہ اختیار کیا۔ لیکن اب اس جماعت کے بعض اہم اکابر نے اجتماعی طور پر مشن کے اندر میں بعض صریح احکامات اور قرآن کی غلط تاویلات اور جہاد جیسے اہم رکن اسلام کے خلاف شعوری یا غیر شعوری طور پر ہرزہ سرائی شروع کی ہے۔

مثلاً ہمارے لئے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کی زندگی میں نمونہ نہیں، ہمیں بنی اسرائیل کی طرف دیکھنا پڑے گا''۔ ''صحابہ کرام محفوظ نہیں''۔ ''مودودی صاحب حنفی تھے، اسلام کی بڑی خدمت کی ہے'' جبکہ وہ خود کہتا ہے کہ میں نہ حنفی ہوں نہ شافعی ہوں وغیرہ اور علماء امت کا فتویٰ ہے کہ وہ ضال و مضل ہے۔ یہ کہنا کہ ''[تبلیغی جماعت کے بزرگ] حاجی عبدالوہاب کے مقابلے میں علماء ہیچ ہیں'' اور اس ضمن میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ کی مثال پیش کرنا اور علامہ محمد احمد کا صراحتاً آیات جہاد کی غلط تاویل کرنا اور بطور گروہ کے، جماعت کے بزرگوں کا اس طرح کا رویہ اختیار کرنا سخت قابل گرفت ہے...... جماعت کے ایک مخصوص گروہ کی مداہنت بے نقاب فرمائی ہے۔ جہاد کے سلسلے میں وہ کام جو انگریز، نبی [مرزا قادیانی] بنا کر بھی نہ کر سکے، جہاد کی اہمیت کو بڑی گہرائی اور ملمع سازی کے ساتھ ختم کرنے اور کمزوری کا سہارا لے کر اختیار کی جانے والی روش کو بے نقاب کیا ہے''۔ (کلمۃ الھادی ص ۴۳،۴۳ تقریظ ۱۳)

تبلیغی جماعت الگ ایک فرقہ

☆...... دیوبندی جناب قاری فتح محمد صاحب پٹھان کوٹ کہتے ہیں کہ:

''تبلیغی علماء کا باقی علماء سے کٹ کر رہنا، باقی علماء کو اپنے اسٹیج پر نہ آنے دینا، باقی علماء کی طرح درس قرآن یا درس حدیث یا دوسرے علماء حق کی طرح عقائد کا بیان یا تردید باطل سے لاپروائی برتنا، ان امور سے جس خطرہ کی بُو زمانہ قدیم سے علماء حق محسوس کر رہے تھے، آج اس بوتل کا ڈھکن کھل چکا ہے اور آج علماء دیوبند سے ایک مستقل گروہ کی صورت میں تبلیغی جماعت ابھر رہی ہے''۔

(کلمۃ الھادی ص ۴۰ تقریظ ۱۱)

سنی تبصرہ

اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ:

...... تبلیغی جماعت کے علما نے اپنے دوسرے دیوبندی علما سے الگ ایک گروہ بنا رکھا ہے۔

...... تبلیغی جماعت کے علما اپنے اسٹیج پر دوسرے دیوبندی علما کو نہیں آنے دیتے۔

...... تبلیغی جماعت والے عقائد کا بیان یا باطل کی تردید نہیں کرتے۔

...... تبلیغی جماعت علمائے دیوبند سے ایک الگ مستقل گروہ کی صورت اختیار کر چکی ہے۔

تبلیغی جماعت جمہور کے عقائد سے منحرف

☆...... دیوبندیوں کے علامہ مولانا محمد سلیمان صاحب کی تقریظ میں ہے کہ:

''جس طرح اکبر بادشاہ کے دور میں درباری علماء ابو الفضل اور فیضی اس فتنہ کا سبب بنے، اسی طرح آج کے دور میں بھی کچھ درباری علماء نے تبلیغ کے نام سے تحریف شروع کی ہوئی ہے جس کی نشاندہی حضرت قاری محمد طیب صاحب [مہتمم دار العلوم دیوبند] نے فرمائی...... اس وقت تبلیغی جماعت قصہ گو واعظین کی فیکڑی بن چکی ہے...... تبلیغی جماعت نے اپنا اصول بنایا ہوا ہے کہ مشورہ وحی کا بدل ہے...... گویا انہوں نے قرآن اور حدیث کو مشورہ کے ذریعے ریٹائرڈ کر دیا ہے۔ تبلیغی جماعت کے فوائد بہت ہیں، لوگ کلمہ نماز سے روشناس ہو جاتے ہیں، لیکن جمہور علماء امت کے عقائد سے منحرف ہو جاتے ہیں۔ اپنے آپ کو دیوبندی کہلانے سے شرماتے ہیں جبکہ تبلیغی

جماعت کی سرپرستی ہمیشہ علماء دیوبند نے کی ہے۔ وقت لگانے کے بعد یہ علماء دیوبند کے کسی کام میں شریک اور معاون نہیں ہوتے۔ تبلیغی اکابرین کو چاہیے کہ مولانا مفتی محمد عیسیٰ صاحب دامت برکاتہم کی ہدایت کے مطابق اپنا قبلہ درست کریں۔

(کلمۃ الھادی ص۴۱، ۴۲ تقریظ۱۲)

تبلیغی جماعت پر دیوبندی مولوی کا غصہ

تبلیغی جماعت کے کسی شخص نے دیوبندی مولانا محمد یوسف لدھیانوی کو خط لکھا جس میں مدراس کی تعلیم، علماء کی مخالفت اور صرف تبلیغی جماعت کی حمایت کا ذکر ہے۔ اس خط کے جواب میں دیوبندی مولانا نے غصے بھرے الفاظ میں اس تبلیغی کو جواب لکھا اور کہا:

''لوگ مجھ سے شکایت کرتے رہتے ہیں کہ تبلیغ والے علماء کے خلاف ذہن بناتے ہیں، اور میں ہمیشہ تبلیغ والوں کا دفاع کرتا رہتا ہوں، لیکن آپ کے خط سے مجھے اندازہ ہوا کہ لوگ کچھ زیادہ غلط بھی نہیں کہتے، آپ جیسے عقلمند جن کا دین کا فہم نصیب نہیں ان کا ذہن واقعی علماء کے خلاف بن رہا ہے، یہ جاہل صرف تبلیغ میں نکلنے کو دین کا کام اور دین کی فکر سمجھے بیٹھے ہیں، اور ان کے خیال میں دین کے باقی سب شعبے بے کار ہیں۔ یہ جہالت کفر کی سرحد کو پہنچی ہے کہ دین کے سب شعبوں کو لغو سمجھا جائے، اور دینی مدارس کے وجود کو فضول قرار دیا جائے، میں اپنی اس رائے کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں کہ تبلیغ میں نکل کر جب لوگوں کا یہ ذہن بنتا ہو وہ گمراہ ہیں اور ان کے لئے تبلیغ میں نکلنا حرام ہے۔

میں اس خط کی فوٹو اسٹیٹ کاپی مرکز (رائے ونڈ) کو بھی بھجوا رہا ہوں تاکہ ان اکابر کو بھی اندازہ ہو کہ آپ جیسے عقلمند تبلیغ سے کیا حاصل کر رہے ہیں؟''۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل: جلد دہم: ص ۲۶، ۲۷)

یہی حوالہ دیوبندیوں کے مفتی محمد عیسیٰ خان کی کتاب ''کلمۃ الھادی ص ۲۱۵'' پر بھی بیان کیا گیا۔ اور اس کتاب پر تقریباً 14 /دیوبندی علماء کی تقریظات موجود ہیں۔

سنی تبصرہ......

- ......عوام میں جو شکایات اور علماء و مدارس کی مخالفت تبلیغی جماعت والوں کی طرف سے سامنے آتی ہیں، دیوبندی مفتی کے مطابق اس میں ''کچھ زیادہ غلط بھی نہیں''۔
- ......تبلیغی جماعت میں کم علم جہلا حضرات کا ذہن واقعی علماء کے خلاف بن رہا ہے
- ......تبلیغی جماعت والے جہلا صرف تبلیغ میں نکلنے کو دین کا کام سمجھتے ہیں۔
- ......تبلیغی جماعت والے جہالا کے خیال میں دین کے باقی سب شعبے بے کار ہیں۔
- ......تبلیغی جماعت والوں کی یہ جہالت کفر کی سرحد کو پہنچی ہے کہ دین کے سب شعبوں کو لغو سمجھا جائے، اور دینی مدارس کے وجود کو فضول قرار دیا جائے۔
- ......دیوبندی مفتی کے مطابق تبلیغ میں نکل کر جب لوگوں کا یہ ذہن بنتا ہو وہ گمراہ ہیں اور ان کے لئے تبلیغ میں نکلنا حرام ہے۔

ہوسکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ بات آئے کہ یہ تو صرف جاہل تبلیغیوں کی سوچ ہے، تو اس کے لیے عرض ہے کہ یہی سوچ اکابرین تبلیغی جماعت کی بھی ہے۔ ذرا آگے ملاحظہ کیجیے، یہ حسن ظن بھی خاک میں مل جائے گا۔

طارق جمیل زکریا کے نقش قدم پر

مذکورہ بالا واقعہ میں دیوبندی محمد یوسف لدھیانوی صاحب تبلیغی اکابرین کی خدمت میں شکایت پیش کرنے کا کہہ رہے تھے لیکن شاہد لدھیانوی صاحب یہ نہیں جانتے کہ تبلیغی جماعت کے اکابرین تک کا یہی موقف ہے۔ خود دیوبندی علماء کی مصدقہ کتاب ''کلمۃ الھدیٰ'' میں طارق جمیل صاحب کا یہ بیان موجود ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ:

''اس وقت اللہ کی ہدایت کا نظام تبلیغ کے ساتھ چل رہا ہے۔ پہلے خانقاہوں اور مدارس کے ساتھ تھا۔ تین دن لگانے سے آدمی بدل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہدایت کا ظہور تبلیغ میں ہو رہا ہے''۔ (فتح الھادی فی تلخیص کلمۃ الھادی ص ۵۰)

سنی تبصرہ

❁ ......طارق جمیل کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ اب اللہ کی ہدایت کا نظام تبلیغ کے ساتھ چل رہا ہے، پہلے خانقاہوں اور مدارس کے ساتھ تھا، اس کا صاف مطلب کیا یہ نہیں ہے کہ اب ہدایت کا نظام خانقاہوں اور مدارس سے وابستہ نہیں ہے۔ کیا یہ وہی سوچ نہیں جو محمد یوسف لدھیانوی کو خط لکھنے والے تبلیغی کی تھی؟ اگر وہ جاہل تبلیغی تھا تو طارق جمیل تو تبلیغی جماعت والوں کے عالم اور عالمی مبلغ ہیں۔ خیر طارق جمیل کو بھی یہ عمدہ تبلیغی فہم وراثت میں ملا، کیونکہ یہی سوچ تبلیغی جماعت کے مولوی زکریا بھی رکھتے تھے۔

تبلیغ کام مدارس سے زیادہ اہم

تبلیغی جماعت کے اکابرین تک کا یہی موقف ہے کہ مروجہ تبلیغ والا کام مدارس و خانقاہوں سے اونچا ہے، لیجیے پڑھیے۔مولوی زکریا صاحب تبلیغی جماعت کے کام کے بارے میں کہتے ہیں کہ:

''دیکھو تبلیغ کا کام جو آج چل رہا ہے بہت اونچا عمل ہے۔ یہ کام مدرسے سے بھی اونچا ہے، خانقاہ سے بھی اونچا ہے۔ یہ کام نہ مدارس میں ہو رہا ہے نہ خانقاہ میں۔ یہ بات میں علماء اور مولویوں سے کہتا ہوں۔ اس بات کے کہنے کا صرف ہم (تبلیغی دیوبندیوں) ہی کو حق ہے، ہم کہہ سکتے ہیں''۔(ملفوظات شیخ الحدیث صفحہ ۴۶)

غیر ممکن ہے کہ حالات کی گھتی سلجھے
اہل دانش نے بہت سوچ کے الجھائی ہے

دیوبندی علماء کے قلم سے تبلیغی موقف کی پہلی تردید

ہوسکتا ہے کہ کوئی تبلیغی یہ کہہ دے کہ اس پر اعتراض ہی کیا ہے، کیونکہ تبلیغ کا بہت فائدہ ہو رہا ہے لہٰذا اس کام کو مدارس یا خانقاہوں سے اعلی وافضل بتانے میں کون سی غلطی ہے؟ تو اس کا جواب بھی خود دیوبندی علما ہی نے بیان کر دیا۔ دیوبندی مولوی محمد فاروق کہتے ہیں کہ:

''پس یہ کہنا کیونکر درست ہے کہ اس حیثیت سے کہ تبلیغ کا فائدہ عمومی ہے اور مدارس و خانقاہوں کا فائدہ خصوصی ہے اور لہٰذا اس کا (مروجہ تبلیغ کا) فائدہ ان دونوں

سے زیادہ اہم اور اتم ہے۔ اعتراضات و جوابات ص ۵۱۔ (الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ ۵۳۷)

''اور یہ عمومی اور ضروری کام (مروجہ تبلیغ کا کام) بعض وجہ سے (یعنی عمومی ہونے کیوجہ سے ۱۲، ناقل) مدارس اور خانقاہوں سے افضل ہے'' تبلیغی جماعت پر اعتراضات کے جوابات ص ۵۔ (الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ ۵۳۷)

دیوبندی مولوی محمد فاروق صاحب تبلیغی جماعت والوں سے پوچھتے ہیں کہ:

''تمہارا یہ کہنا کہاں تک درست ہے کہ اس دور میں سنت رسول ﷺ کے مطابق زندگی گذارنے کا واحد ذریعہ یہی تبلیغ ہے۔ (اعتراضات کے جوابات ص ۸۹)

''[تمہارا] اور یہ کہنا کہاں تک صحیح ہے کہ ایک تبلیغی سفر کا وہ فائدہ ہے جو مدارس اور خانقاہوں کے مہینوں کے قیام میں نہیں''۔ (کیا تبلیغی کام ضروری ہے ص ۱۵ حصہ سوم)

''اور [تمہارا] یہ کہنا کہاں تک روا ہے کہ یہ (تبلیغی جماعت) ایسا ادب اور سلیقہ پیدا کر دیتی ہے جو دینی مدارس کے طلباء اور خانقاہوں کے اہل ارادت میں کم دیکھا جاتا ہے''۔ (ص ۱۶)

''اور [تمہارا] یہ کہنا کہاں تک صحیح ہے کہ ''دین کی فکر اور آخرت کی رغبت دلوں میں پیدا کرنے کے لئے تبلیغی جماعت سے بہتر کام کا اور کوئی طریقہ نہیں''۔ (ص ۸۷ حصہ اول)

''اور [تمہارا] یہ کہنا کہاں تک درست ہے کہ ''اگر غور سے دیکھا جائے تو ہماری موجودہ ضرورت کے لئے یہ ادارے (مدارس اور خانقاہیں) کافی نہیں''۔

''اور [تمہارا] یہ کہنا کہاں تک درست ہے کہ ''یہ جماعت...... ہدایت کے لئے

ایک ایسا معجون مرکب ہے کہ اس کے بعد پھر کسی اور چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی ۔(ص۳۳)

اور عام لوگوں کے لئے اصلاح نفس کا اس سے بہتر کوئی اور طریقہ نہیں ہوسکتا اور یہ کہنا کہاں تک مناسب ہے کہ ''دین پھیلانے کی کوشش (جماعت تبلیغی کے تحت) کے دوران ذکر کا ثواب گھر بیٹھے یا خانقاہ میں ذکر کرنے سے کہیں زیادہ ہے۔(ص۹۸)

میں تبلیغ (مروجہ) کو اتنا ہی ضروری سمجھتا ہوں جتنا اصلاح نفس۔

(اعتراضات کے جوابات ص۱۲۳)(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ،۵۳۷تا۵۳۹)

یہ سب سوالات خود دیوبندی مولوی صاحب تبلیغ جماعت والوں سے ان کی کتابوں کے حوالے درج کر کے پوچھ رہے ہیں۔اس لیے کہ تبلیغی حضرات اپنی مروجہ تبلیغ کو مدارس وخانقاہوں اور علما سے بھی افضل سمجھتے ہیں۔جیسا کہ اوپر حوالہ جات درج ہوچکے۔

دوسری تردید

دیوبندی مولوی محمد فاروق تبلیغی جماعت والوں کے ایسے متعدد حوالہ جات درج کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ:

''کیا یہ مدارس اور خانقاہوں اور علماء ومشائخ کی کوششوں کو حرف غلط کیطرح مٹانے کی کوشش نہیں ہے۔اور علماء اور علماء کی کوششوں کی تنقیص وتحقیر،تنفر وتنفیر،اور ان کی کوششوں کو بے وقعت کر کے دلوں سے عظمت نکال دینے کی باتیں نہیں ہیں''۔(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم ص۵۴۵)

دیوبندی قاضی صاحب اپنے دیوبندی مفتی جمیل تھانوی صاحب کا جواب نمبر ۱۵/ لکھتے ہیں کہ:

''چونکہ افضل ترین دینی کام علم دین کے مدرسے اور اصلاح واخلاق کے سلسلے یا خانقاہیں ہیں ان کو کوتاہی والا سمجھنا بے انتہا جہالت اور بے راہی ہے اور ایسے لوگوں کو اس اہم ترین کام سے ہٹانا اور اس [تبلیغی جماعت] میں لگانے کی کوشش مرتبہ عالیہ سے اسفل کی طرف لانا ہے''۔(شاہراہ تبلیغ صفحہ ۴۷)۔

لہذا قاضی صاحب کی اس عبارت کو پیش نظر رکھتے ہوئے تبلیغی جماعت اپنے اس طریقے پر بھی نظر ثانی کرے کہ لوگوں کو افضل سے اسفل کی طرف کیوں لا رہے ہیں؟ اور افضل ترین دینی کام کرنے والوں کو وہاں سے ہٹا کر ''چلے، سہ روزوں'' جیسی بدعات [بقول قاضی] میں کیوں مبتلا کر رہے ہیں۔

تبلیغی جماعت والے مدارس وخانقاہوں سے اپنی مروجہ تبلیغ کو افضل محض اس لیے بتاتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک نہ ہی علما کی کچھ وقعت ہے اور نہ ہی مدارس کی، نہ ہی مشائخ کی اور نہ ہی خانقاہوں کی۔ جس کے ثبوت پر متعدد حوالہ جات بیان ہو چکے ہیں۔ اور پھر مروجہ تبلیغ، سہ روزے، چلے، سال، گشت، شب جمعہ، جیسے مروجہ تبلیغی امور کو خود اکابر علمائے دیوبند نے بدعت ضلالہ قرار دیا ہے، لہذا ایسی صورت میں اسی مروجہ تبلیغ کو مدارس وخانقاہوں سے کیونکر افضل قرار دیا جا سکتا ہے؟

تبلیغی جماعت کی بدعات وخرافات، اور دین اسلام کی کھلی مخالفت، چلے، سہ روزے، سال، شب جمعہ، گشت، اجتماعی دعا اور دیگر مروجہ تبلیغی کاموں کو خود علماء دیوبند نے بدعت وخود ساختہ کام قرار دیا، ملاحظہ کیجیے

تبلیغی جماعت بدعات کا پلندہ ہے

قاضی عبدالسلام دیوبندی لکھتے ہیں کہ:

''اب یہ موجودہ سلسلہ جو تبلیغ کے نام سے جاری ہوگیا ہے۔ یہ بہت سے اجزاء کا مجموعہ ہے۔ جیسا کہ حضرت مفتی [جمیل دیوبندی] صاحب نے اس کے بیش اجزاء بنائے ہیں، کچھ صحیح کچھ غلط......عوام میں اس مجموعے کا نام تبلیغ ہے۔ اولاً تو ظاہر ہے کہ غلط اور صحیح کا مجموعہ غلط ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ پانی اور نجس پانی کا مجموعہ نجس ہی ہوتا ہے......ثانیاً تبلیغ کا یہ موجودہ نظام کذائی اور معمولات رائجہ حضور ﷺ سے منقول نہیں ہیں اور عوام ان کو دین کی عقیدت اور فلاح آخرت اور ثواب کی نیت سے برتتے رہے ہیں۔ بلکہ اس بدعتی نظام کو مقبول اور نامقبول کے درمیان معیار بنائے ہوئے ہیں۔ اور یہ حقیقت عندالشرع بدعت ضلال ہے''۔ (شاہراہ تبلیغ ۷۷)

اب تبلیغی جماعت کی بدعات وخرافات اور خلافِ اسلام امور میں سے صرف چند ملاحظہ کیجیے جن کی خود اکابرینِ علمائے دیوبند میں سے بہتوں نے سختی سے تردید کی ہے۔ اوران وجوہات کی بناء پر تبلیغی جماعت کو بدعتی قرار دیا۔

[۱] شب جمعہ کا اجتماع بدعت

تبلیغی جماعت کے شب جمعہ کے بارے میں بھی اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ قاضی عبدالسلام صاحب نے بدعت کا فتویٰ دیا۔ کہتے ہیں کہ:

''تبلیغی جماعت والے شب جمعہ کے اجتماع کو دین کا ایک بنیادی عمل، ثواب اور

شعار دین سمجھتے ہیں ......اس میں ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب سمجھتے ہیں ...... بدعت ہے۔(شاہراہِ تبلیغ صفحہ ۷۰ مفتی جمیل)

دیوبندی قاضی عبدالسلام تبلیغی جماعت والوں سے سوال نمبر ایک یہ کرتے ہیں کہ:

''نمبر 1:اس عمل کے لئے شب جمعہ کی تخصیص کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟''

(شاہراہ تبلیغ)

اب تبلیغی جماعت والے بتائیں کہ شب جمعہ کی تخصیص کی کیا شرعی حیثیت ہے؟

خلیفہ تھانوی قاضی عبدالسلام کہتے ہیں کہ:

''شب جمعہ کا یہ اجتماع اہل تبلیغ کے ہاں مقدس مذہبی اجتماع اور عظیم الشان عمل ثواب ہے۔ اور بہ نیت تقرب اور ثواب کے کسی بھی عبادت کے لئے شب جمعہ کی تخصیص رسول اللہ ﷺ کی جانب سے ممنوع ہے۔ **قال رسول اللہ ﷺ لا تخصو لیلة الجمعة بقیام من بین اللیاتی لحدیث ۱۲ مشکوة شریف**
[ترجمہ] مت خاص کرو شب جمعہ کو کسی عبادت کے لئے اور راتوں میں سے ...... الخ (شاہراہ تبلیغ صفحہ ۲۰،۲۱)

دیوبندی قاضی صاحب تو حدیث سے استدلال کرتے ہوئے شب جمعہ کی تخصیص رسول اللہ ﷺ کی جانب سے ممنوع قرار دے رہے ہیں لیکن تبلیغی جماعت والے لوگوں کو گھروں سے بلا بلا کر شب جمعہ کی مروجہ عبادت کروا کر بدعتی بنا رہے ہیں۔**لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم**

''شب جمعہ کی تخصیص بدعت'' دیوبندی مولانا فاروق

۞......اسی طرح دیوبندی مولانا فاروق صاحب اس شب جمعہ کی تخصیص پر گفتگو کرتے ہوئے ''براہین قاطعہ'' کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شب جمعہ کو تمام راتوں میں شب بیداری کے لئے خاص مت کرو اور نہ جمعہ کے دن کو اور دنوں میں سے روزہ کے ساتھ خاص کرو۔ ہاں اگر اس کے کسی معمولِ روزہ میں جمعہ ہی آپڑے تو وہ اور بات ہے''......

اس حدیث میں ارشاد ہوا کہ تم جمعہ اور شب جمعہ کو صوم وصلوۃ کے واسطے خاص مت کرو۔ کیونکہ صوم وصلوۃ نوافل مطلق اوقات میں یکساں ہیں خصوصیت کسی وقت کی بدوں ہمارے حکم درست نہیں۔ پس مطلق کو مقید کرنے سے منع فرمایا۔ جیسا کہ جن جن امور کے واسطے جمعہ کو مخصوص کیا ہے۔ مثلاً صلوۃ جمعہ مع لوازمہا اس کے اطلاق کو منع فرما دیا ہے کہ صلوۃ جمعہ کسی اور دن میں نہیں ہوسکتی۔

لہذا صاف واضح ہوگیا کہ یوم وشب جمعہ کو مقید کرنا جس میں وہ مطلق ہیں اور مطلق بنانا جس میں وہ مقید ہیں دونوں ممنوع ہیں۔ پس اس حدیث میں حکم ہوگیا کہ ہمارے ارشاد کے موافق سب کام کرو۔ اپنی رائے سے تغیر وتبدل مت کرو۔ مگر ہاں جس کو شارع مثنیٰ کردیویں کہ وہ دوسری حدیث سے ثابت جاوے تو وہ شارع ہی کے حکم ہے تبدل وتغیر نہیں۔

اور قول حضور علیہ السلام ''لا تختصوا'' بھی مطلق وارد ہوا ہے۔ تخصیص خواہ اعتقاد وعلم میں ہو خواہ عمل میں دونوں ناجائز ہوجاویگی سو یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ تخصیص فعلی اگر منصوص مطلق میں واقع ہووے گی وہ بدعت اور داخل نہی ہے۔ (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ :اول ص۲۳۲،۲۳۳)

دیوبندی علما کے ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ

۞ ......''تبلیغی جماعت والے شب جمعہ کے اجتماع کو دین کا ایک بنیادی عمل ،ثواب اور شعار دین سمجھتے ہیں۔

۞ ......اس میں ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب سمجھتے ہیں جب کہ بدعت ہے۔

۞ ......تبلیغی جماعت کی شب جمعہ کی تخصیص بدعت ہے۔لہٰذا جو تبلیغی جماعت والے شب جمعہ لگاتے ہیں وہ دیوبندی علما کے مطابق بدعت پر عمل کر کے بدعتی ٹھہرا،اور بدعتی کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

[۲] دعا بالجہر بدعت

دیوبندی مولانا فاروق صاحب نے تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھا کہ:

''مروجہ تبلیغی جماعت میں دعا کا بہت زیادہ اہتمام ہے۔اس میں شک نہیں کہ دعا ہر امر میں جائز اور عمدہ اور فی نفسہ بہترین عبادات ہے۔ **کما جاء فی الحدیث الدعاء مخ العبادة.او کماقال.**

لیکن جماعت تبلیغ میں جو صورت اور ہیئت اختیار کی جاتی ہے۔اور اہتمام کیا جاتا ہے کہ تبلیغ کے موقع پر،اجتماعات میں اور تبلیغی اسفار میں مسجد سے نکل کر باہر ریل اور موٹر پر سوار ہوتے وقت اور ریل سے اتر کر پلیٹ فارم پر وغیرہ۔جس ہیئت سے اجتماعی طور پر ہاتھ اٹھا کر جہر کے ساتھ ایک آدمی دعا کرتا ہے۔اور سب لوگ بلند آواز سے آمین

کہتے ہیں۔ اور دیر تک ایسا کیا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے آیا یہ شرعاً ثابت ہے یا نہیں۔ خیر القرون میں اور زمانہ مابعد میں اب تک اس کا وجود نہیں ملتا۔ لہٰذا اس ہیئت اجتماعی کے ساتھ بالاہتمام اور بالجبر دعا مستقل ایک بدعت ہے۔

(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: اول صفحہ ۱۸۴)

دیوبندی مصنف مختلف دلائل وحوالہ جات تبلیغی جماعت کی مروجہ دعا کے بدعت ہونے پر پیش کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ:

''بصیرت کے لئے یہ چند تصریحات حکمائے امت علماء ربانیین پیش کی گئیں۔ ورنہ جو شخص رسالہ ہذا کا بہ نظر غائر مطالعہ کرے گا۔ اور اس میں مذکورہ قوانین الہیہ اور اصول شرعیہ کو پیش نظر رکھے گا۔ وہ اس دعا بہ ہیئت کذائیہ اور تبلیغ مروجہ کی حیثیت کو واضح طور پر سمجھ لے گا''۔ (الکلام المفید فی احکام التبلیغ: اول صفحہ ۱۹۴)

دیوبندی مولوی فاروق نے اپنے اکابرین گنگوہی، تھانوی وغیرہ اور دیگر علماء کے حوالہ جات بیان کر کے اپنے اس دعوے کو مزید پختہ کیا کہ تبلیغی جماعت کی دعا بالجہر اجتماعی بدعت ضلالہ ہے۔ مزید کسی کو تفصیل دیکھنی ہو تو دیوبندی مولانا فاروق کی مذکورہ کتاب کے صفحہ ۱۸۴ تا ۱۹۸ مطالعہ کر سکتا ہے، اور انہی صفحات پر تبلیغی جماعت والوں کے جواز کی تردید بھی سوال وجواب کی صورت میں دیوبندی مصنف نے کی ہے۔

دیوبندی علما کے ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ:

❁......تبلیغی جماعت میں مخصوص صورت تبلیغ کے موقع پر، اجتماعات میں، مسجد سے نکل

کر باہر ریل، موٹر پر سوار ہوتے وقت اور ریل سے اتر کر پلیٹ فارم وغیرہ پر اجتماعی طور پر ہاتھ اٹھا کر جہر کے ساتھ دعا ہوتی ہے اور سب لوگ بلند آواز سے آمین کہتے ہیں۔ خیر القرون میں اور زمانہ مابعد میں اب تک اس کا وجود نہیں ملتا۔

۞ ...... جب اس کا ثبوت نہیں ملتا تو دیوبندی علما کا حکم یہ ہے کہ ''اس ہیئت اجتماعی کے ساتھ بالا ہتمام اور بالجبر دعا مستقل ایک بدعت ہے''۔ لہٰذا تبلیغی جماعت والے مروجہ ہیئت کے ساتھ جو اجتماعی دعا کرواتے ہیں وہ خود ان کے اپنے علما اور مسلک دیوبند کی اصول بدعات کے مطابق بدعت ہے۔ الہٰذا تبلیغی جماعت والے اس عمل کی وجہ سے بدعتی ٹھہرے۔

اگر کوئی تبلیغی یہ کہتا ہے کہ نہیں جی! دعا مانگنے میں کیا حرج ہے، یہ بدعت کیونکر ہوسکتی ہے تو عرض ہے کہ جناب تمام تبلیغی دیوبندی نماز جنازہ کے بعد دعا کو بدعت کیوں کہتے ہیں؟ اگر یہاں دعا کرنے میں کچھ حرج نہیں تو نماز جنازہ کے بعد کیا حرج ہے؟ بحرحال وہ ایک الگ مسئلہ ہے جس کے جواز پر دلائل موجود ہیں، لیکن تبلیغی جماعت تو اپنے علما کے فتوؤں سے بدعتی ٹھہری۔

[۳] تبلیغی جماعت کی دعائیں بدعت

یہی دیوبندی مولوی فاروق صاحب مزید آگے لکھتے ہیں کہ

''دعا ایک امر مشروع ہے اس پر وصف جہر اور اجتماع اور طوالت زائدہ کا انضمام کر دیا گیا ہے۔ اس کے لئے تداعی اور اہتمام اور التزام بھی ہے۔ باقاعدہ اس کے لئے پروگرام بنائے جاتے ہیں۔ اعلان و اشتہار ہوتا ہے کہ دعا ہو گی۔ فلاں حضرت دعا

کرائیں گے۔ جیسا کہ دیوبند کے جشن صد سالہ میں پروگرام بنا کر بذریعہ اشتہار اعلان کیا گیا کہ ۷۰/منٹ یعنی ایک گھنٹہ دس منٹ دعا ہوگئی۔ اور حضرت جی دعا کرائیں گے......

پھر اہتمام کے ساتھ دیر دیر تک جہر کے ساتھ کوئی نہ کوئی حضرت یا امیر جماعت دعا کراتے ہیں۔ مجمع کثیر بلند آواز سے آمین کہتا ہے رقت طاری ہوتی ہے۔ لوگ بلند آواز سے گریہ وزاری کرتے ہیں۔ پھر اس کا چرچہ کیا جاتا ہے۔ جہاں جہاں لوگ پہنچتے ہیں اس کی خوبی بیان کرتے ہی۔ مثلاً کتاب ''کیا تبلیغ ضروری'' کی جلد ۳/۱۳۳ پر مرکز کے معمولات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

''ناشتہ کے بعد پھر تعلیم وتقریر کی مجلس شروع ہوگئی......آخر میں طویل دعا ہوئی۔ مجلس کے درمیان میں امیر بیٹھ کر دعا کر رہا تھا۔ حاضرین رو رو کر آمین کہہ رہے تھے۔ دعا میں انسانی کمزوریوں اور اللہ تعالیٰ کی عظمتوں کو اس طرح نمایاں کیا جا رہا تھا اور انسان کی فطرت میں دبے ہوئے جذبات کو اس طرح ابھارا جارا تھا کہ دل دہلے پڑ رہے تھے۔ دعا کے بعد جماعتوں کی روانگی کا پروگرام تھا...... یہ پروگرام جو میں نے لکھا کسی ایک دن کا قصہ نہیں بلکہ یہاں کا روزانہ کا معمول ہے''۔

(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: اول صفحہ ۱۹۹)

[۴] تبلیغیوں کا رو رو کر دعائیں کرنا بدعت

تبلیغی جماعت والے رو رو کر دعائیں کرتے ہیں، بالخصوص طارق جمیل تبلیغی تو اس معاملے میں سب سے آگے نظر آتے ہیں۔ دیوبندی تبلیغی ہم پر غصہ نہ ہوں کیونکہ اس

طریقے سے رورو کر دعائیں کرنے کو بھی دیوبندی مولانا فاروق نے طریقہ سلف اور سنت سے خارج یعنی بدعت قرار دیا۔ چنانچہ دیوبندی مصنف لکھتے ہیں کہ ماہنامہ ''الفرقان'' لکھنو میں ہے کہ:

''جب دعا کرتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ نہ اس سے پہلے دعا کی نہ اس کے بعد دعا کریں گے۔ سب کچھ اسی دعا میں مانگ لینا ہے۔ اور سب کچھ اسی دعا میں کہہ دینا ہے۔ دعا کی کیفیت، ان کے مضامین، اس کی آمد اور جوش وخروش، ان کی رقت انگیزی اور اس کی تاثیر بے مثال جب دعا کرتے حاضرین کا عجب حال ہونا، خاص طور پر جب اردو الفاظ ادا کرتے تو آنسوؤں کا سیلاب امنڈ آتا، دور دور سے رونے والوں کی ہچکیاں سننے میں آتیں۔ اپنے گناہوں کی توبہ، مغفرت، آخرت کی سرخ روئی، دین کی عظمت، تمام انسانوں کے لئے ہدایت طلبی یہ سب باتیں اللہ سے طلب کی گئیں۔ دعا یوں مانگی گئی جس طرح دعا مانگنے کا حق ہوتا ہے۔ کوئی آنکھ نہ تھی جو نہ روئی ہو۔ کوئی زبان نہ تھی جو ہلی نہ ہو، کوئی دل نہ تھا جو پھٹ پڑنے پر نہ آیا ہو'' ...... (اس طریقہ دعا کو بیان کرنے کے بعد دیوبندی مصنف کہتے ہیں کہ) ......

''صاحب الاکلیل کے قول مذکورۃ الصدور کی تصدیق ہو جاتی ہے (ترجمہ) لوگوں کو تم بہت دیکھو گے کہ وہ دعا میں آواز بلند کرنے کا قصد کرتے ہیں اور اس وقت عوام کو بسا اوقات ایسی رقت ہوتی ہے کہ آہستہ دعا مانگنے کی صورت میں حاصل نہ ہوتی اور یہ رقت عورتوں اور بچوں کی رقت کے مشابہ ہوتی ہے [خارجة عن السنة و سمت الوارد فی الآثار] جو کہ طریقہ سلف اور سنت سے خارج ہے''۔ [اس عبارت کے بعد لکھا]

پس اس انضمام واہتمام والتزام کی وجہ سے یہ امر مشروع مجموعہ یجوز والا یجوز ہوکر مستقل طور پر حکم میں لا یجوز اور غیر مشروع اور بدعت ہوگیا۔اور پھر تبلیغ میں بوجہ اس امر غیر مشروع کے انضمام واہتمام والتزام کے کہ کوئی تبلیغی سفر،کوئی تبلیغی تقریر،کوئی اجتماع اس سے خالی نہیں رہتا۔تبلیغ کو بھی مجموعہ یجوز ولا یجوز بنادیتا ہے۔

پھر اگر دعا بہ ہیئت کذائیہ مشروع بھی ہوتی تو بوجہ وظیفہ تبلیغ نہ ہونے کے اور بوجہ ہئیت ترکیبیہ کے موجود د بوجود شرعی نہ ہونے کے بدعت کے حکم میں داخل ہوتا۔

(الکلام المفید فی احکام التبلیغ:اول صفحہ ۲۲۰،۲۰۱)

سنی تبصرہ......

دیوبندی مصنف نے تبلیغی جماعت کے مروجہ انداز دعا کے بدعت ہونے پر مزید آگے تین صفحات میں اپنے دلائل پیش کیے ہیں۔جس تبلیغی جماعت والے کو دیکھنا ہو وہ الکلام المفید کے صفحہ ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳ کا مطالعہ کرسکتا ہے۔ بہر حال خود یوبندی مولانا فاروق صاحب کے مطابق آج کل جس طرح رو رو کر تبلیغی جماعت والے بالخصوص طارق جمیل دعا کرتے ہیں وہ سنت سے خارج،سلف کے خلاف اور بدعت ہے۔

[۵] تبلیغیوں کا مسجد میں سونا بدعت

☆ دیوبندی قاضی عبدالسلام صاحب لکھتے ہیں کہ:

"تبلیغی رفقاء کا معمول ہے کہ علاقے میں کسی مرکزی مقام کو مخصوص کئے ہوئے ہر جمعرات کی شام کو وہاں جمع ...... تشکیل میں نام درج کرنے والے مسجد میں تقرب اور

ثواب عظیم سمجھتے ہوئے رات گزار کر نماز فجر کے بعد حسبِ دستور ان کی رخصتی ہوتی ہے۔ جماعتوں کی رخصتی کے وقت کو خاص ساعت مقبولہ سمجھتے ہوئے نہایت زاری کے ساتھ دعا مانگتے ہیں اور اس عمل خروج کو ایک مجاہدانہ اور متعبدانہ رفیع الشان عمل مقدس جانتے ہیں......(شاہراہ تبلیغ ۲۰)

یعنی تبلیغی جماعت والے مسجد میں تقرب اور ثواب عظیم سمجھتے ہوئے شب باشی کرتے ہیں۔ خلیفہ تھانوی قاضی عبدالسلام دیوبندی تبلیغی جماعت والوں سے سوال نمبر دو یہ کرتے ہیں کہ:

'نمبر 2: رات کو مسجد میں عبادت اور کار ثواب سمجھتے ہوئے سونا'' (شاہراہ تبلیغ ۲۱)

یعنی تبلیغی جماعت والے یہ عمل ثابت کریں جو کہ خلاف شرع ہے۔ اور پھر قاضی عبدالسلام صاحب تبلیغی جماعت کے اس عمل کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''اور رات کو مسجد میں سونا اگر بہ ضرورت یا بہ سبب کسی مجبوری کے ہو تو جائز ہے، جیسے مسافر کے لئے یا معتکف کیلئے یا طالب علم کیلئے جیسے اہل صفہ تھے سوائے اس کے ناجائز ہے۔ حضرت علامہ تھانوی نے فتاویٰ امدادیہ تتمہ ثانیہ کے صفحہ ۱۹۰/ پر درمختار سے ایسا نقل فرمایا ہے ''اور جب بغیر کسی مجبوری کے مسجد میں سونے کو عمل دین کار ثواب جانتے ہوئے عادت ڈالی جائے تو گمراہی اور بدعت قبیحہ ہوگی کیونکہ ناجائز کو کار ثواب جاننا گمراہی ہے۔ اور پھر اس کو عام عادت بنانا بدعت ہے''۔ (شاہراہ تبلیغ ۲۱)

......صاف لفظوں میں دیوبندی قاضی صاحب تبلیغی جماعت کے اس عمل کو

بدعت وگمراہی قرار دے رہے ہیں۔

۞......ہوسکتا ہے کوئی کہہ دے کہ تبلیغی جماعت والے بھی طالب علم ہیں اس لیے ان کا سونا بھی جائز ہے تو یہ تاویل بھی باطل ہے کیونکہ یہ بات تو دیوبندی قاضی صاحب کے بھی سامنے تھی لیکن پھر بھی انہوں نے تبلیغی جماعت کے اس عمل کو بدعت وگمراہی ہی کہا اور اس کی تردید کرتے ہوئے تبلیغی جماعت سے اس عمل کا ثبوت طلب کیا۔ قاضی صاحب نے استدلال ہی اس لئے کیا کہ ان کے مطابق تبلیغی جماعت کا یہ عمل اس حدیث کے خلاف ہے۔

[۶] ﴿تبلیغی جماعت کا یوم جمعہ کا سفر ممنوع﴾

دیوبندی قاضی عبدالسلام تبلیغی جماعت والوں سے سوال نمبر تین، یہ کرتے ہیں کہ:

''نمبر 3: تبلیغی سفر کے لئے یوم الجمعہ قبل الزاول وقت کو مخصوص کرنا۔ اور اس دن کے خروج کو شرعاً واجب، سنت، مستحب یا بہ نسبت اور دنوں کے زیادہ اجر وثواب جاننا۔

(شاہراہ تبلیغ)

تبلیغی جماعت کے اس عمل کا رد کرتے ہوئے دیوبندی قاضی صاحب نے لکھا کہ:

''جمعہ کے دن قبل زوال سفر کے متعلق فقہائے کرام کے مختلف اقوال ہیں۔ جمعہ کے دن زوال کے ساتھ ظہر کا وقت داخل ہو جاتا ہے اور اذان کے ساتھ خطبہ واجبہ اور فرض آخر الفرائض نماز جمعہ کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ بنابرین تمام فقہائے کرام کے نزدیک زوال کے بعد نماز سے پہلے سفر کرنا حرام ہے، سوائے ان لوگوں کے جن کو

قانون شرعی کی رو سے جانے کی اجازت ہوتی ہے، اس میں کسی کو اختلاف نہیں۔

اور جمعہ کے دن بعد الفجر قبل الزاول جانے میں آئمہ اربعہ میں اختلاف ہے۔ ابن القیم نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ امام احمد کے تین قول ہیں۔ حضرت امام مالک کے نزدیک قول مختار یہ ہے کہ جو طلوع فجر کے وقت حاضر ہو وہ نماز جمعہ سے پہلے سفر نہ کرے۔ حضرت امام شافعی کے دو قول ہیں قول قدیم میں جائز اور قولِ جدید میں حرام ہے۔ جیسے سفر بعد الزاول حرام ہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک زوال سے پہلے دینی سفر ہو یا دنیوی سفر مطلقاً بطور رخصت جائز ہے یعنی بہ مجبوری اگر قافلہ انتظار نہ کرتا ہو اور ضرورت ہو تو جانا جائز ہے۔ البتہ عزیمت اور فضلیت نہ جانے میں ہے...... بضرورت جائز ہے۔ بنا برین اس عمل کو اور ایسے ہر اس عمل کو جو فی نفسہ مباح اور جائز ہو۔ جب بہ عقیدت ثواب اور بہ نیتِ دین کے اس کی عادت ڈال دی جائے جس کو دیکھ کر انجان عوام اس کو عمل دین اور سنت شرعی عمل ثواب سمجھنے لگیں تو وہ عمل ایسی حالت میں پھر بدعت سیئہ اور مکروہ تحریمی عملاً حرام ہو جاتا ہے۔ طحطاوی شرح مراقی الفلاح میں جو فقہ احناف کی معتبر کتاب ہے، سجدہ شکر کی بحث میں اسی طرح لکھا ہے۔ (شاہراہ تبلیغ ۲۲،۲۳)

[۷] تبلیغی جماعت کا اجتماع ممنوع

☆ قاضی عبدالسلام دیوبندی لکھتے ہیں کہ:

”حیرت ہے کہ اہل تبلیغ جنہوں نے دین کے نام پر قربانیاں دینے کے لئے کمریں باندھ رکھی ہیں پھر بھی شب جمعہ کی حضور ﷺ کی جانب سے ممنوع اجتماع کو بلا

دلیل عمل قربت اور عمل ثواب بنالیا ہے اور جمعہ کے دن خروج اور سفر کو باوجود حرام وحلال کے اندر مختلف فیہ ہونے کے اسی جامع مسجد ہی سے جہاں رات گزاری تھی جائز کیا ثواب عظیم بنالیا۔ اور کسی خاص علاقے اور خاص قوم کا رونا بھی نہیں ساری امت کو اسی ڈگر پر لا ڈالنے کے لئے روایات شرعیہ کے بغیر قرآن اور حدیث کے برخلاف بانی سلسلہ حضرت شیخ کی تعلیم کے برخلاف امت حبیب ﷺ کو ایک عام دعوت کے ذریعے بگاڑنے کی جدوجہد کو جہاد فی سبیل اللہ قرار دیا۔ یاللعجب۔" (شاہراہِ تبلیغ صفحہ ۲۴)

[۸] تبلیغی جماعت سنت سے محروم

اشرفعلی تھانوی دیوبندی حکیم الامت کے خلیفہ خاص قاضی عبدالسلام لکھتے ہیں کہ:

"جمعرات کے دن جس کو یوم الخمیس کہا کرتے ہیں یا ہفتے کے دن سفر سنت رسول ﷺ تھی جس سے اہل تبلیغ (تبلیغی جماعت) محروم کر دئے گئے۔ کیونکہ بدعت منحوس کا یہی منحوس اثر ہے کہ بدعتی سنت سے محروم کرہی دئے جاتے ہیں۔

(شاہراہِ تبلیغ صفحہ ۴۳)

پتہ چلا کہ تبلیغی جماعت کا سفر خلافِ سنت بھی ہے اور تبلیغی جماعت بدعتی بھی ہے۔

[۹] تبلیغی جماعت کا جمعہ کی صبح کا سفر بدعت

☆ دیوبندی قاضی عبدالسلام لکھتے ہیں کہ:

"حضور ﷺ کے زمانے میں جمعہ کے دن بعد فجر چراغ کی روشنی میں آنے والوں سے جامع مسجد کے راستے بھرے ہوئے ہوتے تھے۔ پھر جب کچھ مدت گزر جانے

کے بعد وہ بات نہ رہی تو کہا گیا کہ

''اول بدعة احدثت فی الاسلام ترک البکور الی الجامع''۔

ترجمہ: پہلی بدعت جو اسلام میں پیدا ہوئی وہ جامع مسجد کو سویرے جانے کا چھوٹ جانا ہے۔سویرے جانے کو چھوڑنے کو بدعت کہا گیا ہے......ایسی جماعت [تبلیغی] جنہوں نے خدمت دین کے لئے کمر باندھ رکھی ہے اور دین کے لئے گھر بار چھوڑ کر خروج اور صحابہ کرام کی کی تقلید میں سفر اختیار کر رہے ہوں ،ایسے لوگوں کی جانب سے سویرے جمعہ کے دن تبکیر سنتِ رسول کی بجائے صبح سویرے نفیر عام باہر بھاگ نکلنا دیکھنے میں آنا باطنی سوا اعتقاد کی علامت معلوم ہوتی ہے۔ بنیاد کجی اور زریغ وفساد کی غمازی کرتا ہے...... بدعت منحوس کا یہی نتیجہ ہوتا ہی ہے کہ اپنی مصنوعی بدعت کو احسن اور اہم اور شرعی طریق سنت کو غیر اہم سمجھتے ہوئے راہ شریعت سے بھٹک کر گمراہ ہو جاتے ہیں، سویرے آنا یا دیر میں آنا تو درکنا یہاں تو [تبلیغی جماعت والے] رات کے آئے ہوئے جامع مسجد ہی سے صبح سویرے جانے میں تبکیر سے کام لیتے ہیں۔صحابہ کرام کا عمل تھا جمعہ کے لئے آنے میں تبکیر اور ہمارے تبلیغی مجاہدوں کا عمل جمعہ کے دن جامع مسجد سے پہلے جانے میں تبکیر ،بُرا ہو جہالت کا۔العیاذ باللہ۔(شاہراہِ تبلیغ ۳۵،۳۶)

دیوبندی قاضی صاحب اس بحث کے بعد مزید کہتے ہیں کہ:

''اب ناظرین خود فیصلہ فرمالیں کہ کیا نبی علیہ السلام کا عمل اور حضور ﷺ کے یاروں کا عمل جمعہ کے دن کیا تھا جامع مسجد اور شہر آنا تھا یا جانا تھا۔

برعکس نہند نام زنگی کافور

کیا صحابہ کرام کو جمعہ کے دن تبلیغ میں جا کر کروڑوں کا ثواب کمانے کی ضرورت نہ تھی۔

العیاذ باللہ۔ دین ہی کے نام سے عام امتِ محمدی کو دین کے راستے سے بہکانے اور ہٹا ڈالنے کا نام تبلیغ (جماعت) رکھا گیا ہے۔ (شاہراہ تبلیغ ۳۶)

جی تبلیغی حضرات! یہ پول کوئی سنی عالم دین نہیں کھول رہا اور یہ فتوے کوئی سنی عالم دین نہیں لگا رہا بلکہ دلائل کی روشنی میں دیوبندی قاضی صاحب اپنی تبلیغی جماعت کو بدعتی قرار دے رہے ہیں۔ حق وہ جو دشمن بھی قبول کرے۔

[۱۰] تبلیغی جماعت چلے بدعت

☆ قاضی عبدالسلام دیوبندی لکھتے ہیں کہ:

''ایک حقیقت قابل غور ہے کہ تبلیغِ دین کیلئے شریعت کی جانب سے کوئی خاص دن ،نہ کوئی خاص وقت مقرر ہے۔ بلکہ ہر وقت ہر دن جا سکتے ہیں۔ [لیکن تبلیغی جماعت والے دن و وقت مخصوص کرتے ہیں حالانکہ] علماء اصول فقہ کا ارشاد ہے کہ جو حکم شرعی مجانب شارع عام مطلق ہو۔ اس میں کوئی قید کی تخصیص اپنی جانب سے لگانا اور اس مطلق کو مقید کرنا یہ اس کو منسوخ کرنا ہوتا ہے۔ یعنی حکم شارع کو جو مطلق تھا، اس کو منسوخ کر کے اپنی جانب سے بجائے اس کے حکم کو مقید کو نافذ کیا گیا جس کی حقیقت دین کو بدل دینے کی ہوگی۔ ملخصاً (شاہراہِ تبلیغ صفحہ ۲۳)

دیوبندی قاضی عبد السلام صاحب ''سہ روزوں اور تبلیغی چلوں کی حقیقت'' کی ہیڈنگ لگا کر کہتے ہیں کہ:

''اس نظام کے متعلق اہل تبلیغ [تبلیغی جماعت] میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ دینی رغبت اور دین کی جانب توجہ پیدا کرنے کے لئے ایک محنت ہے یا اصلاح نفس کے لئے ایک

علاجی عمل ہے جیسے تصنیف و تالیف بنائے مدارس اور اربعینات شیوخ وغیرہ ہیں''۔(شاہراہ تبلیغ ۴۳)

تبلیغی جماعت کی سہ روزوں اور چلوں کے بارے میں اس تاویل کی تردید کرتے ہوئے اشرفعلی تھانوی دیوبندی حکیم الامت کے خلیفہ خاص قاضی عبد السلام صاحب لکھتے ہیں کہ:

''عرض یہ ہے کہ بیشک موجودہ پروگرام یعنی دنیوی کاروبار کو چھوڑ کر دین کی نیت سے سفر اور حرکت کرنے کو بزرگوں نے دینی رغبت پیدا کرنے اور حصول دین کے لئے محنت کی غرض سے وضع فرمایا ہوگا۔لیکن عوام کو اپنے معتقد فیہ بزرگوں سے دین کے نام پر جو کچھ مل جاتا ہے وہ اس کو دین ہی سمجھتے ہیں، ذرائع اور مقاصد میں فرق کرنا اہل علم کا کام ہوتا ہے بچارے عوم کا اتنا علمی ظرف کہاں ہے جو ذرائع اور مقاصد میں فرق کر سکیں۔

بیشک علم دین اور اعمالِ دین حاصل کرنے کے لئے سفر قدیم الایام سے افضل ترین قربات رہاہے۔البتہ یہ امر قابل غور ہے کہ موجود سہ روزے اور چلے بھی درحقیقت علم دین اور اعمال دین ہی حاصل کرنے کے لئے دئے جاتے ہیں، اگر یہی ہے تو جن اعمالِ دین اور علوم دین کو حاصل کرنے کے لئے یہ [تبلیغی] لوگ نکلتے ہیں ان کی تفصیلات تو کتابوں میں ہیں اور علم دین کی کتابوں کو تو یہ [تبلیغی] لوگ ان اسفار میں ہاتھ تک نہیں لگاتے۔ بلکہ قرآن کریم کے ناظرہ پر بھی قدرت حاصل کرنے کا اہتمام نہیں۔کاش اگر ایسا سچ مچ ہوتا تو اپنے نوجوان بچوں کو دینی مدارس کا راستہ دیتے اور خود دین سے آشنا ہونے کے لئے چند دن علماء کاملین کی صحبت کو غنیمت سمجھتے۔لیکن یہاں تو

بسترے کندھوں پر اٹھائے ہوئے صرف چلت پھرت اور مخصوص رسوم کو ادا کرنا ہی ان کے ہاں تبلیغ دین ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ان کا یہ آنا جانا علم دین ہی کے لئے ہوتا۔ چند چلوں کے بعد یہی حضرات اگر علما نہ ہو سکتے تو علماء کے محبّ اور علم دین سے رغبت والے تو بنتے، علم کی جلالت اور نعمت شان کے قائل ہو جاتے احکام علم کے سامنے انکا قول **سمعنا و اطعنا** ہوتا نہ کہ **سمعنا و عصینا**.

لیکن افسوس یہ لوگ اس موجودہ رسمی تبلیغ کے شغل میں جتنے محو ہوتے جاتے ہیں اتنے یہ لوگ علوم سے سرد مہر مستغنی اور بے نیاز ہوتے ہیں۔ بلکہ طلباء اور علماء کو بھی اپنے رنگ میں پھسانے کے لئے رنگ بہ رنگ کے حیلے استعمال کرنے کو جائز کیا، لازم سمجھتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔

...... یہ مروجہ سہ روزوں اور چلوں کا انتظام بہئیت کذائی عصر نبوت اور خیر القرون میں نہ تھا۔ بنابرین یہ [چلہ، سہ روزے] سنت نبوی نہیں اور بدعات کا لازمی نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ قلوب میں حق کی روشنی بجھ جاتی ہے......

عصر نبوت اور خیر القرون کی تبلیغ کا رنگ یہ تھا کہ جس کسی وقت اللہ تعالیٰ عز شانہ کی جانب سے جو بھی کوئی علمی عملی عطیہ بذریعہ وحی حضور ﷺ کو ملتا تھا فوراً حضور ﷺ سے صحابہ کرام حاصل کر لیتے تھے اور علماً اور عملاً اس کو اپناتے اور امت میں پھیلاتے...... **ایام کی کوئی پابندی نہ تھی**، یہی ہر مسلمان کا عمر بھر کا مشغلہ ہوتا تھا، ہزار بارہ سو سال ہوئے، سلف امت سے ان سہ روزوں اور چلوں کا بہئیت کذائی یہ مخصوص نظام بحیثیت دین کے کہیں منقول نہیں......

محبت دین [سہ روزوں، چلوں] نے خود دین ہی کی جگہ لے لی اور جو بھی کوئی عمل

ایسا ہو جو بحیثیت دین سلف سے منقول نہ ہو اور وہ دین کی عقیدت سے برتا جا رہا ہو۔ وہ علماء سلف کی اصطلاح میں بدعت ہی ہوتی ہے اور بدعت کے بارے میں وہی فرمان ہے ''کل بدعة ضلالة و کل ضلالة فی النار'' ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں ہے۔ (شاہراہ تبلیغ صفحہ ۴۳ تا ۴۸)

☆ اسی طرح قاضی صاحب نے اگلے صفحہ ۷۷ پر یہ کہا کہ:

''تبلیغ کا یہ موجودہ نظام کذائی اور معمولات رائجہ حضور ﷺ سے منقول نہیں ہیں اور عوام ان کو دین کی عقیدت سے اور فلاح آخرت اور ثواب کی نیت سے کرتے رہے ہیں بلکہ اس بدعی نظام کو مقبول اور نامقبول کے درمیان معیار بنائے ہوئے ہیں۔ اور یہ حقیقت عندالشرع بدعت ضلال ہے۔ ملخصاً (شاہراہِ تبلیغ صفحہ ۷۷)

اب تبلیغی جماعت والوں کو کیا شک باقی ہے کہ سہ روزے اور چلے بدعت نہیں؟ جب قاضی صاحب نے کہہ دیا کہ حضور ﷺ کی سنت نہیں، خیر القرون سے ثابت نہیں تو پھر تبلیغی جماعت کے ہاں صرف ذکر عید میلاد النبی ﷺ اور ایصال ثواب کی محفل گیارہویں ہی بدعت کیوں؟ یہ چلے، سہ روزے بھی تو بدعت اور جہنم میں لے جانے والے ہیں۔

تبلیغی جماعت کا گشت و بدعت

دیوبندی مولوی محمد فاروق نے ایک تبلیغی تاویل کا بھی رد کیا اور کہا کہ:

''تبلیغ مروجہ کے بعد قیود کو بدعت للدین اور امر انتظامی کہہ کر ان کو لوگ [تبلیغی] جائز باور کرانا چاہتے ہیں۔ حالانہ وہ امر انتظامی نہیں ہیں۔ امر انتظامی کی تفصیل

اور حقیقت آگے مدارس کی بحث میں آرہی ہے''۔

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۱۵۴)

پھر آگے مدارس کی بحث کے تحت لکھا کہ:

''رہے گشت واجتماعات وغیرہ، جن کو اگر امور انتظامی کہا جائے، تو انتظامی امور کا قانون یہ ہے کہ نہ تو ان کو دین سمجھا جائے اور نہ ضروری، اس کو محض وسیلوں میں سے ایک وسیلہ سمجھا جائے ...... مگر گشت کذائی کے ساتھ امر انتظامی کا سا معاملہ نہیں ہے تاکد و اصرار، تداعی واہتمام، التزام ملا یلزم سب ہی کچھ ہے جس سے اس امر انتظامی نہ سمجھا جانا اور بدعت ہونا بالکل ظاہر ہے۔ (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۳۰۰، ۳۰۱)

پھر آگے چل کر صفحہ ۱۴۳ پر دیو بندی مصنف صاحب لکھتے ہیں کہ:

''تبلیغ مروجہ کے مجموعہ مرکبہ اور ہیئت ترکیبیہ کے لئے وجود شرعی نہ ہونا بالکل ظاہر ہے قرون ثلاثہ بلکہ زمانہ مابعد میں بھی چودہ سو [1400] سال تک اس ہیئت ترکیبیہ مجموعہ کا پتہ ونشان نہیں۔ اجتماع ہو، اس میں تشکیل جماعت ہو، چلہ دیا جائے، صرف چھ باتیں ہوں۔ ہر مقام پر وہاں کی مسجد میں قیام ہو، صرف ایک رات کے لئے قیام ہو، خاص طریقے سے وقت معینہ پر گشت ہو، مسجد سے نکل کر گشت سے پہلے اور خروج سفر سے پہلے اجتماعی دیر دیر تک دعا ہو اور جہر [بلند آواز] کے ساتھ ایک آدمی دعا کرے اور سب زور زور سے آمین کہیں، پھر گشت میں لوگوں کو مسجد میں مجتمع ہونے کی کوشش ہو، اس اجتماع میں تقریر ہو، مقرر خواہ جاہل اور فاسق معلن ہی ہو، صرف فضائل بیان کرنے پر اکتفا ہو وغیرہ اور ہر جگہ اور مقام پر یہی مخصوص طریقہ اختیار کیا جائے، کہیں اس کے خلاف نہ ہو اور اگر کوئی ذرا بھی قول اور فعل میں ضرورت اور تقاضائے مقام وحال سمجھ کر

اس کے خلاف کرے تو کہا جائے کہ یہ ہمارے اصول اور معمول کے خلاف ہے۔خواہ وہ قول و فعل شریعت کے موافق ہو اور اس کو مطعون کیا جائے، تو یہ ہیئت مجموعی کذائی تو قرون ثلاثہ میں بھی نہ تھی بلکہ قرون اولیٰ سے لیکر اب تک کا زائد ہزار برس اس سے خالی ہے''۔(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۱۴۳)

خیر القرون پر بہتان

دیو بندی مولانا ابو الفضل ''تبلیغی جماعت'' والوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''یہ کتنا بڑا دھوکہ اور فریب ہے؟ [تبلیغی] کہتے ہیں دعوت و تبلیغ انبیاء والا کام ہے۔اس میں تو کوئی شک نہیں کہ دعوت و تبلیغ انبیاء والا کام ہے لیکن نبیوں کی دعوت و تبلیغ سے ان [تبلیغی جماعت] کو کیا نسبت؟ انبیاء کفار کو تبلیغ کرتے تھے۔...... حضور اکرم ﷺ نے کبھی مسلمانوں میں تبلیغی گشت نہیں کیا اور نہ صحابہ کرامؓ نے ایسا کام کیا۔اس خیر القرون میں بے عمل مسلمانوں کا وجود ہی نہیں تھا اس دور میں منافقین بھی نماز، روزہ کے مومنین کی طرح پابند تھے۔جب بے عمل مسلمانوں کا وجود ہی نہیں تھا تو یہ کام نبیوں والا، صحابہ کرامؓ والا کیسے ہو گیا؟ یہ خیر القرون پر ایک بہتان ہے کہ اس دور میں بھی ایسے بے نمازی مسلمان ہوتے تھے۔(انکشاف حقیقت: ص ۳۵)

اب دیو بندی مولوی کے اس دوٹوک فیصلہ پر ہم کیا تبصرہ کریں، ہر ایک بات بالکل واضح ہے، تو معلوم ہوا کہ تبلیغی جماعت والے اپنی مروجہ تبلیغ کے نام پر خیر القرون پر بہتان باندھتے ہیں اور ان کے نزدیک [بقول ابو الفضل دیو بندی] اس مبارک دور میں صحابہ کرام یا تابعین عظام علیہم الرضوان اجمعین بھی بے نمازی ہوتے تھے۔معاذ اللہ عزوجل!

تبلیغی چلوں پر دیو بندی علماء کے دلائل؟

عام طور پر علمائے دیو بند ہم سنیوں پر یوم ولادت مصطفیٰ ﷺ ، یا عرس ، فاتحہ ، چالیسواں پر بدعت کا [من گڑھت] فتوے لگانے کی ایک وجہ یہ پیش کرتے ہیں کہ ان میں ایام کو مخصوص کیا جاتا ہے، تعین ایام کی وجہ سے بدعت ہیں۔ حالانکہ ہم سنی ان ایام کو تعین شرعی نہیں سمجھتے بلکہ محض سہولت وانتظامی امور کے تحت کرتے ہیں۔

بہر حال خود تبلیغی جماعت والے چالیس دن مقرر کر کے تبلیغ پر جاتے ہیں جس کو ''چلہ'' کہا جاتا ہے۔ تو ہم یہی کہتے ہیں کہ اس تبلیغی چلے کا ثبوت پیش کرو۔ کیا نبی کریم ﷺ یا صحابہ کرام علیھم الرضوان اجمعین چالیس چالیس دن مخصوص کر کے اس مروجہ طریقے سے تبلیغ دین کے لئے نکلے تھے؟ کیا کسی آیت یا حدیث میں اس قسم کا ثبوت ہے؟ قیامت تک کوئی دیو بندی تبلیغی ایسا ایک حوالہ بھی پیش نہیں کر سکتا۔

اب جب خود تبلیغی جماعت والوں سے ثبوت مانگا گیا تو دیو بندی علمائے نے کیا ثبوت دیا آپ کو پڑھ کر یقیناً ہنسی آ ئیے گی۔ سوال اور جواب دونوں ملاحظہ کیجیے۔

سوال : مروجہ تبلیغی جماعت جس کے بانی حضرت مولانا محمد الیاس [کاندھلوی] صاحب ہیں لوگوں کو چلہ یعنی چالیس دنوں کا انتظام کرنے کی تربیت دیتی ہے۔ آیا یہ چلہ رسم بدعت ہے یا مستحسن؟

الجواب حامداً و مصلیاً

جس نیک کام پر چالیس روز پابندی کی جائے اس پر بہت اچھے

ثمرات ونتائج مرتب ہوتے ہیں اوراس کام سے خاصی قلبی لگاؤ
پیدا ہوتا ہے، یہ بات حدیث شریف سے ثابت ہے۔اور بہت
سے اکابرین ومشائخ کا تجربہ بھی ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم
(فتاویٰ محمودیہ جلد۴ص۲۲۲ باب التبلیغ ،سوال۱۴۰۲)

واہ سبحان اللہ! یہ ہے دیوبندی مفتی صاحب کی تبلیغی چلے کی دلیل! آخر دیوبندی مفتی نے کوئی حدیث یا نبی کریم ﷺ یا کسی صحابی رضی اللہ عنہ کا عمل پیش کیوں نہیں کیا کہ وہ چالیس چالیس دن مخصوص کر کے مروجہ انداز میں تبلیغ کے لئے جاتے تھے،ایسی دلیل پیش نہ کرنے کا مطلب صاف ہے کہ کوئی دلیل سرے سے موجود ہی نہیں۔

چلیں اگر بالفرض یہی دلیل درست مانی جائے تو اس میں تو صرف تبلیغ نہیں بلکہ کوئی بھی نیک کام چالیس دن تک کرنے کی اجازت ہے۔تو پھر اسی دلیل سے فوت شدہ مسلمانوں کے لئے ایصال ثواب کی دعائیں وختم ''چالیسواں'' بھی جائز ٹھہرا کہ نہیں؟ چالیس روز کے لیے حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت کے تذکرے، ذکر و بیان کی محفلیں جائز ٹھہریں کہ نہیں؟

دوسری بے مثال دلیل

اسی طرح دیوبندی مفتی نے تبلیغی چلے کے ثبوت و جواز پر ایک حدیث پیش کی لکھتے ہیں کہ

''صحیح بخاری شریف میں مذکور ہے کہ: نطفہ رحم میں چالیس روز گذرنے پر علقہ بنتا ہے، پھر چالیس روز گذرنے پر مضغہ بنتا ہے، پھر چالیس روز گذرنے پر اس کی روزی

،عمر، وغیرہ لکھدی جاتی ہیں‘‘ اس سے معلوم ہوا کہ تبدیل طبیعت میں چلہ کو بڑا دخل ہے ، نیز چالیس روز نماز میں با جماعت کے ساتھ مکمل طور پر ادا کرنے سے نار و نفاق سے براءت کی بشارت بھی وارد ہوئی ہے، اور چالیس روز تک مسلسل عمل صالح کرنے پر علم عطاء ہونے کی بھی بشارت ہے‘‘ (فتاویٰ محمودیہ جلد ۴ ص ۲۲۴ باب التبلیغ)

لاحول ولاقوۃ الا باللہ! یہ ہے تبلیغی جماعت کے چلے کا ثبوت! ساری دنیا میں میلاد النبی ﷺ، عرس، فاتحہ، چالیسواں، برسی پر نبی پاک ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کے عمل سے واضح ثبوت مانگنے والے دیوبندی تبلیغی آج اپنا اصول کیوں بھول گے؟ آج تبلیغی جماعت کے چلے پر نبی پاک ﷺ یا کسی صحابی رضی اللہ عنہ کا عمل کیوں نہیں پیش کرتے؟ تبلیغی دیوبندی حضرات صرف ایک ہی حدیث دیکھا دیں جس میں مروجہ تبلیغی طریقہ سے نبی پاک ﷺ یا کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے تبلیغی چلہ لگایا ہو۔ لیکن قیامت تک نہیں دیکھا سکتے۔

باقی نطفہ رحم کے چالیس دن، چالیس روز نماز با جماعت، چالیس روز مسلسل نیک عمل سے مروجہ تبلیغی چلہ سے کیا واسطہ؟ اگر محض چالیس دنوں کا کسی حدیث میں ہونا ہی چلہ یا کسی نیک عمل کا ثبوتِ شرعی ہے تو پھر دیوبندی اصول سے تو ایصال ثواب کیلئے چالیسواں بھی انہی مذکورہ روایات سے ثابت ہوا۔ کیونکہ ایصال ثواب کیلئے چالیسویں میں بھی چالیس دن ہیں اور ان احادیث میں بھی اور دیوبندی اصول یہ ایصال ثواب کے لئے چالیسواں بھی جائز ٹھہرا۔

بہرحال تبلیغی جماعت والوں کے پاس اپنے دیوبندی اصولوں کے مطابق سہہ روزہ یا چالیس روزہ کے ثبوت پر کوئی ایک حدیث بھی موجود نہیں بلکہ ہماری اس کتاب

میں آپ کو متعدد حوالے خود دیوبندی علمائے واکابرین کے ملیں گے جن میں انہوں نے خود تبلیغی جماعت کے امور کو بدعت بلکہ مروجہ تبلیغی جماعت ہی کو بدعت ضلالہ قرار دیا۔

تبلیغی جماعت والوں سے چند سوالات

اب ان دیوبندی علما کی کتابوں اور مسلک دیوبندی کے اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے تبلیغی جماعت والے ہمیں یہ بتائیں کہ:

☆ حضور ﷺ، صحابہ کرام وتابعین علیہم الرضوان اجمعین نے اپنی زندگی میں مروجہ و مخصوص انداز میں کتنے سہ روزے لگائے؟ کتنے چلے لگائے؟ اور کتنے سال لگائے؟

☆ حضور ﷺ نے مخصوص ومروجہ ہیت پر سہ روزوں، چلوں اور سال لگانے والوں کے بارے میں کیا اجر وثواب کی بشارتیں سنائی ہیں؟

☆ کیا حضور ﷺ، صحابہ کرام وتابعین علیہم الرضوان اجمعین نے تبلیغ دین کے لئے تین دن، چلہ یا سال مخصوص کیا؟ اگر کیا تو اپنی زندگی میں کب اور کون سے ملک وشہر میں کتنی بار گئے؟

☆ حضور ﷺ، صحابہ کرام وتابعین علیہم الرضوان اجمعین نے اپنی اپنی زندگی میں تبلیغ کے نام پر کتنے سالانہ اجتماع کیے؟ اور کون سے مقام پر کیے؟

☆ حضور ﷺ، صحابہ کرام وتابعین علیہم الرضوان اجمعین کی زندگی سے کوئی ایک ثبوت بتا دیجیے کہ [جس نظریہ کے ساتھ تبلیغی جماعت شب جمعہ کو تبلیغ کیلئے جمع ہوتے ہیں] اسطرح ہر شب جمعہ کو نبی پاک ﷺ نے صحابہ علیہم الرضوان اجمعین کو جمع کیا ہو۔

☆ کیا خیر القرون میں تبلیغ دین کرنے والے صحابہ وتابعین علیہم الرضوان اجمعین [معاذ اللہ] ایسے ہی جاہل تھے جیسے آج تبلیغی جماعت والے ہیں کہ نہ نماز کا مسئلہ جانے نہ وضو کا اور بستر اٹھا کر مسلمانوں کو تبلیغ کرنے نکل پڑے؟

☆ تبلیغ دین کرنا جاہلوں کا کام ہے یا کہ اہل علم حضرات کا؟ کیا ایسے لوگ جو قرآن و احایث اور احکام شرع سے واقف نہ ہوں وہ تبلیغ دین کرنے کا حق رکھتے ہیں؟ اور کیا مسلک دیوبند میں ایسے جاہلوں کا اس مروجہ انداز میں تبلیغ پر نکلنا جائز ہے؟

☆ تبلیغ دین کا مروجہ طریقہ فرض ہے؟ واجب ہے؟ سنت ہے؟ یا مستحب ہے؟ اس کی مشروعیت کو بیان کیجیے؟ نیز یہ بھی بتائیے کہ کافر و مسلمان دونوں کے لئے تبلیغ کا ایک ہی حکم ہوگا یا علیٰحدہ علیٰحدہ؟

☆ تبلیغ دین کا حکم علما کے لیے کیا شرعی حیثیت رکھتا ہے اور عوام کا تبلیغ کرنے کے لیے نکلنے کا کیا حکم ہے؟

☆ اگر ایک علاقے میں علمائے کرام تبلیغ دین کا کام سرانجام دے رہے ہوں تو وہاں تبلیغی جماعت کی تبلیغ ضروری ہے کہ نہیں؟ ایسے علاقے میں تبلیغی جماعت کی تبلیغ فرض، واجب، مستحب، مباح یا ممنوع ہے؟

☆ ایسی تبلیغ جس میں صحیح وغلط، جائز و ناجائز طریقے شامل ہوں از روئے شرع اسے جاری رکھنا یا بند کر دینا چاہیے؟

تبلیغی جماعت یہود ونصاریٰ کے نقش قدم پر

دیوبندی اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ قاضی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن اجتماع کے لئے مقرر فرمایا، یہودیوں نے چھوڑا ہفتہ لے لیا، نصاریٰ نے چھوڑا اتوار لے لیا۔ اہل تبلیغ [تبلیغی جماعت] نے بھی چھوڑا تو کہیں شب جمعہ لے لیا اور کہیں کہیں اور کوئی رات یا دن البتہ یوم الجمعۃ کے چھوڑے میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ شریک ہو ہی گئے''۔ (شاہراہ تبلیغ ۳۷)

☆ ایک جگہ دیوبندی قاضی عبدالسلام صاحب کہتے ہیں کہ:

''پرانی امتیں اپنے انبیاء کی شریعت کو رسم بنالیتے تھے اور انہی رسوم کو وہ اصل دین وشریعت سمجھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان رسوم کو مٹایا اور اصل دینی حقائق اور احکام کی تعلیم دی، امت محمدیہ [مخاطب تبلیغی جماعت] بھی اس بیماری میں مبتلا ہو چکی ہے۔ ملخصاً۔'' (شاہراہ تبلیغ صفحہ ۱۸)

قاضی عبدالسلام دیوبندی ہی کی طرح دیوبندی مولوی محمد فاروق کی کتاب میں بھی لکھا ہے کہ:

''ایک رسالہ جماعت تبلیغی بستی نظام الدین کے سلسلے میں معروضات ومکاتبات کے نام سے جناب صوفی محمد حسین صاحب مدظلہ العالی مرادآبادی کی طرف سے شائع ہوا ہے جس میں موصوف نے اکابر علماء کے مکاتیب درج کئے ہیں اس رسالہ کے ص: ۸ پر ہے کہ

آج کل اس تحریک (یعنی تبلیغی جماعت) میں ایسی کمزوریاں پیدا ہوگئی ہیں جیسیا

کہ پہلے بھی دین انبیاء میں چند روز کے بعد تحریفات ہو جایا کرتی تھیں اور اصل دین مسخ ہو کر رہ جایا کرتا تھا، مبادا یہ تحریک ان غلط روش کے نام نہاد مبلغین کی سازشوں سے بجائے دینی نفع کے بد دینی کا پیش خیمہ نہ بن جائے''۔

(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ،۳۶۵)

پھر انہی صوفی محمد حسین کے رسالہ ص ۱۱ر کی عبارت نقل کرتے ہوئے دیوبندی مولوی محمد فاروق صاحب لکھتے ہیں کہ:

''کیا یہ تبلیغی جماعت صرف نماز و روزہ کے ترغیبی فضائل سنا کر خروج اور چلے دینے سے ان [علماء دیوبند] کے ہم پلہ ہوگئی اور ان سے مستغنی کر سکتی ہے۔ اور کیا ان کا یہ دعویٰ صحیح ہے کہ اصل دین خروج ہے اور علماء کوئی چیز نہیں اللہ تعالیٰ ان کو اس جہل مرکب سے نجات عطا فرمائے اور خروج جس کو وہ سب سے اعلیٰ دینی تبلیغی خدمت سمجھتے ہیں موجودہ نوعیت کے ساتھ اس کی فرضیت کہیں قرآن و حدیث سے ثابت کر سکتے ہیں۔

حضرت مولانا الیاس [کاندھلوی] صاحب نے بعض علاقوں کے لئے اس طریقہ کو مفید سمجھ کر جاری فرمایا تھا جس کے نافع ہونے کا انکار نہیں لیکن کیا اس کو اپنے حدود سے بڑھا دینا التزام مالا یلزم اور احداث فی الدین نہیں ہے''۔ (الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ،۳۶۶)

مزید صوفی محمد حسین دیوبندی کے رسالہ ص: ۲۵ کی عبارت دیوبندی مصنف نقل کرتے ہیں کہ:

''یہ بات صحیح ہے کہ تبلیغ انبیاء علیہم السلام کا کام ہے مگر یہ بتلایا جائے کہ جو طرز عمل اس کے لئے اختیار کیا جا رہا ہے وہ کہاں سے ثابت ہے، وہ مقامات جہاں پر اسلام کی

تبلیغ نہ پہنچی ہو وہاں تو پہنچانا یقیناً فرض ہے، لیکن جہاں تبلیغ ہو چکی اور تعلیمات اسلام پہنچ چکیں وہاں اس کی تجدید صرف مستحب رہ جاتی ہے، اس کو فرض کہنا دوسرے پر اس کو ترجیح دینا اور فرض جیسا اس کا اہتمام کرنا بدعت سیئہ اور احداث فی الدین نہیں تو کیا ہے؟ (الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ، ۳۶۷)

تبلیغی جماعت کا ادب اسلام کے خلاف

قاضی عبد السلام اپنی کتاب میں صفحہ ۵۱/ سے ۵۳/ تک بدعت کی مذمت پر چند احادیث اور اقوال علما لکھنے کے بعد صفحہ ۵۳ پر کہتے ہیں کہ:

آج اگر ہم دین کی شکل میں ایسے کچھ نئے مخترعات ایجاد کریں، جن کا ماضی میں کوئی نشان نہ ہو تو وہ بدعت کیوں نہ ہوگا۔ اور وہ نئی چیز کارِ ثواب کیوں کر بنے گی۔ جو اللہ اور اللہ کے رسول سے مروی نہیں [صفحہ ۵۴] ...... یہ موجودہ رسمی تبلیغ بہ ہئیت کذائی جو کروڑوں کے ثوابِ عظیم کے نام سے پھیلائی جا رہی ہے جس کو دین کا لُب لباب اور سارا اکمل دین بتایا جا رہا ہے۔ صرف چند برسوں کی پیداوار ہے۔ سلف سے کہیں منقول نہیں۔ (شاہراہ تبلیغ صفحہ ۵۵)

دیوبندی قاضی عبد السلام صاحب نے تبلیغی جماعت کے طریقے کو بدعتی قرار دینے کے بعد آگے ایک حدیث لکھی ہے۔ ملاحظہ کیجیے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

''من توقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام''

ترجمہ: جس کسی نے کسی بدعتی کا احترام کیا تو اس نے اسلام کو ڈھا دینے میں اس کی اعانت [مدد] کی۔ (شاہراہ تبلیغ صفحہ ۴۸)

لہٰذا اَب اشرفعلی تھانوی کے خلیفۂ خاص قاضی عبدالسلام کے استدلال کے مطابق تبلیغی جماعت سہ روزوں اور چلوں کی وجہ سے بدعتی ٹھہری اور حدیث رسول ﷺ کے مطابق [جس کو خود دیوبندی قاضی صاحب نے پیش کیا] تبلیغی جماعت کا ادب واحترام کرنا، ان کو اچھا جاننا، ان کا ساتھ دینا یا کسی بھی طرح ان کی اعانت کرنا اسلام کی مخالفت یعنی اسلام کو گرانے کی کوشش کرنا ہے۔ العیاذ باللہ!

اسلامی تبلیغ اور تبلیغی جماعت میں فرق

اب یہاں علمائے دیوبند کی کتابوں کے حوالوں سے یہ ثابت کیا جائے گا کہ اسلامی تبلیغ و دعوت اور تبلیغی وہابی مروجہ تبلیغ دونوں جدا جدا ہیں۔ اسلامی دعوت و تبلیغ قرآن وسنت سے ثابت ہے لیکن مروجہ تبلیغی جماعت اوراس کی مروجہ تبلیغ خود علمائے دیوبند کے مطابق قرآن وسنت سے ثابت نہیں، اس کا ثبوت نبی پاک ﷺ، صحابہ کرام، تابعین و تبع تابعین علیہم الرضوان اجمعین سے نہیں ملتا، مروجہ تبلیغ کے طورطریقہ الیاس کاندھلوی نے خواب میں دیکھے، مروجہ تبلیغی جماعت کے کاموں کی مخالفت بڑے بڑے علمائے دیوبند نے کی ہے، تبلیغی امور کو خود دیوبندی علما نے سلف وصالحین کے خلاف قرار دیا۔

یادرہے کہ یہاں تبلیغی جماعت اوراس کے مروجہ طورطریقہ کو جو بدعت قرار دیا گیا ہے یہ الفاظ، یہ فتوے، یہ اختلافات، یہ مخالفت، یہ سب گفتگو اور حوالہ جات دیوبندی مسلک کے علما و مفتیوں کے اپنے ہیں، جن کی کتابوں کا ذکر اوران پر تبصرہ ہم اس کتاب کے شروع میں پیش کر چکے۔ یہ کوئی عام دیوبندی مولوی بھی نہیں ہیں بلکہ دیوبندی

مسلک کے معتبر و معروف علما ہیں۔

بحر حال کہنا یہ ہے کہ تبلیغی حضرات ہمیں بُرا بھلا کہنے کی بجائے اپنے علما کے گریبان پکڑیں کہ انہوں نے تبلیغی جماعت کے خلاف کتابیں کیوں لکھیں، قصور تو سب انہی کا ہے ہم نے تو صرف نشاندہی کی ہے۔ یہ دیوبندی فرقے کے وہ چراغ ہیں جنہوں نے تبلیغی جماعت سے اختلافات کر کے دیوبندیت و تبلیغی جماعت کو جلا کر خاکستر کر ڈالا۔

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

تبلیغی جماعت کا طریقہ خواب والہام

تبلیغی حضرات کہتے ہیں کہ تبلیغی جماعت کا یہ طریقہ قرآن وسنت والا ہے حالانکہ اکابرین تبلیغی جماعت کا کہنا ہے کہ تبلیغی جماعت کے بانی الیاس کاندھلوی صاحب کو تبلیغ کا یہ طریقہ الہامی طور پر دیا گیا۔طارق جمیل کہتے ہیں کہ:

''مولانا الیاس [کاندھلوی] کو الہامی طور پر یہ [تبلیغی] چیزیں دی گئ''۔

(کلمۃ الہادی: باب نمبر ۴ ص ۲۱۱)

معلوم ہوا کہ طارق جمیل کے مطابق بانی تبلیغی جماعت کے تبلیغ کے یہ مروجہ طریقے الہامی ہیں۔ بات صرف طارق جمیل کی ہی ہوتی تب بھی کچھ گنجائش نکل آتی لیکن یہی موقف تبلیغی جماعت کے بانی الیاس کاندھلوی صاحب کا بھی ہے، لیجیے ذرا ملاحظہ کیجیے:

تبلیغی جماعت کا طریقہ تبلیغ خیر القرون والا نہیں بلکہ خوابی طریقہ تبلیغ

تبلیغی جماعت کے بانی الیاس کاندہلوی کہتے ہیں کہ:

''ایک بار فرمایا کہ خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے بعض لوگوں کوخواب میں کچھ ایسی ترقی ہوتی ہے کہ ریاضت ومجاہدہ سے نہیں ہوتی کیونکہ ان کو خواب میں علوم صیحہ القا ہوتے ہیں جونبوت کا حصہ ہے پھر ترقی کیوں نہ ہوگی''۔

(ملفوظات مولانا الیاس:ص۴۵نمبر۵۰)

پھر کہتے ہیں کہ:

''آج کل خواب میں مجھ پر علوم صیحہ کا القا ہوتا ہے اس لئے کوشش کرو کہ مجھے نیند زیادہ آئے''۔(ملفوظات مولانا الیاس:ص۴۵نمبر۵۰)

اس بیان سے معلوم ہوا کہ ان کو جتنے تبلیغی علوم یعنی طریقے بتائے گئے سب خواب ہی میں القا ہوئے۔اس مقام پر ملفوظات کے مرتب دیوبندی مولوی منظور نعمانی کا یہ بیان دلچسپی سے خالی نہ ہوگا، لکھتے ہیں:

''خشکی کی وجہ سے نیند کم ہونے لگی تھی تو میں نے حکیم صاحب اور ڈاکٹر کے مشورہ سے سر میں تیل کی مالش کرائی جس سے نیند میں ترقی ہوگئی''۔

(ملفوظات مولانا الیاس:ص۴۵نمبر۵۰)

زیادہ نیند کی وجہ تبلیغی جماعت کے بانی الیاس کاندہلوی نے خود بتائی کہ خواب میں علوم صیحہ [یعنی تبلیغی طریقوں] کا القا ہوتا ہے ان خوابوں کو بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ:

''اس تبلیغ کا طریقہ مجھ پر خواب میں منکشف ہوا''۔

(ملفوظات مولانا الیاس:ص۴۵نمبر۵۰)

نوٹ:۔کس قدر حیرت کی بات ہے کہ تبلیغی جماعت کا طریقہ تبلیغ قرآن وحدیث سے

نہیں بلکہ الیاس کاندھلوی دیوبندی کے خوابوں اور الہامات پر مشتمل ہے۔اور دوسری یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جس خوابی والہامی طریقے کو تبلیغی جماعت کے اکابرین نے قبول کیا اسی کو قاضی عبدالسلام اور دیگر علماء دیوبند نے پوری شدت کے ساتھ رد کیا۔تو الیاس گھمن دیوبندی کے ٹولے کو یہ اختلاف نظر کیوں نہیں آتا کیا یہ مذموم اختلاف نہیں؟نہیں تو آخر یہ سب کیا ہے؟اس اختلاف کو کیا نام دیا جائے گا؟ذرا اپنے قلموں کو جنبش دیں اور اس پر گفتگو کی ہمت کریں۔

اس جماعت کی بنیاد نہ قرآن پر نہ حدیث پر بلکہ خواب پر ہے

اسی طرح دیوبندی مولانا ابوالفضل صاحب نے بھی مذکورہ بالا خواب ''نبوت کا چالیسواں حصہ......اور پھر تیل کی مالش'' والا واقعہ لکھنے کے بعد یہ ہیڈنگ کہ

''اس جماعت کی بنیاد نہ قرآن پر نہ حدیث پر بلکہ خواب پر ہے''

لگائی اور یہ لکھا کہ

آپ [الیاس کاندھلوی] نے فرمایا کہ اس تبلیغ کا طریقہ بھی مجھ پر خواب میں منکشف ہوا۔اردو میں محاورہ ہے کہ

بلی کے خواب میں چھچھڑے

دراصل مولانا اس کام میں زیادہ منہک ہو گئے تھے سوتے جاگتے میں یہی خواب دیکھتے تھے۔تکمیل دین کے بعد کسی کا القاء اور کشف حجت نہیں ہے۔دوسرے ہمارے (یعنی دیوبندی مولانا) کے پاس صرف مولانا (الیاس) کے ملفوظات اور مکتوبات ہیں یہ بھی منتشر خیالات ہیں کبھی کچھ کہتے ہیں اور کبھی کچھ اور کہتے ہیں''

(انکشاف حقیقت:۸۷،۸۸)

سنی تبصرہ

﴿……معلوم ہوا کہ تبلیغی جماعت کا طریقہ خیر القرون والا نہیں بلکہ تبلیغی جماعت کے بانی الیاس کاندھلوی صاحب نے تبلیغ کا یہ طریقہ خواب میں دیکھا۔

﴿……جو تبلیغی حضرات کہتے ہیں کہ ہماری تبلیغی جماعت کا طریقہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین والا طریقہ ہے وہ جھوٹے ہیں کیونکہ بانی تبلیغی جماعت کے مطابق انہوں نے تبلیغی جماعت کا یہ طریقہ خواب میں دیکھا۔

﴿……خود دیوبندی مولانا ابوالفضل نے ہماری تائید کی کہ تبلیغی جماعت کی بنیاد نہ قرآن پر ہے، نہ حدیث پر ہے بلکہ خواب پر ہے۔لہذا تبلیغی جماعت کا طریقہ قرآن و حدیث سے ثابت نہیں بلکہ الیاس کاندھلوی کے خوابوں پر مبنی ہے۔

﴿……مزید گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ سب حقائق و دلائل یہاں واضح ہو چکے۔باقی ضد وہٹ دھرمی کا علاج کسی کے پاس نہیں۔ ؎ حق

آگاہ نظر سے کیوں کر وہ پوشیدہ رہ پائے گی
جھوٹ کی رنگین چادر سے تم جو سچائی ڈھانک رہے ہو

طریقۂ تبلیغ الیاس کاندھلوی کا ایجاد کردہ ہے

بانیٔ تبلیغی جماعت مولوی الیاس کاندھلوی کہتے ہیں کہ:

’’حضرت (اشرف علی) تھانوی نے بہت بڑا کام کیا ہے بس میرا دل چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقۂ تبلیغ میرا ہو کہ ان کی تعلیم عام ہو جائے‘‘۔

(ملفوظات مولانا الیاس صفحہ۵۱: نمبر۵۶)

معلوم ہوا کہ تبلیغی جماعت کا طریقہ تبلیغ الیاس کاندھلوی صاحب نے خود رائج کیا جواُن کا اپنا خود ساختہ طریقہ تبلیغ تھا، اوران کا اپنایہ طریقہ تبلیغ بھی کوئی قرآن وسنت سے نہیں لیا گیا بلکہ خوابی والہامی طریقہ ہے، جس کا رد خود علماء دیوبندہی نے کر دیا ہے۔

مروجہ تبلیغ میں غلو

علمائے دیوبند کی تقریظات پر مشتمل کتاب میں دیوبندی مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''حضرت شیخ مولانا زکریا آپ بیتی میں لکھتے ہیں''......حضرت [مولانا] میرٹھی نے عرض کیا کہ تبلیغ تو سرآنکھوں پر...... مگر جتنا غلو آپ [الیاس کاندھلوی] نے اختیار کرلیا، یہ اکابر [دیوبند] کے طرز کے بالکل خلاف ہے۔آپ کا اوڑھنا، بچھونا سب تبلیغ ہی بن گیا ہے۔آپ کے ہاں نہ مدارس کی اہمیت، نہ خانقاہوں کی، چچا جان [الیاس کاندھلوی] کو بھی غصہ آ گیا......دونوں بزرگوں میں خوب تیز کلامی ہوگئی۔الخ

(کلمۃ الہادی: باب نمبر۴ص ۲۱۱،۲۱۲)

کچھ صحابہ، بہت سارے تابعین، سارے تبع تابعین نے دعوت وتبلیغ کا کام نہ کیا

دیوبندیوں کے مولانا سعید خان صاحب کا بیان ہے۔لکھتے ہیں کہ:

''دعوت کے کام کو چھوڑے ہوئے تیرہ سوسال ہوگئے اوراس کے منافع اوراس کی عظمت اوراس کی ضرورت اوراس کا طریقہ اوراس کے اصول اوراس کا اسلوب اس وقت اہل زمانہ کے دماغوں سے سب مجہول ہوگئے ہیں......حضرت مولانا الیاس پر حق تعالیٰ نے خصوصیت سے وہ کچھ کھولا جو دوسرے علماء پر نہیں کھولا اس لئے اس کام کے

کسی عمل کو عملی دلائل سے سمجھنا صحیح نہیں'' مکاتیب مولانا سعید خان ص ۹۲''۔(مولانا طارق جمیل کی بے اعتدالیاں... قسط ۱: بحوالہ مقالات جلالیہ ص ۲۳۷)

دیوبندی مفتی کا تبصرہ

''[تبلیغی مولانا سعید خان کا] یہ کہنا کہ امت تیرہ سو سال سے دعوت کے کام کو سرے سے بھولی رہی اور اس کے اصول و آداب اور اسلوب و ضرورت سب دماغوں سے محو ہو گئے تو یہ امت [مسلمہ] پر بہت بڑا الزام ہے۔ دعوت و تبلیغ بھی دین کا ایک حصہ ہے اور دین کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے لے رکھا ہے لہٰذا یہ بات کبھی درست نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح یہ بات ماننے سے لازم آئے گا کہ کچھ صحابہ، بہت سے تابعین اور سارے ہی تابعین نے رسول اللہ ﷺ اور اکابر صحابہ کے دعوت والے کام کو آگے نہ چلایا''۔

(مولانا طارق جمیل کی بے اعتدالیاں... قسط ۱: بحوالہ مقالات جلالیہ ص ۲۳۷)

یہ ہے ان تبلیغیوں کی علمی قابلیت کہ اپنی مروجہ تبلیغ کے جنون میں صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور ان کے بعد سے لے کر الیاس کاندھلوی تک تمام امت مسلمہ پر یہ الزام لگا دیا کہ وہ اس کام سے بے خبر رہے، دعوت والے کام کو آگے نہ چلایا۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

الیاس کاندھلوی کی تبلیغ سے دیوبندی علماء کا اختلاف

دیوبندی مفتی مذکورہ بالا واقعے کو بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ:

''حضرت شیخ رحمۃ اللہ کے اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے بڑے علماء [دیوبند] نے ان سے ان کے طور طریقہ میں بروقت اختلاف کیا بقول حضرت شیخ [زکریا] کے ان کو بھی اس طرح کے اشکالات تھے، لیکن وہ اپنے چچا [الیاس] کو اس حال میں مغلوب

الحال باور کرتے تھے لیکن بعد کے واقعات نے ظاہر کردیا مولانا کے متعلق ان حضرات کا اندیشہ صحیح تھا۔ چنانچہ آج بھی جب ہم موجودہ تبلیغوں کے احوال کا مشاہدہ کرتے ہیں ان کے ہاں مدارس، علماء، ان کی تعلیمات اوران کے دینی احساسات، فرق باطلہ کا رد، ملاحدہ اور زندیق طبقات کا بروقت مقابلہ اور ہمہ قسم کی باطل قوتوں کے خلاف طاقت کو بروئے کار لانا، اہل اقتدار کا سیاسی مقابلہ اور اسمبلی میں پہنچ کر حق کی آواز بلند کرنا، اس قسم کے چیلنج کا ان [تبلیغوں] کے ہاں کوئی وزن نہیں اور نہ یہ لوگ اپنی مجالس میں ان کے لئے دست بدعا ہوتے ہیں نہ ان کی کامیابی کے لئے دعا کرنے کے مجاز ہیں۔ صرف اپنے خول میں رہتے ہیں۔ اپنے اس [تبلیغی] کام کو سارے کا سارا دین سمجھتے ہیں اور بس''۔ (کلمۃ الہادی: باب نمبر ۴ ص ۲۱۱ تا ۲۱۳)

تبلیغی جماعت مجدد الف ثانی مسلک کے خلاف

دیوبندی مولانا احتشام الحسن صاحب کا حوالہ گزر چکا کہ انہوں نے کہا:

''نظام الدین کی موجودہ تبلیغ میرے علم وفہم کے مطابق نہ قرآن وحدیث کے مطابق ہے اور نہ حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور علماء حق کے مسلک کے مطابق ہے''۔

(اصولِ دعوت وتبلیغ کا آخری ٹائیٹل پیج: بحوالہ الکلام البلیغ ۲/ ۳۶۹)

دیوبندی الحجۃ الفقیہ حسین شاہ صاحب نے کہا کہ:

''مروجہ تبلیغی جماعت اہل سنت و جماعت کے مسلک ومزاج اور اصولوں سے منحرف ہوتی جارہی ہے''۔ (کلمۃ الھادی ص ۲۲)

صرف تبلیغ ہی دین ہے

دیوبندی مفتی لکھتے ہیں کہ:

’’حضرت استاذ مولانا صوفی عبدالحمید سواتی تحریر فرماتے ہیں...... تبلیغی جماعت والے بڑا دعوا کرتے ہیں کہ ان کا کام سب سے فائق اور پیغمبروں کا اصلی کام ہے۔ دعوت و تبلیغ بلاشبہ اسلام کا ایک رکن اور اصول ہے۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور تمام مخلصین پیروکاران انبیاء یہ کام کرتے رہے ہیں، لیکن تمام دین کا انحصار صرف تبلیغ میں ماننا اور باقی شعبوں کا بالکل نظر انداز کر دینا اور یہ سمجھنا کہ یہ باقی تو دین کے کام ہی نہیں، دین کا کام تو بس یہی [تبلیغ] ہے جو ہم کرتے ہیں۔

چھ نکات کی تبلیغ، گشت کا عمل، چلہ، چار ماہ، سہ روزہ، جمعرات کا اجتماع، شش ماہی جوڑ، سالانہ ایک بڑا عظیم اجتماع، جماعتوں کی ملک بہ ملک، شہر بہ شہر، قریہ بہ قریہ روانگی، بس یہی دین ہے۔ اس کے علاوہ تعلیم و تدریس، مساجد کی امامت و خطابت، تصنیف و تالیف، مدارس دینیہ اور تعلیم گاہوں کا قیام و اجرا، سیاست ملیہ میں حصہ لینا یا اس کے لئے تنظیم کرنا یا باطل فرقوں کا مقابلہ کرنا، تقریر و تحریر سے ان کا جواب دینا یا بالفعل دشمنان دین کے ساتھ جنگ کرنا، یہ تمام امور ان کے نزدیک نصاب [تبلیغ و دین] سے خارج ہیں۔ گزشتہ برسوں میں کابل و افغانستان میں تقریباً بیس لاکھ مسلمان موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں۔ ان کی حمایت میں عام گنہگار مسلمان اور دینی مدارس کے طلبہ ہزاروں کی تعداد میں شریک ہو کر روس اور روس نواز حکومت کے مقابلہ میں جان کی بازی لگا گئے، لیکن تبلیغی جماعت والوں کو اس علاقہ کے قریب ایک اجتماع کرنے کی توفیق بھی نصیب

نہ ہوئی تاکہ ان مظلوم مسلمانوں کی تائید وتقویت ہی ہوتی یا ان کے لئے کوئی مالی امداد فراہم کی جاتی''۔(کلمۃ الہادی: باب نمبر۴ص ۲۱۸)

تبلیغی جماعت کی شرعی حیثیت

دیوبندی مولوی محمد فاروق صاحب لکھتے ہیں کہ:

''حضرت مولانا شاہ صاحب مدظلہ دہلوی کتاب''اصول دعوت وتبلیغ''ص ۵۱ پر فرماتے ہیں کہ بہت سے حضرات نے فضائل تبلیغ میں کتابیں لکھی ہیں اور تعلیم میں انھیں کو سنایا جاتا ہے اس سے بڑا مغالطہ ہورہا ہے عام طور سے یہ لوگ ان تمام فضائل کا مصداق اس تحریک کو سمجھتے ہیں حالانکہ سخت ضرورت ہے کہ مولفین اس میں امتیاز پیدا کریں، یہ بہت بڑی تلبیس ہے اور اگر اس تحریک کو واقعی اس درجہ کا سمجھتے ہیں کہ یہ سب سے افضل ہے اور سنت ہے تو اس پر قرآن وحدیث کی روشنی میں دلائل قائم فرمائیں اور جب یہ سنت ثابت ہو جائے تو یہ بھی بتائیں اول سے لے کر آج تک یہ سنت متروک رہی ہے تو کیا سب علماء وصلحاء اور مجددینِ امت کو تارکین سنت سمجھیں؟ اس کا انطباق ضرور فرمائیں، عجیب تضاد ہے کہیں تو اس کو سنت نبوی قرار دیتے ہیں، کہیں اس کا بانی و محرک حضرت مولانا الیاس نوراللہ مرقد [دیوبندی] کو قرار دیتے ہیں، میں تو اس سے یہی سمجھتا ہوں کہ کسی کے نزدیک بھی اس کی حیثیت متعین نہیں ہے۔ کیف ما اتطق اس کو افضل قرار دینے کی دھن ہے اور تحت الشعور یہ بات دبی ہوئی ہے۔ جب یہ کام افضل ثابت ہوگا تو ہماری افضلیت خود بخود ثابت ہو جائیگی۔ اللھم انا نعوذبک من شرورِ انفسنا''۔(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ ۳۷۰)

مروجہ تبلیغی جماعت بدعت سیئہ

دیوبندیوں کے ایک واسطے سے محمود الحسن دیوبندی شیخ الہند کے شاگردِ رشید ابو الفضل عبدالرحمٰن مروجہ تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

اس جماعت نے شرعی احکام سے انحراف کر کے یہ ذہن بنا لیا ہے کہ مروجہ تبلیغ ہر فرد پر فرض اور ضروری ہے، جبکہ مروجہ تبلیغ بدعت سیئہ ہے اور اس سے پرہیز لازمی ہے۔ ہر وہ دینی کام بدعت ہے جو اپنے مقام سے تجاوز کر جائے اس تبلیغ کو ہر فرد پر فرض قرار دینے کی وجہ سے یہ بدعت بن گئی ہے۔ یہ ایک مسلمہ اصول ہے جس سے کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ اس تبلیغی کام کو جہاد قرار دینا اور اصل جہاد سے اعراض کرنا بدعت ضالہ نہیں تو اور کیا ہے؟'' (انکشاف حقیقت: ص ۳۱)

تو معلوم ہوا کہ دیوبندی مولوی صاحب کے نزدیک مروجہ تبلیغی جماعت بدعت سیئہ ہے اور بدعت سیئہ جہنم میں لے جانے کا سبب ہوتی ہے تو نتیجہ آپ کے سامنے ہے کہ خود علماء دیوبند نے تبلیغی جماعت کو بدعتی اور نئی قادیانی جماعت قرار دے کر جہنم میں داخل کر دیا۔

بدعت حسنہ و بدعت سیئہ پر دیوبندی خانہ جنگی

تبلیغی جماعت کے ماننے والے دیوبندی علما میں تبلیغی جماعت کے بارے میں شروع ہی سے اختلاف رہا ہے۔ حتی کہ خود دیوبندی علما میں سے بعض تو اس کو بدعت حسنہ کا درجہ دیتے ہیں اور بعض اس کو بدعت ضلالہ قرار دیتے ہیں، اور بدعت ضلالہ کا

فتویٰ دینے والے بھی وہ دیوبندی اکابر علماء ہیں جو تبلیغی جماعت کے ساتھ سالوں سال سے منسلک رہے تھے لیکن اس کی دین اسلام کے خلاف باتوں (خرافات و کوتاہیوں) کی وجہ سے علٰحیدگی اختیار کر کے اس کو بدعت ضلالہ قرار دیا۔ دیوبندیوں کے محدث کبیر فقیہ العصر مفتی اعظم عارف باللہ مولانا مفتی محمد فرید، جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے ''فتاوی فریدیہ'' (فتاویٰ دیوبند پاکستان) میں اس عوامی تبلیغ یعنی تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھا ہے کہ:

''حقیقی تبلیغ غالباً فرض کفایہ ہوتا ہے اور بعض اوقات میں فرض عین ہو جاتا ہے اور یہ عوامی تبلیغ جو درحقیقت ایک اصلاحی پروگرام ہے بدعت حسنہ اور مستحب ہے''۔

(فتاوی فریدیہ جلد اول:ص ۱۷۵)

بعض دیوبندی علما نے محض دیوبندی مسلک کی تبلیغ و اشاعت کی خاطر اور لوگوں کو دیوبندی تبلیغی بنانے کی خاطر اس تبلیغی جماعت کو بدعت حسنہ ہی کہا لیکن دیوبندی مسلک میں یہاں بھی اختلاف پیدا ہو گیا اور پھر تبلیغی دیوبندی علما نے اس کو بدعت ضلالہ قرار دیا۔

دیوبندی صوفی فاروق کے مطابق تبلیغی جماعت ''بدعت سیئہ''

صوفی محمد حسین دیوبندی کے رسالہ ص: ۲۵ کی عبارت دیوبندی مولوی محمد فاروق صاحب نقل کرتے ہیں کہ:

''یہ بات صحیح ہے کہ تبلیغ انبیاء علیھم السلام کا کام ہے مگر یہ بتلایا جائے کہ جو [مخصوص] طرز عمل اس کے لئے اختیار کیا جا رہا ہے وہ کہاں سے ثابت ہے، وہ مقامات جہاں پر اسلام کی تبلیغ نہ پہنچی ہو وہاں تو پہنچانا یقیناً فرض ہے، لیکن جہاں تبلیغ ہو چکی اور تعلیمات اسلام پہنچ چکیں وہاں اس کی تجدید صرف مستحب رہ جاتی ہے، اس کو فرض کہنا دوسرے پر

اس کوترجیح دینا اور فرض جیسا اس کا اہتمام کرنا بدعت سیئہ اور احداث فی الدین نہیں تو کیا ہے؟ (الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ، ۳۶۷)

احتشام الحسن دیوبندی کے مطابق تبلیغی جماعت ''بدعت سیئہ''

چنانچہ دیوبندی مولانا احتشام الحسن صاحب جو تبلیغی جماعت کے مولانا الیاس کاندھلوی کے برادر نسبتی اور خلیفہ اول و اجل اور معتمد خصوصی نیز دیوبندی تبلیغی مولانا محمد یوسف صاحب کے ماموں تھے، جنکی ساری عمر مولانا الیاس تبلیغی کے رفیق کار کی حیثیت سے تبلیغی خدمات میں گذری اور اس سلسلے میں موصوف نے متعدد کتابیں بھی لکھیں۔ ایک کتاب ''بندگی کی صراط مستقیم'' تصنیف فرمائی، اس کے آخر میں ''ایک ضروری انتباہ '' کے عنوان سے ایک مضمون لکھا، اس مضمون میں فرمایا کہ:

''میری عقل وفہم سے یہ چیز بہت بالا ہے کہ جو کام حضرت مولانا الیاس صاحب (تبلیغی) کی حیات میں اصولوں کی انتہائی پابندی کے باوجود صرف بدعتِ حسنہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس کو اب انتہائی بے اصولی کے بعد دین کا اہم کام کس طرح قرار دیا جارہا ہے ......اور اب تو منکرات کی شمولیت کے بعد اس کو بدعتِ حسنہ بھی نہیں کہا جا سکتا، میرا مقصد صرف اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہونا ہے''۔

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: دوم ص ۳۶۹)

دیوبندی مولانا احتشام الحسن کی یہی بات ''اصولِ دعوت وتبلیغ کے آخری ٹائیٹل پیج'' پر بھی موجود ہے۔ موصوف کے اعتراف کے مطابق موجودہ تبلیغی جماعت بدعت و گمراہی ہے۔ جب الیاس کاندھلوی ہی کی زندگی میں یہ بات طے پائی گئی کہ تبلیغی جماعت کی موجودہ حیثیت سنت نہیں بلکہ بدعت (حسنہ) ہے۔ اور اب انتہائی بے

اصولیوں اور منکرات کی شمولیت کے بعد اس کو بدعتِ حسنہ بھی نہیں کہا جا سکتا تو طے ہو گیا کہ بدعت ضلالہ ہی کہلائے گی۔

جب احتشام الحسن دیوبندی نے تبلیغی جماعت کی حقیقت کو بیان کیا تو دیوبندی تبلیغی جماعت کے علما نے ان کو خطوط لکھے اور کہا کہ اس سے رجوع کرو۔ چنانچہ دیوبندی مفتی محمود صاحب کہتے ہیں کہ:

''مولانا کے پاس بھی ان کے قدیم احباب متعارفین: مولانا ابوالحسن علی ندوی صاحب، مولانا منظور احمد نعمانی، مولانا جمیل احمد حیدرآبادی، مولانا عامر انصاری وغیرہ کے خطوط آئے، حتیٰ کہ حجاز مقدس سے مولانا کے خاندانی عزیز مولانا سلیم صاحب مہتم مدرسہ صولتیہ مکہ معظّمہ کے پاس سے تو بہت سخت قسم کا خط آیا......سب نے ہی مولانا کی اس تحریر کو نامناسب، مضر، غلط قرار دیا اور مشورہ دیا کہ آپ اس سے رجوع کر لیں''۔

(فتاویٰ محمودیہ جلد چہارم: باب التبلیغ ص ۳۰۹)

پھر مفتی محمود دیوبند نے احتشام الحسن دیوبندی کو جو خط لکھا تھا وہ بھی فتاویٰ محمودیہ میں موجود ہے جس میں لکھا ہے کہ:

''آپ [احتشام الحسن] کا رسالہ ''بندگی کی صراط مستقیم'' ملا...... [آپ نے] اب بطور ضمیمہ بعنوان ''نہایت ضروری انتباہ'' اضافہ کر کے اس کو شائع کیا گیا ہے......آپ کے نزدیک حضرت کے وقت میں وہ تبلیغ بدعتِ حسنہ کے درجے میں تھی اور اب اس میں منکرات شامل ہیں اور یہ ایک غلط چیز ہے جو دین کے نام پر پھیل رہی ہے اور اس کی وجہ سے ملت تباہی و بربادی میں مبتلا ہو رہی ہے اس لئے اب یہ بدعت حسنہ بھی نہیں (جس کا ماحصل یہ ہے کہ یہ بدعتِ سیئہ اور بدعتِ ضلالت ہے)۔اب جو علما تبلیغ میں

شریک ہیں ان کی ذمہ داری ہے کہ اس کو قرآن و حدیث، ائمہ سلف اور علماء حق کے مطابق کریں (جس کا حاصل یہ ہے کہ یہ تبلیغ نہ قرآن کے مطابق ہے، نہ حدیث کے، نہ آئمہ سلف کے، نہ علماء حق کے)"۔ (فتاوی محمودیہ جلد ۴ باب التبلیغ ص ص ۳۱۲، ۳۱۳)

نوٹ: بریکٹ () کے اندر والے الفاظ بھی فتاویٰ محمودیہ ہی کے ہیں۔

پھر دیوبندی مفتی محمود اپنے خط میں دیوبندی مولانا احتشام الحسن کو کہتے ہیں کہ:

"آپ نے واضح طور پر یہ نہیں فرمایا کہ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب قدس سرہ کی وفات کے کتنے عرصہ بعد یہ تبلیغ بدعتِ حسنہ کی حد سے خارج ہوکر بدعتِ ضلالت اور ملت کی تباہی کا ذریعہ بن گئی تھی، کیا متصلاً ہی ایسا ہوا...... (پھر لکھا کہ) میں اب تک یہی سمجھتا رہا کہ خرابی صحت کی وجہ سے آپ نے کاندھلہ مستقل قیام فرمایا اور نظام الدین کا قیام ترک کر دیا اور اسی وجہ سے تبلیغی کام میں حصہ نہیں لے سکتے مگر اس ضمیمہ سے معلوم ہوا کہ حصہ نہ لینے کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے نزدیک یہ تبلیغ دینی کام نہیں بلکہ مخربِ دین ہے"۔ (فتاوی محمودیہ جلد ۴ باب التبلیغ ص ۳۱۳)

دیوبندی مولانا فاروق کے قلم سے دیوبندی مفتی محمود کو جواب

دیوبندی مفتی محمود نے اپنے دیوبندی مولانا احتشام الحسن کے جوابات میں کوئی قرآن وسنت سے دلائل پیش نہیں کیے بلکہ اپنے دیوبندی اکابرین کو بطور دلیل پیش کیا، کہ الیاس کاندھلوی بھی یہ کرتے رہے، فلاں دیوبندی بزرگ بھی شامل رہے۔ فلاں دیوبندی بزرگ کو دیکھا ہے، فلاں دیوبندی بزرگ سے سنا ہے۔

تو ایسی باتوں کا جواب دیتے ہوئے خود ایک درجن سے زائد دیوبندی علما کی تقریظات سے مزین کتاب کلمۃ الہادی میں لکھا ہے کہ:

''ان [تبلیغوں] کی بڑی سند یہ ہے ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے۔ ہر کہ خود گم است کرا رہبری کند'' (کلمۃ الہادی: باب نمبر۴ص ۲۲۶)

بلکہ اس سے بھی بڑھ کر دیوبندی مولانا فاروق نے کیا خوب منہ توڑ جواب دیا کہ تبلیغی جماعت کے اکابرین سے کوئی شکایت کی جائے، کچھ دریافت کیا جائے تو

''جواب میں حضرت جی اول، حضرت جی ثانی، حضرت جی ثالث کی ہدایات اور مسلک کا حوالہ دے کر اور کام کرنے والوں کو ذاتی طور پر ذمہ دار قرار دے کر چھٹکارا حاصل کر لیا جائے گا اور اس کو مشروع و مسنون سمجھ کر سوال کرنے والا مایوسی کا شکار ہو گا۔ گویا سائل بجائے شرعی حکم کے ان مذکوہ ذمہ داررں کے مسلک کے معلوم کرنے کا منتظر تھا''۔ (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۷۸)

دیوبندی مفتی محمود نے خواہ مخواہ تبلیغی جماعت کی حمایت میں دیوبندی تبلیغی بزرگوں کو بطور سند پیش کیا، جبکہ خود دوسرے دیوبندی علما اس حوالے سے تبلیغی بزرگوں کو سند نہیں مان رہے بلکہ قرآن وسنت سے اس مروجہ تبلیغی جماعت کا ثبوت طلب کر رہے ہیں۔ دیوبندی مصنف کی کتاب ''الکلام البلیغ''میں تو تبلیغی جماعت کی ایسی تمام تاویلات کا جنازہ نکال دیا گیا، اور وہ تمام تبلیغی علما جو اس جماعت کی حمایت میں اپنے مسلک دیوبند کے اصول بدعات وخرافات تک کو بھول جاتے ہیں، ان سب کو خاک میں ملا ڈالا۔ اگر کسی کو شک ہو تو مذکورہ کتاب کا مطالعہ کر کے دیکھ سکتا ہے۔

تبلیغ دین اور مروجہ تبلیغی جماعت کا فرق

تبلیغی جماعت کی مروجہ تبلیغ سے اختلاف کرتے ہوئے خود دیوبندی مصنف لکھتے ہیں کہ:

''تو جب تبلیغ کا امر مطلق اور عام ہے۔ تو حسب قواعد شرعیہ مذکورۃ السابق تبلیغ کسی خاص طریقہ، کیفیت اور ہیئت سے مقید، محدود، متعین اور مخصوص اپنی رائے سے کرنا شرع محمدی کا حلیہ بگاڑ دینا ہے۔ اور حدود اللہ سے تجاوز کرنا ہے۔ یہی تغیر شرع ،تعدی حدود اللہ، احداث فی الدین اور بدعت ضلالت ہے''۔

اسی روشنی میں غور فرمایئے تو واضح ہوگا کہ: تبلیغ مروجہ تعینات زائدہ اور ھیئات مخصوصہ ومنکرہ سے متعین ومخصوص اور مقید ومحدود ہے۔ چنانچہ تبلیغ مروجہ خروج، چلہ ،گشت ،تشکیل ،امور ستہ ،ترک اکثر معروف نہی عن المنکر براسہ، دعا بالجبر و بالا اجتماع ،قیام و بیداری شب جمعہ در مسجد، بوقت مخصوص اجتماعی تلاوت یٰسین شریف، تقدیم و نصب الجہال علی منصب العلماء امارت نااہل وفساق، تنقیص وتحقیر وتقصیر علماء ومشائخ، و خانقاہ ومدارس، مداہنت فی الدین جمعہ فی القریٰ، شرکت مجالس مولود۔ وغیرہ۔

پھر اس پر اصرار وتاکد، التزام مالا یلزم، تداعی واہتمام وغیرہ سے مقید ہے۔ جیسا کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب دامت برکاتہم نے اپنی کتاب ''تبلیغی جماعت پر عمومی اعتراضات کے جوابات'' کے صفحہ ۲۱۴/ پر بحوالہ حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی فرمایا ہے کہ ''اصل حقیقت یہ ہے کہ یہاں تبلیغ سے مراد ایک خاص نظام عمل ہے یعنی ایک خاص قسم کے دینی اور دعوتی ماحول میں خاص اصولوں کے ساتھ کچھ

خاص اعمال اشغال کی پابندی کرتے ہوئے خاص پروگرام کے مطابق زندگی گذارنا۔
چند سطروں کے بعد اس عمل خاص کے لئے تداعی واہتمام کی طرف یوں اشارہ کیا کہ:

''الغرض یہاں تبلیغ سے مراد یہی خاص عملی پروگرام ہے۔ اور اس لئے ہر مسلمان کو خواہ اس کے علم وعمل میں کتنی ہی کمی ہو اس کی دعوت دیجاتی ہے بلکہ جہاں تک بس چلتا ہے کھینچنے کی کوشش کی جاتی ہے''۔

اور کتاب مذکورہ کے صفحہ ۴۲؍ پر خود شیخ فرماتے ہیں کہ:

''تبلیغ میں صرف چھ نمبر متعینہ بتائے جاتے ہیں۔ ان ہی کی مشق کرائی جاتی ہے اور انہیں کو پیام کیطور پر شہر در شہر ملک در ملک بھیجا جاتا ہے۔ ان کے اصولوں میں سے یہ بھی ہے کہ چھ نمبروں کے ساتھ ساتواں نمبر یہ ہے کہ ان چھ امور کے علاوہ کسی دوسری چیز میں مشغول نہ ہوں''۔

نیز صفحہ ۴۶؍ پر مزید یہ ہے کہ:

''عالم کا وعظ کہنا حق ہے، مگر تبلیغی اسفار میں اور تبلیغی اجتماعات میں وہ بھی اس کے پابند ہیں کہ تبلیغ کے چھ نمبروں کے علاوہ اس اجتماع میں دوسری چیزیں نہ چھیڑیں''۔

(ان حوالہ جات کو بیان کرنے کے بعد دیوبندی مصنف فاروق کہتے ہیں کہ)

''پس اس ہیئت مخصوصہ مقیدہ کے التزام واصرار، پابندی وتاکد عموماً علماً خصوصاً عملاً وایہام وجوب ومفضی الی فساد وعقیدہ العوام اور تداعی واہتمام کی بناء پر تبلیغ مروجہ کے بدعت وضلالت ہونے اور انضمام مکروہات کی وجہ سے محروم ومکروہ ہونے غرض مجموعہ بہ ہیئت کذائیہ کے ممنوع ہونے میں کوئی شک نہیں رہ جاتا۔ اس کے محدث و

مخصوص عمل ہونے ہی کی بناء پر بجائے رسول اللہ ﷺ کے حضرت مولانا محمد الیاس صاحب نوراللہ مرقدہ کی طرف اس طریقہ تبلیغ کو منسوب کیا جاتا ہے۔اور مولانا ہی کو بانی تبلیغ کہا اور لکھا جاتا ہے۔اور رسول اللہ ﷺ کی طرف اس متعین ومخصوص تبلیغ کو منسوب بھی کیونکر کیا جاسکتا ہے۔جب کہ شریعت محمدی میں اس مخصوص ومتعین کا نام ونشان تک نہیں ہے''۔(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ:اول ص۷۴تا۷۷)

یہ طویل گفتگو اور دیوبندی تبلیغی جماعت کے اکابرین کی کتب کے حوالہ جات خود دیوبندی مولانا محمد فاروق نے پیش کر کے تبلیغی جماعت کی مروجہ تبلیغ ومروجہ اصولوں کو بدعت قرار دیا،اور اس کو اسلامی تبلیغ کی بجائے الیاسی تبلیغ سے منسوب کیا۔

دیوبندی مولوی فاروق نے آگے چل کر اپنی تفصیلی گفتگو وحوالہ جات کے بعد کہا کہ:

''محترم ناظرین یہ وہ قوانین الہیہ اور قواعد شرعیہ واصول فقہیہ ہیں کہ جن کی روشنی میں شارع علیہ السلام سے لے کر آج تک ہمارے اکابر اسلاف نے باطل کو حق سے جدا کیا ہے۔غلط اور صحیح کا فیصلہ کیا ہے۔سنت و بدعت میں امتیاز پیدا کیا ہے...... [پھر کہا]......''یہی وجہ روشن اور مضبوط اصول ہیں جن کو اپنے اسلاف کرام سے سیکھ کر ہم اخلاف بھی کلمہ گوؤں اور اسلام کا نام لینے والوں [سنیوں حنفیوں] کے ایک جم غفیر سے برسر پیکار ہیں۔ان سے مقابلے کر رہیں ہیں۔کتنے کتنے اور کیسے کیسے اختلافات ہمارے اور ان [سنیوں] کے درمیان برپا ہیں۔حالانکہ وہ ہمارے بھائی ہیں۔کلمہ گو ہیں۔وہ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ ورسول کی دشمنی میں نہیں کر رہے ہیں۔بلکہ وہ یہی دعویٰ کرتے ہیں کہ اس کا منشاء حب خدا اور عشق رسول ہی ہے۔مگر [دیوبندی] حضرات

اکابر کے بیان کردہ انہیں اصولوں کے تقاضے سے مجبور ہوکر ہم اپنے بھائیوں سے دست بگریباں ہیں۔

پس اگر یہ اصول صحیح ہیں اور فی الواقع یہ الہٰی قوانین ہیں۔ اور واقعہ ان قواعد و کلیات شرعیہ کی رو سے ذکر خیر الخلاق ﷺ [یعنی ذکر میلاد النبی ﷺ] اور اس جیسے اعمال مندعبہ باصلھا بدعت وضلالت ہیں تو پھر انہیں اصولوں کی رو سے تبلیغ مروجہ بہ ہیئت کذائیہ کیوں بدعت نہیں۔ کیا کسی چیز کے صحیح اور غلط ہونے کا معیار پارٹی اور شخصیت ہے؟ یا معیار اور کسوٹی شریعت محمدی ہے؟

اگر ایسا نہیں تو مذکورہ اعمال بدعیہ اور تبلیغ مروجہ میں فرق بتانا ضرور ہے۔ بدوں فرق بتائے ہوئے ایک [یعنی ذکر میلاد النبی ﷺ] کو بدعت اور دوسرے [مروجہ تبلیغ] کو سنت کہنا قرین انصاف نہ ہوگا۔ پھر یہ بھی سوچنے اور غور کرنے کی بات ہے کہ اگر باوجود قرون مشہود لہا بالخیر بلکہ ایک ہزار سال سے زیادہ تک موجود بوجود شرعی اور ثابت بالکتاب والسنۃ نہ ہونے کے چند امور مندوبہ ومباحہ کو جوڑ کر کوئی مرکب مثلاً طریقہ تبلیغ اختراع کیا جانا جائز اور مستحسن ہو تو دوسروں کو کیوں حق نہیں کہ وہ بھی چند مباح چیزوں کو جوڑ کر ایک دوسرا طریقہ جاری کرے اور لوگوں کو اس میں شمولیت کی دعوت دے اور اپنے ہی مخترعہ طریقہ میں حق یا افضلیت کے انحصار کا دعویٰ کرے۔ اور اپنے طریقہ کے مخالف کو دشمن اسلام یا مخالف سنت قرار دے“۔

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۲۴۶ تا ۲۴۸)

ہم مزید اس پر کسی تبصرے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے سچ ہے ”الحق ما شھدت بہ الاعداء“ حق وہ ہے جس کی گواہی خود دشمن بھی دے۔

مروجہ تبلیغی جماعت کے مسائل کتب فقہ میں نہیں

دیوبندی مولانا فاروق تبلیغی جماعت پر تنقید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''اس مخصوص طریقہ تبلیغ کے آداب وقواعد اور احکام ومسائل معلوم کرنا ہوں تو علماء دین مبین ومفتیان شرع متین رہنمائی کرنے سے مجبور وقاصر رہیں گے اور نہ ہی شامی و عالمگیری، کنز وہدایہ اور فتاویٰ قاضی خان وغیرہ میں مل سکیں گے۔

اور اگر اس سلسلے میں کسی کو کچھ پوچھ کچھ شکوہ و شکایت کرنا ہو تو پھر وہ [تبلیغی جماعت کے] مرکز بستی نظام الدین دہلی سے پوچھ سکتا ہے۔ اور اس مخصوص کام کے جو چند ذمہ دار ہیں۔ انہیں کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے اور جواب میں حضرت جی اول، حضرت جی ثانی، حضرت جی ثالث کی ہدایات اور مسلک کا حوالہ دے کر اور کام کرنے والوں کو ذاتی طور پر ذمہ دار قرار دے کر چھٹکارا حاصل کر لیا جائے گا اور اس کو مشروع و مسنون سمجھ کر سوال کرنے والا مایوسی کا شکار ہوگا۔ گویا سائل بجائے شرعی حکم کے ان مذکوہ ذمہ داررون کے مسلک کے معلوم کرنے کا منتظر تھا۔

الحاصل جس اعتبار سے دیکھو یہ مروجہ تبلیغ مقید ومحدود اور متعین ومخصوص تعینات و تخیصات زائد ومحدثہ ثابت ہوگی۔ حضرت شارع علیہ السلام (یعنی نبی پاک ﷺ) سے لے کر حضرت مولانا الیاس صاحب تک درمیان میں شرع محمد میں اس ہیئت کذائی مجموعی کا پتہ نہ ملے گا۔ (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۷۷، ۷۸)

دیوبند مولوی صاحب کے اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ:

☆ اس مخصوص طریقۂ تبلیغ کے آداب وقواعد اور احکام ومسائل کتب فقہ شامی و عالمگیری، کنز وہدایہ اور فتاویٰ قاضی خان وغیرہ میں بھی نہیں ہیں۔

☆ تبلیغ جماعت والے کسی اعتراض ومسئلے کے جواب میں اپنے تبلیغی حضرت جی اول، حضرت جی ثانی، حضرت جی ثالث کا حوالہ دے کر چھٹکارا حاصل کرتے ہیں۔

☆ مروجہ تبلیغ کو جس اعتبار سے دیکھو محدثہ (بدعت) ثابت ہوگی۔

☆ نبی پاک ﷺ سے لے کر تبلیغی الیاس کاندھلوی کے زمانے تک ایسی تبلیغ ہیئت کذائی مجموعی کا کوئی نام ونشان نہیں ملتا، یعنی یہ الیاس کاندھلوی نے ایجاد کی اور اس کے نام ہی سے مروجہ تبلیغ منسوب ہے۔

تبلیغی جماعت چودھویں صدی کی ایجاد

دیوبندی مولوی فاروق صاحب کی کتاب میں لکھا ہے کہ:

''اور کتاب ''کیا تبلیغی کام ضروری ہے'' کے حصہ دوم صفحہ ۱۵۱/ پر حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ ارشاد فرماتے ہیں: ''جہاں تک اس کے خاص ذمہ دار بزرگوں کا تعلق ہے جن کو تحریک کا روح رواں کہا جا سکتا ہے۔ سو ان کا حال تو یہ ہے کہ **اپنی اس دعوت [تبلیغی] کے سوا اور اس کے لئے دیوانہ وار جدوجہد کے سوا وہ کسی دوسرے اجتماعی کام سے خواہ وہ سیاسی ہو یا غیر سیاسی ہو کوئی تعلق اور دلچسپی نہیں رکھتے**۔ بلکہ یہ کہنا ان شاءاللہ

مبالغہ نہ ہوگا کہ ان کے دل و دماغ میں کوئی چھوٹی جگہ بھی کسی دوسرے اجتماعی کام اور دوسری کسی تحریک کیلئے خالی نہ ہوگی۔ واقعہ یہ ہے کہ جولوگ ان بیچاروں کے حالات سے واقف نہیں ہیں۔ وہ کبھی بھی ان کے لاشریک عشق وجنون کا اندازہ نہیں کر سکتے، اور یہ بالکل ظاہر ہے کہ یہ خاص نظام عمل، خاص اعمال واشغال کی پابندی، خاص پروگرام کے مطابق زندگی گذارنا۔ لاشریک عشق وجنون مروجہ ہیئت ترکیبی مجموعی کے ساتھ نہ تو نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں تھی نہ حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں۔ نہ تابعین نہ تبع تابعین سلف صالحین کے زمانے میں، بلکہ یہ اس چودہویں صدی کی ایجاد ہے"۔ (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۷۶)

پھر آگے چل کر صفحہ ۱۴۳ر پر دیوبندی مصنف صاحب لکھتے ہیں کہ:

"تبلیغ مروجہ کے مجموعہ مرکبہ اور ہیئت ترکیبیہ کے لئے وجود شرعی نہ ہونا بالکل ظاہر ہے قرونِ ثلاثہ بلکہ زمانہ مابعد میں بھی چودہ سو [1400] سال تک اس ہیئت ترکیبیہ مجموعہ کا پتہ ونشان نہیں...... بلکہ قرون اولیٰ سے لیکر اب تک کا زائد ہزار برس اس سے خالی ہے"۔ (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۱۴۳)

دیوبندی مولوی فاروق صاحب کے اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

☆ تبلیغی جماعت والے اپنی اس دعوت [تبلیغی] کے سوا کسی دوسرے اجتماعی کام میں دلچسپی نہیں رکھتے۔

☆ ان کے دل و دماغ میں کسی دوسرے اجتماعی کام اور دوسری کسی تحریک کے لیے

کوئی جگہ نہیں ہوتی۔

☆تبلیغی حضرات کوصرف اپنی ہی تحریک سے لاشریک عشق وجنون ہے۔

☆ یہ خاص نظام عمل، خاص اعمال واشغال کی پابندی، خاص پروگرام کے مطابق زندگی گذارنا، مروجہ ہیئت ترکیبی مجموعی [تبلیغی جماعت] نبی کریم ﷺ، حضرات صحابہ، تابعین، تبع تابعین سلف صالحین [رضوان اللہ علیہم اجمعین] کے زمانے میں نہیں تھی، بلکہ یہ چودہویں صدی کی ایجاد ہے۔

مروجہ تبلیغ صحابہ وتابعین سے منقول نہیں

اسی کتاب الکلام البلیغ میں دیوبندی مولانا صاحب لکھتے ہیں کہ:

''جو فعل اور تخصیص فعل منقول نہ ہو اور متروک ہو اس کا احداث بدعت ہے''۔[اس ہیڈ ینگ کے بعد کہتے ہیں کہ] ''تبلیغ مروجہ میں تبلیغ کے ساتھ جن خاص اعمال واشغال کی پابندی کی جاتی ہے۔ان میں سے اکثر کا قرون ثلاثہ یعنی عہد رسول اللہ ﷺ اور صحابہ اور تابعین میں تبلیغ کے ساتھ ہونا منقول نہیں۔اور چونکہ جو داعی اور مقتضی انکافی زمانناہے۔وہ اس زمانے میں بھی موجود تھا تو باوجود داعی اور محرک کے اس زمانہ میں نہ تھا۔توان قیود کا متروک ہونا ظاہر ہے۔لہٰذاان غیر منقول متروک تخصیصات وتقییدات کا احداث بدعت ہے۔حضرت مولانا اشرفعلی تھانوی دعوات عبدیت حصہ اول کے مجادلات معدلت صفحہ ۲۳۷/پر فرماتے ہیں:

''یہ قاعدہ کلیہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایک تو ہے عدم الفعل۔اور ایک ہے ترک الفعل۔ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔پس عدم الفعل تو عدم قصد سے بھی ہوتا ہے اور

ترک میں اس کے اعدام کا قصد ہوتا ہے۔ پھر یہ قصد جس مرتبہ کا ہوگا۔اس فعل کا ناپسند ہونا ثابت ہوگا اور اس فرق کو اہل اجتہاد خوب سمجھتے ہیں اور پہنچانتے ہیں ۔پس عدم الفعل سے تو اس کا کرنا ناجائز نہیں ہوتا۔ بشرطیکہ اور کوئی قباحت شرعی لازم نہ آئے اور ترک الفعل البتہ ناپسندیدگی ہے (اور وعظ السرور میں فرمایا) داعی قدیم ہے تو سکوت شارع ترک الفعل ہوگا اور اگر داعی جدید ہے اور حادث ہے تو سکوت شارع ترک الفعل ہوگا) عدم الفعل......عدمالفعل سے اس کا کرنا ناجائز نہ ہوگا......ترک الفعل سے اس کا کرنا البتہ ناجائز اور بدعت ہوگا۔......‘‘ (تھانوی کے اس بیان کے بعد دیوبندی مصنف کہتا ہے کہ)

’’حاصل یہ کہ فعل کا موجب ومقتضی اور داعی پائے جانے کے باوجود وہ فعل یا تخصیص وتقیید فعل نہیں پایا گیا تو یہ ترک الفعل ہے۔ایسے فعل یا تخصیص فعل کا احداث بدعت ہے۔(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص۱۲۲،۱۲۳)

سنی تبصرہ

دیوبندی مولوی فاروق صاحب کے اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

☆تبلیغی جماعت کے مروجہ خاص اعمال واشغال قرون ثلاثہ یعنی عہد رسول اللہ ﷺ اور صحابہ اور تابعین میں تبلیغ کے ساتھ ہونا منقول نہیں۔

☆تبلیغی جماعت کے ان غیر منقول متروک تخصیصات وتقییدات کا احداث بدعت ہے۔

تبلیغی جماعت والوں نے دین کو بدل دیا

پھر صفحہ ۱۲۵/ پر دیوبندی مصنف نے لکھا کہ:

''نفائس الازہار ترجمہ مجالس الابرار صفحہ ۱۲۷/ پر ہے کہ جس فعل کا سبب آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں موجود ہو اور کوئی مانع بھی نہ ہو اور باوجود اس کے حضور نے نہ کیا ہو تو ایسا کام کرنا اللہ تعالیٰ کے دین کو بدلنا ہے۔ کیونکہ اس کام میں کوئی مصلحت ہوتی تو سرور کائنات اس فعل کو خود ضرور کرتے یا ترغیب دیتے۔ اور جب آپ نے نہ خود کیا نہ کسی کو ترغیب دی تو معلوم ہوا کہ اس میں کوئی بھلائی نہیں بلکہ وہ بدعت قبیحہ سئیہ ہے''

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۱۲۵)

دیوبندی مولانا فاروق صاحب مختلف روایات وحوالہ جات بیان کرنے کے بعد تبلیغی جماعت کی مروجہ تبلیغ واصولوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ:

''تبلیغ مروجہ کے موجودہ قیود وتخصیصات کے جو مقتضیات اور دواعی بیان کئے جاتے ہیں۔ وہ سب قرون ثلاثہ میں موجود تھے۔ جس طرح امور مذکورہ بالا [مثلاً بسم اللہ بالجہر، فرائض میں قنوت، بیس رکعت سے زیادہ تراویح وغیرہ] کے دواعی موجود تھے۔ لیکن قرون ثلاثہ میں ان کا ثبوت نہیں ملتا اسی لئے حضرات صحابہ وعلماء کاملین نے ان پر بدعت کا حکم جاری فرمایا۔ کیونکہ ایسی صورت میں ان کی حیثیت ترک فعل کی ہے۔ عدم فعل کی نہیں۔ تو [تبلیغی جماعت والوں کی] تبلیغ مروجہ کے قیود وتخصیصات باوجود داعی اور مقتضیات کے قدیم ہونے کے کیوں نہ متروک سمجھے جائیں گے۔ اور کیوں ان پر بدعت کا حکم جاری نہ ہوگا۔ اور جو قید قرون ثلاثہ میں ثابت نہیں لیکن وظیفہ تبلیغ سے خارج

ہو مثلا چلہ وغیرہ اگر اس کا وجود ثابت کیا جائے تو ضروری ہے کہ قرونِ ثلاثہ میں اس کا وظیفہ تبلیغ ہونا بھی ثابت کیا جائے ورنہ وہ بھی متروک ہی سمجھا جائے گا۔ جیسا کہ مثلاً سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے چھینک کے موقع پر الحمد للہ کے ساتھ السلام علی رسول اللہ کو وظیفہ عطاس سے خارج ہونے کی وجہ سے منع فرمایا۔

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۱۲۷، ۱۲۸)

سنی تبصرہ

دیوبندی مولوی فاروق صاحب کے اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

☆ مروجہ تبلیغی امور کا سبب آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں موجود تھا لیکن حضور ﷺ نے نہ کیا لیکن اب تبلیغی جماعت والے کر رہے ہیں تو بقول دیوبندی مصنف یہ اللہ عزوجل کے دین کو بدلنا ہے۔

☆ تبلیغی جماعت والوں کے ایسے کام جو آپ ﷺ سے ثابت نہیں، نہ آپ ﷺ نے ترغیب دی ایسے تبلیغی جماعت کے کاموں میں کوئی بھلائی نہیں بلکہ وہ بدعت قبیحہ سئیہ ہے۔

☆ تبلیغی جماعت والوں کے مروجہ امور تبلیغ کے جو مقتضیات اور دواعی بیان کیے جاتے ہیں وہ قرون ثلاثہ میں موجود تھے لیکن نبی پاک ﷺ، صحابہ و تابعین علیھم الرضوان اجمعین نے ان کو اختیار نہ فرمایا تو بقول مصنف یہ بدعت ہیں۔

☆ جب تبلیغ کے لیے کوئی قید [مثلا چلہ، گشت، سہ روزہ وغیرہ] نہیں تو اب تبلیغی جماعت والے اس کو وظیفہ تبلیغ سمجھیں تو ضروری ہے کہ قرونِ ثلاثہ میں اس کا وظیفہ تبلیغ ہونا بھی ثابت کریں ورنہ وہ بھی متروک ہی سمجھا جائے گا۔

تبلیغی جماعت بحیثیت مجموعی بدعت ضلالہ ہے

قاضی عبدالسلام دیوبندی لکھتے ہیں کہ:

''اب یہ موجودہ سلسلہ جو تبلیغ کے نام سے جاری ہوگیا ہے۔ یہ بہت سے اجزاء کا مجموعہ ہے۔ جیسا کہ حضرت مفتی [جمیل دیوبندی] صاحب نے اس کے بیش اجزاء بنائے ہیں، کچھ صحیح کچھ غلط......عوام میں اس مجموعے کا نام تبلیغ ہے۔ اولاً تو ظاہر ہے کہ غلط اور صحیح کا مجموعہ غلط ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ پانی اور نجس پانی کا مجموعہ نجس ہی ہوتا ہے...... ثانیاً تبلیغ کا یہ موجودہ نظام کذائی اور معمولات رائجہ حضور ﷺ سے منقول نہیں ہیں اور عوام ان کو دین کی عقیدت اور فلاح آخرت اور ثواب کی نیت سے برت رہے ہیں۔ بلکہ اس بدعی نظام کو مقبول اور نامقبول کے درمیان معیار بنائے ہوئے ہیں اور یہ حقیقت عندالشرع بدعت ضلالہ ہے۔ (شاہراہ تبلیغ ۷۷)

دیوبندی کتاب '' الکلام البلیغ '' میں دیوبندی مولانا ظفر احمد صاحب کے تبلیغی جماعت کے بارے میں بیان کردہ دس مفاسد کا ذکر کر کے کہا:

''یہ دس مفاسد اور زوائد ہیں جن کا اظہار مولانا ظفر احمد صاحب [دیوبندی] نے خود فرما دیا، غالباً مولانا کو ان چند باتوں ہی کی اطلاع ہوئی، بعد میں اور جو خرابیاں اور کوتاہیاں پیدا ہوئیں حضرت موصوف جو اگر ان کا علم ہوتا تو یقیناً ان کا بھی اظہار فرماتے۔

ہر شخص بآسانی و بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ حضرت تھانوی کے سامنے اگر یہ امور [یعنی کوتاہیاں و خرابیاں] آتے تو مولنا ہرگز ہرگز اس سے مطمئن نہ ہوتے اور سکوت نہ

فرماتے، پھر حضرت تھانوی کی پسندیدگی اور موافقت کا جو بلند و بانگ دعویٰ کیا جاتا ہے، کہاں تک صحیح ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ طرز طریقہ تبلیغ حضرت مولانا تھانوی کے مزاج و منشاء اور مسلک کے بالکل خلاف ہے''۔(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ ۴۲۵ تا ۴۲۶)

دیوبندی مولوی محمد فاروق صاحب تبلیغی جماعت کے ایسے ہی مجموعے کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''امر مشروع و جائز ایک مکروہ کے انضمام سے مکروہ و ناجائز ہو جاتا ہے، اہل علم جانتے ہیں کہ نتیجہ ہمیشہ اخس کے تابع ہوتا ہے۔ جائز و ناجائز کا مجموعہ ناجائز، صحیح اور غلط کا مجموعہ غلط، پاک اور نجس، حلال و حرام کا مجموعہ حرام ہوتا ہے۔ ایک قطرہ پیشاب ایک گھڑے پانی کو ناپاک کر دیتا ہے...... نماز عمدہ عبادات ہے مگر ایک مکروہ کے انضمام سے ساری نماز مکروہ ہو جاتی ہے...... براہین قاطعہ صفحہ ۱۴۷ پر ہے کہ ''یہ قاعدہ بھی محفوظ رہے کہ مرکب یجوز اور لا یجوز سے ناجائز ہو جاتا ہے'' صفحہ ۱۸۲ پر ہے ''کسی جائز مطلق کے ساتھ اگر ایسے امور منضم ہو جاویں کہ وہ ممنوع ہوں تو مجموعہ ممنوع ہوگا'' (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۱۶۳، ۱۶۴)

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ:

☆ بقول علماے دیوبند تبلیغی جماعت ''اچھائی و برائی کا مجموعہ ہے''۔

☆ تبلیغی جماعت ایسی مجموعی صورت میں اپنے دیوبندی علما کے اصول کے مطابق ناجائز و بدعت ضلالہ کہلائے گی جیسا کہ خود ان کے علمانے اس کا اقرار بھی کیا۔

☆ظفر احمد [دیوبندی] نے تبلیغی جماعت کے دس مفاسد کا ذکر کیا۔
☆لیکن دوسرے دیوبندی کے مطابق اس میں اور بھی خرابیاں اور کوتاہیاں موجود تھیں جن کا علم ظفر احمد دیوبندی کو نہیں ہوا۔
☆مذکورہ دیوبندی علما کے مطابق اچھائی و برائی، جائز و ناجائز، صحیح و غلط کا مجموعہ ناجائز و حرام اور ممنوع ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا تبلیغی جماعت ایسے مجموعے پر مشتمل ہونے کی وجہ سے بدعت ضلالہ ہے۔

فضائل اعمال قرآن سے بڑھ کر

تبلیغی جماعت والے جہاں بھی جاتے ہیں ان کے بغلوں میں ایک کتاب ''فضائل اعمال'' ہوتی ہے جس کے مصنف تبلیغی مولوی زکریا کاندھلوی ہیں۔ اور تبلیغی حضرات اپنی مساجد میں لوگوں کو جمع کر کے اسی کتاب کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں۔ اب ہم سنی کیا تبصرہ کریں خود ان کے علما کا کہنا ہے کہ تبلیغی جماعت والے اس کتاب کو قرآن سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں، قرآن سے زیادہ اس کا احترام کرتے ہیں، اس کے درس کو کو درس قرآن سے زیادہ افضل و اہم سمجھتے ہیں۔ اور دیوبندی علما کا کہنا ہے کہ ''اُس دن سے یہ تباہی و بربادی شروع ہوئی جس دن سے اللہ کے قرآن کو چھوڑ کر ملانے (مولوی زکریا تبلیغی کی) ''فضائل اعمال'' اور ''فضائل درود شریف'' کو سینے سے لگایا۔

ہم کچھ کہیں تو یقیناً تبلیغیوں کے غم و غصے کا نشانہ بنے گے اس لئے ہم تبلیغی جماعت والوں کا یہ بھیانک راز اور قرآن کے خلاف خطرناک سازش خود علماء دیوبند ہی کی زبانی پیش کرتے ہیں۔

مولوی زکریا کی کتاب کی اہمیت قرآن وتفسیر کے برابر

دیوبندی مفتی صاحب تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''مساجد، محافل اور خصوصی تقاریب میں دروس قرآن کی جگہ ان [تبلیغی جماعت] کے ہاں تعلیم کے نام سے تبلیغی نصاب یا فضائل اعمال کی خواندگی کی جاتی ہے جس کو یہ لوگ قرآن و حدیث کی تعلیم کے متوازی قرار دیتے ہیں۔ درس قرآن و حدیث ان [تبلیغی جماعت] کے ہاں مفقود ہے''۔ (کلمۃ الہادی ص ۱۵۹)

درس قرآن کے مقابلے میں تبلیغی نصاب

☆...... [دیوبندی] استاد العلماء جامع المعقول والمنقول حضرت شیخ مولانا محمد سردار صاحب اپنی تقریظ میں تبلیغی جماعت وطارق جمیل کے بارے میں کہتے ہیں کہ:

''حضرت مولانا مفتی عیسی خان مدظلہ نے مولانا طارق جمیل کی بعض غلطیوں کی اہل سنت و جماعت [دیوبند] کے مسلک کے موافق اصلاح فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس عظیم کاوش کا دارین میں اجر عظیم عطا فرمائے۔ مفتی صاحب نے مولانا طارق جمیل کے جو اقوال نقل کیے ہیں، اگر واقعتاً درست ہیں تو بندہ مفتی صاحب مدظلہ کی تائید کرتا ہے...... مثلاً جماعت میں تبلیغی نصاب کے مقابلے میں درس قرآن کی غیر اہمیت اور حاجی عبدالوہاب صاحب کا حضرت لاہوری پر طعن کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ دونوں باتیں اگر ان میں ہیں تو یہ عظیم غلطی ہے۔ ان پر لازم ہے کہ اس کی اصلاح کریں''...... (کلمۃ الہادی ص ۳۰ تقریظ ۷)

دیوبندی مولوی ابوالفضل صاحب اپنے ایک مفتی محمد اسماعیل صاحب کے حوالے

سے کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی کتاب ’’اصلاح خلق کا الٰہی نظام‘‘ (ص۳۷) پر لکھا کہ
’’متعدد جگہ یہ دیکھنے سننے میں آتا رہتا ہے کہ اہل حق میں سے کوئی عالم دین درس قرآن یا عمومی وعظ کہنے آئے اور جماعتی احباب وہاں کتاب (فضائل اعمال وغیرہ) پڑھتے ہوں تو اس وقت بھی وہاں کتاب پڑھنے پر ضد کی جاتی ہے (اہتمام تو ٹھیک ہے مگر یہ الزام تو غلو اور غلط ہے) اور پھر کتاب پڑھ کر اکثر چل دیئے دوسرے عام لوگ درس قرآن اور وعظ سننے کو بیٹھے مگر یہ (تبلیغی) حضرات تقریبا چلے ہی گئے الا ماشاء اللہ محض اس بناء پر کہ یہ ہماری [تبلیغی] جماعت میں نہیں آتے جاتے، یہ کس قدر خطرناک ذہنیت اور غلو ہے۔ (انکشاف حقیقت: ص۳۱)

تو اس دیوبندی مولوی نے بھی یہی اقرار کیا کہ تبلیغی جماعت والے درس قرآن کے مخالف ہی ہیں، درس قرآن نہیں سنتے، فضائل اعمال ہی کی تعلیم پر ضد کرتے ہیں۔

یہی دیوبندی مولوی ابوالفضل تبلیغی جماعت کے بارے میں مزید لکھتے ہیں:
’’متعدد مساجد میں جہاں علماء کرام روزانہ درس قرآن دیتے ہیں جماعتی (تبلیغی) احباب اس کوشش میں رہتے ہیں کہ کسی طرح قرآن کا درس بند ہو جائے اور درس قرآن کی بجائے فضائل اعمال کی کتاب پڑھی جائے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر کسی انسان کی کتاب کو ترجیح دینا گمراہی و ضلالت کا انتہائی درجہ ہے لیکن اس جماعت کے کارکن یہ جرم دیدہ دانستہ کرتے ہیں جہالت کی بنا پر جرم بھی نہیں سمجھتے‘‘
(انکشاف حقیقت: ص۳۱،۳۲)

دیوبندی مولانا ابوالفضل نے اپنے دیوبندی ’’مفتی محمد اسماعیل‘‘ کے حوالے سے خود لکھا ہے کہ تبلیغی جماعت والے پوری کوشش کر کے قرآن مقدس کا درس بند کراتے

ہیں۔ دیوبندی مولوی صاحب کا حوالہ ملاحظہ کیجیے۔

''بعض مساجد میں اختلاف کا بہانہ بنا کر اور کوشش کر کے قرآن کا درس بند کرا دیا گیا، ایسے تین واقعات تو بندہ کو معلوم ہے۔ اس [تبلیغی] جماعت کے افراد کہتے ہیں کہ مضامین قرآن سے کفر و شرک کے مسائل اور منکرات کی بحثیں شروع ہو جاتی ہیں جن سے جوڑ کی بجائے توڑ پیدا ہو جاتا ہے بس کتاب (فضائل اعمال) کی تعلیم کافی ہے''
(انکشاف حقیقت: ص۳۲)

درس قرآن کے بجائے تبلیغی تصانیف کا درس

مذکورہ کتاب میں تبلیغی جماعت کے بزرگوں کے حوالے سے موجود ہے کہ ان کے نزدیک تفسیر قرآن کو مضر جانا جاتا ہے۔ استغفر اللہ! چنانچہ دیوبندی مفتی تبلیغی جماعت والوں کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''**عرصہ سے رسمی تبلیغیوں [تبلیغی جماعت والوں] نے قرآن کو نظر انداز کر دیا، اپنی** اختراعی ترتیب اور اپنے بزرگوں کی تصانیف و تالیفات (فضائل اعمال، فضائل صدقات وغیرہ) کو تبلیغ کے لئے کافی سمجھا، درس قرآن ترجمہ و تفسیر کو اضافی چیز خیال کیا بلکہ مضر جانا اور یہ امر واقع ہے۔ (کلمۃ الہادی ص ۱۵۸)

تبلیغی جماعت کے حاجی عبدالوہاب کے نزدیک درس قرآن کرنا غلط

دیوبندی مفتی تبلیغی جماعت کے بزرگ حاجی عبدالوہاب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

’’سند متصل سے مجھے استاذی وشیخی حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری کے پوتے حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب دام مجدہ نے بتلایا جناب حاجی عبد الوہاب صاحب نے دوران گفتگو کہا آپ کے دادا بہت بزرگ تھے۔ان کی بڑی غلطی تھی کہ عامۃ الناس کو قرآن کا درس دیا کرتے تھے۔یاللعجب وضیعۃ الادب۔

ہم تو یہ سنا کرتے تھے حاجی صاحب حضرت شیخ لاہوری کے تربیت یافتہ ہیں،لیکن ہمارا دیدہ وشنیدہ غلط ثابت ہوا۔حضرت لاہوری نے اللہ کی کتاب کو اپنی زندگی کا پروگرام بنالیا تھا،وہ اسے ہدایت کا اول درجہ سمجھتے تھے،لیکن یہ اس کی مخالفت کررہے ہیں، اپنے آپ کو راہ راست پر سمجھتے ہیں اور حضرت لاہوری کو غلطی کا الزام دے رہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون،بتلایئے ان لوگوں [تبلیغوں] کے اقوال کی کیا تاویل کی جائے!

(کلمۃ الہادی ص ۱۵۸)

تبلیغی جماعت کا نظریہ ’’درس قرآن‘‘ سے آدمی نیک وصالح نہیں بنتا

دیوبندی مفتی صاحب نے تبلیغی جماعت کے بارے میں (صوفی عبد الحمید دیوبندی کے حوالے سے) لکھا ہے کہ:

’’قرآن کریم کے درس کے بارے میں یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ قرآن کریم کا درس سن کر کوئی آدمی نیک وصالح نہیں ہوسکتا اور نہ اس کی اصلاح ہوسکتی ہے۔اصلاح تو گشت کرنے سے اور جماعت کے ساتھ جانے سے ہوتی ہے‘‘۔

(کلمۃ الہادی:باب نمبر ۴ ص ۲۱۹)

تبلیغی جماعت کے مراکز تک میں درس قرآن نہیں دیا جاتا

دیوبندی مفتی نے تبلیغی جماعت پر گفتگو کرتے ہوئے خود یہ ہیڈ ینگ لگائی

کہ ''جماعت میں تبلیغی نصاب کے مقابلہ میں درس قرآن کی غیر اہمیت'' اور پھر اس کے تحت لکھتے ہیں کہ:

''پاکستان میں تبلیغی [جماعت کے] مراکز میں دروس قرآن کا سلسلہ عرصہ سے نہیں ہو رہا۔ کہیں بھی بڑے بڑے اجتماع میں دروس قرآن کا اہتمام نہیں کیا جاتا''۔

(کلمۃ الہادی: باب نمبر ۴ ص ۲۲۵)

تبلیغی جماعت کے اس عمل کا رد کرتے ہوئے دیوبندی مفتی کہتے ہیں کہ:

''قرآن اور درس قرآن ہی تبلیغ کا سر چشمہ اور پیش خیمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا ''یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَه '' اے رسول پہنچا دے جو تجھ پر اترا تیرے رب کی طرف سے اور اگر ایسا نہ کیا تو تو نے کچھ نہ پہنچایا اس کا پیغام''

[المائدہ ٦٧]

اس آیت مبارکہ میں نبی کریم ﷺ کو اس چیز کی تبلیغ کا حکم دیا گیا جو ان کے رب کی طرف سے ان پر اتاری گئی ہے، جب کسی کو ''مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ '' کا علم نہیں ہوگا وہ شخص اس کی کیا تبلیغ کرے گا اکثر بلکہ عامۃ الناس رائے ونڈ سے بغیر علم، بغیر تربیت، بغیر ادب و آداب کے تبلیغ کا سٹرٹیفکیٹ حاصل کر لیتے ہیں۔

ان کے ہاں علماء اور علم کی قدر و اہمیت کم ہو جاتی ہے۔ علماء سے از خود بطور امتحان پوچھتے ہیں آپ نے کتنا وقت لگایا ہے، ایسی موضوعات، من گھڑت حکایتیں، قصے بیان کرتے ہیں جن کا حقیقت سے دور کا تعلق بھی نہیں ہوتا ضعیف بلکہ موضوع احادیث

تک بیان کرنے سے نہیں ہچکچاتے۔ان [تبلیغوں] کی بڑی سند [دلیل] یہ ہے ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے۔

ہر کہ خود گم است کرا رہبری کند

(کلمۃ الہادی: باب نمبر ۴ ص ۲۲۵،۲۲۶)

تبلیغی جماعت کی وجہ سے دین کی تباہی

''دیوبندی''''اشاعت التوحید والسنہ'' کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا سید ضیا اللہ شاہ گجراتی نے اٹک میں تقریر کرتے ہوئے کہا:

''اُس دن سے یہ تباہی و بربادی شروع ہوئی جس دن سے اللہ کے قرآن کو چھوڑ کر ملانے (مولوی زکریا تبلیغی کی) ''فضائل اعمال'' اور ''فضائل درود شریف'' کو سینے سے لگایا۔ جس دن سے اللہ کی کتاب کو چھوڑا گیا (دیوبندی) بزرگوں کی کتابوں کو سینے سے لگایا اسی دن سے بربادیاں شروع ہوئیں''۔

(تبلیغی جماعت اشاعت التوحید والسنہ کے نشانہ تنقید پر صفحہ ۲۰،۲۱)

نوٹ:۔ دیکھ رہے ہیں آپ! کس قدر حیرت کی بات ہے کہ جس تبلیغی جماعت کی تشکیل ہی کتاب وسنت کی تعلیمات کو عام کرنے میں اور مسلمانوں کے اصلاح کی غرض سے ہوئی تھی، وہی جماعت قرآن اور درس قرآن کی سخت مخالفت کرنے لگی بلکہ اسے مضر قرار دے کر مسلمانوں کو اس سے روکنے کی ناپاک کوشش کرنے لگی۔ دراصل حقیقت تو وہی جس کی وضاحت مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت نے پہلے ہی کر دی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تعلیم تو مولانا اشرف علی تھانوی کی ہو اور طریقۂ تعلیم میرا ہو۔

فضائل اعمال کی حقیقت

یہی دیوبندی مولانا اپنے ہی دیوبندی اشاعتی مولانا کے تبلیغی جماعت سے اختلاف کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

(دیوبندی) ''اشاعت کے مشہور محقق مولانا خان بادشاہ صاحب اپنی تصانیف میں ''تبلیغی جماعت'' اکابرِ تبلیغ اور کتبِ فضائل کو ہمیشہ نشانہ تنقید بناتے رہتے ہیں، چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:

''فضائل حج میں کافی خرافات اور واہیات ہیں اگر تجھ میں علمی غیرت ہو تو اس کو دلائل شرعیہ سے ثابت کر لو فضول بکواس سے کچھ نہیں بنتا۔ اور میں نے نہایت دیانتداری سے رد کیا ہے غلط کو غلط کہتا ہوں چاہے اپنی جماعت والا کیوں نہ ہو جس پر میری کتابیں شاہد ہیں۔ اگر آپ کے نزدیک وہ معصوم ہو وہ الگ بات ہے میں تو صرف یہ کہوں گا کہ اللہ عزوجل مولانا زکریا کو معاف فرمائے اور اس پر رحم فرمائے۔ لیکن انسان سے غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ اور مولانا زکریا سے اس میں لغزشِ صادر ہوئی ہیں اللہ انہیں معاف فرمائے۔ اب اگر کوئی ان غلطیوں کو غلطی نہ کہے اور اسے قرآن جیسا صحیح تصور کرتا ہو تو اسے جاہل کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے''۔

(تبلیغی جماعت اشاعت التوحید والسنہ کے نشانہ تنقید پر صفحہ ۲۱، التنقید الجوھری ص ۲۷ مطبوعہ مئی ۲۰۰۵ء بحوالہ مذکورہ)

کتاب فضائل حج میں چالیس خرافات

مزید لکھا ہے کہ:

''شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی کے متعلق خان بادشاہ صاحب (دیوبندی) لکھتے ہیں: ''جاہل مبلغ جس نے چالیس خرافات فضائل حج میں لکھے ہیں''۔

(تبلیغی جماعت اشاعت التوحید والسنہ کے نشانہ تنقید پر صفحہ ۲۲، الصواعق المرسلہ ص ۱۵۔ بحوالہ مذکورہ)

کتاب فضائل اعمال کی گستاخی پر فتویٰ

تبلیغی جماعت کے مولوی زکریا صاحب کی مشہور کتاب فضائل اعمال میں لکھا ہے کہ:

''نماز کا معظم حصہ ذکر ہے قرات قرآن ہے یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں ایسی ہی ہیں جیسے بخار کی حالت میں ہذیان اور بکواس ہوتی ہے۔ کہ جو چیز دل میں ہوتی ہے وہ زبان پر ایسے اوقات میں جاری ہو جاتی ہے نہ اس میں کوئی مشقت ہوتی ہے نہ کوئی نفع ......الخ۔

(فضائل اعمال باب سوم فضائل نماز ''آخری گزارشات'' کے تحت صفحہ ۳۶۹ کتب خانہ فیضی لاہور، تبلیغی نصاب صفحہ ۴۰۷ مکتبہ امدادیہ رائیونڈ)

دیکھئے کس طرح ذکر اور قرات قرآن کو ہذیاں (بک بک، بیہودہ باتیں کرنا) اور

بکواس کہا جارہا ہے۔تبلیغی جماعت والے کہتے ہیں کہ یہ بات صوفیاء نے لکھی ہے لیکن صوفیا نے ایسا کسی کتاب میں نہیں لکھا۔اگر کوئی بضد ہے تو حوالہ پیش کرے۔اب اس عبارت پر ہم تبلیغی جماعت والوں کے ہم مسلک ''جامعہ خیر المدارس ملتان'' کا فتوی پیش کرتے ہیں۔

دیوبندی جامعہ خیر المدارس کا فتویٰ

ایک شخص نے یہی عبارت مولوی زکریا اور فضائل اعمال کا حوالہ دیے بغیر تبلیغی جماعت کے ہم مسلک جامعہ خیر المدارس کو ارسال کیا۔سوال وجواب ملاحظہ کیجیے:

سوال: گزارش ہے کہ ہمارے علاقے کے مولوی صاحب نے ایک تبلیغی سلسلہ شروع کیا ہے اس نے ایک بات درج کی ہے جس پر علاقہ میں جھگڑا طول پکڑے ہوئے ہے آپ درج ذیل عبارت پڑھ کر شرعی حکم سے آگاہ فرمائیں۔

''نماز کا معظم حصہ ذکر ہے قرات قرآن ہے یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں ایسی ہی ہیں جیسے بخار کی حالت میں ہذیان اور بکواس ہوتی ہے۔کہ جو چیز دل میں ہوتی ہے وہ زبان پر ایسے اوقات میں جاری ہو جاتی ہے نہ اس میں کوئی مشقت ہوتی ہے نہ کوئی نفع......الخ۔

جواب

دارالافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتویٰ نمبر ۱۴۸ الجواب مورخہ ۱۷-۱۱-۱۴۲۱ھ

خط کشیدہ الفاظ موہم توہین ہیں اس کے قائل پر علانیہ توبہ واجب ہے جب تک

توبہ نہ کرے اسے مصلیٰ پر کھڑا نہ کیا جائے، مسلمانوں کو اس سے دور رہنا چاہیے۔

الجواب صحیح فقط واللہ اعلم

بندہ محمد عبداللہ عفر اللہ عنہ   مہر (دارالافتاء)

یہ فتویٰ تبلیغی جماعت والوں کے ہم مسلک علما ہی کا ہے۔ جس میں فضائل اعمال کی مذکورہ عبارت کو توہین [گستاخانہ] قرار دیا، اور قائل یعنی مولوی زکریا کو توبہ کرنے کا حکم دیا، جب تک توبہ نہ کرے مصلیٰ پر کھڑا نہیں کیا جا سکتا، مسلمانوں کو اس سے دور رہنا چاہیے۔

لیکن مولوی زکریا صاحب تو یہ گستاخانہ عبارت لکھ کر بغیر توبہ کیے مر کر مٹی میں مل گئے۔ اور یہ گستاخی کا داغ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے نام کر کے اپنی آخرت خراب کر چکے۔ اب جو تبلیغی، دیوبندی زندہ ہیں ان کو چاہیے کہ ایسے گستاخ مصنف سے بیزاری کا اعلان کریں اور اس کی کتابیں پڑھنے سے اجتناب کریں۔

یہ بھی یاد رہے کہ اب جدید ایڈیشنوں میں یہ عبارت تبدیل کر دی گئی ہے اور اس طرح لکھا: ''ایسی ہیں جیسے بخار کی حالت میں ہذیان ہوتی ہے''

(ملاحظہ کیجئے جدید ایڈیشن کتب خانہ فیضی لاہور)

بکواس کا لفظ جدید ایڈیشن میں نہیں لکھا۔ لیکن یہ عبارت اب بھی گستاخانہ ہے کیونکہ اس میں ''ہذیان'' کا لفظ موجود ہے، ''ہذیان'' کا مطلب لغت میں بہودہ باتیں کرنا ہے۔ تو ایسی صورت میں بھی یہ عبارت توہین آمیزہ ہی قرار دی جائی گی۔ دوسری

بات کہ تبدیلی یا اصلاح تو اب بعد کے تبلیغی حضرات نے کی ہے تو ان کی اصلاح سے مولوی زکریا کو کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتا بلکہ مولوی زکریا کا یہ جرم اب بھی باقی ہے۔اس لئے کہ وہ تو بغیر توبہ کیے مرگیا۔لہٰذا بعد والوں کی توبہ بھی اسکو کچھ نفع نہ دے گی۔

تبلیغی "کتب فضائل" پر اکابرین دیوبند کے فتوے

ایک بہت خوبصورت عربی شعر ہے کہ ؎

العین تنظر مادنی ومانائی ولا تری نفسها الا بمراة

آنکھ دور وقریب کی تمام چیزوں کو دیکھ لیتی ہے

لیکن خود اپنے آپکو بغیر آئینے کے نہیں دیکھ سکتی

اگر اردو میں کہا جائے تو یہ شعر یقیناً اسی مقام کے لیے کہا گیا ہے کہ ؎

غیر کی آنکھ کا تنکا تجھ کو آتا ہے نظر

دیکھ اپنی آنکھ کا غافل ذرا شہتیر بھی

اسی کے پیش نظر نہایت مختصراً چند حوالہ جات تبلیغی جماعت کے شیخ الحدیث مولوی زکریا صاحب کی مشہور کتب فضائل سے پیش کر رہے ہیں اور پھر ان کے بارے میں خود انہی کے اکابرین وعلما کے حوالہ جات پیش کریں گے کہ ان کے مطابق زکریا صاحب اور ان کی کتب پر کیا فتوے عائد ہوتے ہیں۔

کل کی خبر کون کہاں مرے گا؟

(1) ☆ تبلیغی جماعت کے مولوی زکریا صاحب لکھتے ہیں کہ:

"شیخ ابو یعقوب سنوسی کہتے ہیں میرے پاس ایک مرید آیا اور کہنے لگا میں کل ظہر

کے وقت مر جاؤں گا چنانچہ وہ واقعی مر گیا میں نے اسے غسل دیا اور دفن کیا۔ جب میں نے اسے قبر میں رکھا تو اس نے آنکھیں کھول دیں میں نے کہا مرنے کے بعد بھی زندگی ہے کہنے لگا میں زندہ ہوں اور اللہ کا ہر عاشق زندہ ہی رہتا ہے''۔

(فضائل صدقات ص ٦٦٠ حصہ دوم)

پہلے تو یہ یاد رکھیے کہ تبلیغی جماعت کے علما خود تسلیم کرتے ہیں کہ ''کل کی بات علم غیب'' میں داخل ہے۔ اب زکریا صاحب کے مذکورہ واقعہ پر غور کیجیے کیا اس واقعے میں اس بات کا دعویٰ نہیں کیا جا رہا کہ وہ شخص کل کی بات یا آئندہ کی باتوں سے باخبر تھا؟ یہاں تو یہ تسلیم کیا گیا لیکن تبلیغی جماعت کے عین اسلام میں ایسی باتوں کو ماننے کو شرک کہا گیا ہے۔

چنانچہ اسماعیل دہلوی کہتے ہیں کہ:

''جو کوئی یہ دعوی کرے کہ میرے پاس ایسا کچھ علم ہے کہ جب میں چاہوں اس سے غیب کی کوئی بات معلوم کرلوں اور آئندہ باتوں کو معلوم کر لینا میرے قابو میں ہے سو وہ بڑا جھوٹا ہے کہ دعوی خدائی کا کرتا ہے اور جو کوئی کسی نبی، ولی یا جن وفرشتہ کو امام یا امام زادے یا پیر وشہید، نجومی ورمال یا جفار کو یا فال دیکھنے والے کو یا برہمن رشی کو یا بھوت وپری کو ایسا جانے اور اس کے حق میں یہ عقیدہ رکھے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔

(تقویۃ الایمان ۲۱)

تبلیغی جماعت کے عین اسلام کا تو یہ حکم ہے لیکن زکریا صاحب وہ واقعہ بیان کر رہے ہیں۔ اب تبلیغی حضرات اپنے عین اسلام کے مطابق زکریا صاحب کے تعلق سے اور اپنا فیصلہ خود کرلیں کہ وہ مسلمان رہے کہ مشرک ہو گے؟

......قبر بتائی تو خیر نہیں ہے......

(2) ☆ زکریا صاحب لکھتے ہیں کہ:

''ایک کفن چور تھا وہ قبریں کھود کر کفن چرایا کرتا تھا۔ اس نے ایک قبر کھودی۔ تو اس میں ایک شخص اونچے تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھے قرآن پاک ان کے سامنے رکھا ہوا تھا۔ وہ قرآن پاک پڑھ رہے ہیں اور ان کے تخت کے نیچے ایک نہر چل رہی ہے۔ اس شخص پر ایسی وحشت طاری ہوئی کہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ لوگوں نے اس کو قبر سے نکالا تین دن بعد ہوش آیا۔ لوگوں نے قصہ پوچھا۔ اس نے سارا حال سنایا بعض لوگوں نے اس قبر کے دیکھنے کی تمنا کی۔ اس سے پوچھا کہ قبر بتادے اس نے ارادہ بھی کیا کہ ان کو لے جا کر قبر دکھاؤں رات کو خواب میں ان قبر والے بزرگ کو دیکھا کہہ رہے ہیں۔ <u>اگر تو نے میری قبر بتائی تو ایسی آفتوں میں پھنس جائے گا کہ یاد کرے</u> گا۔ اس نے عہد کیا کہ نہیں بتاؤں گا۔ (فضائل صدقات، حصہ دوئم ۶۵۹)

ذرا ان جملوں پر غور کیجیے کہ:

''ایسی آفتوں میں پھنس جائے گا کہ **<u>یاد کرے گا</u>**''۔

کیا یہاں اس کے حق میں یہ عقیدہ تسلیم نہیں کیا جا رہا کہ وہ شخص صاحب اختیارات وتصرفات تھا۔ پھر یہی کچھ نہیں وہ قبر والا ان لوگوں کے خیالات وحالات سے بھی واقف ہو گیا۔ اور خواب میں آکر اس شخص کو منع کر دیا۔

تبلیغی جماعت کے عین اسلام میں تو یہ لکھا ہے کہ:

''اور یوں سمجھے کہ جب میں اُس کا نام لیتا ہوں زبان یا دل سے، یا اُس کی

صورت کا، یا اس کی قبر کا خیال باندھتا ہوں تو وہیں اُسکو خبر ہو جاتی ہے اور اُس سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی اور جو مجھ پر احوال گزرتے ہیں، جیسے بیماری وتندرستی و آسائش وتنگی، مرنا و جینا، غم وخوشی، سب کی ہر وقت اُسے خبر ہے اور جو بات میرے منہ سے نکلتی ہے وہ سب سن لیتا ہے اور جو خیال و وہم میرے دل میں گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے سو ان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے''۔ (تقویۃ الایمان ۳۲)

اب کوئی تبلیغی امیر جی! ہی بتا سکتے ہیں کہ اس کو ان کے حالات وخیالات کی کس طرح خبر ہوئی۔

تبلیغی جماعت کے خلیل احمد سہارنپوری اپنی کتاب میں تو حضور ﷺ کی طرف ایک جھوٹی حدیث منسوب کرتے ہیں کہ:

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ''مجھ کو دیوار پیچھے کا علم نہیں''۔ (براہین قاطعہ ۵۵)

معاذ اللہ۔ اگر حضور ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں تو اس شخص کے بارے میں منوں مٹی کے نیچے سے ایسا علم کیوں تسلیم کیا گیا؟

☆ اگر کہا جائے کہ یہ غیبی خبریں اس کو خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے بتا دیں تو اولاً تو ثبوت پیش کرنا ضروری ہے اور پھر اللہ کے بتانے سے اس کو معلوم ہوا ایسا عقیدہ رکھنا بھی تو تبلیغی جماعت کے عین اسلام کے مطابق شرک ہے۔

''پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے، غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے''۔

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ۲۲)

☆ اگر کہا جائے کہ بطور کشف معلوم ہوا تو ایسی صورت کو بھی تبلیغی جماعت کے عین

اسلام میں شرک کہا ہے۔

''یعنی جو کوئی غیب کی باتیں بتانے کا دعوے رکھتا ہے......اس نے شرک کی بات کی اور شرک سب عبادتوں کا نور کھو دیتا ہے اور نجومی اور رمال اور جفار اور فال دیکھنے والے اور نامہ نکالنے والے اور کشف اور استخاوہ کا دعویٰ کرنے والے اس میں داخل ہیں۔(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ۵۱)

☆ اسی طرح تبلیغی جماعت کے مذہب کے مطابق اس میں دوسرا شرک یہ ہے کہ اس کے حق میں یہ مان لیا گیا کہ وہ بعد الوصال دور سے دیکھ سن سکتا ہے۔اس کو ہمارے حالات کی خبر ہوگئی اس عقیدے کے بارے میں تبلیغی جماعت کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی لکھتے ہیں کہ:

> ''کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت خبر رہتی ہے(کفر وشرک ہے)''۔(بہشتی زیور ج۱ص۳۷)

لہٰذا ایسا واقعہ تو تبلیغی جماعت کے مسلک و مذہب کے مطابق کفر وشرک ہے۔لہٰذا زکریا صاحب اور تبلیغی جماعت کے کارکنوں کو فیصلہ کرنا چاہیے کہ وہ کس بات کو تسلیم کریں گے اپنے زکریا صاحب کی کتب کو یا اپنے عین اسلام (تقویۃ الایمان) و بہشتی زیور کو؟ اور کس کو حق اور کس کو باطل قرار دیں گے؟۔

انبیاءکرام علیہم السلام کی قبور سے فیض کا حصول

(3)☆**تبلیغی جماعت** کے زکریا صاحب لکھتے ہیں کہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں قحط پڑا۔ایک شخص حضور اقدس ﷺ کی **قبر اطہر پر حاضر ہوئے اورعرض کیا یارسول اللہ** ﷺ آپ ﷺ کی امت ہلاک ہورہی ہے اللہ تعالیٰ سے بارش کی مانگ دیجئے۔انہوں نے خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی ارشاد فرمایا عمر سے میرا اسلام کہہ دواور یہ کہہ دو کہ بارش ہوگی اور یہ بھی کہہ دینا کہ ہوشمندی اور ہوشیاری کو مضبوط پکڑیں، وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پیام پہنچایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سن کر رونے لگے اور عرض کیا یا اللہ میں اپنی قدرت کے بقدر تو کوتاہی نہیں کرتا۔(وفاء الوفاء)

(فضائل حج ۱۵۹،مکتبہ رحمانیہ لاہور)

(4)☆زکریا صاحب لکھتے ہیں کہ:

”ابوبکر بن المقری کہتے ہیں کہ میں اورامام طبرانی اورابوالشیخ مدینہ طیبہ میں حاضر تھے، کھانے کو کچھ نہیں ملا، روزہ پر روزہ رکھا، جب رات ہوئی عشاء کے قریب **قبر اطہر پر حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ بھوک**۔یہ عرض کر کے میں لوٹ آیا۔مجھ سے ابوالقاسم (طبرانی) کہنے لگے کہ بیٹھ جاؤ یا تو کچھ کھانے کو آئے گا یا موت آئے گی۔ابن منکدر کہتے ہیں کہ میں اورابوالشیخ تو کھڑے ہوگئے۔طبرانی وہیں بیٹھے کچھ دیر سوچتے رہے کہ دفعتاً ایک علوی نے دروازہ کھٹکھٹایا ہم نے کواڑ کھولے تو ان کے ساتھ دوغلام تھے اوران دونوں کے ہاتھ میں ایک ایک بہت بڑی زنبیل تھی جس میں بہت کچھ تھا۔ہم

تینوں نے کھایا۔ خیال تھا کہ یہ بچا ہوا غلام کھائیں گے مگر وہ سب کچھ وہیں چھوڑ گئے اور وہ علوی کہنے لگے کہ تم نے حضور ﷺ سے شکایت کی۔ میں نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی حضور ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں تمہارے پاس کچھ پہنچاؤں۔

(وفاء) (فضائل حج ص ۱۵۹، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

ان دونوں حوالہ جات پر غور کیجیے جن کو خود مولوی زکریا نے نقل کیا ان واقعات میں نبی پاک ﷺ سے فریاد کی گئی، مراد بھی مانگی گئی، التجا بھی کی گئی ہے اور دیوبندیوں کے معتبر کتاب بلکہ عین اسلام ''تقویۃ الایمان'' میں ایسی باتوں کو شرک قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی کہتے ہیں کہ:

''بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان شرک میں مبتلا ہوتا ہے اور غیر اللہ سے مرادیں مانگتا ہے''۔ (تقویۃ الایمان ۹۲)

اسماعیل دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''مرادیں پوریکرنی، حاجتیں برلانی، بلائیں ٹالنی۔ مشکل میں دستگیری کرنی، بُرے وقت میں پہنچنا، یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاءؑ اولیاء کی، پیر وشہید کی، بھوت، پری کی یہ شان نہیں۔ جو کسی کو ایسا ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور اس توقع پر نذر و نیاز کرے اور اس کی منتیں مانے اور مصیبت کے وقت اس کو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے...... پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے۔ ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے''۔ (تقویۃ الایمان)

دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ:

''سارا کاروبار جہاں کا اللہ کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا''۔ (تقویۃ الایمان)

تیسری جگہ لکھتے ہیں کہ ''جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں''

(تقویۃ الایمان)

تو پھر جو باتیں ہم اہل سنت و جماعت اپنے آقا کریم ﷺ اور اولیاے عظام کے بارے میں بیان کریں وہ وہابیہ کے نزدیک کفر وشرک تھیں آج تبلیغی جماعت کے مولوی زکریا انہی باتوں کو نبی پاک ﷺ اور بزرگوں کے بارے میں لکھیں تو جائز وایمان کس طرح بن گئیں؟ گویا ہم سنی یہ روایات بیان کریں اور ان کے مطابق اپنا عقیدہ رکھیں تو کفر وشرک اور اگر وہابی صاحبان بیان کریں تو عین اسلام بن جاتا ہے۔

آنکھوں کو کیسے مل سکے خوابوں پہ اختیار
قوسِ قزح کے رنگ کہیں ٹھہرتے نہیں

(5) ☆ تبلیغی جماعت کے مولوی زکریا صاحب کی کتاب میں ایسا واقعہ بھی موجود ہے کہ قبر والے بزرگ نے لوگوں کی مہمان نوازی کا اہتمام کروایا۔ لیجیے ملاحظہ کیجیے، لکھتے ہیں کہ:

''عرب کی ایک جماعت ایک مشہور سخی کریم کی قبر کی زیارت کو گئی۔ دور کا سفر تھا۔ رات کو وہاں ٹھہرے۔ ان میں سے ایک شخص نے اس قبر والے کو خواب میں دیکھا۔ وہ اس سے کہہ رہا ہے کہ تو اپنے اونٹ کو میرے بختی اونٹ کے بدلے فروخت کرتا ہے۔

خواب دیکھنے والے نے خواب ہی میں معاملہ کرلیا۔ وہ صاحب قبر اٹھا اوراسکے اونٹ کو ذبح کردیا۔ جب یہ اونٹ والا نیند سے اٹھا تو اسکے اونٹ سے خون جاری تھا۔اس نے اٹھ کراسکو ذبح کردیا۔(کہ اسکی زندگی کی امید نہ رہی تھی) اور گوشت تقسیم کردیا۔سب نے پکایا، کھایا۔ یہ لوگ وہاں سے واپس ہوگئے جب اگلی منزل پر پہنچے تو ایک شخص بختی اونٹ پرسوار ملا جو یہ تحقیق کررہا تھا کہ فلاں نام کا شخص تم میں سے کوئی ہے۔اس خواب والے شخص نے کہا کہ یہ میرا نام ہے اس نے پوچھا کہ تو نے فلاں قبر والے کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی ہے۔خواب دیکھنے والے نے اپنا خواب کا قصہ سنایا جو شخص بختی اونٹ پر سوار تھا اس نے کہا کہ وہ میرے باپ کی قبر تھی یہ اس کا بختی اونٹ ہے اس نے مجھے خواب میں کہا ہے کہ اگر تو میری اولاد ہے تو میرا بختی اونٹ فلاں شخص کو دے دے، تیرا نام لیا تھا یہ بختی اونٹ تیرے حوالے ہے۔ یہ کہہ کر وہ اونٹ دے کر چلا گیا"

(فضائل صدقات حصہ دوم ساتویں فصل نمبر ۱۶ صفحہ ۷۱۲)

تبلیغی جماعت کے عین اسلام کے مطابق زکریا صاحب کے واقعہ میں پہلا شرک تو یہ ہے کہ اس میں کسی بزرگ کی قبر کی طرف سفر کرکے جانے کی تعلیم موجود ہے۔

دوسرا شرک تبلیغی عین اسلام کے مطابق یہ ہے کہ اس قبر والے کے حق میں بعد الوصال اختیار وتصرف تسلیم کیا گیا۔خود زکریا صاحب آگے لکھتے ہیں کہ:"یہ سخاوت کی حد ہے کہ مرنے کے بعد بھی اپنی قبر پر آنے والوں کی مہمانی میں اپنے اَصِیل اونٹ کو فروخت کرکے آنے والوں کی مہمانی کی۔ باقی یہ بات کہ مرنے کے بعد اس قسم کا واقعہ کیونکر ہوگیا اس میں کوئی محال چیز نہیں ہے الخ (صفحہ ۷۱۲)"۔

اب لیجیے تبلیغی جماعت کے عین اسلام یعنی تقویۃ الایمان کا حکم بھی ملاحظہ

کیجیے، کہتے ہیں:

''اللہ صاحب نے اپنے پیغمبر کو حکم کیا کہ لوگوں کو سنا دیویں کہ میں تمھارے نفع و نقصان کا کچھ مالک نہیں''۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ص ۳۴)

ایک اور جگہ کہتے ہیں کہ

''اور تیسری بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لیے خاص کیے ہیں ان کو عبادت کہتے ہیں جیسے......اس کے گھر کی طرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا اور ایسی صورت بنا کر چلنا کہ ہر کوئی جان لیوے کہ یہ لوگ اُس گھر کی زیارت کو جاتے ہیں اور رستے میں اُس مالک کا نام پکارنا اور نا معقول باتیں کرنے سے اور شکار سے بچنا...... وہاں منتیں ماننی اُس پر غلاف ڈالنا اور اُس کی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دعا مانگنی اور التجاء کرنی اور دین و دنیا کی مرادیں مانگنی...... یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کیلئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کو یا بھوت و پری کو یا کسی کی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو......اسی قسم کی باتیں کرے سو اس سے شرک ثابت ہوتا ہے۔

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۳ باب پہلا توحید و شرک کے بیان میں)

لہٰذا اب فیصلہ خود کر لیجیے کہ تبلیغی عین اسلام کے مطابق زکریا صاحب اور تبلیغیوں پر کیا حکم عائد ہو گا۔

اولیاء کرام کے اختیارات وتصرفات

(6) ☆ زکریا صاحب لکھتے ہیں کہ:

''میں نے اپنے والد صاحب نور اللہ مرقدہ سے ایک قصہ اکثر سنا وہ فرماتے تھے

کہ ایک شخص کو پانی پت ایک ضرورت سے جانا تھا راستہ میں جمنا پڑتی تھی جس میں اتفاق سے اس وقت طغیانی کی صورت تھی کہ کشتی بھی اس وقت نہ چل سکتی تھی۔ یہ شخص بہت پریشان تھا لوگوں نے اس سے کہا کہ فلاں جنگل میں ایک بزرگ رہتے ہیں ان سے جا کر اپنی ضرورت کا اظہار کرو۔ اگر وہ کوئی صورت تجویز کردیں تو شاید کام چل جائے ویسے کوئی صورت نہیں ہے۔لیکن وہ بزرگ اول اول بہت خفا ہوں گے انکار کریں گے،اس سے مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ چنانچہ یہ شخص وہاں گیا اس جنگل میں ایک جھونپڑی بنی ہوئی تھی اس میں ان کے اہل وعیال بھی رہتے تھے۔اس شخص نے بہت روکر اپنی ضرورت کا اظہار کردیا کہا کہ مقدمہ کی کل کو تاریخ ہے جانے کی کوئی صورت نہیں۔ اول تو انہوں نے حسب عادت خوب ڈانٹا کہ میں کیا کرسکتا ہوں، میرے قبضہ میں کیا ہے۔اس کے بعد اس نے بہت زیادہ عاجزی کی تو انہوں نے فرمایا کہ جمنا سے جا کر کہہ دو۔ کہ ایسے شخص نے مجھے بھیجا ہے جس نے عمر بھر نہ کبھی کچھ کھایا، نہ بیوی سے صحبت کی۔ یہ شخص واپس ہوا اور ان کے کہنے کے موافق عمل کیا۔ جمنا کا پانی ایک دم رک گیا اور یہ شخص پار ہو گیا۔ جمنا پھر حسب معمول چلنے لگی۔ (الخ)۔

(فضائل صدقات حصہ دوم ۵۳۰)

دیکھئے کیسے بزرگوں کے اختیارات وتصرفات تسلیم کیے جارہے ہیں پہلے تو ان بزرگ نے یہ کہا کہ: ”میں کیا کرسکتا ہوں میرے قبضہ میں کیا ہے“۔ پھر بعد میں کہا: ”جمنا سے جا کر کہہ دو“۔

کیا یہ اختیار وتصرف کا کھلا دعویٰ نہیں ہے؟ پھر اختیار وتصرف بھی ایسا کہ جمنا فوراً رک گیا۔لیکن اس کے برعکس تبلیغی جماعت کے عین اسلام میں لکھا یہ کہ:

’’کائنات میں ارادہ سے تصرف واختیار کرنا، حکم چلانا، فتح وشکست، اقبال و ادبار، مرادیں برلانا، بلائیں ٹالنا، مشکل میں دستگیری کرنا اور وقت پڑنے پر مدد کرنا یہ سب کچھ اللہ ہی کی شان ہے۔ کسی غیر اللہ کی شان نہیں، خواہ وہ کتنا ہی بڑا انسان یا فرشتہ کیوں نہ ہو۔ پھر جو شخص اللہ کی بجائے کسی اور میں ایسا تصرف ثابت کر اس سے مرادیں مانگے اور اسی غرض سے اسکا نام کی منت مانے یا قربانی کرے اور مصیبت کے وقت اس کو پکارے کہ وہ اس کی بلائیں ٹال دے، ایسا شخص مشرک ہے‘‘۔ (تقویۃ الایمان ۴۳)

☆ نبی پاک ﷺ کے بارے میں تو تبلیغی جماعت کے عین اسلام کا یہ حکم ہے کہ:

’’جس کا نام محمد و علی ہے اسے کسی بات کا اختیار نہیں‘‘۔ (تقویۃ الایمان ۸۵)

اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ’’رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا‘‘۔ (۱۰۸)

لیکن جب گھر کی بات آتی ہے تو سب کچھ جائز ہو جاتا ہے:

’’چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی براہ راست اس سے مانگو۔ اس کے سوا تو کوئی دوسرا نہ چھوٹی چیز دے سکتا ہے اور نہ بڑی‘‘۔ (تقویۃ الایمان ۷۷)

لہٰذا کہنا پڑے گا کہ جب تبلیغی جماعت والے کسی بزرگ کے بارے میں ایسا نظریہ بیان کریں تو وہ توحید ہی رہے گا لیکن اگر یہی بات کوئی سنی عالم دین بیان کر دے تو کفر و شرک اور کہنے والا فوراً اسلام سے خارج اور پکا مشرک ٹھہرا دیا جائے گا۔ **لاحول ولاقوۃ الاباللہ.**

بہر حال ہمیں صرف اتنا پوچھنا ہے کہ زکریا صاحب اس واقعہ کو بیان کر کے تبلیغی جماعت کے عین اسلام کے مطابق کس فتوے کے حقدار ٹھہرے؟

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم! نہ اِدھر کہ رہے نہ اُدھر کہ رہے

(7) ☆☆ زکریا صاحب لکھتے ہیں:

''محصوری کے آخری دن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سلام کو بتلایا آج کھڑکی سے حضور ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں پیاسا کرر کھا ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ اس پر حضور ﷺ نے ایک ڈول پانی کا لٹکایا جس میں سے میں نے پانی پیا اس پانی کی ٹھنڈک اب تک مجھے محسوس ہورہی ہے۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کے مقابلے میں مدد چاہتے ہو یا میرے پاس آ کر روزہ افطار کرنا چاہتے ہو میں نے عرض کیا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری چاہتا ہوں۔ چنانچہ اسی دن شہید کر دیئے گئے۔ (فضائل حج صفحہ ۱۳۲)

(8) ☆☆ زکریا صاحب کہتے ہیں کہ:

''ایک شخص بہت گناہ گار تھا مگر نبی پاک ﷺ پر کثرت سے دورد شریف پڑھتا تھا۔ جب مرا تو منہ کالا ہو گیا اتنے میں اس محرم کے بیٹے نے دیکھا کہ نبی پاک ﷺ تشریف لائے ہیں اور آ کر اس مردے کے چہرے پر اپنا دست مبارک پھیرا تو اس کا چہرہ سفید ہو گیا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تیرا باپ بڑا گناہگار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے دورد بھیجتا تھا جب اس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو میں اسکی فریاد کو پہنچا اور ہر اس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے دورد بھیجے''۔

(فضائل اعمال: باب فضائل دورد شریف، فصل پنجم حکایت نمبر ۴۳ صفحہ نمبر ۷۹۱)

کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہورہا کہ نبی پاک ﷺ باذن خدا عزوجل مشکل کشا،

حاجت روا ہیں۔ اب اگر کوئی سنی مسلمان یا رسول اللہ المدد (ﷺ) کہے تو تبلیغی جماعت والے غصہ اور طیش میں آ کر فوراً کافر و مشرک کہہ دیتے ہیں۔ خود تبلیغی جماعت کے علما نے لکھا ہے کہ ؎

تجھ سے سوا مانگے جو غیروں سے مدد　　فی الحقیقت ہے وہی مشرک اشد

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ص ۲۷۹)

تو اب یہاں انصاف سے کہنا کہ جو مسلمان حضور ﷺ کو فریاد رس مانتا ہے وہ وہابی مذہب کے مطابق مسلمان ہے یا کہ مشرک؟ اب زکریا صاحب اس واقعہ کو لکھ کر مسلمان رہے یا کافر و مشرک؟ زکریا صاحب یا تبلیغی جماعت کے وہ کارکن جو اس کتاب کو مانتے ہیں ان پر کیا حکم شرعی جاری ہوگا؟ ؎

راز ان کے کھلے جاتے ہیں اک اک سبھوں پر
اور اس پر یہ تماشا ہے کہ رضا خود کچھ نہیں کہتا

...... جنت کی خرید و فروخت ......

(9) ☆ مولوی زکریا صاحب نے فضائل صدقات، ساتویں فصل حصہ دوم صفحہ ۴۳۷ / واقعہ نمبر ۵۷ / میں لکھتے ہیں جس کا مفہوم ہے کہ:

''حضرت مالک بن دینار کا ایک عالیشان محل پر گزر ہوا۔ جیسے ایک نوجوان بیٹھا معماروں کو ہدایات دے رہا تھا۔ حضرت مالک بن دینار نے اس لڑکے سے فرمایا کہ تم نے اپنے اس مکان میں کس قدر روپیہ لگانے کا ارادہ کیا ہے۔ اس نے کہا ایک لاکھ درہم۔ مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر تم یہ ایک لاکھ مجھے دے دو تو میں تمہارے لئے

جنت میں ایک مکان کا ذمہ لیتا ہوں۔ جو اس سے بدرجہا بہتر ہوگا۔ اور اس میں حَشم خَدَم بہت سے ہوں گے اس مٹی زعفران اور گارا مشک سے بنا ہوگا۔ اس نوجوان نے کہا کہ مجھے سوچنے کیلئے آج رات کہ مہلت دیجئے۔ چنانچہ اگلے دن اس نے دراہم کے توڑے سامنے لاکر رکھ دیئے اور دوات قلم لاکر رکھ دیا۔ حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک پرچہ لکھا: ''جس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد لکھا کہ یہ اقرار نامہ ہے کہ مالک بن دینار نے فلاں شخص سے اس کا ذمہ لیا ہے کہ اس کے اس محل کے بدلہ میں حق تعالیٰ کے یہاں اسکو ایسا ایسا محل ملے گا۔ اور پرچہ لکھ کر اسکے حوالے کر دیا۔ کچھ دنوں بعد مالک بن دینار نے صبح کی نماز پڑھی تو محراب کے قریب ایک پرچہ پڑا دیکھا۔ یہ وہی پرچہ تھا جس میں مالک نے اس لڑکے کو جنت کا لکھ کر دیا تھا۔ اور اسکی پشت پر لکھا ہوا تھا کہ یہ اللہ کی طرف سے مالک بن دینار کے ذمہ کی برات ہے جس مکان کا تم نے اس نوجوان سے ذمہ لیا تھا۔ اس پرچہ کو دیکھ کر مالک بن دینار متحیر سے ہوئے۔ اسکے بعد جب انہوں نے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ وہ لڑکا مر گیا ہے۔ اور غسال نے یہ پرچہ اسکی قبر میں رکھا تھا۔ جب غسال سے پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ خدا کی قسم یہ تو وہی پرچہ ہے جو میں اسکی قبر پر رکھا تھا۔ (الخ) (فضائل صدقات ۷۴۵)

تقویۃ الایمان میں تو واضح اس عقیدہ کو ہی توحید قرار دیا ہے کہ: ''کوئی نبی ولی نفع و نقصان نہیں دے سکتا، کوئی کچھ نہیں کر سکتا''، بلکہ بتوں کی طرح بے کس و مجبور ثابت کیا جاتا ہے۔ اور یہ تبلیغی ان مقربین الٰہی کے حق میں نفع ونقصان اختیار کا عقیدہ رکھنے کو کفر و شرک بتلاتے ہیں، لیکن جب گھر کی بات آئے تو جنتیں بھی فروخت کر دی جائیں لیکن اس کو ماننے والے مذہب وہابیہ کے مطابق نہ کافر ہوئے نہ مشرک۔

(10)☆زکریا صاحب لکھتے ہیں کہ:

''ہمارے اکابر میں حافظ محمد ضامن صاحب شہید تھانوی کے صاحبزادہ حافظ محمد یوسف صاحبِ تصرف بزرگ تھے۔انہوں نے پہلے ہی بتلا دیا کہ آج میرا سفر کا ارادہ ہے اور واقعی اسی روز ان کا وصال ہو گیا۔(فضائل حج ص۲۰۳)

اپنے تبلیغی بزرگ کے بارے میں تو یہ دعوی لیکن انبیاے اکرام علیہم الصلوۃ والسلام و اولیاے عظام رحمتہ اللہ علیہ اجمعین کے بارے میں تبلیغی جماعت کے عین اسلام میں یہ لکھا ہے کہ:

''جو یہ دعوی کرے کہ میں ایسا علم جانتا ہوں جس سے غیب معلوم کر لیتا ہوں اور ماضی و مستقبل کی باتیں بتا سکتا ہوں وہ جھوٹا ہے اور الوہیت کا دعوی کرتا ہے۔اگر کسی نبی یا ولی یا جن یا فرشتے......کو ایسا مان لیا جائے،تو ماننے والا مشرک ہوتا ہے۔

(تقویۃ الایمان۔''شرک فی العلم کی تردید ۵۹)

اور اسی طرح ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

''اور انسان جب اپنے مرنے کی جگہ نہیں جانتا تو پھر بھلا مرنے کا دن یا وقت کیسے جان سکتا ہے۔(تقویۃ الایمان ۶۱)

مولوی زکریا کا کشف

(11) ☆ مولوی زکریا صاحب لکھتے ہیں کہ:

''اور بھی سینکڑوں ہزاروں واقعات اس قسم کے ہیں جن میں کسی قسم کے تردد کی گنجائش نہیں کہ جن لوگوں کو کشف سے کوئی حصہ ملتا ہے وہ اس حصہ کے بقدر احوال کو معلوم کر لیتے ہیں''۔ (فضائل ذکر ۱۷۱)

☆ زکریا صاحب کہتے ہیں کہ:

''جو لوگ اہل کشف ہوتے ہیں ان کو گناہوں کا زائل ہو جانا محسوس ہوتا ہے''۔ (فضائل اعمال ۳۳۰)

زکریا صاحب تو بزرگوں کے لیے کشف کا دعویٰ کر رہے ہیں کہ ان کو کشف ہو جاتا تھا لیکن تبلیغی جماعت کے عین اسلام میں لکھا ہے کہ:

''یہ سب جو غیب دانی کا دعوی کرتے ہیں کوئی کشف کا دعوی کرتا ہے کوئی استخارہ کا عمل سکھاتا ہے یہ سب جھوٹے ہیں اور دغا باز، ان کے جال میں ہرگز نہ پھنسنا چاہئے''۔ (تقویۃ الایمان ۲۳)

دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ:

''یعنی جو کوئی غیب کی باتیں بتانے کا دعوے رکھتا ہے...... ان نے شرک کی بات کی اور شرک سب عبادتوں کا نور کھو دیتا ہے اور نجومی اور رمال اور جفار اور فال دیکھنے والے اور نامہ نکالنے والے اور کشف اور استخاوہ کا دعویٰ کرنے والے اس میں داخل ہیں''۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۵۱)

ہم انہی حوالہ جات پر اکتفا کرتے ہیں ورنہ اگر تفصیل میں جائیں تو اس نوعیت کے درجنوں حوالے تبلیغی جماعت کے زکریا صاحب کی کتب فضائل سے پیش کیے جا سکتے ہیں۔ بحر حال ہم بتانا یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے بھولے بھالے مسلمان تبلیغی جماعت کے ساتھ منسلک ہو جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ دین خالص بس یہی ہے۔ ان کے ساتھ چلت پھرت سے جنت حاصل ہو جائے گی۔ اور انہی تبلیغی جماعت کا وہ سیدھا راستہ ہے، جو انہیں سیدھا جنت میں لے جائے گا۔

☆ لیکن اگر واقعی کچھ ایسا ہے تو پھر اپنے مسلک کے ساتھ اس قدر غداری کیوں کی جا رہی ہے۔

☆ اگر دین خالص وہی ہے جو تبلیغی جماعت کی کتب فضائل میں لکھا ہے تو پھر تقویۃ الایمان، فتاویٰ رشیدیہ، بہشتی زیور کے بارے میں کیا کہا جائے گا؟

☆ تبلیغی جماعت کی اگر یہ تبلیغ جو کتب فضائل میں موجود ہے یہ اصل دین ہے تو پھر تقویۃ الایمان کو عین اسلام کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہے؟

☆ آخر ایک ہی مسلک و مذہب کے جید اکابرین ایک دوسرے کے مخالف کیوں کھڑے ہیں؟

☆ ایک بات ایک کے ہاں تبلیغ دین تو وہی بات دوسرے کے ہاں کفر وشرک کیوں ہے؟

☆ اب ایسی صورت حال میں کس کا دامن تھاما جائے کہ کفر وشرک سے بچ کر خالص دین اسلام پر ایمان لایا جائے؟

الیاس گھمن و دیگر دیوبندی حضرات دوسروں کے اختلافات کا رونا تو روتے ہیں لیکن ان کو اپنی دیوبندیت کے ان مذموم اختلافات کا ہرگز علم نہیں رہتا یا جان بوجھ کر چشم پوشی کرتے ہیں۔

تبلیغی جماعت جہاد کے مخالف ہے

تقی عثمانی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''تبلیغی جماعت کے مختلف حضرات کی طرف سے لوگ میرے پاس آ کر بہت کچھ نقل کرتے رہتے تھے کہ تبلیغی جماعت کے فلاں صاحب نے تقریر میں یہ کہا، اور یہ کہا کہ اس وقت جہاں جہاں جہاد ہو رہا ہے، چاہے وہ کشمیر ہو، یا بوسینیا ہو وہ جہاد شرعی نہیں ہے، اصل چیز تو دعوت ہے......اگر یہ باتیں صحیح ہوں تو ان کا سد باب کریں۔

لیکن اب [تبلیغی] جماعت کے **ایک سرکردہ اور بڑے مقتدر بزرگ** [تقی عثمانی] **جن کا میں** بہت احترام کرتا ہوں، ان کا ایک خط پڑھنے کا اتفاق ہوا جو انہوں نے ایک صاحب کے نام لکھا تھا، جن کے نام وہ خط تھا انہوں نے وہ خط مجھے بھیج دیا۔ اس خط کے اندر تحریر کا سارا رخ اس طرف ہے کہ گویا اس وقت جہاد کی طرف توجہ کرنا یا جہاد کی بات کرنا، جہاد کے بارے میں سوچنا یا جہاد کے بارے میں کوئی اقدام کرنا کسی طرح بھی درست نہیں، بلکہ جہاد تو اصل میں دعوت کے لئے ہے۔ اگر دعوت کی آزادی ہو تو اس صورت میں نہ صرف یہ کہ جہاد کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ وہ مضر ہے۔ ساتھ میں یہ بھی لکھا ہے کہ ابھی یہ بات لوگوں کی سمجھ میں نہیں آ رہی ہے لیکن رفتہ رفتہ علماء کی سمجھ میں بھی آ جائے گی۔ اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ جو باتیں تبلیغی جماعت کے حضرات کی طرف منسوب کر کے نقل کی گئی ہیں وہ اتنی بے بنیاد نہیں ہیں بلکہ یہ فکر رفتہ رفتہ پیدا ہو رہی ہے۔ یہ بات ایسی نہیں ہے کہ اس پر خاموش رہا جائے، چنانچہ اس سلسلے میں پھر ہم نے جماعت کے ان حضرات سے زبانی گزارش بھی کہ جن سے رابطے میں ہیں اور بڑوں

تک یہ بات پہنچانے کا اہتمام کیا کہ یہ بات جو پیدا ہو رہی ہے یہ بڑی خطرناک بات ہے۔ یہ خط میرے پاس موجود ہے اگر کوئی پڑھنا چاہیے تو پڑھ لے''۔(تقریر ترمذی جلد دوم ص۲۱۰)

دیوبندی مولانا جمال عبد الناصر (دار العلوم عثمانیہ ،رسول پارک،اچھرہ ،لاہور) لکھتے ہیں کہ:

''کچھ عرصہ سے مولانا طارق جمیل صاحب کے بیانات سے علماء میں تشویش پیدا ہو رہی ہے۔مولانا[طارق جمیل]تبلیغی جماعت کے ترجمان ہیں،لہٰذا ان کے بیانات سے جماعت کے بارے میں غلط فہمیاں جنم لے رہی ہیں،خاص طور پر جہاد کے بارے میں ان کے ریمارکس قابل گرفت ہیں۔

مفتی حمید اللہ جان کے گھر پر مولانا محبّ النبی صاحب کی موجودگی میں، میں نے ڈاکٹر معظم صاحب سے، جو تبلیغی مرکز رائیونڈ سے قریبی تعلق رکھتے ہیں، پوچھا کہ آپ حلفاً بتائیں کہ مرکزی شوریٰ میں جہاد کے مخالف نہیں بیٹھے؟ ڈاکٹر صاحب نے کہا اگر حلفاً پوچھتے ہو تو یہ حقیقت ہے کہ مرکزی شوریٰ میں جہاد مخالف لوگوں کی اکثریت ہے''۔(کلمۃ الہادی:ص۴۷)

اسی طرح دیوبندی مولانا ابوالفضل لکھتے ہیں کہ

''جہاد کے متعلق جماعت کا رویہ بالکل واضح ہے۔مولانا محمد تقی عثمانی نے اپنے ترمذی کے درس میں طلباء سے فرمایا کہ تبلیغی جماعت کا موقف جہاد کے بارے میں جائز اور ناجائز کا نہیں حق و باطل کا ہے۔یہ ایسی بات نہیں کہ اس پر خاموش رہا جائے۔اس پر ایک طالب علم نے سوال کیا جب جماعت جہاد کی منکر ہے تو ان پر کفر کا حکم کیوں نہیں لگا

دیا جاتا ؟ تو مالا نا تقی صاحب نے کہا کہ مطلق جہاد کا منکر تو کافر ہے لیکن یہ مئوول ہے اور مئوول پر کفر کا حکم تو نہیں لگا سکتے لیکن یہ تاویل باطل ہے ۔اسی طرح مفتی محمد اسماعیل اپنی کتاب ''اصلاح خلق کا الٰہی نظام'' میں اس جماعت کی جہاد کی پالسی کے متعلق لکھتے ہیں ''(انکشاف حقیقت :ص۵۲)

دیوبندی مولانا ابوالفضل صاحب نے لکھا کہ

> ''یہ [تبلیغی] جماعت ابتداء ہی سیے جہاد کی مخالف رہی ہے لیکن مخالفت کا اظہار وقت پڑنے پر ہوتا رہا'' (انکشاف حقیقت :ص۵۳)

اسی طرح صفحہ ۵۵ پر یہ ہیڈنگ لگائی ''تبلیغی جماعت جہاد اور قرآن کی مخالف ہے'' اور پھر اس کے تحت لکھا کہ

> ''یہ [تبلیغی] جماعت ،اسلامی تعلیمات اور اصلی جہاد کی کتنی دشمن ہے کہ جہاد کی بات تک سننا گوارہ نہیں ہو سکی'' (انکشاف حقیقت :ص۵۵)

جو کام جھوٹا نبی نہ کرسکا وہ تبلیغی جماعت نے کر دیا

دیوبندیوں کے مولانا سید عبدالما لک شاہ صاحب اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں کہ:

''اب اس جماعت کے بعض اہم اکابر نے اجتماعی طور پر مشن کے اندر میں بعض صریح احکامات اور قرآن کی غلط تاویلات اور جہاد جیسے اہم رکن اسلام کے خلاف شعوری یا غیر شعوری طور پر ہرزہ سرائی شروع کی ہے......اور اس ضمن میں ابوبکر صدیق

رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مثال پیش کرنا اور علامہ محمد احمد کا صراحتاً آیات جہاد کی غلط تاویل کرنا اور بطور گروہ کے، جماعت کے بزرگوں کا اس طرح کا رویہ اختیار کرنا سخت قابل گرفت ہے...... جہاد کے سلسلے میں وہ کام جو انگریز، نبی [مرزا قادیانی] بنا کر بھی نہ کر سکے، جہاد کی اہمیت کو بڑی گہرائی اور ملمع سازی کے ساتھ ختم کرنے اور کمزوری کا سہارا لے کر اختیار کی جانے والی روش کو بے نقاب کیا ہے''۔

(کلمۃ الھادی ص ۴۳،۴۴ تقریظ ۱۳)

تبلیغی جماعت نے قادیانیوں سے زیادہ نقصان پہنچایا

دیوبندی مولانا ابوالفضل تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''نظریہ جہاد کو اتنا نقصان غلام احمد قادیانی، محمد حسین بٹالوی، سرسید، غلام احمد پرویز اور بے دین طبقہ نے نہیں پہنچایا جتنا نقصان اس بستر بند [تبلیغی] جماعت نے پہنچایا'' (انکشاف حقیقت: ص۱۲، مقدمہ)

اسی کتاب میں تبلیغی جماعت کے مولانا یوسف خان کا واقعہ لکھا ہے جس کو بیان کرنے سے قبل دیوبندی مولانا صاحب نے بطور ہیڈنگ یہ لکھا کہ

''حضرت مولانا محمد یوسف کی ذکر جہاد سے بیزاری''

اور پھر ان کا واقعہ بیان کرنے کے بعد تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ

''مولانا یوسف جہاد کی بات کیسے برداشت کر سکتے تھے کیونکہ اس [تبلیغی] جماعت کے پروگرام میں یہ بات شامل ہے قرآن کریم کے اس حکم [یعنی جہاد] کی جتنی مخالفت کر سکتے ہو کرو'' (انکشاف حقیقت: ص۲۳)

تبلیغی جماعت کا جہاد سے جان چھڑانے کا مجرب و آسان نسخہ

دیوبندی مولانا ابوالفضل نے ان الفاظ

''جہاد سے جان چھڑانے کا مجرب و آسان نسخہ''

کی ہیڈنگ لگا کر لکھا کہ

''جہاد کے خلاف ذہن سازی اس [تبلیغی] جماعت کا نصب العین ہے۔اس کی تفصیل بمع ثبوت میں ان شاء اللہ آئندہ ذکر کرونگا۔یہ تو ابتدائی دور کی ایک مثال ہے جس سے ہر فہم و فراست رکھنے والا اسلام کا کچھ علم رکھنے والا سمجھ سکتا ہے۔ایمان والوں کو ایمان کی دعوت دیکر ایک ایسے چکر میں ڈالدیتے ہیں کہ تمام عمر انکا ایمان باطل سے ٹکرانے کے قائل نہیں ہوتا ایمان کی تکمیل کا نہ کوئی نصاب ہے اور نہ کوئی وقت ہے صرف جہاد سے جان چھڑانے کا مجرب نسخہ ہے'' (انکشاف حقیقت ص۲۴،۲۵)

کیا جہاد انبیاء علیہم السلام کا طریقہ نہیں؟

دیوبندی مولانا ابوالفضل ''تبلیغی جماعت'' والوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''یہ کتنا بڑا دھوکہ اور فریب ہے؟ [تبلیغی] کہتے ہیں دعوت و تبلیغ انبیاء والا کام ہے۔اس میں تو کوئی شک نہیں کہ دعوت و تبلیغ انبیاء والا کام ہے لیکن نبیوں کی دعوت و تبلیغ سے ان [تبلیغی جماعت] کو کیا نسبت؟ انبیاء کفار کو تبلیغ کرتے تھے۔حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام مکہ مکرمہ میں کفار کو تبلیغ کرتے تھے اور مدینہ منورہ میں یہی دعوت و تبلیغ مسلح لشکر کشی کے ذریعے ہوتی تھی آپ ﷺ یا صحابہ کرام فوج لے کر جاتے اور ان [کفار] کو دعوت اسلام دیتے اگر اسلام قبول نہ کرتے تو جزیہ کی دعوت دیتے اگر دونوں باتیں کفار

قبول نہ کرتے تو ان کیساتھ قتال کرتے ۔حضور اکرم ﷺ نے کبھی مسلمانوں میں تبلیغی گشت نہیں کیا‘‘ (انکشاف حقیقت :ص ۳۵)

تو بالکل واضح طور پر دیوبندی مولوی نے تبلیغی جماعت کا رد کیا کہ صرف تبلیغ ہی کا نام کیوں لیتے ہو، انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین نے تو جہاد بھی کیا لہذا جہاد بھی انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام وصحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کا طریقہ ہے ۔لیکن تبلیغی جماعت بقول علمائے دیوبند کے جہاد کے منکر ہیں ،اور جہاد کو مرزائیوں سے زیادہ ان لوگوں نے نقصان پہنچایا ہے۔

طارق جمیل کا سچ ’’سپاہ صحابہ والے قاتل ہیں‘‘

کلمۃ الہادی میں طارق جمیل کے ایک بیان ’’عنوان :Cassete 09 کے تحت لکھا ہے کہ:

’’[طارق جمیل نے کہا] ’’یہ سپاہ صحابہ والے بھی تو قتل کرتے پھر رہے ہیں‘‘۔

(کلمۃ الہادی ص ۵۱)

تبلیغی جماعت کے بارے میں غلط فتوے

دیوبندی مولانا ابو الفضل نے اپنی کتاب میں دار العلوم دیوبند کے مفتیوں اور فتاویٰ محمودیہ کے دو فتوے جو تبلیغی جماعت کے بارے میں ہیں ان کو بیان کر کے ان کو غلط و باطل قرار دیا۔

دیوبندی مولوی ابو الفضل کہتے ہیں کہ

''اب تو جماعت کے برین واش کردہ مفتی بھی تیار ہو گئے ہیں جنہوں نے اپنے غلط فتاویٰ کی وجہ سے ان کی گمراہی کو پختہ کر دیا، اسی قسم کا ایک فتویٰ ملاحظہ کیجیے (اس کا مختصر افتوی عرض ہے)

''تبلیغ بھی ایک قسم کا جہاد ہے اور جہاد کے متعلق یہ بات ثابت ہے کہ کوئی شخص اس راہ میں نکل کر ایک روپیہ صرف کریگا تو اس کو سات لاکھ کا ثواب ملے گا، بلکہ ہر نیکی کا ثواب اسی طرح ہے اور خدا کی راہ میں جو جان دیگا اس کو ثواب الگ مستقل ہے'' (دوسرا فتوی مختصراً یہ ہے) ''جہاد کہتے ہیں خدا کے دین کی خاطر محنت و مشقت، جدو جہد کرنے کو۔اس کی بہت سی صورتیں ہیں۔ایک صورت یہ بھی ہے جو تبلیغی جماعت کرتی ہے ......دارالعلوم دیوبند، فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ص ۲۵۰''

ان دونوں فتوؤں کا ذکر کر کے دیوبندی مولانا ابوالفضل کہتے ہیں کہ

''یہ دونوں فتوے شرعی طور پر بالکل غلط بلکہ دین میں تحریف کے مترادف ہیں''

(انکشاف حقیقت:٦٦، ٦٧)

پھر آگے چل کر دیوبندی مولانا صاحب نے مزید یہ کہا کہ

''اس مروجہ دعوت و تبلیغ کو جہاد کہنا قرآن کریم کی تعلیمات، احادیث نبوی ﷺ اور تاریخ اسلام سے عدم واقفیت یا عدم استحضار کی وجہ سے ہے۔یہ تو اصولی جواب تھا باقی مفتی صاحب کی پیش کردہ دلیل میں مفتی صاحب نے دانستہ یا غیر دانستہ دو غلط بیانیاں کی ہیں

(۱) نمبر ایک اپنی پیش کردہ حدیث کی حیثت سے چشم پوشی کی......

(۲) اپنی پیش کردہ حدیث کو غور سے ملاحظہ نہیں فرمایا'' (انکشاف حقیقت:ص٦٩)

طارق جمیل علمائے دیوبند کی نظر میں

دیوبندیوں کے فقیہ وقت مفتی محمد عیسیٰ خان نے تبلیغی جماعت اور اس کی مروجہ تبلیغ اور بالخصوص تبلیغی جماعت کے عالمی مبلغ طارق جمیل کے رد پر کتاب ''کلمة الهادی الی سواء السبیل'' مرتب کی۔اس کتاب پر دیوبندیوں کے معتبر علما حضرات و مفتیان کی تقریظات موجود ہیں،ان سب نے طارق جمیل کے خلاف لکھی جانے والی اس کتاب کی تائید کی ہے۔اس کتاب پر پہلی تقریظ دیوبندیوں کے مشہور و معروف امام و بزرگ محمد سرفراز خان صفدر کی ہے۔سرفراز صفدر دیوبندی، دیوبندی مسلک میں ایک سند کی حیثیت رکھتے ہیں،اس کے علاوہ دیوبندی ''پروفیسر غلام رسول عدیم،مولانا فضل محمد یوسف زئی، مولانا حسین شاہ، قاضی محمد طاہر علی الہاشمی، مولانا مفتی عبد الواحد صاحب،مولانا محمد سردار،مولانا محبّ النبی ،مولانا ساجد حسین معاویہ،مولانا محمد صدیق ،م،قاری فتح محمد،مولانا محمد سلیمان،مولانا سید عبد المالک شاہ،مولانا مفتی ظفر اقبال'' کی تقریظات موجود ہیں۔کتاب کے شروع میں ''کلمة الہادی'' کے تعارف کے تحت ان سب کا تعارف بیان کر چکے۔ (ملاحظہ کیجیے ''کلمة الھادی ص ۱۵تا۴۶'')

مرے لیے تو ہے اقرار باللساں بھی بہت
ہزار شکر کہ ملا ہیں صاحب تصدیق

طارق جمیل کی تقریریں دیوبندی مسلک کے خلاف

☆......دیوبندیوں کی کتاب ''کلمة الہادی میں لکھا ہے کہ دیوبندی مفتی محمد عیسیٰ خان

صاحب نے طارق جمیل کے بعض تقریری ودرسی بیانات کو مذہب اہل سنت والجماعت، مسلک علماے دیوبند اور تاریخی حقائق وواقعات کے خلاف قرار دیا۔ ملخصاً

(کلمۃ الہادی: ص ۱۵)

طارق جمیل کی کوتاہیاں

☆......[دیوبندی] فخر الاماثل والافاضل الناطق بالشواہد والدلائل پروفیسر غلام رسول عدیم نے اپنی تقریظ میں دیوبندی مفتی عیسی کی کتاب کلمۃ الہادی کے بارے میں لکھا کہ:

''مولانا طارق جمیل کی تقاریر ومواعظ پر ان [مفتی عیسی] کی علمی گرفت مضبوط ہے اور شرعی نقطہ نگاہ سے کوتاہ فکریوں، غلط اندیشیوں اور کم فہمیوں کا مواخذہ بھی بڑا جاندار ہے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ بقول علامہ اقبال ؎

لبھاتا ہے دل کو کلام خطیب مگر لذت شوق سے بے نصیب

خطابت ایک فن ہے۔ علمیت، دینی بصیرت، مسائل عصر حاضر کے لئے فقہی گہرائی اور گیرائی بالکل دوسری شے ہے۔ واہ واہ کی غوغا آرائی میں ٹوکروں داد وصول کرنا اور بات ہے اور شرعی تقاضوں کے پیش نظر علمی وفکری ترازو میں بات کو تول کر بولنا اور بات ہے۔ ان بولوں کو اللہ کی میزان میں تولا جائے گا......' فی الجملہ یہ کتاب محض جواب آن غزل نہیں، بلکہ مولانا طارق جمیل کے تقریر، بیانات اور خطیبانہ لب ولہجے سے پیدا عقیدوں اور عقیدتوں کے فساد کی ڈولتی کشتی کے لئے ایک پتوار کی حیثیت رکھتی ہے''۔ (کلمۃ الھادی ۱۸، ۱۹)

طارق جمیل کی سنگین غلطیاں

دیوبندیوں کے مفتی ظفر اقبال کوٹلہ جام، بھکر لکھتے ہیں کہ:

''مولانا طارق جمیل صاحب ایک اچھے واعظ اور اچھے مبلغ ہیں......لیکن بدقسمتی سے یہاں وہ اپنے آپ کو ''اچھے واعظ'' اور ''اچھے مبلغ'' کی طرح ''اچھا مورخ'' یا ''اچھا محقق'' ثابت نہ کر سکے بلکہ ان سے شدید نوعیت کی سنگین تاریخی و تحقیقی غلطیاں واقع ہوئیں''۔ (کلمۃ الہادی ص ۴۵ تقریظ ۱۴)

طارق جمیل دین کو تختۂ مشق بنا دیا

☆......[دیوبندی] العالم النبیل والفاضل الجلیل مولانا فضل محمد یوسف زئی، استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی نے اپنی تقریظ میں لکھا کہ:

''مولانا طارق جمیل صاحب پاکستان میں تبلیغی جماعت کے بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں اور تبلیغی جماعت میں عالمی شہرت یافتہ بھی ہیں، جن کا ہر قول و فعل تبلیغی جماعت کے کارکنوں کے لئے سند کی حیثیت رکھتا ہے۔

انہوں نے اپنے مدرسے میں اپنے طلباء کے سامنے مختلف درسوں اور بیانات میں مختلف موضوعات پر کھلی باتیں کی ہیں۔ یہ بیانات ریکارڈ ہو چکے ہیں اور کیسٹوں میں موجود ہیں۔ ان بیانات میں بہت ساری قابل گرفت باتیں کہی گئی ہیں جن کا مواخذہ گوجرانوالہ کے جید عالم دین اور مشہور مفتی حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ صاحب نے کیا اور ساتھ ساتھ اس کو جواب بھی دیا ہے۔ میں نے اس مسودے کو دیکھا ہے، واقعی اس

میں قابل گرفت اور مایوس کن مواد موجود ہے......تبلیغی جماعت کے اکابر و اصاغر کو چاہیے کہ وہ اپنے بیانات کے ذریعہ سے دین اسلام کو تختہ مشق نہ بنائیں اور نہ اس دین مقدس کو لاوارث سمجھیں......الخ‘‘ (کلمۃ الھادی ص۲۰،۲۱)

طارق جمیل دیوبندی مسلک کے خلاف

☆......[دیوبندی] الملہم بالرشد والسداد، الفائز بالفتح والمراد حضرت مولانا مفتی عبد الواحد صاحب، دارالافتاء جامعہ مدنیہ لاہور اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں کہ:

’’حضرت مولانا مفتی محمد عیسی خان صاحب مدظلہ اور ان کے ساتھیوں کی جانب سے مولانا طارق جمیل صاحب کی کچھ تقریروں کی نقل موصول ہوئی ہے......اس پر ہم نے چیدہ چیدہ امور میں مولوی طارق جمیل صاحب کی غلطیوں کی نشان دہی کی ہے...... مولوی طارق جمیل صاحب کی بے اعتدالیوں کو کھولا ہے۔

حیرت کی بات ہے کہ باوجود عالم ہونے اور پھر مبلغ اسلام ہونے کے مولانا طارق جمیل صاحب نے اپنی ایک دو تقریروں میں ہی میں اتنی بہت سی غلطیاں کر گئے اور غلط باتیں کہہ گئے، گویا وہ اہل سنت [دیوبندی] کے عالم ہی نہیں......تبلیغ کے ذمہ دار حضرات سے استدعا ہے کہ وہ خود بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں، سنجیدہ و محتاط طرز عمل اختیار کریں اور مولوی طارق جمیل جیسے جوشیلے لیکن غیر محتاط حضرات کو بے اعتدالیوں سے روکیں، ورنہ یہ کام کو بھی اور کام کے ذمے داروں کو بھی نقصان پہنچائیں گے۔‘‘ (کلمۃ الہادی ص۲۸،۲۹ تقریظ ۶)

ایک صدی پر ہاتھ صاف کردیا

☆......[دیوبندی]الاستاد الکاملمحق الحق القوی حضرت مولانا محبّ النبی اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں کہ:

''میں نے مولانا طارق جمیل کے بیانات کیسٹوں سے سنے ہیں جن میں حق اور اہل حق کے خلاف کئی جرات مندانہ تجاوزات ہیں جو غور سے سننے والے کسی بھی عالم دین کے لئے درگزر کے قابل نہیں...... طارق جمیل نے ماضی قریب کی ایک صدی پر ہاتھ صاف کیا ہے...... مجھے حضرت مولانا محمد عیسیٰ خان مدظلہ کی کتاب کلمۃ الہادی پڑھنے کا موقع ملا......مولانا طارق جمیل صاحب کی قابل گرفت باتوں پر حضرت مفتی[عیسی دیوبندی] صاحب نے جو تبصرہ فرمایا ہے، وہ محض ان کی ایک ذاتی رائے نہیں بلکہ فقہاء محدثین اور متکلمین کی واضح تصریحات سے باحوالہ تبصرہ ہے۔

(کلمۃ الھادی ص۳۲ تا۳۴)

طارق جمیل اہل سنت کو کاٹ رہے ہیں

☆......[دیوبندی]صاحب الذوق السلیم والحمیۃ والمستقیم مولانا ساجد حسین معاویہ اپنی تقریظ میں تبلیغی جماعت وطارق جمیل کے رد میں لکھتے ہیں کہ:

''کلمۃ الہادی کو پڑھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔آپ نے جس انداز میں احقاق حق کیا، وہ یقیناً آپ ہی کا حصہ ہے۔آپ نے جس طرح اعتدال کا دامن تھامے ہوئے مولانا طارق جمیل صاحب کی غلطیوں پر منصفانہ گرفت کی ہے، یہ پوری امت بالعموم اور

مسلک اعتدال، مسلک حق علماء دیوبند پر بالخصوص ایک قرض تھا جس کی ادائیگی کی توفیق رب ذاوالجلال نے آپ کو عطا کی ہے......

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ مولانا [طارق جمیل] کے خیالات اہل سنت و جماعت [مراد دیوبندی] کے مسلمہ عقائد ونظریات سے بالکل متصاد اور بڑے حیران کن ہیں۔ بندہ نے دو سال قبل بھی مولانا طارق جمیل صاحب کو گلگت کے بیان کے حوالے سے ایک اصلاحی خط ارسال کیا تھا، لیکن موصوف نے اسے بالکل نظر انداز کر دیا تھا حالانکہ اخلاقی جرات کا تقاضا تھا کہ موصوف اس کا جواب ضرور تحریر فرماتے۔ مولانا کے یہ خیالات مسلک حق اہل سنت و جماعت کے عقائد ونظریات کو قینچی کی طرح کاٹ رہے ہیں ......اس امت کا پہلے ہی بہت نقصان ہو چکا ہے۔اب مزید زخم لگانے کی مولانا [طارق جمیل] کو پتہ نہیں کیا ضرورت محسوس ہوئی ہے"۔

(کلمۃ الھادی ص ۳۵ تا ۳۷ تقریظ ۹)

طارق جمیل کے شرعی جرائم کا بیان

آگے چلنے سے قبل یہ بتانا ضروری ہے کہ دیوبندی علما نے طارق جمیل کے مختلف بیان سے اس کی قابل گرفت باتوں کو جمع کیا اور پھر اپنے دیوبندی علما کے سامنے ان کو پیش کر کے ان سے طارق جمیل کے بارے میں شرعی حکم دریافت کیے۔جس کی تفصیل خود دیوبندی علما ہی کی زبانی ملاحظہ کیجیے:

باطل فرقے کا ایجنٹ

دیوبندی مولانا محمد نواز بلوچ مدرسہ ریحان المدارس گوجرانوالہ ''کلمۃ الہادی'' کتاب پر ''پیش لفظ'' لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''گزشتہ چند سالوں سے مولانا طارق جمیل صاحب کے صلح کل مواعظ، ادنیٰ غیر ادنیٰ کے مابین فرق ختم کرنے کی تقاریر اور حق و باطل کے خلط ملط بیانات کی شکایات سننے میں آرہی تھیں، لیکن کوئی ثبوت دستیاب نہیں تھا۔ اتفاق سے فیصل آباد سے میرے استادزادہ تشریف لائے اور مولانا کے چند قابلِ مواخذہ بیانات کا تذکرہ کیا اور فرمایا میرے پاس ان کا ثبوت بصورت کیسٹ موجود ہے۔ کیسٹوں میں حق کے خلاف اس قدر ہرزہ سرائی تھی کہ مجھ میں سننے کی برداشت نہ رہی۔

میں نے استاد محترم حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان صاحب مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ روئیداد سنائی۔ آپ نے فرمایا لاہور کے [دیوبندی] علماء ان کیسٹوں کی تلاش میں ہیں۔ اگلے رو مولانا محبّ النبی صاحب مدظلہ [دیوبندی] چند رفقاء کے ہمراہ تشریف لائے اور جناب عبدالناصر صاحب سے ان کیسٹوں کو تحریری شکل میں لانے کا فرمایا، چنانچہ انہوں نے [طارق جمیل کی] چند اہم قابل گرفت باتیں تحریر کیں۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے فرمایا یہ باتیں ایسی نہیں کہ ان سے صرف نظر کیا جائے۔

خصوصاً تاویل کے ذریعے جہاد کا انکار، دورِ نبوی ﷺ اور خلفائے راشدین کے دور کی بجائے بنی اسرائیل کے دور کو مثالی قرار دینا، حضرات شیخین پر تنقید، صحابہ کرام کی تکفیر کرنے والوں کو مسلمان کہنا، علماء دیوبند کی محنت اور باطل کے خلاف ان کی تحریکوں

کونام کام کہنا۔لہٰذا مولانا [طارق جمیل] کی تقاریر کے یہ اقتباسات [دیوبندی] علماء کی خدمت میں پیش کر کے ان کی آراء لی جائیں اور مولانا [طارق جمیل] کو ارسال کی جائیں۔اگر وہ رجوع کرلیں تو فبہا، ورنہ عوام کو اس فتنہ سے آگاہ کیا جائے۔چند مخلص ساتھیوں کے کہنے پر استاد محترم امام اہل سنت حضرت شیخ مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ [دیوبندی] کو یہ روائیداد سنائی۔آپ کے حکم پر اگلے دن یہ مسودہ پڑھ کر سنایا۔دو صفحات سن کر حضرت شیخ مدظلہ نے فرمایا:

''یہ باطل فرقوں کا ایجنٹ ہے''

اور پوچھا، مفتی صاحب تمہارے ساتھ ہیں؟ میں نے کہا کہ سارا کام مفتی صاحب مدظلہ کے حکم سے ہوا ہے، تو حضرت شیخ مدظلہ [سرفراز دیوبندی] نے فرمایا: ٹھیک ہے ، یہ کام ہونا چاہیے۔

مفتی صاحب مدظلہ نے حضرت شیخ مدظلہ کی تائید پر تشکر کا اظہار فرمایا اور تقریبا بائیس [22 دیوبندی] علماء کرام کا ایڈریس لکھوا کر یہ مسودہ ان کی خدمت میں ارسال کرنے کے لئے کہا۔اس سے قبل کہ میں یہ مسودہ علماء کرام کو بھیجتا، مختلف علاقوں سے رابطے ہونا شروع ہو گئے، کچھ تو غصے کا اظہار کرتے اور کچھ حقیقت حال دریافت کرتے۔میں نے یہ سارا معاملہ مفتی صاحب مدظلہ کے گوش گزار کیا اور پوچھا کہ میرے مسودہ بھیجنے سے پہلے یہ عوام تک کیسے پہنچ گیا؟ آپ نے بتایا ہم نے مسودہ چند [دیوبندی] علماء کو بھیجا تھا، لیکن وہ کس طرح پھیل گیا، اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ہم یہ نہیں چاہتے تھے، لیکن بعض نادان دوستوں نے ایسا کر دکھایا''۔(کلمۃ الہادی: ص۵۲،۵۳)

طارق جمیل کی گمراہیاں اور دیوبندی قلم

اسی طرح ''کلمۃ الہادی'' میں وجہ تالیف کے تحت طارق جمیل کے بیانات کی چند غلطیوں وگمراہیوں کو بیان کیا گیا ہے جن میں سے چند یہ ہیں۔ طارق جمیل کہتے ہیں کہ:

☆ ۱۸۵۷ء کی جنگ غلطی تھی، جس میں شکست کھا کر سارے حضرات مفرور ہو گئے اور مولانا حاجی امداد اللہ چھپتے چھپاتے ہجرت کر کے مکہ چلے گئے۔ (کلمۃ الہادی ص ۵۸)

☆ اللہ کی طرف سے مولانا الیاس [کاندھلوی] کو الہامی طور پر یہ چیزیں دی گئی۔

☆ اس وقت اللہ کی ہدایت کا نظام تبلیغ کے ساتھ چل رہا ہے، پہلے خانقاہوں اور مدارس کے ساتھ تھا۔ تین دن لگانے سے آدمی بدل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہدایت کا ظہور تبلیغ میں ہو رہا ہے۔

☆ مولانا الیاس [کاندھلوی] پر اللہ تعالیٰ نے جو پیغام فرمایا، پچھلی کئی صدیوں میں کسی پر نہیں ہوا۔ پچھلے ہزار سال بھی کہوں تو یہ مبالغہ نہیں۔

☆ یوں جہاد کی نفی کرتے چلے گئے اور کہتے ہیں کہ جہاد کا انکار تو قرآن کا انکار ہے اور قرآن کا انکار عین کفر ہے۔ ہاں وقت میں اختلاف ہے۔ وقت ہے یا نہیں۔

☆ پھر [طارق جمیل] صحابہ کرام پر آ گئے۔ سیدنا صدیق اکبر کی خلاف کے بارے میں وہ شکوک وشبہات پیدا کئے کہ الامان والحفیظ۔ کہتے ہیں کہ آپ کی خلافت میں اختلاف ہوا، بڑے بڑے صحابہ نے آپ کی بیعت نہیں کی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے باغ فدک میں اپنے حصے کا مطالبہ کیا۔ اس سلسلے میں آپ سے کمی

ہونی تھی اور ہوئی۔آپ سے خطا ہونی تھی اور ہوئی۔آپ نہ معصوم تھے نہ محفوظ۔ آنحضرت ﷺ نے آپ کا بطور خلیفہ تعین اس لئے نہیں کیا کہ آپ کی کمی بیشی اور نقصان آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہوتا۔ہم شیعوں کی مخالفت میں آ کر کسی کی صفائی کیوں پیش کریں۔وغیرہ ذلک۔

[طارق جمیل کی یہ عبارات پیش کرنے کے بعد دیوبندی مولوی صاحب کہتے ہیں کہ] ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ صحابۂ کرام کی تنقیص وکسر شان بھی مولانا کے یہاں تبلیغ کا جز اور حصہ ہے! مولانا [طارق جمیل] نے ایسا انداز اختیار کیا ہے کہ شیعہ بھی خوش اور سنی بھی خوش۔ان کی اس روش سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے اوپر کسی ایک طبقے کی چھاپ نہیں چاہتے......اجتہاد کے نام سے آئمہ مجتہدین اور علماء سلف وخلف کو تنقید کا نشانہ بنایا، آزادی رائے کے نام سے بے راہ روی اختیار کی اور قرآنی معجزات کا انکار کیا......عوام وخواص کو ان غلط نظریات واحساسات سے بچانے کے لئے کتابی شکل [کلمۃ الہادی] میں اس کا جواب ضروری تھا۔(کلمۃ الہادی صفحہ ۵۸تا۶۰)

طارق جمیل کی صحابہ کی شان میں گستاخیاں

دیوبندی علمانے اپنی کتاب ''کلمۃ الہادی'' میں مختلف ابواب قائم کر کے ان میں طارق جمیل کی گمراہیوں، بے ادبیوں اور خلاف شرع عبارات کو درج کر کے ان کے جوابات درج کیے، ہم یہاں مختصراً ان ابواب اور چند عبارات کو پیش کرتے ہیں:

باب نمبر ۱ ''خلافت شیخین:

اس باب میں طارق جمیل کی درج ذیل عبارات پیش کی گئی ہیں۔

[۱] (طارق جمیل کا) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے باغ فدک کے سلسلے میں ناراضگی کا ذکر کرنا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جواب کا ذکر نہ کرنا ناانصافی ہے۔

[۲] (طارق جمیل کا) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت نہ کرنے کا ذکر کرنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے معذرت کا ذکر نہ کرنا خلاف دیانت ہے۔

[۳] (طارق جمیل نے اختلاف امت میں خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بھی شامل کر دیا جس پر رد کرتے ہوئے دیوبندی مصنف نے ہیڈ ینگ لگائی) ''سیدنا صدیق اکبر کی خلافت امت کے لئے عین رحمت تھی، اسے اختلافِ امت سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا''۔

[۴] طارق جمیل نے صحابہ کے محفوظ ہونے کا انکار کیا۔(ملخصاً ص ۸۸)

[۵] طارق جمیل کے اس قول کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات پر شیعوں کے مطاعن کا جواب دینا غلو ہے، (ملخصاً ص ۹۱)

اس باب میں طارق جمیل کی متعدد قابل گرفت عبارات حضرت خلفاے راشدین اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کے بارے میں خود دیوبندی مصنف نے پیش کی ہیں، یہ باب صفحہ ۷۷/تا ۱۱۱/تک پھیلا ہوا ہے، جس کا جی چاہیے تفصیل دیوبندیوں کی اس معتبر و مستند کتاب ''کلمۃ الہادی'' کا مطالعہ کر کے طارق جمیل کی صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کی شان میں بے ادبیاں، گستاخیاں ملاحظہ کرسکتا ہے۔

طارق جمیل کو رافضی نواز ہے

اس باب نمبر ا ''خلافت شیخین'' میں دیوبندی علماء اور مفتیوں نے طارق جمیل کی متعدد عبارات کو پیش کر کے اس کا خوب رد کیا ہے اور طارق جمیل کو شیعہ نواز اور رافضی

قرار دیا ہے، دیوبندی مصنف طارق جمیل کے قول کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت نہ کرنے کی معذرت کا ذکر نہ کرنا اور اس میں سقیفہ بنی ساعدہ میں مہاجرین ور انصار نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا، اس کا ذکر نہ کرنا اور حوالہ نہ دینا [طارق جمیل کی] شیعیت نوازی نہیں تو اور کیا ہے؟'' (کلمۃ الہادی: باب نمبر ا خلافت شیخین ص ۷۷)

اسی طرح دیوبندی مفتی صاحب طارق جمیل کی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے بارے میں طارق جمیل کی قابل گرفت عبارات درج کرنے کے بعد آخر میں کہتے ہیں کہ:

''اس قدر ہرزہ سرائی اور غلط تاثر اس بات کا غمازی کرتا ہے کہ مولوی [طارق جمیل] صاحب کا سینہ ان مبارک ہستیوں کے لئے صاف نہیں، بلکہ ان کے بارے میں سینہ کینہ سے آلودہ ہے۔ جس عنوان سے مولوی صاحب نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ریمارکس دیے ہیں، وہ ایک رافضی کا وطیرہ ہو سکتا ہے۔

(کلمۃ الہادی: باب نمبر ا خلافت شیخین ص ۸۷)

کلمۃ لہادی میں طارق جمیل کی بے ہودہ تعبیر و تاویل کا رد کرتے ہوئے خود دیوبندی مولانا صاحب کہتے ہیں کہ:

''مولوی [طارق جمیل] بے چارا تو خود شیعوں کی طرح اس مرض میں مبتلا ہے، وہ کسی طرح سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو معاف کرنے کے حق میں نہیں، بار بار ایک ہی رٹ لگا رکھی ہے کہ کسی طرح سامعین کو باور کرائیں کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کمی ہوئی، خطا ہوئی، وہ نہ معصوم تھے نہ محفوظ، بڑے لوگوں کے حق میں یہی گستاخی اور سب ہوتا ہے۔ جو شخص [یعنی طارق جمیل] شیخین صحابہ رضی اللہ عنہ کے حق میں اتنی

بڑی جسارت سے کام لیتا ہے، وہ ان حضرات کی طرف سے دفاع کو غلو نہیں کہے گا تو اور کیا کہے گا؟‘‘۔(کلمۃ الہادی: باب نمبر ا خلافت شیخین ص ۹۲)

نوٹ:۔’’پہونچی وہی پہ لاش جہاں کا خمیر تھا‘‘ جو لوگ اولیائے کرام، بزرگان دین، انبیائے کرام بلکہ امام الانبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں کر چکے ہیں۔ اگر خلیفۂ برحق حضور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کریں تو کیا تعجب؟

صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمین کے بارے میں ایسی قابل گرفت باتوں اور خلاف اسلام نظریات بیان کرنے پر طارق جمیل کا رد کرتے ہوئے دیوبندی مفتی صاحب کہتے ہیں کہ:

’’شاید [ایسی باتوں سے] وہ [یعنی طارق جمیل] شیعوں کو پناہ دینا چاہتے ہیں جنہوں نے آج تک سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو تسلیم کرنے کے بجائے آپ کی ذات بابرکات پر طعن کرنا اپنا محبوب مشغلہ بنا رکھا ہے‘‘۔

(کلمۃ الہادی: باب نمبر ا خلافت شیخین ص ۹۳)

طارق جمیل اور صحابہ کی توہین

دیوبندیوں کی مستند و معتبر کتاب ’’کلمۃ الہادی‘‘ کے باب نمبر ۲ ’’مقام صحابہ‘‘ میں طارق جمیل کی ایسی عبارات پر گرفت کی گئی ہیں جن میں طارق جمیل نے صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کی شان میں لب کشائیاں، بے ادبیاں و گستاخیاں بکی ہیں۔ طارق جمیل کی چند عبارات ملاحظہ کیجیے:

[۱]......(طارق جمیل صاحب کہتے ہیں کہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور

معاویہ رضی اللہ عنہ خطا پر تھے۔(۱۱۵)

[۲]......(طارق جمیل صاحب کہتے ہیں کہ)صحابہ کرام طالب دنیا تھے ۔ملخصا(۱۱۷)

[۳]......(طارق جمیل صاحب کہتے ہیں کہ)دور نبوی اور خلفاء راشدین کے دور میں ہمارے لئے مثال موجود نہیں۔ملخصا(ص۱۱۹)

[۴]......(طارق جمیل صاحب کہتے ہیں کہ)ہم کچے مسلمان ہیں،ہمارے لئے صحابہ کے دور میں مثال نہیں،ہمیں پیچھے بنی اسرائیل کی طرف جانا پڑے گا ۔ملخصا(ص۱۲۱)

[۵]......(طارق جمیل کا)حضرت حسن کے بارے میں یہ[جھوٹ]کہنا کہ انہوں نے فرمایا''نبوت وخلافت ایک خاندان میں جمع نہ ہوسکے گی''۔ملخصا(ص۱۲۳)

[۶]......(طارق جمیل صاحب کہتے ہیں کہ)معصوم ومحفوظ ایک چیز ہے۔ ملخصا(۱۲۶)

[۷]......(طارق جمیل صاحب کہتے ہیں کہ)تمام صحابہ کی تکفیر[یعنی انہیں کافر کہنے]سے آدمی کافر نہیں ہوگا۔ملخصا(ص۱۲۹)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی توہین

ضمناً یہاں ایک اور حوالہ بھی پیش کرتے ہیں جو کہ طارق جمیل کی تقاریر کا مجموعہ ''بیانات جمیل''میں ہے اور اس پر دیوبندی مفتیوں نے فتویٰ دیا ہے،طارق جمیل کہتے ہیں:

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ جا رہے تھے۔ ایک بڑھیا نے پکارا: امیر المومنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے تو اس بڑھیا نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ کہنے لگی: ایک زمانہ تھا تو عمری عمری کہلاتا تھا۔ ایک زمانہ تھا تو عمری عمری کہلاتا تھا، پھر تجھے عمر کہنے لگے، پھر تو امیر المومنین بن گیا، اللہ سے ڈر کر رہا کر۔ تو حضرت عمر ایسے بھیگی بلی بنے سن رہے، ایسے سن رہے، جب وہ بڑھیا چلی گئی تو لوگوں نے کہا: امیر المومنین! اس بڑھیا کی خاطر آپ کھڑے ہوگئے۔ کہا ارے، ارے بدھو! پتہ بھی ہے یہ کون ہے؟ یہ وہ ہے جس کی عرشوں پہ رب نے سنی تھی، میں زمین میں کیسے نہ سنتا، یہ خولہ ہے، خولہ بنت ثعلبہ۔ (بیاناتِ جمیل: جلد دوم ص ۸۲، ۸۳ مکتبہ رحمانیہ)

ایک شخص نے مذکورہ خط کشیدہ عبارت طارق جمیل کا نام لکھے بغیر دیوبندی دارالافتاء بھیجا اور ان سے اس بارے میں سوال کیا:

''جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

گزارش ہے کہ ایک جلسہ میں ایک مقرر یوں تقریر کر رہے تھے ''حضرت خولہ بنت ثعلب نے حضرت عمر کو یوں نصیحت فرمائی وہ عورت کہنے لگی، ایک زمانہ تھا تو عمری عمری کہلاتا تھا۔ ایک زمانہ تھا تو عمری عمری کہلاتا تھا پھر تجھے عمر کہنے لگے، پھر تو امیر المومنین بن گیا، اللہ سے ڈر کر رہا کر۔ تو حضرت عمرؓ ایسے بھیگی بلی بنے سنتے رہے، جب وہ بڑھیا چلی گئی تو لوگوں نے کہا: امیر المومنین! آپ اس بڑھیا کی خاطر کھڑے ہوگئے؟ کہا ارے، ارے بدھو! پتہ بھی ہے یہ کون ہے؟ یہ وہ ہے جس کی عرشوں پہ رب نے سنی تھی، میں زمین میں کیسے نہ سنتا، یہ خولہ ہے، خولہ بنت ثعلبہ''

جواب طلب امر یہ ہے کہ

[۱] کیا یہ واقعہ اسی طرح ہے؟ [۲] کیا خط کشیدہ الفاظ اہانت امیر المؤمنین کی نشاندہی نہیں کرتے؟ [۳] کیا ایسے ذاکر کے پیچھے نماز ادا کرنا درست ہے؟

[۴] ان الفاظ سے توہین صحابہ کرنے والے اہلسنت والجماعت ہیں یا نہیں؟

[۵] ایسے مقرر کا وعظ سننا چاہے یا نہیں؟

تفصیلی جواب عنایت فرما کر ممنون فرمائیں

مورخہ: ۱۳ اکتوبر ۲۰۰۹ء سائل: قمر الاسلام: فضل الٰہی روڈ کھاریاں

نیٹ پر یہ فتویٰ اس لنک پر موجود ہے

http://www.islamimehfil.com/topic/10572-tariq-jamil-insults-hazrat-umar-farooq-radhiallahuanhu-fatwa-on-him-by-deobandi-darulifta/

دیوبندی جامعہ دار العلوم حقانیہ کا فتوی

الجواب وباللہ التوفیق ۲/ ۵۷

(۱) شریعت مطہرہ کی رو سے یہ واقعہ اس طرح ہے جو کہ علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر احکام القرآن میں یوں نقل کیا [ترجمہ] اور تفسیر معارف القرآن نے بحوالہ ابن کثیر اس کا ترجمہ یوں نقل کیا ہے:

ایک روز فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ایک مجمعے کے ساتھ چلے جا رہے تھے۔ یہ عورت حضرت خولہ رضی اللہ عنہا سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔ کچھ کہنا چاہتی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے راستے میں ٹھہر کر ان کی بات سنی، بعض لوگوں نے کہا کہ آپ نے اس بڑھیا کے خاطر اتنے بڑے مجمعے کو روک رکھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ

خبر ہے یہ کون ہے، یہ وہ عورت ہے جس کی بات اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سنی میں کون تھا کہ ان کے بات کوٹال دیتا واللہ اگر یہ خود ہی رخصت نہ ہو جاتی تو میں رات تک اُن کے ساتھ یہی کھڑا رہتا۔

(۲) صورت مسولہ میں مقرر نے واقعہ میں جو الفاظ کہے ہے صحابہ کرام اور سلف کے بارے میں یہ نہایت غیر مہذب اور گستاخانہ الفاظ ہے صحابہ کرام کے بارے میں اس طرح بلا تحقیق کے غیر مہذب الفاظ استعمال کرنا، ناجائز اور گناہ کبیرہ ہے۔

(۳) اگر یہ مقرر آئندہ کے لئے ایسے الفاظ کے استعمال سے باز آئے تو ان کے پیچھے نماز جائز اور اگر باز نہ آئے تو احتیاط اسی میں ہے کہ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔

(۴) ان الفاظ کے کہنے سے اہلسنت والجماعت سے خارج نہیں ہے جبتک صراحۃ کفر سرزد نہ ہو اور اس کی کوئی صحیح تاویل نہ ہو سکتی ہوں۔

(۵) اگر یہ مقرر آئندہ کے لئے اس قسم کے الفاظ سے گرہیز کرے تو وعظ سننا چاہیے اور اگر نہ کرے تو نہ سننا چاہیے۔......الخ

کتبہ عبد الوب مہند حقانی المتخصصفی الفقیہ الاسلامی

جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

الجواب صحیح

مختار اللہ حقانی   [اس پر اصل مہر موجود ہیں]

۲۵ اکتوبر ۲۰۰۹ء

مفتی و مدرس جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ

[۱]......اس فتوے سے معلوم ہوا کہ طارق جمیل نے جو روایت پیش کی اس میں اپنے گستاخانہ الفاظ کا اضافہ کیا، طارق جمیل کے شاگرد جنید جمشید نے یہی طریقہ اس سے سیکھا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخانہ الفاظ استعمال کیے۔ جس پر آگے بحث ہوگی۔

[۲] درج ذیل الفاظ روایت کا حصہ نہیں..............

☆ ''ایک زمانہ تھا تو عمری عمری کہلاتا تھا۔

☆ ''پھر تجھے عمر کہنے لگے، پھر تو امیر المؤمنین بن گیا،

☆ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے بھیگی بلی بنے سن رہے۔

☆ ''اللہ سے ڈرکر رہا کر۔ ☆ ''کہا ارے، ارے بدھو!۔

یہ تمام الفاظ طارق جمیل کے من گھڑت الفاظ ہیں، اصل روایت جو خود دیوبندی مفتی نے اپنے فتوے میں لکھی اس میں ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں۔

[۳]......دیوبندی مفتیوں نے قبول کیا کہ مقرر [طارق جمیل] نے واقعہ میں جو الفاظ کہے ہے صحابہ کرام اور سلف کے بارے میں یہ نہایت غیر مہذب اور گستاخانہ الفاظ ہیں۔ صحابہ کرام کے بارے میں اس طرح بلا تحقیق کے غیر مہذب الفاظ استعمال کرنا، ناجائز اور گناہ کبیرہ ہے۔

[۴]......دیوبندی مفتی کہتے ہیں کہ: ''اگر یہ مقرر [طارق جمیل] آئندہ کے لئے ایسے الفاظ کے استعمال سے باز آئے تو ان کے پیچھے نماز جائز اور اگر باز نہ آئے تو احتیاط اسی میں ہے کہ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے''۔

تو ہم کہتے ہیں کہ طارق جمیل کی عادت بن چکی ہے کہ وہ آئے دن ایسی بے ادبیاں و گستاخیاں کرتا رہتا ہے جس کا ثبوت خود دیوبندیوں کی کتاب ''کلمۃ الھادی'' ہے جس پر چودہ دیوبندی علما کی تقریظات موجود ہیں۔ اوراسی میں یہ بھی موجود ہے کہ طارق جمیل ایسی باتوں سے توبہ ورجوع نہیں کرتے۔ لہٰذا جب طارق جمیل ضد پر آرہے ہیں تو دیوبندیوں کی ان کے پیچھے نمازیں نہیں ہوتیں۔

(۵) دیوبندی مفتی صاحب کہتے ہیں کہ: ''ان الفاظ کے کہنے سے اہلسنت والجماعت سے خارج نہیں ہے جب تک صراحۃ کفر سرزد نہ ہو اور اس کی کوئی صحیح تاویل نہ ہوسکتی ہوں''

جناب مفتی صاحب سے عرض ہے کہ طارق جمیل صحابہ کرام علیھم الرضوان اجمعین کے بارے میں کہتے ہیں کہ:

''تاویل نہ کرو نہ مانو خطا ہوئی ہے۔ خطا کی تاویل کرنا تو کمزور راستہ ہے...... تو یہ تاویل کا راستہ صحیح نہیں ہے...... تو صحابہ کا دفاع یوں ٹھیک نہیں کہ ان کی غلطیوں کی تاویل شروع کردیں''۔ (مولانا طارق جمیل کی بے اعتدالیاں)

لہٰذا جب ان کے نزدیک صحابہ کی چند مبہم باتوں میں تاویل نہیں کی جاسکتی تو پھر خود ان کے اقوال کی تاویل کیونکر قابلِ قبول کی جاسکتی، تاویل کرنا تو طارق جمیل کے نزدیک کمزور راستہ ہے، تاویل کا راستہ ٹھیک نہیں۔ لہٰذا خود طارق جمیل کے موقف سے اس کے اپنے ایسے بے ہودہ، و گستاخانہ اقوال کی تاویل قابل قبول نہیں۔

جو کچھ بھی ہیں اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت
یہ سچ ہے برے کام کا انجام برا ہے

طارق جمیل کی گستاخیوں کا جواب

’’کلمۃ الہادیٰ‘‘ کے باب’’مقام صحابہ‘‘ میں طارق جمیل کی صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کی شان میں جو بےادبیاں و گستاخیاں کی گئی ہیں ان کا ردّ دیوبندی مفتی صاحب نے تفصیل کے ساتھ اپنی کتاب’’کلمۃ الہادی‘‘صفحہ ۱۱۵ر تا ۱۴۰ر پر کیا۔جس کا خلاصہ ہم پیش کرتے ہیں۔

دیوبندی مفتی صاحب طارق جمیل کے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں گستاخانہ خیالات وعبارت بیان کر کے ان کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

> ’’اس بیان میں مولوی[طارق جمیل]صاحب نے اپنی خام خیالی سے بے تکی باتیں کی ہیں ...... مولوی [طارق جمیل]صاحب کی خود ساختہ اصلاح اور سوء ادب پر مبنی ہے‘‘(ص ۱۱۵)

طارق جمیل کی عبارت: ’’معاویہ رضی اللہ عنہ،عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ناخن کے برابر بھی نہیں تھے درجے کے لحاظ سے‘‘[اس کا جواب دیتے ہوئے دیوبندی مفتی کہتے ہیں):

> یہ بہت ہی بھدی تعبیر اور سوقیانہ انداز ہے، نہ لکھنے میں نہ پڑھنے میں نہ قرینہ میں نہ تمیز میں۔(ص ۱۱۷)

طارق جمیل کی ایک عبارت کا رد کرتے ہوئے دیوبندی مفتی کہتے ہیں کہ:

’’طالب دنیا وہ ہوتا ہے جو اپنی زندگی میں دنیا داری کو دین پر

ترجیح دے ......مولوی[طارق جمیل]صاحب نے آؤ دیکھا نہ تاؤ......صحابہ کو دنیا کا طالب قرار دیا. انا للہ و انا الیہ راجعون ۔(ص۱۱۸)

طارق جمیل کے قول ''درر نبوی اور خلفاء راشدین کے دور میں ہمارے لئے مثال موجود نہیں'' اس کا جواب دیتے ہوئے دیوبندی مفتی کہتے ہیں کہ:

طارق جمیل کے ''اس جملہ سے جو ضابطہ اور قانون مفہوم ہوتا ہے وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے بعینہ متصادم ہے، سورۃ احزاب میں ہے ''لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًا '' تمہارے لئے رسول اللہ میں بہترین نمونہ ہے اس شخص کے لئے جو اللہ کی امید رکھتا ہے اور دن آخرت کی اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے''۔

[پھر حدیث لکھی]علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المھدیین

[اور پھر دیوبندی مفتی نے کہا]

''مولوی[طارق جمیل]صاحب نے دونوں کی نفی کر دی''۔

(کلمۃ الہادی ص۱۱۹،۱۲۰)

اسی طرح اس باب میں طارق جمیل کے دیگر اقوال کا تفصیلی رد اور اس کی جہالتوں، گمراہیوں اور قابل گرفت عبارات کا مکمل جواب خود دیوبندی مفتی نے دیا ہے۔ تفصیل مذکورہ کتاب میں ملاحظہ کیجیے۔

فریضہ جہاد اور طارق جمیل کے اقوال

دیوبندی مفتی صاحب کا طارق جمیل کی تردید میں یہ باب صفحہ ۱۴۱/ سے ۲۰۸/ پر مشتمل ہے۔اس میں طارق جمیل کے بعض اقوال ایسے ہیں جن سے دیوبندی اکابرین کے جہاد کی نفی ہوتی ہے، یا ان کا میدان جہاد سے مفرور ہونا ثابت ہوتا ہے، مثلاً طارق جمیل صاحب کہتے ہیں کہ:

''۱۸۵۷ء کی جنگ آزای میں شاملی میں مشورہ ہوا تو سب کی رائے تھی کہ قتال کرنا ہے......حضرت گنگوہی زخمی ہوئے۔ پھر یہ سارے حضرات مفرور ہو گئے اور جو مولانا حاجی امداد اللہ صاحب تھے، وہ ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے چھپتے چھپاتے چھپتے چھپاتے''۔(کلمۃ الہادی:ص۱۴۳)

اس سے واضح طور پر ظاہر ہو رہا ہے کہ اکابرین علمائے دیوبند اور سنیوں و دیوبندیوں کے پیرومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ میدان جہاد سے مفرور ہو گئے تھے۔ یہ بات دیوبندی اکابرین کے حق میں تو بغیر شک وشبہ کے قبول کی جاسکتی ہے لیکن دیگر اکابرین کے بارے میں ایسا کہنا انگریز کی نمک حلالی ہے۔

اسی طرح طارق جمیل کے بعض اقوال ایسے ہیں جس سے جہاد کی نفی ہوتی ہے دیوبندی مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''جناب مولوی [طارق جمیل] صاحب نے بار بار معاشرہ کا رونا رویا ہے بلا استثناء تمام اہل اسلام کو کچے مسلمان قرار دیا ہے اس پر یہ حکم سرزد فرمایا ہے کہ ہمارے لئے دور نبوی ﷺ اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے دور میں کوئی نمونہ نہیں، ہمیں بنی

اسرائیل کی طرف جانا پڑے گا اس سے ان کی مراد یہ ہے ہم تلوار نہیں اٹھا سکتے ، مقابلہ نہیں کر سکتے ۔غیبی نصرت آئے اور دشمن ہلاک ہو"۔ (کلمۃ الہادی ص۱۸۲)

طارق جمیل کے اس قول پر دیوبندی مفتی کہتے ہیں کہ:

"الحاصل حضور ﷺ کے اسوۃ حسنہ پر مشرک موحد بن گئے ، بت پرست ، چور اور قزاق تائب ہو کر شب بیدار اور متقی بن گئے ......آج بھی اگر معاشرہ کی اصلاح ممکن ہے تو کتاب وسنت میں آنحضرت ﷺ اور خلفائے راشدین کی سنت پر عمل پیرا ہونے میں ہے، اس امت کو آنحضرت ﷺ اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم ،صحابہ کرام ،تابعین اور اسلاف امت رضی اللہ عنہم سے ورغلا کر بنی اسرائیل کی دعوت دینا جہالت وگمراہی ہے"۔ (کلمۃ الہادی ص۱۸۴)

لہٰذا دیو بندی مفتی صاحب کے مطابق طارق جمیل کا گمراہ و جاہل ہونا ثابت ہوا۔ اسی طرح طارق جمیل کے اقوال سے دیو بندی جہادی تنظیموں کا جہاد باطل قرار پاتا ہے۔اور بعض اقوال ایسے ہیں جس سے تبلیغ کے علاوہ تلوار و ہتھیار سے جہاد کی نفی ثابت ہوتی ہے۔دیو بندی مفتی صاحب کہتے ہیں کہ:

"آخر میں مولوی [طارق جمیل] نے مجاہدین کا ایسا خاکہ کھینچا ہے کہ گویا وہ آج کل کی اصطلاح کے مطابق تخریب کار اور دہشت گرد ہیں۔ جب آپ [طارق جمیل] کے نزدیک مال غنیمت ،لوگوں کو مارو، فتح کرو اور ساری دنیا کے خزانے تمہیں حاصل ہو جائیں، لوٹ مار کے نتیجے میں حاصل ہوتا ہے تو پھر آپ [طارق جمیل] اہل جہاد کو ظالم اور ستم کار نہ کہیں تو اور کیا کہیں؟......

سمجھ میں نکتہ توحید آ تو سکتا ہے تیرے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے

(کلمۃ الہادی ص۱۹۰)

اسی طرح طارق جمیل نے اپنے واقعات میں طالبان اور ملا عمر کو بے وقوف، و احمق قرار دیا جیسا کہ دیوبندی مفتی تبصرہ کرتے ہیں کہ:

''اس مقولہ میں علامہ احمد صاحب نے کلام کا آغاز ہی طالبان کے خلاف ''بے وقوفو'' سے کیا مولوی [طارق جمیل] نے بھی آخر میں ملا عمر پر حماقت کا فتویٰ دیا''۔

(کلمۃ الہادی ص۱۹۱)

دیوبندی جہادی تنظیموں کے بارے میں طارق جمیل کہتے ہیں کہ:

''سو برس سے غلبہ ہوا یورپین اقوام کا تو اس وقت سے لے کر اب تک مسلسل اس جہاد کے نام پر تحریکیں اٹھیں۔ کبھی داخلی مسلمانوں کے لئے اٹھیں، اس کا نام بھی جہاد کر دیا۔ سپاہ صحابہ نے جہاد کے نام پر کتنا لمبا چوڑا انظام چلایا اور یہ جہادی تنظیموں میں بھی کبھی فلاں حرکت، فلاں حرکت۔ لیکن آہستہ آہستہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ سب کا نشان مٹ گیا ہے۔ ان کو ہم نے تو نہیں مٹایا، ان کی اپنی غلط منصوبہ بندی نے ان کو مٹایا ہے۔ **فما کان اللہ لیظلمھم ولکن انفسھم یظلمون**، ان کی اپنی غلطیوں نے انہیں یہاں تک پہنچا دیا ہے''۔ (کلمۃ الہادی ص۱۹۴،۱۹۵)

طارق جمیل کے اس قول سے سپاہ صحابہ کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے، دیوبندی مفتی نے اس قول پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ:

''معلوم نہیں مولوی [طارق جمیل] صاحب کو جہاد سے کیا بیر ہے! وہ اپنے دل میں جذبہ جہاد تو کیا، مجاہدین مخلصین سے بھی کدورت رکھتے ہیں، جہادی تنظیمیں بحمد اللہ آج بھی کام کر رہی ہیں، ختم نہیں ہوئیں۔ ان [طارق جمیل] کو آیت **وما کان اللہ لیظلمھم** کا مصداق قرار دینا تحریف کی مد میں آتا ہے''۔ (کلمۃ الہادی ص۱۹۸)

مروجہ تبلیغ سے دیوبندیوں کا اختلاف

دیوبندی مفتی صاحب کا یہ باب صفحہ ۲۰۹/تا ۲۵۲/متعدد صفحات پر مشتمل ہے۔
اس باب میں جن دیوبندی مفتی صاحب نے تبلیغی جماعت والوں کی جن باتوں پر گرفت فرمائی ان میں سے چند کا خلاصہ یہ ہے۔

[۱] مروجہ تبلیغ کے بارے میں معاصر علماء کا مولانا محمد الیاس [کاندھلوی] کے موقف سے اختلاف۔[ص۲۱۱]۔

[۲] تبلیغی جماعت والے بدعتیوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ملخصا[ص۲۱۱]۔

[۳] تبلیغی جماعت والوں کی ''نظر میں علماء اسلام اور مدارس عربیہ کی وقعت کم ہو جاتی ہے''۔ملخصا (ص۲۱۶)۔

[۴] مولانا الیاس صاحب [کاندھلوی] کے بارے میں غلو کرتے ہیں ملخصا (۲۲۱)۔

☆ تبلیغی جماعت میں تبلیغی نصاب کے مقابلے میں درس قرآن کی غیر اہمیت۔(ص ۲۲۵)۔

[۵] سپاہ صحابہ پر ہی موقوف نہیں، پاک و ہند میں علماء دیوبند کی دینی، مذہبی اور سیاسی جماعتیں مروجہ تبلیغی ذہن نہیں رکھتیں۔(ص ۲۴۱)

اسی طرح اس باب میں دیوبندی مفتی صاحب نے تبلیغی جماعت کی مروجہ رسمی تبلیغ، تبلیغی جماعت کی بدعات و خرافات، تبلیغی جماعت کے علماء کی خود دیوبندی علماء سے مخالفت، علما و مدارس سے نفرت، خانقاہوں و مدارس کی مخالفت، اپنے تبلیغی علما و اکابرین

کے بارے میں غلو، قرآن کے مقابلے میں زکریا کی کتب فضائل کو زیادہ اہمیت دینا دیوبندی علماء کی بجائے جاہل تبلیغی مبلغین کا دعوت وتبلیغ کرنا، تبلیغی جماعت سے منسلک تبلیغی مبلغین کی جہالتیں وگمراہیاں جیسے موضوعات پر بحث کر کے تبلیغی جماعت والوں کا مکمل وتفصیلی رد کیا ہے۔ اس باب کی اکثر عبارات ہم نے اپنی اس کتاب کے مختلف صفحات میں مناسب مقامات وموضوعات کے تحت درج کیں ہیں لہذا یہاں دوبارہ پیش نہیں کر رہے۔

طارق جمیل کی شیعہ نوازی

یہاں پر تبلیغی جماعت اور طارق جمیل کے چند ایسے اقوال کو پیش کرتے ہیں جس میں انہوں نے شیعہ فرقے کی بھرپور حمایت و دفاع کیا ہے۔ اور اپنی طرف سے تاویلات فاسدہ سے ان پر گفتگو کی ہے۔ ان کو پڑھنے کے بعد آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ طارق جمیل دیوبندی ہے یا شیعہ؟ اور تبلیغی جماعت والے شیعوں سے تعلقات، نکاح ورشتہ داریاں کیوں کرتے ہیں؟ جبکہ سرزمین پاکستان میں گھروں اور مکانوں کی دیواروں پر ”کافر کافر شیعہ کافر جو نہ مانے وہ بھی کافر“ کے نعرہ اسی مسلک کے لوگ لکھنے والے ہیں۔

طارق جمیل کے نزدیک شیعہ کا ذبیحہ جائز وحلال

طارق جمیل شیعہ کے ذبیحہ کے متعلق کہتے ہیں کہ:

”مجھے تو پتہ نہیں آج تک اس کے ذبیحہ کو کسی نے ناجائز کہا ہو۔ یہودی اور عیسائی

کا ذبیحہ جائز اور شیعہ کا ناجائز ہے؟ یہ کیسی عجیب بات ہے؟ میں نے تو یہ سنا ہی پہلی مرتبہ ہے''۔(کلمۃ الہادی باب نمبر ۷ص ۳۰۵)

یعنی طارق جمیل کے نزدیک شیعہ کا ذبیحہ حلال ہے۔ دیوبندی مفتی اس کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''مولوی صاحب کی معلومات ناقص ہیں، لیکن روافض [شیعہ] کے وکیل بلا توکیل بننے سے نہیں ہچکچاتے۔ چند طلبا کو سامنے بٹھا کر ماضی وحال سے بے نیاز جو منہ میں آیا کہے جاتے ہیں۔ اپنے خیالات واہیہ اور غلط قسم کے عقائد ان کے ذہن میں نقش کرنا چاہتے ہیں''۔ (کلمۃ الہادی باب نمبر ۷ص ۳۰۵)

طارق جمیل کی طرف سے شیعوں کا دفاع

طارق جمیل کہتے ہیں کہ

''شیعہ کلمے کی زیادتی کے قائل نہیں ہیں، علی ولی اللہ بھی ان کے عامۃ الناس کا اضافہ ہے، تم سب نے جو کچھ پڑھا ہے سنا ہے وہ سب سطحی ہے''۔

(کلمۃ الہادی باب نمبر ۷ص ۳۰۶)

طارق جمیل کی طرف سے شیعوں کے اس دفاع کا رد کرتے ہوئے دیوبندی مفتی جواب میں لکھتے ہیں کہ:

''شیعہ کے کلمہ کے متعلق جناب مولانا قاضی محمد ظہور الحسین اظہر علمہ ربہ نے اپنے رسالہ''حق چار یار''میں اپنے والد گرامی حضرت شیخ مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کا جواب نقل کیا ہے، وہ کافی اور شافی ہے، وھو ھذا:

''حضرت مولانا مفتی محمد عیسی خان صاحب گور مانی مہتم جامعہ فتاح العلوم نوشہرہ سانسی (گوجرانوالہ) نے تبلیغی جماعت کے معروف مبلغ طارق جمیل صاحب کے بیان جمعہ کی کیسٹ اور طلباء کے سوالوں کے جوابات کی کیسٹیں ملک کے [دیوبندی] علماء کرام کی طرف بھیجیں اور ساتھ ہی ان کی تقریر اور اسباق کے اہم مباحث نقل کر کے بھیج دیے۔ جس وقت ہم نے اقتباسات پڑھے اور کیسٹیں سنیں تو حیرانی ہوئی کہ تبلیغی جماعت کے مبلغ مسلک اہل سنت و جماعت [مراد دیوبندی] کی ترجمانی کی بجائے اہل باطل [شیعہ] کی ترجمانی اور وکالت کر رہے ہیں......مولوی طارق جمیل کے حالیہ متنازعہ بیانات کی تردید ضروری ہے تاکہ عوام اہل سنت کے اذہان کو تشویش سے بچایا جا سکے۔

مولوی طارق جمیل صاحب فرماتے ہیں کہ: ''شیعہ کلمے کی زیادتی کے قائل نہیں ہیں......علی ولی اللہ بھی ان کے عامۃ الناس کا اضافہ ہے۔ بے وقوفوں کا اضافہ ہے، تم سب نے جو کچھ پڑھا ہے سنا ہے، وہ سب سطحی ہے''۔ (کلمۃ الہادی باب نمبر ۷ ص ۳۰۶، ۳۰۷)

پھر دیوبندی علما نے شیعہ کی معتبر کتب سے ان کا کلمہ ثابت کیا اور آخر میں طارق جمیل سے مخاطب ہو کر کہا:

''اسی طرح دیگر شیعہ علماء نے بھی اپنے اضافی کلمے کے ثبوت پر کتابچے لکھے ہیں۔ اب مولوی طارق جمیل صاحب ہی فرمائیں کہ: ''یہ تم سب نے جو کچھ پڑھا ہے، سنا ہے وہ سب سطحی ہے'' یہ کہاں تک صحیح ہے۔ ہماری پرزور مخلصانہ گزارش ہے کہ مولوی صاحب باطل فرقوں کے اپنے طور وکیل صفائی نہ بنیں۔ ع

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات (کلمۃ الہادی باب نمبر ۷ ص ۳۱۰)

دیوبندی مفتی عبدالواحد نے ایک مضمون ’’مولانا طارق جمیل کی بے اعتدالیاں اوران کے جواب‘‘ تحریر فرمایا۔ جو کہ دیوبندیوں کے ماہنامہ حق چار یار شمارہ ۲۱ نمبر ۷ر میں بھی شائع ہوا ہے۔ یہ رسالہ مفتی ظہور احمد کی کتاب ’’مقالات جلالیہ‘‘ میں لفظ بالفظ شائع کیا گیا۔ اس کے چند حوالہ جات ملاحظہ کیجیے۔ دیوبندی مفتی عبدالواحد صاحب کہتے ہیں:

’’حضرت مولانا مفتی عیسیٰ خان صاحب مدظلہ [دیوبندی] اور ان کے ساتھیوں کیجانب سے مولانا طارق جمیل صاحب کی کچھ تقریروں کی نقل موصول ہوئی، اس پر انہوں نے ہماری رائے بھی مانگی ہے۔ ہمارے ساتھیوں نے C.D پر اصل تقریر کو تحریر سے ملایا تو مطابق پایا۔ اس پر ہم نے چیدہ چیدہ امور میں مولوی طارق جمیل صاحب کی غلطیوں کی نشاندہی کی ہے...... مولوی طارق جمیل صاحب کی علمی و عملی بے اعتدالیاں بڑھتی ہی جارہی ہیں۔ اس طرح کے نادان دوستوں کی وجہ سے تبلیغ کے کام پر برا اثر پڑنے کا اندیشہ ہوگا...... تبلیغ کے ذمہ دار حضرات سے استدعا ہے کہ خود بھی اپنی ذمے داریوں کو سمجھیں، سنجیدہ و محتاط طرز عمل اختیار کریں اور مولوی طارق جمیل جیسے جوشیلے لیکن غیر محتاط حضرات کو بے اعتدالیوں سے روکیں‘‘۔

(مولانا طارق جمیل کی بے اعتدالیاں... قسط ۱: بحوالہ مقالات جلالیہ ص ۲۰۹)

طارق جمیل کے مطابق صحابہ کرام محفوظ نہیں

طارق جمیل کہتے ہیں کہ:

’’لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے جو کمی بیشی ہوئی تھی بطور انسان۔ نہ ہم ان کو

معصوم سمجھتے ہیں نہ محفوظ سمجھتے ہیں۔ یہ بھی میں تمہیں بار بار کہتا ہوں۔ یہ غلو ہے شیعوں کے رد میں حد سے تجاوز کرنا۔ہم کسی کے رد پر اپنا راستہ نہ چھوڑیں گے......تو چونکہ یہ ہونے والا تھا ان سے بشری خطا ہوئی تھی''۔

(مولانا طارق جمیل کی بے اعتدالیاں... قسط۱: بحوالہ مقالات جلالیہ ص۲۱۰)

طارق جمیل کے رافضیت کھل کر سامنے آ گئی ،تبلیغی جماعت کے اس بدنما داغ کو مٹانے کے لیے خود علماے دیو بند کو تقیہ اختیار کرتے ہوئے طارق جمیل کے مقابلے میں آنا پڑا، اورانہوں نے طارق جمیل کے اس بیان کا ردّ لکھا جو کہ مذکورہ مضمون ''مولانا طارق جمیل کی بے اعتدالیاں... قسط۱'' میں تفصیلا موجود ہے۔

دیوبندی مفتی عبدالواحد صاحب خود طارق جمیل کے اس قول کا رد کرتے ہوئے ان سے سوال کرتے ہیں کہ:

''مولوی [طارق جمیل] صاحب کہتے یں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے جو کمی بیشی ہوئی تھی بطور انسان]:سب سے پہلے تو ہم طارق جمیل صاحب سے پوچھیں گے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے جو بشری خطا ہوئی وہ کیا تھی؟اس طرح اگر وہ ہمیں خلفائے اربعہ کی بشری خطاؤں کی فہرست فراہم کر دیں تو ہم بھی اپنی ایمانیات پر نظر ثانی پر مجبور ہو جائیں گے، پھر ہم کہتے ہیں کہ کمی بیشی میں دو احتمال ہیں [۱] اگر کمی بیشی سے مراد معصیت ہے تو یہ بڑی جسارت کی بات ہے......[۲] اور اگر کمی بیشی سے مراد اجتہاد کی غلطی و خطا ہے تو اول تو یہ کوئی عیب کی بات ہی نہیں ہے......

(مولانا طارق جمیل کی بے اعتدالیاں... قسط۱: بحوالہ مقالات جلالیہ ص۲۱۲،۲۱۳)

طارق جمیل کے نزدیک صحابہ کرام سے غلطیاں ہوئیں [معاذاللہ]

طارق جمیل کہتے ہیں:

''دوسری بات یہ ہے کہ ہم شیعوں کے رد میں صحابہ کو بھی معصوم بنانے کے چکر میں پڑ جاتے ہیں ان کی خطا کی تاویل کرنا شروع کر دیتے ہیں تو اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ بس یہ ایک آیت کافی ہے وکلا وعد اللہ الحسنی، تاویل نہ کرو نہ مانو خطا ہوئی ہے۔ خطا کی تاویل کرنا تو کمزور راستہ ہے...... امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے جو کتاب لکھی مولانا تقی عثمانی صاحب [دیوبندی] نے وہ تاویل میں پڑے ہیں ہر جگہ۔ کئی جگہ وہ تاویل بڑی کمزور ہے۔ تو یہ تاویل کا راستہ صحیح نہیں ہے...... تو صحابہ کا دفاع یوں ٹھیک نہیں کہ ان کی غلطیوں کی تاویل شروع کر دیں''۔ (مولانا طارق جمیل کی بے اعتدالیاں... قسط ۱: بحوالہ مقالات جلالیہ ص ۲۱۴)

طارق جمیل بغض صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین میں اس قدر بڑھ چکے ہیں کہ ایک طرف تو بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ صحابہ سے خطائیں ہوئیں، اور دوسری طرف یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ کسی قسم کی تاویل نہیں کر سکتے۔ طارق جمیل کی اس شیعہ نوازی اور صحابہ کی دشمنی کا جواب خود دیوبندی مفتی عبدالواحد کی زبانی ملاحظہ کیجیے:

طارق جمیل کے نزدیک صحابہ سے غلطیاں ہوئیں جن کی تاویل نہیں

دیوبندی مفتی صاحب عبدالواحد طارق جمیل کے رو پر کہتے ہیں کہ:

''دوسری اہم بات یہ ہے کہ تاریخ میں یا حدیث کی کتابوں میں کچھ کبار یا نسبتاً زیادہ اہمیت والے صحابہ کے بارے میں بعض باتیں مجمل یا مبہم انداز میں ملتی ہیں جو بظاہر ان پر اعتراض کا باعث بنتی ہیں کہ وہ باتیں انہوں نے بد دیانتی یا حماقت یا طلب دنیا میں کہی ہیں۔ خاص طور سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر ایسی روایات کی وجہ سے شیعوں نے اور مودودی صاحب نے بہت اعتراضات کیے

ہیں۔[اوراب طارق جمیل بھی شامل ہوگئے۔سنی]اب مولوی طارق جمیل صاحب تو یہ مت[تہمت] دیتے ہیں کہ ان اعتراضوں کا جواب دینے کی ضرورت نہیں بس تسلیم کرلو کہ ان صحابہ نے غلطیاں کی ہیں البتہ اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف کر دیا ہے اوران سے آخرت میں اچھا وعدہ فرمایا ہے۔مولوی صاحب کی یہ روش انتہائی غیر معقول ہے۔ صحابہ پر کوئی بھی انگلی اٹھادے۔طارق جمیل کی ہدایت ہے کہ بس صحابہ کی غلطی مان لوخواہ حقیقت میں وہ غلطی ہو یا نہ ہو''۔

(مولانا طارق جمیل کی بے اعتدالیاں... قسط ا: بحوالہ مقالات جلالیہ ص ۲۱۵،۲۱۶)

حیرت کی بات ہے کہ تبلیغی جماعت کے نااہل جاہل، گمراہ و فاسق قسم کے مبلغین کی بے ہودہ حرکتوں کی تاویلات پر تو تبلیغی جماعت کے اکابرین وعلما بڑی بڑی کتابیں لکھ ڈالیں۔ دیوبندی اکابرین کی گستاخانہ عبارات پر تو دیوبندی علما بڑی بڑی کتابیں لکھیں، اسماعیل دہلوی، تھانوی، قاسم نانوتوی و گنگوہی کی گستاخانہ عبارات کی من گھڑت تاویلات کریں لیکن صحابہ کرام علہیم الرضوان اجمعین کی اجتہادی باتوں یا ایسے اقوال و افعال جو حقیقتاً خطائیں نہیں بلکہ بغض صحابہ رکھنے والے محض بغض وعناد کی بنا پر انہیں خطائیں کہتے ہیں لیکن ایسے اقوال وافعال کے بارے میں طارق جمیل کی ہدایت ہے کہ بس صحابہ کی غلطی مان لوخواہ حقیقت میں وہ غلطی ہو یا نہ ہو۔ **لاحول ولاقوۃ الاباللہ.**

ہم کہتے ہیں کہ طارق جمیل کے اندر کوئی شیعہ جن گھس گیا ہے کہ صحابہ کرام علہیم الرضوان کی ذوات پر خواہ مخواہ لب کشائی کرکے انہوں نے شیعہ نوازی کا حق ادا کیا۔

طارق جمیل بے غیرتی کا سبق

طارق جمیل نے اپنے دیوبندی مولانا تقی عثمانی صاحب کے بارے میں یہ کہا کہ:
''انہوں نے صحابہ کے دفاع میں تاویلیں کیں کئی جگہ وہ تاویل بڑی کمزور ہے۔ تو یہ تاویل کا راستہ صحیح نہیں ہے'' (کاش طارق جمیل ایک بار اپنے اکابرین کی گستاخانہ عبارات کی باطل تاویلات پر بھی نظر کرتے، از راقم) تو طارق جمیل کے اس اعتراض کے رد پر دیوبندی مفتی عبدالواحد صاحب کہتے ہیں کہ:
''اب کسی کی تاویل اور دفاع کو کمزور دیکھ کر مولوی طارق جمیل صاحب کو چاہیے تھا کہ وہ زیادہ موثر دفاع کی سوچتے، لیکن انہوں نے تو بے غیرتی کا سبق دینا شروع کر دیا کہ دشمنوں اور دوست نما دشمنوں کی تنقیدوں اور اعتراضوں کو سنو اور تسلیم کر لو اس کی کوئی تاویل اور دفاع نہ کرو۔

(مولانا طارق جمیل کی بے اعتدالیاں... قسط ا: بحوالہ مقالات جلالیہ ص ۲۱۷)

بے ادب جو ٹھہرے آپ تو میرا قصور کیا
جو کچھ کیا وہ تم نے کیا بے خطا ہوں میں

کاش کے طارق جمیل اپنے دیوبندی اکابرین کی گستاخانہ عبارات کے دفاع میں دیوبندی علماء کی تاویلات کو بھی رد کرتا اور ان کے بارے میں یہ کہتا کہ ان دیوبندی اکابرین کی گستاخیوں کی تاویلات ممکن نہیں۔ لیکن طارق جمیل کو تو اپنے یوبندی اکابرین کی گستاخیوں کی تاویلات تو قبول ہیں لیکن صحابہ کرام کے بارے میں پہلے تو شیعوں کی طرح زبان دراز کرتا ہے پھر تاویلات کا دروازہ بھی بند کر دیتا ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ!

طارق جمیل کے رجوع کا افسانہ

جب دیوبندی علما کی طرف سے طارق جمیل کی خلافِ شرع عبارات کومسودہ کی صورت میں جمع کیا گیا تو طارق جمیل کو بلوا کر اس کو بتایا گیا، اور اس سے توبہ ورجوع کا مطالبہ کیا گیا لیکن طارق جمیل جو ساری دنیا کی اصلاح میں مگر مچھ کے آنسو رو رو کر الٹی سیدھی دعائیں کرتے نظر آتے ہیں، انہوں نے اپنی اصلاح کو قبول نہ کیا۔

مرید سادہ تو رو رو کے ہو گیا تائب
خدا کرے کہ ملے شیخ کو بھی یہ توفیق

کلمۃ الہادی میں ایک ہیڈ ینگ ''مولانا کے رجوع کا افسانہ'' موجود ہے۔اس میں لکھا ہے کہ:

''جامعہ اشرفیہ لاہور کے [دیوبندی] اساتذہ کرام اور اربابِ فتوی نے اس مسودہ کا نوٹس لیتے ہوئے مولانا [طارق جمیل] کو بلایا۔مولانا نے اپنی غلطیوں سے معذرت اور رجوع کا اظہار کیا اور کہا کہ آپ حضرات نے جن امور پر گرفت کی ہے، میں اسے تسلیم کرتا ہوں۔اس پر آپ سے مطالبہ کیا گیا کہ آپ اپنے معذرت نامہ پر دستخط کر دیں تا کہ سند رہے، لیکن بقول مولانا حمید اللہ جان زیدہ مجدہ، صدر شعبہ افتاء جامعہ اشرفیہ لاہور، موصوف نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میرے استاذ مولانا احسان الحق صاحب نے مجھے اس سے روکا ہے۔

یہ ہے مولانا [طارق جمیل] کا رجوع اور توبہ۔ان کے
بیانات پر مشتمل مسودہ کی فائلیں ملک کے گوشہ گوشہ میں پڑھی

گئیں۔اس سے لوگوں میں ایک قسم کا اضطراب پیدا ہو گیا ہے
اور مولانا ہیں کہ اجمالی طور پر اپنی اغلاط پر دستخط کرنے کے لئے
تیار نہیں۔

ع ناطقہ سر بگریباں ہیں اسے کیا کہیے

(کلمۃ الہادی ص ۵۳، ۵۴)

دیوبندی علمانے طارق جمیل کو صفائی کا موقع دیا

ایسا بھی نہیں کہ طارق جمیل کو صفائی کا موقع نہ دیا گیا ہو بلکہ کلمۃ الہادی میں لکھا ہے کہ:

''ہمارے [دیوبندی] استاد محترم حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے مولانا سے کہا کہ مسودہ کا جواب شائع ہونے سے پہلے آپ اس کا بغور مطالعہ فرمائیں۔ جہاں آپ اپنے طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ میرے اصل مراد اور مقصد کو سمجھے بغیر رد کیا گیا ہے، اسے قلم زد کردیں اور صرف اتنا لکھ دیں کہ مفتی صاحب نے کتاب وسنت اور جمہور علماء امت کے اقوال و آراء کی روشنی میں میرے مسودہ پر نقد کیا اور میری جن اغلاط کی نشان دہی کی، میں انہیں تسلیم کرتا ہوں، لیکن مولانا [طارق جمیل] نہ مانے اور بے پروائی سے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ (کلمۃ الہادی صفحہ ۵۵ نمبر ۴)

اسی طرح مزید لکھا ہے کہ:

''بعض علماء کی طرف سے مولانا طارق جمیل صاحب کا معذرت نامہ شائع ہوا ہے جس میں تحریر کیا گیا ہے: ''باقی اگر میرے درسی بیانات میں اس سے مختلف تاثر پایا جاتا ہے تو وہ میری تعبیر کی غلطی ہے، عقیدہ کی غلطی نہیں''۔

[طارق جمیل کے اس معذرت نامہ کے رد پر دیوبندی مولانا کہتے ہیں
کہ]

اس کے جواب میں یہی کہا جا سکتا ہے

عذر گناہ بدتر از گناہ

حضرت استاذ محترم کے جوابی مقالہ کے مطالعہ سے قارئین کرام کو بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ تعبیر کی غلطی ہے یا فہم اور معنی کی۔ خلیفہ رسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امیر المؤمنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت پر طعن بلکہ یہ کہنا کہ دور نبوی ﷺ اور خلفائے راشدینؓ کے دور میں ہمارے لئے کوئی مثال نہیں، ہمیں پیچھے بنی اسرائیل کی طرف جانا پڑے گا، انگریز کے خلاف جہاد اور علماء دیوبند کی مساعی جمیلہ کو غلط قرار دینا، شیعہ اور غیر مقلدین کی وکالت، مولوی احمد رضا خان اور مودودی صاحب کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا اور امامت و پیشوائی کا درجہ دینا، تمام صحابہ کی تکفیر سے بھی کسی شخص کا کافر نہ ہونا اور اس کو اپنے اکابرین میں سے کسی کی طرف منسوب کرنا، جہاد و قتال فی سبیل اللہ اور مجاہدین پر ہٹ کرنا، اسی طرح آیات و احادیث کے معانی و مطالب کے بیان میں تحریف کی حد تک دور از کار تاویلات کا ارتکاب وغیر ذلک، کیا ان جملہ مطالب کو صرف تعبیر کی غلطی کہا جائے گا؟

استاذ محترم حضرت مولانا عبد المجید صاحب مدظلہ...... نے جناب حاجی محمد نعیم صاحب سے فرمایا کہ مولانا [طارق جمیل] کو گوجرانوالہ بلائیں۔ کچھ عرصہ بعد حاجی صاحب نے بتایا کہ مولانا [طارق جمیل] اس سلسلے میں آنے کے لئے تیار نہیں۔ چنانچہ حضرت استاذ مفتی صاحب مدظلہ نے ان غلط نظریات کو جواب لکھنا ضروری سمجھا جو

آپ حضرات کے سامنے [کتاب کلمۃ الہادی کی شکل میں] ہے۔

(کلمۃ الہادی ص ۵۵،۵۶)

دوسروں کو تبلیغ کرنے والے طارق جمیل نے اصلاح قبول نہیں کی

☆......[دیوبندیوں کے] الحجۃ الفقیہ و العالم النبیہ حضرت مولانا حسین شاہ صاحب طارق جمیل کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''میں نے طارق جمیل کے اس اجمالی رجوع کا بغور مطالعہ کیا اور ان کی غلط تاویلات اور مغالطات کا اس سے موازنہ کیا۔ مجھے ایسا لگا کہ طارق جمیل نے رجوع ہی نہیں کیا، کیونکہ اسے یقین نہیں ہے کہ میرے ان دروس سے عقیدہ باطلہ ابھر رہا ہے۔وہ شک کی زبان استعمال کرتے ہوئے رجوع کرتا ہے۔

وہ لکھتا ہے کہ اگر میرے اس درس سے کچھ مختلف تاثر ابھرا ہے تو میں اس سے رجوع کرتا ہوں اور آئندہ پوری احتیاط کروں گا۔ لہٰذا یہ رجوع کافی نہیں۔ اس کو یہ لکھنا چاہیے تھا کہ میرے مختلف دروس سے عقائد باطلہ کا تاثر ابھرتا ہے۔ واقعی میں نے یہ جملے سہواً یا عمداً استعمال کیے ہیں جس سے مسلمانوں کے عقائد پر بہت برا اثر پڑا ہے اور آئندہ چل کر بھی پڑے گا، لہٰذا میں ان جملہ غلط تاویلات اور مغاطات کو جہاں بھی پہنچ چکے ہیں، ختم کرنے کی درخواست کرتا ہوں اور میں ان جملوں کو باطل سمجھتے ہوئے ان سے رجوع کرتا ہوں اور آئندہ وعدہ کرتا ہوں کہ ایسے جملے اپنی تقاریر یا دروس میں استعمال نہیں کروں گا اور نہ میرا یہ عقیدہ ہے، نہ مسلمانوں کو اس کی ترغیب دوں گا، نہ ہی مسلمانوں کے جذبات کو آئندہ اس طرح مجروح کروں گا۔ ورنہ یہ مذکورہ بالا رجوع ایک وقت کو ٹالنا ہے۔ (کلمۃ الھادی ص ۲۴)

☆......[دیوبندی]الاستاد الکامل محق الحق القوی حضرت مولانا محبّ النبی اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں کہ:

''مجھے حضرت مولانا محمد عیسیٰ خان مدظلہ کی کتاب کلمۃ الہادی پڑھنے کا موقع ملا۔ اہل علم نے مولانا طارق جمیل کے زبانی رجوع کو ایک تو اس وجہ سے کافی نہیں سمجھا کہ وہ غلطی صرف عنوان اور تعبیر کی مان رہے تھے، مفہوم اور مضمون کی نہیں اور دوسرا اس وجہ سے کہ یہ قابل گرفت باتیں کیسٹوں میں موجود ہیں، ان کے سامنے ان کے شاگردوں نے ریکارڈ کی ہیں اور اب انھی کی آواز میں سنی جارہی ہیں۔ کیسٹ اور قرطاس بات کو ختم نہیں ہونے دیتے بلکہ اس کو پختہ وجود دے دیتے ہیں۔ تو جب جرم ثابت ہو گیا یعنی پختہ وجود کی شکل میں آ گیا تو رجوع اور توبہ کے لئے بھی پختہ وجود تحریری ہونا ضروری ہوا جیسا کہ توبہ کا اصول ہے، مگر جب رجوع طلبی کی محنت کارگر نہ ہوئی [یعنی طارق جمیل نے توبہ نہ کی] تو......علماء حق [مراد دیوبندی] بلاخوف لومۃ لائم اظہار حق کی طرف متوجہ ہوئے......مولانا طارق جمیل صاحب کی قابل گرفت باتوں پر حضرت مفتی [عیسی دیوبندی] صاحب نے جو تبصرہ فرمایا ہے، وہ محض ان کی ایک ذاتی رائے نہیں بلکہ فقہاء محدثین اور متکلمین کی واضح تصریحات سے باحوالہ تبصرہ ہے۔

(کلمۃ الھادی ص۳۳،۳۴)

مرید سادہ تو رو رو کے ہو گیا تائب
خدا کرے کہ ملے شیخ کو بھی یہ توفیق

طارق جمیل کے شاگرد کی گستاخی

﴿سترہ سال تبلیغی جماعت سے منسلک رہنے کے باوجود بھی جاہل رہا﴾

یہ ایک حقیقت ہے کہ تبلیغی جماعت کے ساتھ منسک عوام تو کیا خود ان کے بڑے بڑے امیر و مبلغین بھی کئی کئی سالوں تبلیغی جماعت سے منسلک رہنے کے باوجود جاہل و بے ادب ہی رہتے ہیں، تبلیغی جماعت کے مشہور و معروف عالمی مبلغ جنید جمشید کو 17/سال ہو گے ہیں لیکن ابھی بھی جاہل و لاعلم ہی ہیں لیکن اس کے باوجود تبلیغی جماعت کے پلیٹ فارم پر یہ دن میں تین تین دفعہ بیان کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں جنید جمشید کی گستاخی

ابھی چند ماہ قبل غالباً نومبر ۲۰۱۴ء کی بات ہے کہ تبلیغی جماعت کے عالمی مبلغ جنید جمشید جن کو تبلیغی جماعت کے ساتھ 17/سال ہو چکے ہیں، انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں نہایت بہودہ و گستاخانہ الفاظ استعمال کیے۔

جنید جمیشد کہتے ہیں کہ:

''اماں عائشہ اٹینشن مانگتی تھیں''

رسول اللہ ﷺ کی، سب سے چہتی تھیں، اٹینشن مانگتی تھیں اکثر بیمار ہو کر لیٹ جاتی تھیں۔ اللہ کے نبی آئے تھے، پوچھتے تھے کیا ہوا تیمارداری کرتے تھے، پوچھتے تھے۔ ایک دن ایسے اپنے سر کو لپیٹ کر لیٹ گئیں، ہائے ہائے ہائے کر رہی ہیں۔ اللہ کے نبی آئے (پوچھا) کیا ہوا عائشہ؟

بس سر پھٹ رہا ہے۔ بہت بیمار ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہائے عائشہ اسی بیماری میں اگر تیرا انتقال ہوگیا، اللہ کے نبی تیری جنازہ پڑھیں گے، تو کتنی خوش قسمت ہوگی، اٹھ کر بیٹھ گئیں [یہاں جنید جمشید نے جھٹکے سے اٹھ کر ان کے اٹھنے کا انداز بھی بتایا اور اس انداز کو دیکھ کر سب لوگ زور زور سے ہنسنے لگے] یوں اتارا سر سے [باندھا کپڑا اور کہا] آپ [ﷺ] تو چاہتے ہی یہ ہیں کہ میں مرجاؤں اور آپ دوسریوں کے پاس پہنچ جائیں۔ ہاں۔

تو یہ بھی، یہ اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ نبی ﷺ کی صحبت مل کے بھی عورت نہیں بدل سکتی۔ [یہاں بھی لوگ ہنسنے لگے] نبی کی صحبت مل کر بھی عورت نہیں بدل سکتی۔ بھائی اس کو بدلنے کی کوشش نہ کرنا یہ ٹیڑی پسلی کی پیداوار ہے اس کو زور لگاؤ گے تو کڑک ہو جائے گا (یعنی ٹوٹ جائے گی) یہ نہیں کرنا۔ (جنید جمشید کا ویڈیو کلیپ)

جنید جمشید کے اس بیان پر ان کے استاد طارق جمیل صاحب نے بھی نہایت افسوس کا اظہار کیا اور ان سے کھلی توبہ کا مطالبہ بھی کیا۔ طارق جمیل کی یہ ویڈیو فیس بک پر اپلوڈ ہے اور ہم اس کتاب میں اس کا لنک بھی درج کر دیں گے تا کہ ہر خاص و عام خود دیکھ لے۔ ہم طارق جمیل کے اس ویڈیو بیان کو یہاں درج کر دیتے ہیں، لیجیے مطالعہ کریں:

طارق جمیل نے جنید جمشید کی گستاخی تسلیم کی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم والصلوة والسلام علی رسوله الکریم وعلی اله وصحبه اجمعین اما بعد!

میرے محترم بھائیوں بہنوں اور دوستوں! جنید جمشید کا ایک کیلپ مجھے ملا ہے،

میں نے سنا ہے، مجھے بہت افسوس ہوا بہت رنج ہوا بہت غم ہوا، اور ہر مسلمان کو ہونا ہی چاہیے، اس نے بہت بڑی خطا کی ہے، بہت بڑی غلطی کی ہے، اور اپنی کم علمی کی وجہ سے ہے جہالت نادانی کی وجہ سے ہے، میرے بھائیوں اور دوستوں اس کو تبلیغی جماعت سے منسوب نہ کیا جائے میری ذات سے منسوب نہ کیا جائے، بطور انسان ہونے کے تو مجھ سے بھی خطا ہو سکتی ہے کوئی لفظ اوپر نیچے بولا جا سکتا ہے، لیکن حاشا وکلا حاشا وکلا حاشا وکلا نہ ہم اہلبیت کی شان میں گستاخی کا تصور کر سکتے ہیں، ہم تو ایمان سے خارج ہو جائینگے میرا عقیدہ ہے کہ اہلبیت کی شان میں گستاخی تو ایمان سے خارج کر دیتی ہے، اور ازواج مطہرات کی شان میں گستاخی ایمان سے خارج کر دیتی ہے تو میں اُسکی اس خطا پر اُسکی وکالت کرنے نہیں بلکہ اپنی براءت ظاہر کرنے آیا ہوں کہ یہ اس کی غلطی ہے اسے اس کی حد تک اس کی ذات تک رکھا جائے اسے تبلیغی جماعت کا عقیدہ نہ سمجھا جائے یا تبلیغی جماعت کی تعلیمات نہ سمجھا جائے، تبلیغ میں اللہ کا فضل ہے کروڑوں انسان چل رہے ہیں، ہر انسان بول رہا ہے اور اس میں بولنے والا خطا سے پاک نہیں کہ خطا سے پاک تو صرف انبیا علیھم السلام کی ذات ہے کہ **ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی**، اللہ پاک کی حفاظت ہوتی ہے ہر بول اللہ کی طرف سے آسمان سے ان کی زبانِ مبارک پر اتارا جاتا ہے اور اس کو ادا فرماتے ہیں۔ ان کے علاوہ ہر انسان سے سہو بھی ہو سکتی ہے غلطی اور اپنے غلط عقیدہ کی وجہ سے بھی وہ غلط بول سکتا ہے تو میں اپنی طرف سے اور تبلیغی جماعت کی طرف سے یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا اُس کی اِس خطا سے کوئی تعلق نہیں، اسے توبہ کرنی چاہیے تمام مسلمانوں کے سامنے توبہ کرنی چاہیے اور میڈیا پر آ کر توبہ کرنی چاہیے، چونکہ اس نے کھلم کھلا ایک

<u>خطا کی ہے تو اس کی توبہ کھلم کھلا ہی قبول ہوگی وہ سراً قبول نہیں ہوگی</u>، اللہ تعالی مجھے آپ کو ازواج مطہرات ائمہ اہلبیت آلِ رسول کے محبت عقیدت نصیب فرمائے اور ان کی غلامی نصیب فرمائے، ان کی شفاعت ہی ہمارے لیے جنت کا ذریعہ ہے، اور قبولیت کا ذریعہ ہے، اللہ تعالی ہر مسلمان کو ہر مسلمان کو اس قسم کی خطا سے محفوظ فرمائے، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ (طارق جمیل کا ویڈیو بیان)۔

یہاں جنید جمشید کے بارے میں یہ بات اس لیے ذکر کی کہ دیوبندیوں کے قاضی صاحب نے جو تبلیغی جماعت والوں کے بارے میں یہ لکھا کہ یہ:

''اکثر دین اور علم دین سے کم واقف ہوتے ہیں اور وہ تبلیغ کے فضائل یا شرعی مسائل بھی غلط طور سے پیش کرتے ہیں''۔

(شاہراہِ تبلیغ صفحہ ۶۵)

''موجودہ اہل تبلیغ سے یہی شکایت ہے کہ دین کا نام لیا جاتا ہے۔ اور دین کے علم اور اسکی پہچان سے خود بچارے عاری ہوتے ہیں۔ نہ معروف کی پہچان نہ منکر کی، تو اوروں کو کس چیز کی تبلیغ کر سکیں گے''۔

(شاہراہ تبلیغ ۵۰)

یہ بالکل صحیح ہے۔ جب ایسا تبلیغی مبلغ جو دن میں تین تین مرتبہ بیان کرے، مشرق سے مغرب تک [ایسی من گھڑت] تبلیغ تبلیغ کا شور مچائے اور 17 ر سال سے تبلیغی جماعت سے منسلک رہے لیکن اس کے باوجود بھی جاہل و نادان ہی رہے تو باقی تبلیغی جماعت کے چھوٹے چھوٹے امیروں و مبلغوں کی جہالتوں و گمراہیوں کا کیا گلہ کرنا؟ لیکن جنید جمشید جس شخص کے شاگرد ہیں یعنی طارق جمیل، تو ان ہی کے نقش قدم پر چل

رہے ہیں، طارق جمیل بھی احادیث میں اپنے بہودہ الفاظ شامل کر کے اللہ تبارک و تعالیٰ، انبیاے کرام علیہم الصلوۃ والسلام وصحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین و اولیاے عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں توہین کرتے رہتے ہیں، جیسا کہ پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واقعہ میں بیان ہوا کہ طارق جمیل نے گستاخانہ الفاظ شامل کر کے ان کی توہین کا ارتکاب کیا۔اب چند حوالے تبلیغی جماعت کے بارے میں بھی ملاحظہ کیجیے۔کہ وہ کس طرح شیعوں سے محبت کے تار جوڑے ہوئے ہیں۔

تبلیغی جماعت کا شیعوں سے نکاح

عام طور پر دیوبندی حضرات یہ بتاتے ہیں کہ شیعہ کافر ہے لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ ''دیوبندی شیعہ بھائی بھائی'' کا بھید خود دیوبندی مکتب فکر کے علما نے کھول دیا ہے۔
چناں چہ دیوبندی حیاتی علما نے خود دیوبندی مماتیوں کے بارے میں لکھا کہ:
''دیوبندی ''اشاعت التوحید والسنہ'' کے مرکزی ناظم اعلی مولانا سید ضیا اللہ شاہ گجراتی نے اٹک میں تقریر کرتے ہوئے کہا:

''اس دن سے بربادیاں شروع ہوگئیں جس دن سے شیعوں سے نکاح ہوئے شیعوں کے پیچھے نمازیں پڑھی جانے لگیں''

(تبلیغی جماعت اشاعت التوحید والسنہ کے نشانہ تنقید پر صفحہ ۲۰،۲۱)

مزید لکھتے ہیں کہ

''مولانا ضیاء اللہ شاہ گجراتی مرکزی ناظم اعلیٰ ''اشاعت التوحید والسنہ'' پاکستان نے دورہ بلوچستان میں ''جامعہ مفتاح العلوم'' میں ''اشاعت التوحید والسنہ'' کے اجلاس

منعقدہ ۷ مئی ۲۰۰۰ء میں "تبلیغی جماعت" پر تنقید کرتے ہوئے کہا:

"تبلیغی جماعت کو لیجیے، سب تبلیغی بریلویوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو تیار ہیں۔ کچھ تو شیعہ امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے والے بھی مل جائیں گے"۔

(تبلیغی جماعت اشاعت التوحید والسنہ کے نشانہ تنقید پر صفحہ ۲۱، ماہنامہ نغمہ توحید گجرات شمارہ نمبر ۳، ۴ص ۴۵ بحوالہ مذکورہ)

یہ ہے دیوبندی تبلیغی اور شیعہ کا باہمی تعلق! اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ وہابی دیوبندی اور شیعہ بھائی بھائی ہیں۔

شیعوں کی اقتداء میں نماز کا معاملہ تو اپنی جگہ ہے، لیکن اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی علما کو شیعہ کے برابر لا کھڑا کرنا نہایت ہی قبیح حرکت ہے، دیوبندی ضیاء اللہ شاہ گجراتی کو شاید معلوم نہیں کہ اس کے بڑے بڑے دیوبندی اکابرین وعلما نے نہ صرف سنی حنفی بریلوی علما وخطبا کی اقتداء میں نمازیں پڑھیں بلکہ پڑھنے کی خواہشات بھی ظاہر کیں۔ لہٰذا اگر ضیاء اللہ دیوبندی کو اعتراض تھا تو اپنے دیوبندی اکابرین پر فتویٰ لگاتے کہ انہوں نے ایسا عمل کیوں کیا۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اس اقتداء کی وجہ سے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوئے کہ نہیں؟ اگر نہیں تو اعتراض فضول ٹھہرا اور اگر ہاں تو اکابرین علمائے دیوبند دائرہ اسلام سے خارج۔

تبلیغی جماعت والے کافر ہیں

دیوبندی مکتب فکر ہی کے نثار احمد الحسینی کی کتاب میں کہا گیا ہے کہ دیوبندی اشاعت والتوحید والسنہ والے مماتی حضرات کے علمانے تبلیغی جماعت والوں کو کافر کہا۔

چناں چہ لکھا ہے کہ:

(دیوبندی مماتی فرقے کے) ''اشاعت التوحید والسنہ'' کے مرکزی رہنما اور مدیر ماہنامہ ''نغمہ توحید'' گجرات پروفیسر محمد ضیاء المعروف محمد الفضاد صاحب (لالہ موسیٰ، گجرات) ''اشاعت والتوحید والسنۃ'' کے مرکزی مبلغ علامہ احمد سعید خان ملتانی کی رائے تبلیغی جماعت کے متعلق نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''مسجد قصاباں میانوالی شہر میں مولانا احمد سعید [دیوبند] نے تبلیغی جماعت کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ وہ کافر ہیں''۔

(تبلیغی جماعت اشاعت التوحید والسنہ کے نشانہ تنقید پر صفحہ ۲۰، خس کم جہاں پاک صفحہ ۶۹ بحوالہ مذکورہ)

تبلیغی جماعت کی تاویلات کے جوابات

اب آخر میں تبلیغی جماعت والوں کی چند تاویلات کے جوابات بھی خود دیوبندی علما ہی کے قلم سے پیش کرتے ہیں، تاکہ کوئی ہم سنیوں سے گلہ نہ کرے بلکہ اپنے ہی دیوبندی علماء کی پگڑیاں اچھالیں اور انہیں کے گریبان پکڑیں۔

تاویل 1...... : تبلیغی اکثر کہتے ہیں کہ تبلیغی جماعت کے فلاں بزرگ کو نبی پاک ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ ان خوابوں میں حضور ﷺ نے تبلیغی جماعت کی تائید کی۔

جواب ......: ایسی تاویلات کا جواب دیتے ہوئے دیوبندی مولانا محمد فاروق صاحب کہتے ہیں کہ:

''جب تبلیغ مروجہ کا بدعت ہونا ثابت ہو چکا ہے تو اب خواب کچھ نافع نہیں، احکام شرعیہ خواب و کشف سے ثابت نہیں

ہوتے۔الخ (الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ ۳۳۸)

مزید تفصیل کے لیے مذکورہ کتاب کا مطالعہ کریں۔ یہاں اسی پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

تاویل 2...... : تبلیغی جماعت والے کہتے ہیں کہ ’’یہ تبلیغی تحریک عالمگیر ہو رہی ہے ، دنیا میں مقبول ہو رہی ہے۔علما کی کثیر تعداد اس کی موید اور اس میں شریک ہے‘‘۔

جواب ......: دیوبندی مولانا محمد فاروق اس کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

’’تمام دنیا میں پھیل جانا کوئی دلیل مقبولیت عنداللہ اور صحت کی نہیں ہے۔ شریعت کے مطابق ہونا چاہیے، خواہ وہ بہت قلیل ہی لوگوں اور جگہ میں مقبول و محدود ہو۔علی الخصوص جب تبلیغ مروجہ مجموعہ بہ ہیئت کذائیہ کا بدعت ہونا محقق ہو گیا تو علماء کا موید ہونا اور شریک ہونا کچھ نافع نہیں، علماء کی تائید سے اگرچہ کثیر ہوں اور مشہور ہوں کوئی ناجائز امر جائز نہ ہو جائے گا۔......اور حضرت تھانوی اصلاح رسول ص ۹۲ ر میں فرماتے ہیں:

’’کثرت سے علماء کے جواز کی طرف جانے کا جواب یہ ہے کہ اول تو کسی نے دنیا بھر کی علما شماری نہیں کی دوسرے یہ کہ جس خرابی کیوجہ سے ممانعت کیجاتی ہے اس خرابی کو کون سے علماء کثیر بلکہ قلیل نے جائز کہا ہے......الخ

(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ ۳۴۴، ۳۴۸)

پھر آگے چل کر دیوبندی مولانا صاحب کہتے ہیں کہ:

’’پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ علماء کی ایک بڑی تعداد اس تبلیغی جماعت میں شریک نہیں ہے، احقر راقم السطور کو بڑے اور چھوٹے بہت سے علماء کرام سے اس سلسلے میں

گفتگو کا اتفاق ہوا ہے ان میں سے اکثر کو تبلیغ مروجہ سے شاکی اور خلاف پایا، متعدد حضرات کی تنقیدات و شکایات رسائل و جرائد میں دیکھنے میں آئیں اور بعض حضرات نے تو مستقل رسالے ہی شائع کئے ہیں''۔

(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ، ۳۵۸)

نوٹ:۔ ہم نے اس موضوع کے شروع میں ہی دیوبندی علما و اکابرین کی کتابوں کے نام درج کر دیئے ہیں جنہوں نے تبلیغی جماعت کی مخالفت کی۔

تاویل 3...... : قرآن پاک میں ہے کہ ''کنتم خیر امة اخرجت للناس ''اس سے تبلیغ کی فرضیت ثابت ہوگی۔

جواب ......: دیوبندی مولانا محمد فاروق کی کتاب میں اس کا جواب اس طرح دیا گیا کہ:

''قرآن و حدیث میں نظر دورانے کے بعد کہیں بھی اس کی فرضیت کا ثبوت نظر نہیں آتا اور اگر آیت کریمہ ''کنتم خیر امة اخرجت للناس '' سے اس کی فرضیت پر استدلال کیا جاتا ہے تو صحیح نہیں، اس واسطے کہ اس کہ اس اخرجت کے کسی مفسر نے خلقت کے معنی لکھے ہیں، اور کسی نے اظہرت کے، پس یہ لفظ خروج مصطلح کے معنی میں زیادہ سے زیادہ محتمل ہے پس جب خروج مصطلح کی فرضیت قرآن و حدیث سے ثابت نہیں تو خود دسمجھ میں آجاتا ہے کہ اس کا استحباب کا درجہ ہے پھر خروج بایں معنیٰ احداث فی الدین نہیں تو کیا ہے؟'' (الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ، ۳۶۸)

تاویل 4...... : مولانا تھانوی صاحب مولانا الیاس صاحب سے خوش تھے اور تبلیغی جماعت سے بھی خوش تھے، ان کو کھانا کھلایا اور فرمایا کہ مولوی الیاس نے یاس کو آس

سے بدل دیا"۔

جواب ......: دیوبندی مولانا محمد فاروق نے اپنی کتاب "الکلام المفید ص۳۹۳/تا ۴۱۳/تک بڑی تفصیل سے جواب دیا۔اوراس تاویل کا مکمل رد کیا۔ہم یہاں دیوبندی مولانا فاروق کی کتاب سے صرف اتنا حصہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک ملفوظ لکھ کر بات ختم کردی کہ اور لکھا کہ:

"جس چیز کا غلط اور بدعت ہونا دلائل شرعیہ سے معلوم ہوگیا، اس کو صرف اس لئے اختیار کرنا کہ ہمارے شیخ اور بزرگ نے کیا ہے، بڑی غلطی ہے، شیخ شیخ ہی تو ہے ،خدا تو نہیں"۔(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ،۴۱۳)

پھر اسی کتاب میں دیوبندی مولانا ظفر احمد صاحب کے حوالے سے لکھا ہے کہ:

"حضرت مولانا ظفر اللہ نے خود فرما دیا غالباً مولانا کو ان چند باتوں [تبلیغی مفاسد] ہی کی اطلاع ہوئی، بعد میں اور جو خرابیاں اور کوتاہیاں پیدا ہوئیں حضرت موصوف [ظفر احمد] کو اگر ان کا علم ہوتا تو یقیناً ان کا بھی اظہار فرماتے۔ہر شخص بآسانی و بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ حضرت تھانوی کے سامنے اگر یہ امور آتے تو مولانا ہرگز ہرگز اس سے مطمئن نہ ہوتے اور سکوت نہ فرماتے، پھر حضرت تھانوی کی پسندیدگی اور موافقت کا جو بلند و بانگ دعویٰ کیا جاتا ہے، کہاں تک صحیح ہے۔حقیقت یہ ہے کہ یہ طرز طریقہ تبلیغ حضرت مولانا تھانوی کے مزاج ومنشاء اور مسلک کے بالکل خلاف ہے"۔

(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ،۴۲۵،۴۲۶)

تاویل 5...... : "جو تبلیغی جماعت کے اندر گھس گیا وہ اعتراض نہیں کرتا کیونکہ اس کا فائدہ معلوم ہو جاتا ہے"۔

جواب ......: اس کا جواب دیتے ہوئے قاضی عبدالسلام دیوبندی صاحب کہتے ہیں کہ:

''اولاً دین کا معیار فائدہ نقصان نہیں، وہاں تو منقول غیر منقول کو دیکھا جاتا ہے۔
......ثانیاً بندہ ناچیز [قاضی عبدالسلام دیوبندی] تو جماعت میں گھسا ہوا تھا۔احکام شرعی سے رفقائے جماعت کی تلخ بے التفاتی اور رعونت اور جہالت نے اس عاجز [قاضی] کو واپس آنے پر مجبور کیا...... دین کے نام سے ایک غیر مسنون اور مخترع سلسلہ چلایا جارہا ہے اور شکایات کی جو بارش ہو رہی ہے، [بقول تبلیغی جماعت کے] سب کو بکنے کا معزز خطاب دیا جارہا ہے۔ یاللعجب۔ (شاہراہ تبلیغ ۱۰۲،۱۰۴)

نوٹ:۔ پھر ہماری یہ کتاب شاہد ہے کہ خود دیوبندی علما جن کا تعلق تبلیغی جماعت سے کسی نہ کسی صورت میں تھا، انہوں نے خود تبلیغی جماعت کی مخالفت کی، لہٰذا تبلیغی جماعت والوں کی یہ تاویل بھی لغو ٹھہری۔

تاویل 6......: تبلیغی جماعت والے اکثر کہتے ہیں کہ تبلیغ تو انبیاء کا طریقہ ہے لہٰذا ہم تبلیغی جماعت والے اس طریقے پر عمل پیرا ہیں، انبیاء کی سنت کو ادا کر رہے ہیں۔

جواب ......: لیکن تبلیغیوں کی اس دلیل کا رد کرتے ہوئے خود دیوبندی مولوی ''الکلام البلیغ''، میں لکھتے ہیں کہ:

''ثبوت المطلق لا یستلزم ثبوت المقید، تبلیغ مطلق کے ثبوت سے تبلیغ مقید کا ثبوت نہیں ہوتا: جیسے مطلق صلوۃ سے مقید صلوۃ مطلق صوم سے مقید صوم کا ثبوت نہیں ہوتا وغیرہ ویسے ہی مطلق تبلیغ کے ثبوت سے مقید تبلیغ کا ثبوت نہیں ہو سکتا...... شرع شریف کے کسی مطلق حکم کو اپنی رائے سے مقید اور خاص کرنے کا کسی کو حق نہیں۔ مطلق کو

مقید عام کو خاص اپنی رائے سے بدوں دلیل شرعی کر لینا احداث فی الدین، بدعت و ضلالت اور منصب تشریع پر دست اندازی ہے“۔

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص۹۹)

پھر صفحہ ۱۰۰ر سے ۱۱۷ر تک مختلف حوالہ جات درج کرنے کے بعد دیوبندی مولوی صاحب کہتے ہیں کہ:

”ان مذکورۃ الصدر نصوص اور تصریحات علماء ربانیین سے اچھی طرح ثابت ہو گیا کہ مطلق اور عام کے ثبوت سے مقید اور خاص کا ثبوت نہیں ہوتا۔ خاص اور مقید کے لیے مستقل دلیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص۱۱۷)

اسی طرح صفحہ ۱۱۷ر پر ایک سوال اور اس کا جواب لکھ کر تبلیغی جماعت کے جواز کو زمین دوز کر دیا، سوال و جواب ملاحظہ کیجیے:

سوال......: قرآن ثلاثہ میں تبلیغ کا اہتمام تھا۔ حضرات صحابہ کو پیغام دے کر مختلف مقامات پر بھیجا گیا۔ چنانچہ ”ارسال الصحابۃ الی البلدان للتعلیم“ ایک مستقل باب ہے ۔کوفہ اور قرقیسا کو صحابہ کا جانا فتح القدیر میں مذکور ہے۔

جواب...... :اس سے تو مطلق تبلیغ کا ثبوت ہوتا ہے۔ مطلق تبلیغ سے ہیئت معینہ کذائیہ کا ثبوت نہیں ہوسکتا۔ اور کلام ہیئت ترکیبیہ کذائیہ ہی میں ہے۔ حضور ﷺ کے عہد مبارک میں تبلیغ کی بہت سی صورتیں تھیں۔ جو حسب ضرورت اور موقع اختیار کی جاتی تھیں۔ ان صورتوں میں کبھی ”ارسال الصحابہ الی البلدان للتعلیم“ کی صورت بھی واقع ہوگئی۔ ایسا تو نہیں تھا کہ برابر یہی صورت اختیار کی جاتی رہی ہو۔ لہٰذا اس کو ہیئت مخترعہ معینہ یعنی تبلیغیہ کا مقیس علیہ کیونکر بنایا جا سکتا ہے۔

کیا حضرات صحابہ کرام صرف کلمہ اور نماز ہی سکھانے کیلئے بھیجے جاتے تھے؟

صرف انہیں چھ باتوں کو لیتے تھے[جو تبلیغی جماعت پکڑے ہوئے ہے]۔ گاؤں گاؤں جماعت لے کر پھرتے تھے اور گلی گلی گشت کرتے تھے۔

اور ایک گاؤں کی مسجد میں ایک شب کیلئے قیام فرماتے تھے۔ اور گاؤں کے لوگوں کو چلہ گزارنے ،گشت کرنے اور اپنی کسی خاص پارٹی میں شرکت کی دعوت دیتے تھے ۔اور اس کیلئے چھوٹے بڑے ملکی اور عالمی اجتماع کرتے تھے۔ اور نکلنے سے پہلے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے سے پہلے جہر[بلند آواز] کے ساتھ مجتمعاً دیر دیر تک دعا کرتے تھے۔ اور خاص خاص مشاغل کی ہمیشہ پابندی فرماتے تھے۔ کیا حضور ﷺ اور صحابہ کے زمانہ میں ذکر رسول نہیں ہوتا تھا۔ اور ایصال ثواب نہیں ہوتا تھا اور حضور ﷺ پر درود وسلام نہیں پڑھا جاتا تھا۔ تو پھر کیوں میلا د مروجہ اور فاتحہ مرسومہ اور قیام مولد کو بدعت کہا جاتا ہے۔ اور تقیید مطق کی وجہ سے اس پر نکیر کی جاتی ہے؟

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۱۱۷، ۱۱۸)

جی دیوبندی تبلیغی حضرات! کچھ سمجھ آئی کہ نہیں؟ تمھارے دیوبندی مولانا نے تو خود اپنے قلم سے تبلیغی جماعت کے مروجہ طریقہ کار کو بدعت قرار دیا۔ اور ساتھ یہ بھی کہا کہ اگر یہ مروجہ ومقید تبلیغ بدعت نہیں تو پھر ذکر رسول، ایصال ثواب، درود وسلام، میلا دو فاتحہ جیسے امور کو بدعت کیوں کہا جاتا ہے؟ یعنی جب مقید و تخصیص کی وجہ سے دیوبندی علما ایصال ثواب، درود وسلام، میلا دو فاتحہ کو بدعت کہتے ہیں تو اسی مقید و تخصیص کی بنا پر مروجہ مقید ومخصوص تبلیغ بھی بدعت ضلالہ ہی کہلائے گی۔ یہ اصول کوئی سنی نہیں بلکہ خود دیوبندی مولوی بیان کر رہا ہے۔ لہٰذا اپنے ہی دیوبندی مولوی کے ہاتھوں اپنے گھر کو برباد ہوتے

دیکھو۔

تاویل 7...... : دیوبندی مولوی صاحب نے ''الکلام المفید'' ص ۲۵۷/ پر ایک اعتراض ''اذکار واشغال صوفیہ میں بھی تو قیود وتعینات وتخصیات ہیں، ان کو بھی بدعت ہونا چاہیے''۔

جواب ......: اس تاویل کا جواب ''الکلام المفید'' کے ص ۲۵۷/ سے ۲۷۲/ تک تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ طوالت کے پیش نظر اس کو ہم یہاں پیش نہیں کرتے بلکہ دیوبندی مولوی کا فیصلہ پیش کر دیتے ہیں، لکھتے ہیں:

''لہٰذا تبلیغ مروجہ کو اذکار مشائخ پر قیاس کرنا اور اس سے الزام دینا صحیح نہیں''۔

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۲۷۲)

اسی طرح تبلیغی جماعت والوں کے ایک سوال کا جواب بعنوان ''تبلیغ مروجہ اور مدارس اسلامیہ'' کے صفحہ ۲۷۳/ پر موجود ہے۔ جس کو مختصراً پیش کرتے ہیں:

سوال : ''یہ کہنا کہ یہ طریقہ خاص یعنی طریقہ تبلیغ مروجہ بہ ہیئت کذائیہ حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں نہیں تھا لہٰذا بدعت ہے تو یہ غلط ہے۔ کیونکہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر مامور بہ ہے اور مامور بہ کے حاصل کرنے کا جو مباح طریقہ ہو اس کے مامور بہ ہونے میں کیا تامل ہے۔ کیا مدارس کا موجودہ طریقہ، مدرسین کو اسباق کی تقسیم، گھنٹوں کی پابندی، سہ ماہی، ششماہی، سالانہ امتحانات وغیرہ وغیرہ جو اس زمانہ میں نہایت ضروری ہیں اور ضروری سمجھے جا رہے ہیں اور واقعۃً ضروری ہیں۔ کیا حضور ﷺ کے زمانہ میں یہ سب تھے......

جواب: (تبلیغی جماعت والوں کی اس تاویل واعتراض کا جواب دیتے ہوئے

دیوبندی مولانا صاحب لکھتے ہیں کہ:

''کیا ذکر اللہ مامور بہ نہیں ہے۔ اسی طرح کیا ذکر الرسول، صلوۃ وسلام، نماز وروزہ وغیرہ مامور بہا نہیں۔ تو پھر کیوں ہمارے [دیوبندی] اکابر حضرات علماء کرام باوجود مباح طریقے سے مامور بہ کے حاصل ہونے کے محفل مولد، قیام مولد، صلوۃ الرغائب اور صوم یوم جمعہ وغیرہ افعال واعمال کو بدعت قرار دیا ہے۔ حقیقت الامر یہ ہے کہ مباح طریقہ کا اگر داعی ومقتضی جدید ہو اور وہ طریقہ مامور بہ کا موقوف علیہ ہو تو یہ فحوائے ''مقدمۃ الواجب واجب'' اس طریقہ کے مامور بہ ہونے میں بیشک تامل نہیں۔

لیکن اگر باوجود داعی ومقتضی کے قدیم ہونے کے زمان خیریت نشان میں متروک ہو اور اس مامور بہ کا موقوف علیہ بھی نہ ہو۔ یا اس مباح طریقہ بلکہ مندوب ومستحب طریقہ میں کوئی وقبح ومفسدہ تاکد واصرار، التزام مالا یلزم، سنت مقصودہ اور وجوب علماً وعملاً کی شان پیدا ہوگئی ہو یا اس مامور بہ میں کسی مکروہ لعینہ یا لغیرہ کا لحوق ہوگیا ہو تو اس کے بدعت ومکروہ ہونے میں بھی تامل نہیں ہے۔

مدارس کے موجودہ طریقہ میں وجوہ بدعت میں سے کوئی وجہ نہیں پائی جاتی اس لئے وہ بدعت نہیں...... [صفحہ ۲۸۰ پر کہا]

''مدرسہ کی بنیاد رکھنا، کسی خاص مکان میں روایت حدیث کرنا اور تعلیم وتعلم کا مشغلہ اختیار کرنا، سند دینا، دستار بندی کرنا، مدارس کو اسباق تقسیم کرنا، گھنٹیوں ں کی پابندی کرنا، سہ ماہی شمارہ، سالانہ امتحانات وغیرہ اسی طرح کاغذ یا کسی اور چیز علوم دینیہ تحریر کرنا، اس کی شرح وتفسیر کرنا، قلمی طور پر ہو یا مطبوع وغیرہ، ایسے ہی مسجد میں گھڑی لگانا اور نماز گھڑی کی وقت سے پڑھنا وغیرہ یہ سب مباحات میں داخل ہیں۔ جن کے ممنوع ہونے کی کوئی وجہ

نہیں۔ان امور کو کوئی فی نفسہ امور دین نہیں سمجھتا۔ص ۲۸۰

[آگے مختلف حوالہ جات درج کرنے کے بعد دیوبندی مولوی صاحب نے کہا]

''ان قواعد وقوانین کی روشنی میں غور فرمایا جائے تو واضح طور سے سمجھ میں آجائے گا کہ تبلیغ مروجہ میں جو قیود لگائے گئے ہیں وہ نہ تو موقوف علیہ ہیں نہ منقول ہیں۔قرون ثلاثہ میں بلکہ زمانہ مابعد چودہ سو سال تک ان کا وجود اور نشان نہ تھا۔نیز بعض قیود بدعت ومکروہ ہیں۔مثلاً دعا بالجہر والا اجتماع مکروہ اور بدعت ہے۔تبلیغ کو صرف چھ باتوں میں محدود کر دینا،صرف زبانی تبلیغ کو سنت قرار دینا،نہی عن المنکر کو ترک کر دینا،صرف بیان فضائل پر اکتفا کرنا وغیرہ بدعت ہیں تو گویا[تبلیغی جماعت کی] مروجہ تبلیغ بدعت ہی نہیں بلکہ بدعتوں کا مجموعہ ہے اور قیود ومباحہ بھی تاکد واصرار،التزام مالا یلزم اور تداعی سے بدعت ہو جاتی ہیں۔تو پھر اس کا قیاس مدارس پر قیاس مع الفاروق نہیں تو کیا ہے''۔الخ (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ:اول ص ۲۸۹)

تبلیغی جماعت کی مذکورہ بالا تاویل کے رد میں دیوبندی مولوی فاروق صاحب نے مذکورہ کتاب کے صفحہ ۲۷۳/ سے ۳۲۸/تک تقریبا 55/صفحات پر مشتمل گفتگو کی ہے۔اور آخر تبلیغی جماعت کی تبلیغ کے بارے میں کہا کہ:

''اور جب مدارس اسلامیہ کا مسنون ہونا اور شرعی وجود ثابت ہو گیا،تو مدرسہ سے الزام دینا صحیح نہیں ہے۔اور تبلیغ مروجہ کا نہ مسنون ہونا ثابت نہ وجود شرعی ثابت لہٰذا بدعت ہے''۔(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ:اول ص ۳۲۸)

تبلیغی جماعت والوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی

دیوبندی مولانا عبدالرحمٰن ابوالفضل جوایک واسطہ سے دیوبندیوں کے شیخ الہند محمودالحسن کے شاگرد رشید ہیں، وہ اپنی کتاب میں تبلیغی جماعت والوں کی امامت کے بارے میں محمد اسماعیل دیوبندی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

''کسی بھی جامعہ کا فاضل قاری، عالم اورکسی بزرگ اور شیخ سے اس کا تعلق بیعت ہوتو جماعتی [تبلیغی] احباب اسے اپنی مسجد یا مدرسہ میں **جگہ دینے کو تیار نہیں ہوتے جب تک اس نے چلہ، تین چلے یا ایک سال جماعت میں نہ لگایا ہو** اورکئی سال سے کام کرنے والے علماءکرام یا قاری صاحبان کوصرف اس بنا پر جواب دے دیا جاتا ہے کہ چونکہ آپ [تبلیغی] جماعت میں نہیں جاتے اور ہماری جماعت کے مدرسے کے پڑھے ہوئے عالم یا قاری صاحب (حالانکہ جو عالم اس جماعت میں تین چار چلے لگائے اور اس جماعت سے متفق ہوجاتا ہےتو ایسے عالم کی اقتداء میں نماز ہوتی ہی نہیں کیونکہ بدعتی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔عبدالرحمٰن) آگئے، لہذا آپ چلے جائیں ۔حوالہ کتاب مذکورہ[محمد اسماعیل ''اصلاح خلق کا الٰہی نظام'' ص۴۷] گویا شرائط امام کا اپنی طرف سے اضافہ کرکے شارع بن گئے۔(انکشاف حقیقت:ص۳۲)

تو مذکورہ حوالے کہ خط کشیدہ الفاظ دیکھئے کہ دیوبندی مولانا عبدالرحمٰن ابوالفضل نے صاف فتویٰ دیا کہ'' جو [دیوبندی] عالم اس [تبلیغی] جماعت میں تین چار چلے لگائے اوراس جماعت سے متفق ہوجاتا ہےتو ایسے عالم کی اقتداء میں نماز ہوتی ہی نہیں کیونکہ بدعتی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

تو معلوم ہوا کہ تبلیغی جماعت کے تین دن، چلے، سال لگانے والے بدعتی ہیں اور ان کی اقتداء میں خود دیوبندی فتوے کے مطابق نماز نہیں ہوتی۔

فضائل اعمال پر دیوبندی فتویٰ

تبلیغی جماعت کے مولوی زکریا صاحب کی مشہور کتاب فضائل اعمال کی عبارت

''نماز کا معظم حصہ ذکر ہے قرات قرآن ہے یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں ایسی ہی ہیں جیسے بخار کی حالت میں ہذیان اور بکواس ہوتی ہے۔ کہ جو چیز دل میں ہوتی ہے وہ زبان پر ایسے اوقات میں جاری ہو جاتی ہے نہ اس میں کوئی مشقت ہوتی ہے نہ کوئی نفع ......الخ۔ (فضائل اعمال باب سوم فضائل نماز ''آخری گزارشات'' کے تحت صفحہ ۳۶۹ کتب خانہ فیضی لاہور، تبلیغی نصاب صفحہ ۴۰۷ مکتبہ امدادیہ رائیونڈ)

اس عبارت پر دیوبندیوں کا فتویٰ ہم پہلے عرض کر چکے۔ خود دیوبندی مولویوں نے یہ فتویٰ دیا کہ

دارالافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتویٰ نمبر ۱۴۸ الجواب مورخہ ۱۷۔۱۱۔۱۴۲۱ھ

خط کشیدہ الفاظ موہم توہین ہیں اس کے قائم پر علانیہ توبہ واجب ہے جب تک توبہ نہ کرے اسے مصلیٰ پر کھڑا نہ کیا جائے، مسلمانوں کو اس سے دور رہنا چاہیے۔

الجواب صحیح فقط واللہ اعلم

بندہ محمد عبداللہ غفر اللہ عنہ مہر (دارالافتاء)

لہذا ایسے بے ادب و گستاخ شخص کی گستاخیوں، بدعات اور بدترین گمراہیوں کو جاننے کے باوجود تبلیغی جماعت والے اپنا دینی پیشواء ٹھہرائیں گے تو ان کی اقتداء بھی ہرگز جائز نہیں! پھر مولوی زکریا یہ گستاخی کر کے بغیر توبہ کے مر کر مٹی میں مل چکے۔اور اس کتاب میں درجنوں حوالوں سے ثابت ہو چکا کہ تبلیغی جماعت والے خارجی، گمراہ اور بے دین ہیں لہذا ان دیوبندی فتوے کو سامنے رکھتے ہوئے کوئی بڑے سے بڑا دیوبندی مفتی یہ فتویٰ نہیں دے سکتا کہ ان کی اقتداء میں نماز جائز ہے۔

سنیوں کی مساجد میں گھس کر وفساد مچانا

علمائے دیوبند کے حکیم اشرفعلی تھانوی کی پسندیدہ فرمودہ کتاب ''**تنقیح التنقید فی مسئله اجتهاد و تقلید**'' (مرتضیٰ حسن) میں غیر مقلدین اہلحدیث کے بارے میں لکھا ہے کہ:

''جب تبرائی غیر مقلدوں کے نزدیک مقلدین کافر ومشرک ہیں اور ان کی مساجد مساجد نہیں، آپ کی نماز ان کے پیچھے نہیں، اور اپنا امام ان کو بنانا نہیں چاہتے [تو] پھر ان کے مساجد میں جانے کی بجز فتنہ وفساد کے اور کیا وجہ ہوسکتی ہے''۔

(تنقیح التنقید فی مسئلہ اجتہاد وتقلید: ص۹۱، نعمان پبلشنگ کمپنی، اردو بازار لاہور)

اب ہم تبلیغی جماعت والوں سے کہتے ہیں کہ جب تمھارے دیوبندی مذہب کے عقائد ونظریات کے مطابق ہم اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی یا رسول اللہ ﷺ کہنے والے کافر ومشرک ہیں۔تو ہمارے کسی بھی سنی امام کے پیچھے تمہاری نمازیں نہیں ہوتیں،

جب یہ سب کچھ ہے تو تمہارے اپنے ہی اصول کے مطابق:

سنیوں کی مساجد میں تبلیغی جماعت کا جانا بجز فتنہ وفساد کے کوئی اور وجہ نہیں

لہٰذا اب یا تو تبلیغی جماعت والوں کو سنی عقائد ونظریات قبول کر کے لینا چاہیے، یا پھر سنیوں کی مساجد میں جا جا کر فتنہ وفساد کرنا بند کر دینا چاہیے۔

تبلیغی جماعت کا مساجد پر قبضہ کرنا

دیوبندی مولانا ابوالفضل صاحب تبلیغی جماعت کے بارے میں کہتے ہیں کہ

''اب یہ جماعت ایک منصوبے پر بڑی رازداری سے عمل پیرا ہے۔ وہ یہ کہ مساجد پر قبضہ کر کے اپنے مطلب کا عالم جسکی یہ ذہنی تطہیر (Brain Wash) کر چکے ہوں اس کو امام رکھتے ہیں کئی آئمہ مساجد ان کے آلہ کار بن چکے ہیں۔ مساجد پر قبضہ کرنے کے دو مقاصد ہوتے ہیں۔ ایک تو ان علماء کرام کو کھپانا ہے جنکی یہ ذہنی تطہیر کر چکے ہیں جو رہٹ کے اونٹ کی طرح آنکھیں بند کر کے ایک سال تک ان بے علم مبلغوں کی قیادت میں گھومتے رہتے ہیں، دوسرا مقصد یہ ہے کہ کہیں سے جہاد کی آواز اور قرآن کی صدا نہ اٹھے اور عوام میں انکا بھرم قائم رہے اور عوام سادہ لوح انکو ملتے رہیں''

(انکشاف حقیقت: ص ۳۹ دیوبندی)

تبلیغی جماعت کے قبضے اور مذموم مقاصد کا یہ انکشاف کوئی سنی عالم دین کرتا تو یقیناً دیوبندی تبلیغی اس کو مسلکی اختلاف کا نام دیکر گول کر دیتے لیکن اب یہاں تو یہ ہیرا پھیری بھی نہیں چل سکتی کیونکہ یہ انکشاف کرنے والے خود ان کے اپنے ہم مسلک دیوبندی مولوی ہیں۔

اب اس کے سوااور کیا کہا جاسکتا ہے کہ

اسی سے آج دنیا کی نگاہوں میں ہوئے رسوا

محبت میں جسے تا عمر اپنا راز داں سمجھے

...... آخری گزارش ......

الحمدللہ عزوجل! ہم نے اس کتاب میں دیوبندی مذہب کے علما کی کتابوں کے حوالے درج کردیے ہیں، اگر کسی کو مزید تسلی کرنی ہوتو دیوبندیوں کی کتب کے حوالہ جات مع صفحات موجود ہیں۔ ہر عام وخاص ان کتابوں کو کھول کر خود ان حوالوں کو چیک کرسکتا ہے۔ان شاءاللہ عزوجل! ہمارے بیان کردہ حوالوں میں کوئی حوالہ غلط و بے بنیاد نہیں ملے گا۔

یہ سب حوالے خود دیوبندی مسلک والوں کے اپنے دیوبندی علما ہی کے ہیں، لہٰذا کوئی تبلیغی یا دیوبندی ہمیں بُرا بھلا کہنے کی بجائے، اپنے علما کے گریبان پکڑیں۔

ممکن ہے کوئی ہماری اس کتاب یا کتاب کے کسی حصے کا رد لکھنے کی ناکام کوشش کرے، تو ایسے تبلیغی، دیوبندی کو جواب لکھتے ہوئے اس بات کا خاص رکھنا چاہیے کہ جواب لکھتے وقت ہماری پیش کردہ دیوبندی کتب کے حوالہ جات کو اصل کتابوں میں ایک مرتبہ کھول کر پڑھ لے، اور جو اصول وقانون جائز و ناجائز، سنت و بدعت، حلال و حرام اوران کے علاوہ جن جن باتوں کو دیوبندی علما نے شرعی اصول وضوابط وغیرہ قرار دیا ہے ان سب کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور دیوبندی علما کی مندرج مکمل عبارات پر نظر رکھتے ہوئے جوابات لکھے۔

اور ایسے تمام دیوبندی نام نہاد محققین ومناظرین جن کے کام دن رات حقیقی اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کی مخالفت میں بسر ہوتے ہیں، اور اپنی بھولی بھالی عوام کو الٹے سیدھے حوالے دکھا کر سنیوں کو بدنام کرنے کی ناکام سعی کرتے ہیں، اور یہ بتانے کی کوشش میں رہتے ہیں کہ سنیوں میں بہت اختلافات ہیں، ایسے تمام وہابیوں دیوبندیوں کو چاہیے کہ اپنے دیوبندی مذہب کا مطالعہ کریں۔ جس میں تفرقہ بازی اور خانہ جنگی کی ایسی بھیانک آگ لگی ہے کہ دیوبندیت جھلس کر خاک میں مل چکی ہے۔ ؎

مجھ میں وہ تاب ضبط شکایت کہاں ہے اب
چھیڑو نہ مجھ کو میرے بھی منہ میں زباں ہے اب

اگر بہ تقاضہ بشری کسی بھی قسم کی غلطی ہوگئی ہو تو علماے حق اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کی خدمت میں گزارش ہے کہ اطلاع فرما دیں، تا کہ اصلاح کی جا سکے، ہماری کسی بھی غلطی کی ذمہ داری جماعت اہل سنت پر عائد نہیں کی جاسکتی، بلکہ اس کو میری ذاتی غلطی وخطا تصور کیا جائے، تاہم ہمارا کوئی قول، کوئی عبارت، کوئی مواقف یا استدلال دین حق مسلک اہل سنت و جماعت حنفی کے خلاف ہو تو ہم ان سب سے توبہ و استغفار کرتے ہیں، اور علماے حق کی اصلاح کو دل و جان سے قبول کرتے ہیں۔

ہم نے اس کتاب میں چند مقامات کے علاوہ سب حوالے دیوبندی مذہب و مسلک کے علما کی کتابوں سے درج کیے ہیں اور جتنی کتابوں کے حوالے درج کیے گئے ہیں تقریباً سب کتابوں انٹرنیٹ پر اپلوڈ بھی ہیں، کوئی بھی شخص ان حوالوں کو خود چیک کر سکتا ہے۔ بعض مقامات پر عبارات کا خلاصہ بھی لکھا گیا ہے لیکن کتاب کا حوالہ وصفحہ نمبر لکھ دیا گیا ہے تا کہ اصل عبارت چیک کر سکیں۔ باقی الحمد للہ عزوجل! جو کچھ لکھا گیا ہے

وہ پوری تحقیق وذمے داری کے ساتھ لکھا گیا۔

قہر خداوندی برفرقہ دیوبندی کا دوسرا حصہ مکمل ہوا۔

یہ قصہ لطیف ابھی نا تمام ہے

جو کچھ بیاں ہوا ہے وہ آغازِ باب تھا

وما علینا الا لبلاغ المبین ۔

تمت بالخیر

نوٹ:۔قہر خداوندی برفرقۂ دیوبندی کا تیسرا حصہ مکمل ہو چکا ہے جبکہ چوتھے حصے کا کام تقریباً ستر فیصد کرلیا گیا ہے۔انشاء اللہ یہ دونوں حصے بھی بہت جلد منظر عام پر آجائیں گے۔

محمد اختر رضا خان مصباحی مجددی مہراج گنجوی

خادم التدریس والافتاء دارالعلوم مخدومیہ اوشیورہ برج

جوگیشوری (ویسٹ)،ممبئی۔۱۰۲
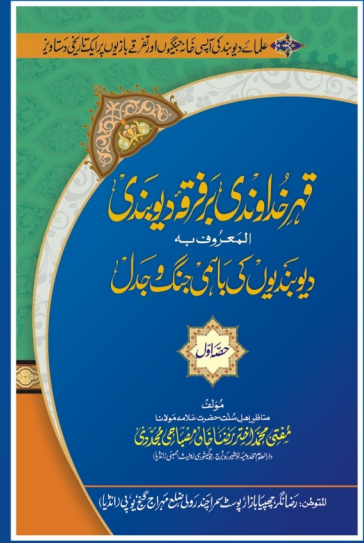
المتوطن: رضا نگر، چھپیا بازار، پوسٹ سمرا چندرولی ضلع مہراج گنج، یو، پی (انڈیا)

Raza Nagar, Chhapia Bazar
Post Semra Chandroli, Distt. Mahraj Ganj, U.P. (India)